

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد دوم ○ حصہ دوم

کتاب الانبیاء

۲۷۵
احادیث و معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

جلد دوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن سنان بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و شرح مولانا ظہور الباری عظمیٰ حاصل دار العلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ اردو بازار، کراچی۔

طبع اول دارالاشاعت دسمبر ۱۹۸۵ء
طباعت:
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۷

ترجمہ کے مجملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار-کراچی ۷
مکتبہ دارالعلوم- کورنگی- کراچی ۱۴
ادارۃ المعارف کورنگی- کراچی ۱۴
ادارۃ اسلامیات ۷۱۱ انارکلی، لاہور ۷

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۳۳۵	اور ہم نے موسیٰ سے تیس دیکھ وادہ کیا	۳۲۷	۳۰۵	اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ آپ سے ذو القرنین کے متعلق سوال کرتے ہیں	۳۱۱	۲۳۳		
۳۳۷	خضر علیہ السلام کا واقعہ	۳۲۸	۳۰۷	ارشاد الہی کہ "اللہ نے ابراہیمؑ کو خلیل بنایا	۳۱۲	۲۳۷		
۳۳۸	قرآن مجید میں طوفان سے مراد سیلاب کا طوفان ہے	۳۲۹	۳۰۸	ارشاد الہی: یٰٰزَکُورُ رَیِّعَیْطَہُ بَہُتَہُ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "افعیل ابراہیمؑ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۱۳			
۳۳۹	"وہ اپنے تئوں کے پاس (ان کی عبادت کیلئے) بیٹھتے تھے	۳۳۰	۳۱۳	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۱۴			
۳۴۰	اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا موسیٰ کی وفات اور ان کے کچھ حالات	۳۳۱	۳۲۳	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۱۵			
۳۴۱	ارشاد الہی ایمان والوں کے لیے بیشک قارون موسیٰ کی قوم کا ایک فرد تھا	۳۳۲	۳۲۴	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۱۶			
۳۴۲	والی مدین احابہ شعبیہ سے اہل مدین مراد ہیں	۳۳۵	۳۲۵	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۱۷			
۳۴۳	اور بیشک یونسؑ رسولوں میں سے تھے	۳۳۶	۳۲۶	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۱۸			
۳۴۴	اور ان سے اس جی کے متعلق پوچھئے	۳۳۷	۳۲۷	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۱۹			
۳۴۵	"ہم نے داؤد کو زبور دی	۳۳۸	۳۲۸	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۲۰			
۳۴۶	سب سے پسندیدہ نماز اور روزہ	۳۳۹	۳۲۹	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۲۱			
۳۴۷	یاد کیجئے ہمارے داؤدؑ کو	۳۴۰	۳۳۰	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۲۲			
۳۴۸	"اور ہم نے داؤدؑ کو سلیمانؑ عطا کیا	۳۴۱	۳۳۱	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۲۳			
۳۴۹	ارشاد الہی کہ ہم نے لقمانؑ کو حکمت دی	۳۴۲	۳۳۲	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۲۴			
۳۵۰	اور ان کے سامنے اصحاب قریہ کی شان بیان کیجئے	۳۴۳	۳۳۳	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۲۵			
۳۵۱	ارشاد الہی "پروہو گار کی رحمت اپنے بندے کو کچا کرے"	۳۴۴	۳۳۴	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۲۶			
۳۵۲	"اور اس کتاب میں مریمؑ کا ذکر کیجئے"	۳۴۵	۳۳۵	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۲۷			
۳۵۳	فرشتوں نے کہا کہ اے مریمؑ بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کو برگزیدہ کیا ہے	۳۴۶	۳۳۶	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۲۸			
۳۵۴	ارشاد الہی "جب ملائکہ نے کہا اے مریمؑ"	۳۴۷	۳۳۷	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۲۹			
۳۵۵	"اے علیؑ کتاب اپنے دین میں غلو نہ کرو"	۳۴۸	۳۳۸	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۳۰			
۳۵۶		۳۴۹	۳۳۹	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۳۱			
۳۵۷		۳۵۰	۳۴۰	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۳۲			
۳۵۸		۳۵۱	۳۴۱	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۳۳			
۳۵۹		۳۵۲	۳۴۲	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۳۴			
۳۶۰		۳۵۳	۳۴۳	ارشاد الہی: یٰٰدَا مَعْلِیْ کَہُ وَاقِعَہُ کے مہازوں کی خبر دیجئے	۳۳۵			

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۳۴۸	اور اس کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے	۳۵۹	۳۶۹	جس نے اپنے نسب کو ربیہ شتم ہے	۳۹۸	۳۹۱	ابو الحسن علی بن ابی طالب القزنی الہاشمی	۳۴۹
۳۴۹	علی بن مریم کا زود	۳۶۴		بچانا چاہا			رضی اللہ عنہ کے مناقب	
۳۵۰	نبی اسرائیل کے واقعات کا تذکرہ	۳۶۵	۳۷۰	آپ کے اسمائے گرامی کے متعلق روایات	۳۹۲	۳۹۲	جعفر بن ابی طالب کے مناقب	۳۸۲
۳۵۱	نبی اسرائیل کے ابرص، نابینا	۳۶۹	۳۷۱	خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم	۳۹۹	۳۹۳	عباس بن عبد المطلب کا تذکرہ	۳۸۳
	اور گنجلے کا واقعہ		۳۷۲	باب ۳۷۲		۳۹۴	آپ کے رشتہ داروں کے مناقب	
۳۵۲	کیا تھا راجیل ہے دھماکے بفت	۳۷۳	۳۷۳	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت	۴۰۰	۳۹۵	زبیر بن عوام کے مناقب	۳۸۵
	درقیم میں؟		۳۷۴	باب ۳۷۴		۳۹۶	طلحہ بن عبید اللہ کا تذکرہ	۳۸۷
			۳۷۵	مہر نبوت	۴۰۱	۳۹۷	سعد بن ابی وقاص لہزمہ بنی کے مناقب	
			۳۷۶	نبی کریم کے اوصاف		۳۹۸	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد	۳۸۸
			۳۷۷	نبی کریم کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن	۴۰۹	۳۹۹	نبی کریم کے مولیٰ زبیر بن عاصم کے مناقب	۳۸۹
۳۵۲	فار کا واقعہ	۳۷۷		قلب بیدار رہتا تھا	۴۰۹	۴۰۰	اسامہ بن زید رحمہ کا ذکر	۳۹۰
۳۵۳	باب ۳۵۳	۳۷۸	۳۷۸	بعثت کے بعد نبوت کی علامات	۴۱۰	۴۰۱	عبد اللہ بن عمر کے مناقب	۳۹۲
۳۵۴	مفاخر و مقام	۳۸۲	۳۷۹	ارشاد الہی "ہل کتاب نبی کو کسی طرح	۴۱۰	۴۰۲	عمار اور صدیق رضی اللہ عنہما کے مناقب	۳۹۳
۳۵۵	باب ۳۵۵	۳۸۳		پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو	۴۱۱	۴۰۳	ابو عبیدہ بن جراح کے مناقب	۳۹۴
۳۵۶	قریش کے مناقب	۳۸۵	۳۸۰	آپ نے شق القمر کا معجزہ دکھایا تھا	۴۱۲	۴۰۴	باب	
۳۵۷	قرآن کا زود قریش کی زبان میں	۳۸۸	۳۸۱	باب ۳۸۱		۴۰۵	مصعب بن عمیر رحمہ کا تذکرہ	۳۹۵
۳۵۸	باب ۳۵۸	۳۸۹	۳۸۲	نبی کریم کے اصحاب کی فضیلت	۴۱۶	۴۰۶	حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے مناقب	
۳۵۹	ابو بکر کی نسبت اسماء کی طرف		۳۸۳	مہاجرین کے مناقب و فضائل	۴۱۷	۴۰۷	ابو بکر کے مولیٰ بلال بن رباح کے مناقب	۳۹۷
۳۶۰	قبیلہ اسلم، مزینہ، جہیزہ کا تذکرہ	۳۹۰	۳۸۴	آپ کا فرمان کہ ابو بکر رحمہ کے دروازے		۴۰۸	ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ	
۳۶۱	کسی قوم کا بھیانک یا آزاد کردہ غلام	۳۹۲		کو چھوڑ کر کچھ نبوی کے تمام دروازے	۴۵۰	۴۰۹	خالد بن ولید رحمہ کے مناقب	
	اسی قوم میں شمار ہوتا ہے			بند کردو		۴۱۰	ابو ذریف کے مولیٰ سالم کے مناقب	۳۹۸
۳۶۲	زمرہ کا واقعہ		۳۸۵	آپ کے بعد ابو بکر رحمہ کی فضیلت		۴۱۱	عبد اللہ بن مسعود رحمہ کے مناقب	
۳۶۳	قطان کا تذکرہ	۳۹۴	۳۸۶	آپ کا ارشاد کہ اگر میں کسی کو خیر مل جاتا		۴۱۲	معاویہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ	۵۰۰
۳۶۴	جاہلیت کے دعویٰ کی ممانعت	۳۹۵	۳۸۷	باب ۳۸۷		۴۱۳	فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب	
۳۶۵	قبیلہ خزاعہ کا واقعہ	۳۹۶	۳۸۸	ابو جعفر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مناقب	۴۶۳	۴۱۴	عائشہ رضی اللہ عنہا کے مناقب	۵۰۱
۳۶۶	زمرہ کا واقعہ اور عرب کی جاہلیت		۳۸۹	ابو عمر عثمان بن عفان کے مناقب	۴۶۹			
۳۶۷	جس نے اسلام اور جاہلیت کے		۳۹۰	حضرت عثمان سے بیعت اور آپ کی				
۳۶۸	زمانہ میں نبی نسبت اباؤ اہل و عیال کی		۳۹۱	خلافت پر اتفاق کا واقعہ	۴۷۳	۴۱۴	عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	۵۰۲
	حبشہ کے لوگوں کا واقعہ	۳۹۷						

صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان
۵۸۰	باب ۴۶۵	۵۳۳	۴۶۵	۵۳۳	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت	۵۰۲	۴۴۲	انصارِ رزم کے مناقب
۵۸۱	جسبہ نبی کریم مدینہ تشریف لائے	۴۶۶	۴۶۶	۵۳۳	نبی کریم کے صحابہ کو مکہ میں مشرکین کے	۵۰۵	۴۴۳	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
۵۸۲	سلمان فارسی رزم کا ایمان	۴۶۷	۴۶۷	۵۳۳	کے اہل حقوں مشکلات کا سامنا	"	"	نبی کریم انصار اور مہاجرین کے درمیان
		۵۳۶	۴۶۷	۵۳۶	ابو بکر صدیق رزم کا اسلام	۵۰۷	۴۴۴	انصارِ رزم کی محبت
		"	"	"	سعد بن ابی وقاص رزم کا اسلام	"	۴۴۵	انصار سے نبی کریم کا ارشاد
		"	"	"	جنوں کا ذکر	۵۰۸	۴۴۶	انصار کے حلیف
		۵۳۷	"	"	ابو ذر رضی اللہ عنہ کا اسلام	"	۴۴۷	انصار کے گھرانوں کی تعریف
		۵۳۹	"	"	سعید بن زید کا اسلام	۵۱۰	۴۴۸	نبی کریم کا ارشاد انصار سے
		"	"	"	عمر بن خطاب کا اسلام	"	۴۴۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا
		۵۴۱	"	"	شق قمر	۵۱۱	۴۵۰	اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں
		۵۴۲	"	"	حبشہ کی ہجرت	۵۱۲	۴۵۱	نبی کریم کا ارشاد
		۵۴۵	"	"	نبی کی وفات	۵۱۳	۴۵۲	سعد بن معاذ رزم کے مناقب
		۵۴۶	"	"	نبی کریم کے خلاف مشرکین کا عہد شکنی	۵۱۵	۴۵۳	سعید بن حنفیہ اور عباد بن بشر کی مناقب
		۵۴۷	"	"	جناب ابوطالب کا واقعہ	"	۴۵۴	معاذ بن جبل رزم کے مناقب
		۵۴۸	"	"	حدیث معراج	۵۱۶	۴۵۵	سعد بن عبادہ رزم کے مناقب
		"	"	"	معراج	"	۴۵۶	ابی بن کعبہ کے مناقب
		۵۵۲	"	"	مکہ میں آپ کے پاس انصار کے وفد	۵۱۷	۴۵۷	زید بن ثابت رزم کے مناقب
		۵۵۳	"	"	عائشہ رزم سے آپ کا نکاح	"	۴۵۸	ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مناقب
		۵۵۵	"	"	نبی کریم اور آپ کے اصحاب کی ہجرت	۵۱۸	۴۵۹	عبداللہ بن سلام رزم کے مناقب
		۵۶۰	"	"	نبی کریم اور آپ کے صحابہ کی مدینہ	"	۴۶۰	خدیجہ بنی سہل سے آپ کا نکاح اور خدیجہ
		۵۶۲	"	"	میں آمد	۵۱۹	۴۶۱	کی فضیلت
		۵۶۴	"	"	حج کے اہل کی ادائیگی کے بعد	۵۲۱	۴۶۲	جریر بن عبداللہ بن جلی غم کا ذکر
		"	"	"	مہاجر کا مکہ میں قیام	۵۲۲	۴۶۳	حذیفہ بن یمان حبشی کا ذکر
		"	"	"	مسلم کی ابتداء کب سے ہوئی	"	۴۶۴	سہد بنت عقیل بن ربیعہ کا ذکر
		"	"	"	نبی کریم کی دعا کہ "اے اللہ میرے	۵۲۳	۴۶۵	زید بن عمرو بن نفیل کا واقعہ
		"	"	"	اصحاب کی ہجرت کی تکمیل فرمائیے	۵۲۵	۴۶۶	کعبہ کی تعمیر
		۵۶۸	"	"	نبی کریم نے اپنے صحابہ کے درمیان	"	۴۶۷	دور جاہلیت
		"	"	"	بھائی چارہ کس طرح کر لیا تھا	۵۲۹	۴۶۸	زمانہ جاہلیت میں قسامہ

یا موبیش کے لئے جو کہے پائے جائیں وہ اس سے مستثنیٰ ہیں :
۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ
قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ مَسْمَعُ سَفِيَّانَ
بْنِ أَبِي ذُهَيْرٍ الشَّنَوَيْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا
لَا يَعْنِي عَنْهُ رُزْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ
كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ فَقَالَ السَّائِبُ أَنْتَ سَمِعْتَ
هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِئِ وَرَبِّ هَذَا الْقِبْلَةَ :

۵۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یزید بن خصیفہ نے خبر دی کہا کہ مجھے سائب بن یزید نے خبر دی انہوں نے سفیان بن ابی زہیر شنوی رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ بیان فرما رہے تھے کہ جس نے کوئی کتا پالا، نہ تو پالنے والے کا مقصد کھیت کی حفاظت تھی اور نہ مویشیوں کی، تو روزانہ اس کے عملِ نیر میں سے ایک قیراط (ٹوپ) کی کمی ہو جایا کرے گی، سائب نے پوچھا، کیا آپ نے خود یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، انہوں نے فرمایا ہاں، اس قبلہ کے رب کی قسم، (میں نے خود سنا تھا) :

كِتَابُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ ذِكْرُ أَنْبِيَائِهِمْ السَّلَامُ

بَابُ ۳۔ خَلَقَ آدَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ
وَذُرِّيَّتَهُ مَلْصَالٍ - طِينٌ خُلِيطَ بِرَمْلِ
فَصَلَصَلْ كَمَا يَصْلُصِلُ الْفَخَّارُ. وَيُقَالُ
مُنْتِنٌ يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّ - كَمَا يُقَالُ صَوَّرَ
الْبَابُ وَصَوَّرَ عِنْدَ الْأَغْلَاقِ مِثْلَ كُكِبَتُهُ
فَمَسَرَّتْ بِهِ اسْتَمَرَّتْ بِهَا الْحَصْلُ فَأَتَمَّتْهُ
أَنْ لَا تَسْجُدَ أَنْ تَسْجُدَ :

۱۔ ۳۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت کی پیدائش (قرآن مجید میں لفظ) مَلْصَالٍ کے معنی ایسی مٹی کے ہیں جس میں ریت ملا گیا ہو، اور وہ اس طرح بجنے لگے جیسے کچی ہوئی مٹی بجتی ہے مُنْتِنٌ بولتے ہیں اور اس سے صَلَّ مراد لیتے ہیں (اور اس کا مضاعف صِلَصِل ہے، اسی کے ہم معنی) کہتے ہیں۔ صر الباب اور صر (مضاعف کر کے) دروازہ بند کرتے وقت

کی آواز کے لئے، جیسے کُکِبَتُهُ، کُکِبَتُهُ کے معنی میں ہے (تضعیف اور بغیر تضعیف کے)۔ (قرآن مجید میں) مَسَرَّتْ بہ کے معنی یہ ہیں کہ (تو) علیہا السلام، ایامِ حمل گزرتی رہیں یہاں تک کہ دن پورے کر لئے۔ اَنْ لَا تَسْجُدَ کے معنی میں ان تَسْجُدَ کے ہے :

بَابُ ۳۔ ۲۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذْ قَالَ
رَبُّكَ لِلْمَلَأِئِمَّةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ
خَلِيفَةً قَالِ ابْنُ عَبَّاسٍ - كَتَمَ عَلَيْهَا،
حَافِظٌ، أَلَا عَلَيْهَا حَافِظٌ - فِي كَبَدٍ - فِي

۳۔ ۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر اپنا ایک خلیفہ بنانے والا ہوں"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں) "كَتَمَ عَلَيْهَا حَافِظٌ" (اَلَا عَلَيْهَا حَافِظٌ

شَدَّ لَا خَلْقٍ وَرِيَاسًا. الْمَالُ وَقَالَ غَيْرُكَ
الرِّيَاسُ وَالرِّيَاشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ
مِنَ الْلباسِ. مَا تَنْتَوْنَ النُّطْقَةَ فِي
أَرْحَامِ النِّسَاءِ. وَقَالَ مجاهد: نَسَاءُ
عَلَى رَجْعِهِ لِقَادِمُ. النُّطْقَةُ فِي الْإِعْلِيلِ
كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ. انْشَاءُ
شَفْعٌ وَالْوَتْرُ اللَّهُ غَرُوقٌ. فِي أَحْسَنِ
تَقْوِيمِهِ فِي أَحْسَنِ خَلْقٍ. اسْفَل سَائِلِينَ
إِلَّا مَنْ آمَنَ - خُسْرٍ - ضَلَالٍ. ثُمَّ اسْتَشْنَى
إِلَّا مَنْ آمَنَ. لَا رِبَّ - لَا زِمَ - نَنْشِئُكُمْ
فِي آتِي خَلْقٍ نَشَاءُ - نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ
لِعُظَمِكَ. وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ فَتَلَقَّى
أَدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَهُوَ قَوْلُهُ رَبَّنَا
ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا - فَأَزَلَّهُمَا فَأَسْتَرْكَهُمَا
وَيَتَسَنَّهُ - يَتَغَيَّرُ - آسِنٌ - مُتَغَيَّرٌ -
وَالْمَسْنُونُ - الْمُتَغَيَّرُ - حَمَاءُ جَمْعُ
حَمَاءٍ وَهُوَ الْبَطِينُ الْمُتَغَيَّرُ - يَخْصِفَانِ
أَخَذَ الْخَصَافَ مِنْ وَرَقِ الْبَخْتِ يُولِفَانِ
الْوَرَقَ وَيَخْصِفَانِ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ
سَوَّاهُمَا كِنَايَةً عَنْ قَرْنَيْهِمَا وَمَتَاعٌ
إِلَى حِينٍ هَهُنَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - الْحِينُ
عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لَا يَخْصِي
عَدَدُهَا - قَبِيلُهُ حَيْلُهُ السَّيْئُ
هُوَ مِنْهُدٌ :

کے معنی میں ہے (قبیلہ ہند کی زبان کے مطابق) فی
کَبَدٍ - بمعنی فی شَدَّ لَا خَلْقٍ - وَرِيَاسًا (حسن
کی قرأت کے مطابق، قرأت متوازہ وَرِيَاسًا ہے،
حسن کی قرأت کے مطابق - بمعنی مال - دوسرے حضرات
نے کہا ہے کہ رِیَاش اور ریش ہم معنی ہیں لباس کا جو
حصہ اوپر ہوا اس کے لئے استعمال ہوتے ہیں - مَا تَنْتَوْنَ
یعنی نطفہ جو عورت کے رحم میں (جاتا ہے) مجاہد نے
”إِنَّمَا عَلَى رَجْعِهِ لِقَادِمٌ“ کے متعلق فرمایا
(مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ) نطفہ کو پھر دوبارہ
احلیل ذکر میں (دوبارے) جتنی چیزیں بھی اللہ تعالیٰ نے
پیدا کیں انہیں جوڑ کر کے پیدا کیا، آسمان کا بھی جوڑا
بنایا (زمین کو) ایک ذات صرف اللہ کی ہے فی أَحْسَنِ
تَقْوِيمِهِ بمعنی سب سے عمدہ پیداؤں میں (اللہ تعالیٰ
انسان کو) عمر کے سب سے ناقص حصے (پیری و ضعیفی)
میں پہنچا دیتے ہیں (کہ کوئی کام نہیں کر سکتا اور حسرت
کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے) سوا ان کے جو ایمان لائے
(اور آخر تک ائمال خیر کرتے رہے) (خسر بمعنی گمراہی
اور بے راہی) پھر ”إِلَّا مَنْ آمَنَ“ سے استثناء
کیا (یعنی مومن اس سے مستثنیٰ ہیں) (الزب بمعنی لازم
نَنْشِئُكُمْ یعنی جس صورت و ہیئت میں بھی ہم چاہیں
گے - نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ یعنی ہم تیری تعظیم و تزیہ کرتے
ہیں، ابو العالیہ نے کہا ہے کہ آیت فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ
رَبِّهِ کَلِمَاتٍ سے مراد کلمات دعا یہ ہیں ”رَبَّنَا
ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا“ اَلَمْ فَأَزَلَّهُمَا یعنی انہیں لغزش

اور غلطی پر اکسایا یَتَسَنَّهُ بمعنی یَتَغَيَّرُ آسِنٌ بمعنی متغیر، مَسْنُونٌ بمعنی متغیر، حَمَاءُ حَمَاءٍ کی جمع
ہے ایسی مٹی کو کہتے ہیں جس کا رنگ (امتداد زمانہ سے) بدل گیا ہو - یَخْصِفَانِ یعنی ملانے لگے، مِنْ وَرَقِ الْبَخْتِ
مطلب یہ ہے کہ پتروں کو ملا کر ایک کو دوسرے کے ساتھ جوڑنے لگے تھے (تاکہ مترپوشی کر سکیں) سَوَّاهُمَا شَرْکَہَا
سے کنایہ ہے مُتَّاعٌ إِلَى حِينٍ سے اس موقع پر مراد قیامت تک کا وقت ہے لفظ ”حِينٌ“ عربی محاورہ میں
تقریبی دیر سے لے کر زمانہ کے غیر متناہی سلسلے تک کے لئے بولا جاتا ہے قَبِيلُهُ یعنی وہ طبقہ جس سے اس کا

واجب ہو جاتا ہے؟ اُن حضوٰر نے فرمایا کہ ہاں بشرطیکہ پانی دیکھ لے۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات پر مہنسی آگئی اور فرمانے لگیں اچھا، عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ اُن حضوٰر نے

فرمایا (اگر ایسا نہیں ہے) تو پھر بچے میں (ماں کی) شہابت کہاں سے آتی ہے؟

تَعْمَ إِذَا رَاتِ الْمَاءَ فَضَحَكَتْ أَوْ سَلَمَةً فَقَالَتْ
تَحْتَلِكُمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيهَا يَشْبَهُهُ الْوَلَدُ:

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا

الْفَزَارِيُّ عَنْ حُجَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: بَلَغَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ مُقَدِّمُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ
فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ
إِلَّا نَبِيُّيَ - أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ - وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ
يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ - وَمَنْ أَيْ شَيْءٍ يَنْزَعُ

الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ وَمَنْ أَيْ شَيْءٍ يَنْزَعُ إِلَى الْوَالِدِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَنِي
بِهِنَّ أَنْفَا جَبْرِيلُ فَقَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَلِكَ عَدُوٌّ لِلْجَنَّةِ
مِنْ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَأَنَّ تَحْشُرَ النَّاسَ مِنَ
الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ
الْجَنَّةِ فَزَيَادَةُ كَبِدِ خَوْفٍ وَأَمَّا اشْبَهَةُ فِي الْوَلَدِ
فَأَنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ تَسْبَقَهَا مَاؤُهَا
كَأَنَّ اشْبَهَةَ لَهُ وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ اشْبَهَهُ
لَهَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ - ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ

اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بَهَّتْ أَنْ عِلِمُوا بِأَسْلَامِي قَبْلَ
أَنْ تَسَاسَلَهُمْ يَهْتَفُوا فِي عِنْدِكَ تَجَازَتْ الْيَهُودَ

وَدَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى رَجُلٌ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ
قَالُوا أَعْلَمْنَا وَابْنُ أَعْلَمْنَا وَآخِرُنَا وَابْنُ آخِرُنَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرَأَيْتُمْ
أَنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ قَالُوا أَتَعَادَلَا اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ
فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ

۵۵۶۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں فزاری نے
خبر دی، انہیں حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو (جو قورات اور شریعت موسوی کے
نہایت اونچے درجے کے عالم تھے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری کی اطلاع ملی تو وہ اُن حضوٰر کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں
گا، جنہیں نبی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، قیامت کی سب سے پہلی
علامت؟ وہ کون کھانا ہے جو سب سے پہلے اہل جنت کو کھانے کے
لئے دیا جائے گا؟ اور کسی چیز کی وجہ سے بچہ اپنے باپ کے مشابہ ہوتا
ہے؟ اُن حضوٰر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے ابھی
ابھی مجھے آکر اس کی اطلاع دی ہے اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے
کہ ملائکہ میں یہی تو یہودیوں کے دشمن ہیں، اُن حضوٰر صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ قیامت کی سب سے پہلی علامت ایک آگ کی صورت میں
ظہور پذیر ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔

سب سے پہلا کھانا جو اہل جنت کی ضیافت کے لئے پیش کیا جائے
گا۔ وہ مچھلی کی کلبجی کا ایک منفرد ٹکڑا ہوگا (جو سب سے زیادہ لذیذ
اور پاکیزہ ہوتا ہے) اور بچے کی شہابت کا جہاں تک تعلق ہے تو
جب مرد و عورت کے قریب جاتا ہے اس وقت اگر مرد کی منی سبقت
کر جاتی ہے تو بچہ اس کی شکل و صورت پر ہوتا ہے لیکن اگر عورت کی
منی سبقت کر جاتی ہے تو پھر بچہ عورت کی شکل و صورت پر ہوتا ہے
(یہ سن کر) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بول اٹھے "میں گواہی دیتا
ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں" پھر عرض کیا یا رسول اللہ! یہود حیرت
انگیز حد تک جھوٹی قوم ہے اگر آپ کے دیانت کرنے سے پہلے میرے
اسلام کے متعلق انہیں علم ہو گیا تو آپ کے سامنے مجھ پر ہر طرح کی
تہمتیں دھری شروع کر دیں گے (اس لئے ابھی انہیں میرے اسلام کے

إِلَّا اللَّهُ وَآشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَقَعُوا فِيهِ ۖ

متعلق کچھ نہ بتائیے اپنا کچھ یہودی آئے اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر کے اندر بیٹھ گئے اُن حضو نے ان سے دریافت فرمایا تم لوگوں

یہیں عبداللہ بن سلام کون صاحب ہیں؟ سارے یہودی کہنے لگے، ہم میں سب سے بڑے عالم اور ہمارے سب سے بڑے عالم کے صاحبزادے، ہم میں سب سے زیادہ بہتر اور ہم میں سب سے بہتر کے صاحبزادے، اُن حضو نے ان سے دریافت فرمایا، اگر عبداللہ مسلمان ہو جائیں پھر تمہارا کیا طرز عمل ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس سے محفوظ رکھے اتنے میں عبداللہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور کہا "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اب وہ سب انکے متعلق کہنے لگے کہ ہم میں سب سے بدترین اور سب سے بدترین کا بیٹا، وہیں ساری حقیقت کھل گئی۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ يَعْنِي تَوَلَّاهُ بَنُو إِسْرَءِيلَ لَمْ يَخْفَرُوا اللَّهَ وَتَوَلَّاهُ خَوَّاهُ لَمْ يَخْشَوْا اللَّهَ نَتْنِي رَوْحَهُمَا ۖ

۵۵۷۔ ہم سے بشر بن محمد نے محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں ہمام نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے (عبدالرزاق کی) روایت کی طرح، یعنی اگر قوم نبی اسرائیل نہ ہوتی تو گوشت نہ سزا کرتا اور اگر خوا علیہ السلام نہ ہوتیں تو عورت اپنے شوہر کے ساتھ خیانت نہ کیا کرتی۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُوسَى بْنُ خُزَّامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَوُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خَلْقُهَا مِنْ ضَلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الْفَضْلِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ تَقْيِيئُهَا كَسْرَتْهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوُوا بِالنِّسَاءِ ۖ

۵۵۸۔ ہم سے ابو کریب اور موسیٰ بن خزام نے حدیث بیان کی کہ ہم سے حسین بن علی نے حدیث بیان کی ان سے زائدہ نے، ان سے میسرہ اشجعی نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورتوں کے معاملے میں میری وصیت کا ہمیشہ خیال رکھنا، کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے پسلی میں بھی سب سے پڑھا اوپر کا حصہ ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شخص اسے بالکل سیدھی کرنے کی کوشش کرے گا تو انجام کار توڑ کے رہے گا اور اگر (اس کی اصلاح و استقامت کی طرف

سے بے توجہی برتنے گا) اور اسے یونہی چھوڑ دے گا تو پھر وہ ہمیشہ تیرھی ہی رہ جائے گی، پس عورتوں کے بارے میں میری وصیتوں پر ہمیشہ عامل رہنا (کہ ان کے ساتھ معاملے میں میانہ روی اور سوجھ بوجھ کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا)۔

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدَسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

۵۵۹۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ادیس نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے

سے بنی اسرائیل کو من سلویٰ انعام الہی کے طور پر ملاتھا اور انہیں اس کے جمع کر کے رکھنے کی ممانعت کر دی گئی تھی لیکن وہ نہ مانے اور انہوں نے جمع کرنا شروع کر دیا، مزائے طور پر سلویٰ کا گوشت سزا دیا گیا اسی طرف حدیث میں اشارہ ہے لیکن اسی طرح سب سے پہلے حضرت خوا علیہ السلام نے شیطان کی سازش کے نتیجے میں حضرت آدم علیہ السلام کو جنت کے درخت کے کھانے کی ترغیب دی تھی، یہی عادت ان کی اولاد میں بھی منتقل ہو گئی۔ خیانت سے اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ اِنْ اَحَدَكُمْ يُجْتَمِعُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ
 اَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ
 يَكُونُ مُفْتَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ
 مَلَكًا يَرْبَعُ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَاَجَلَهُ وَرِزْقَهُ
 وَشَقِيٍّ اَوْ سَعِيدٍ ثُمَّ يُنْقَضُ فِيهِ الرُّوحُ فَاِنَّ
 الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ يَعْمَلُ اَهْلِي النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ
 بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ
 فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ
 وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى
 مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ
 الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ
 ہے اور وہ جہنم جیسے اعمال کرنے لگتا ہے اور جنت میں جاتا ہے تو اس کی کتاب (تقدیر) سامنے آجاتی ہے اور وہ جہنم جیسے اعمال کرنے لگتا ہے اور جنت میں جاتا ہے تو اس کی کتاب (تقدیر) سامنے آتی ہے اور وہ دوزخیوں کے اعمال شروع کر دیتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے :

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هَادِ

بن زید عن عبید اللہ بن ابی بکر بن انس
 بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم قال اِنَّ اللّٰهَ وَكَلَّ فِي الرَّحْمِ
 مَلَكًا يَقُولُ يَا رَبِّ نُطْقُهُ شَقِيٌّ اَوْ سَعِيدٌ
 فَمَا رَزَقَ كَمَا الْاَجَلَ فَيَكْتُبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ
 اُمِّهِ :

اے رب! یہ نور ہے؟ اے رب! یہ شقی ہے یا سعید؟ اس کی روزی کیا ہے؟ اور مدت حیات کتنی ہے؟ چنانچہ اسی کے مطابق ماں کے پیٹ ہی میں سب کچھ فرشتہ لکھ لیتا ہے :

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا تَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

خالد بن الحارث حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
 الْجَوْنِيِّ عَنْ اَنَسٍ يَرْفَعُهُ اَنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لِاَهْلِ
 اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا تَوَاتَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ
 شَيْءٍ كُنْتَ تَقْتَدِي بِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ هُوَ
 مِنْ هَذَا اَوَ اَنْتَ فِي صُلْبِ اَدَمَ اَنْ لَا تَحْشُرَكَ فِي قَابِئِ الرَّثْوَةِ :

حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی
 اور آپ صادق المصدق تھے کہ انسان کی خلقت اس کے ماں کے
 پیٹ میں پہلے چالیس دن تک پوری کی جاتی ہے پھر وہ اتنے ہی
 دنوں تک علقہ و غلظہ اور جامد خون کی صورت میں باقی رہتا ہے
 پھر اتنے ہی دنوں کے لئے مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) کی صورت اختیار
 کر لیتا ہے۔ پھر پچھتے مرحلہ پر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو چار باتوں کا
 حکم دے کر بھیجتا ہے پس وہ فرشتہ اس کے عمل، اس کی مدت حیات
 روزی، اور یہ کہ سعید ہے یا شقی کو لکھ لیتا ہے اس کے بعد اس
 میں روح پھونکی جاتی ہے چنانچہ انسان (زندگی بھر) دوزخیوں کے
 کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک
 گز کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی کتاب (تقدیر) سامنے آجاتی
 ہے اور وہ جہنم جیسے اعمال کرنے لگتا ہے اور جنت میں جاتا ہے تو اس کی کتاب (تقدیر) سامنے آتی ہے اور وہ دوزخیوں کے اعمال شروع کر دیتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے :

۵۶۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید

نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے اور
 ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم مادر کے لئے ایک فرشتہ متعین
 کر دیا ہے، وہ فرشتہ عرض کرتا ہے اے رب! نطفہ ہے، اے رب
 مضغہ ہے، اے رب، علقہ ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ انہیں پیدا
 کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو فرشتہ پوچھتا ہے، اے رب! یہ مر رہے یا

اے رب! یہ نور ہے؟ اے رب! یہ شقی ہے یا سعید؟ اس کی روزی کیا ہے؟ اور مدت حیات کتنی ہے؟ چنانچہ اسی کے مطابق

۵۶۱۔ ہم سے تیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن

حارث نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے
 ابو عمران جوئی نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ اللہ تعالیٰ اقیامت کے دن اس شخص سے
 پوچھے گا جسے جسم کا سب سے ہلکا عذاب دیا گیا ہو گا کہ اگر دنیا
 میں تمہاری کوئی چیز ہوتی تو کیا تم اس عذاب سے نجات پانے کے لئے

اسے بدلے میں دے سکتے تھے؟ وہ شخص کہے گا کہ جی ہاں، اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ جب تم آدم کی پیٹھ میں تھے تو میں نے تم سے اس سے بھی معمولی چیز کا مطالبہ کیا تھا (یوم یثاق میں) کہ میرا کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرانا لیکن جب تم دنیا میں آئے تو اسی شرک کا راستہ اختیار کیا۔

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْ نَفْسًا ظُلْمًا إِلَّا كَأَن تَقْتُلَ الْإِنْسَانَ الْأَوَّلَ كَقَوْلِهِ مَنْ دَمَهَا لَا تَهْ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ
۵۶۲۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے العیسیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن مرہ نے حدیث بیان کی ان سے مسروق نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب بھی کوئی انسان ظلماً قتل کیا جاتا ہے تو آدم علیہ السلام کے سب سے پہلے بیٹے (قابیل) کے نامہ اعمال میں بھی اس قتل کا گناہ لکھا جاتا ہے، کیونکہ قتل کا طریقہ سب سے پہلے اسی نے ایجاد کیا تھا۔

۳۴۰۔ ارواح ایک جگہ جمع لشکر کی صورت میں تھیں مفسر بیان کرتے ہیں اور لیث نے روایت بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے عمرو نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ ارواح ایک جگہ لشکر کی صورت میں تھیں، پس وہاں جن روجوں میں باہم اتفاق و اتحاد طبیعت ہوا وہ (اس دنیا میں جسم کے اندر آنے کے بعد بھی) باہم طبیعت اور اخلاق کے اعتبار سے متفق و متحد رہیں اور جہں میں باہم وہاں اجنبیت رہی وہ یہاں بھی مختلف رہیں اور یحییٰ بن ابیوب نے کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

۳۴۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس اپنا رسول بنا کر بھیجا" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (قرآن مجید کی آیت میں) باور دیا کہ استغاثہ کے متعلق فرمایا کہ وہ چیز جو ہمارے سامنے (بغیر کسی غور و فکر کے) واضح ہو۔ اقلیح یعنی روک لو۔ فَأَرَادَنَّا نُوْرَ یعنی پانی اس میں سے ابل پڑے اور عکس نے فرمایا کہ (تنور بمعنی روئے زمین اور مجاہد نے فرمایا کہ الجودی جزیرہ کا ایک پہاڑ ہے۔ کاتب۔ بمعنی حال۔ اور نوح کی خبر کی ان پر تلاوت کیجئے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اسے

بَابُ ۳۴۰۔ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُّجْتَمِعَةٌ
 قَالَ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُّجْتَمِعَةٌ فَمَا تَعَادَتْ مِنْهَا اِنتَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اِخْتَلَفَ. وَقَالَ يَحْيَىٰ بْنُ أَبِيُوبَ حَدَّثَنِي يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا

بَابُ ۳۴۰۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِإِذْنِي التَّوَارِي مَا ظَهَرَ لَنَا أَقْلِيحِي۔ اَمْسِيحِي۔ وَقَارَ النَّوْرُ تَبَسَّعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الْأَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُودِيَّ۔ جَبَلٌ بِأَرْضِ بَيْرَةِ دَابٍ مِثْلُ حَالٍ وَاشْتُلَ عَلَيْهِمْ تَبَا نُوحٍ إِذْ قَالَ نَقَّوْهُ يَأْتُوْمَ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذَكَّرِي

بِآيَاتِ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ :

قوم! اگر میرا یہاں ٹھہرنا اور اللہ تعالیٰ کی آیات تمہارے سامنے بیان کرنا تمہیں زیادہ ناگوار ہے " اللہ تعالیٰ کے ارشاد من المسلمین تک۔

۵۳۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بے شک ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈراؤ، اس سے پہلے کہ انہیں دردناک عذاب آپکرتے آخر سورہ تک:

بَاب ۳۰۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ إِلَى الْآخِرِ السُّورَةِ :

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نُوَيْسٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلَهُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَنْشَأَ عَلَى اللَّهِ بَمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي لَا تُذِرُكُمْ وَلَا وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَكُمْ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَكُمْ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرٌ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ :

۵۳۳۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی نوس نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ بن عمرؓ نے انہیں زہریؒ نے کہ سلم نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب فرمایا پہلے اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق ثنائیوں کی پھر دجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ میں تمہیں دجال کے فتنے سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تھی تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ دجال کا نا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے :

۵۳۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہ میں تمہیں دجال کے متعلق ایک ایسی بات بتا دوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو اب تک نہیں بتائی تھی، وہ کا نا ہوگا اور جنت اور جہنم جیسی چیز لائے گا پس جسے وہ جنت کہے گا درحقیقت وہی دوزخ ہوگی اور میں تمہیں اس کے فتنے سے اسی طرح ڈراتا ہوں جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا :

۵۳۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن زیاد نے حدیث بیان کی ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقیامت کے دن (نوح علیہ السلام بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوں گے اللہ تعالیٰ

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ ابْنِ سُلَيْمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَخَذْتُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ أَنَّهُ أَعْوَرٌ وَأَنَّهُ يَجِيءُ مَعَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَأَلْغَيْتُ يَقُولُ إِنَّا الْبَحْثَةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أَنْذَرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ :

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ نُوحٌ وَامَّتُهُ فَيَقُولُ

دریافت فرمائے گا، کیا میرا پیغام تم نے پہنچا دیا تھا۔ نوح علیہ السلام عرض کریں گے میں نے آپ کا پیغام پہنچا دیا تھا، اسے رب العزت ا۔ اب اللہ تعالیٰ ان کی امت سے دریافت فرمائیں گے کیا (نوح علیہ السلام) نے تم تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ جواب دیں گے کہ نہیں، ہمارے پاس آپ کا کوئی نبی نہیں آیا اس پر اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام سے دریافت فرمائیں گے اس لئے آپ کی طرف سے کوئی گواہی بھی دے سکتا ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت (دکے

لوگ میرے گواہ ہیں) چنانچہ ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ نوح علیہ السلام نے پیغام خداوندی اپنی قوم تک پہنچایا تھا، اور یہی مفہوم اللہ جل ذکر کے اس ارشاد کا ہے کہ ”اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا، تاکہ تم لوگوں پر گواہی دو، اور وسط کے معنی درمیان کے ہیں“

۵۶۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی ان سے ابو حیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو زرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دعوت میں شریک تھے اس حضور کی خدمت میں دست کا گوشت پیش کیا گیا جو آپ کو بہت مرغوب تھا آپ نے اس کی ہڈی کا گوشت دانتوں سے نکال کر تناول فرمایا پھر فرمایا کہ میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا نہیں معلوم ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوق کو ایک چٹیل میدان میں جمع کرے گا اس طرح کہ دیکھنے والا سب کو ایک ساتھ دیکھ سکے گا کیونکہ جگہ برابر ہوگی اور حجاب کوئی نہ ہوگا (آواز دینے والے کی آواز ہر جگہ سنی جائے گی اور سورج بالکل قریب ہو جائے گا ایک شخص اپنے قریب کے دوسرے شخص سے کہے گا، دیکھتے نہیں کہ سب لوگ کیسی پریشانی میں مبتلا ہیں اور مصیبت کس حد تک پہنچ چکی ہے، کیوں نہ کسی ایسے شخص کی تلاش کی جائے جو رب العزت کی بارگاہ میں ہم سب کی شفاعت کے لئے جائے کچھ لوگوں کا مشورہ ہو گا کہ جدا جدا آدم علیہ السلام آپ انسانوں کے جدا جدا ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا تھا، اپنی روح آپ کے اندر پھونکی تھی، ملائکہ کو حکم دیا تھا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا تھا اور جنت میں آپ کو پیدا کرنے کے بعد (پھر) آیا تھا آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری

اللہ تعالیٰ بَلَّغْتَ قَيِّقُولُ نَعْمَ اَنِي رَبِّ قَيِّقُولُ رَاْمَتِه هَلْ بَلَّغْتُمْ قَيِّقُولُونَ لَا مَا جَاءَنَا مِنِّي قَيِّقُولُ لِنُوحٍ مِّنْ يَّشْهَدُ لَكَ قَيِّقُولُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّتُهُ فَتَشْهَدُ اَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ وَهُوَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَالْوَسْطُ الْعَدْلُ :

۵۶۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَهْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ ابْنِ زُرَّاهٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ قَرِيفَةٍ إِلَيْهِ الذَّرَاعُ وَكَانَتْ تَعُجْبُهُ فَتَقَسَّ مِنْهَا نَفْسَةً وَقَالَ أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّنْ يَجْعَلُ اللّٰهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُفْهِمُهُمُ النَّاطِقَ وَيُسَبِّحُهُمُ الدَّاعِيَ وَتَدْنُوا مِنْهُمْ الشَّمْسُ قَيِّقُولُ بَعْضُ النَّاسِ الْآخِرُونَ إِلَى مَا أَنْتُمْ فِيهِ إِلَى مَا بَلَّغْتُمْ لَا تَنْظُرُونَ إِلَى مَن يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ قَيِّقُولُ بَعْضُ النَّاسِ أَلْبُوكُمْ أَدَمُ فَيَا تَوْنُهُ قَيِّقُولُونَ يَا أَدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ يَمِيدَهُ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُّوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لِلَّهِ وَامْسَلَتْكَ الْجَنَّةُ لَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ لَا تَرَى مَا نَعْبُدُ فِيهِ وَمَا بَلَّغْنَا قَيِّقُولُ رَبِّي غَضِبَ غَضْبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَنَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي أَذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي أَذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ قَيِّقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ

الرُّسُلِ إِلَىٰ أَهْلِ الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا
تُسَكَّرُ أَمَّا تَوَىٰ إِلَىٰ مَا نَحْنُ فِيهِ إِلَّا تَرَىٰ إِلَىٰ
مَا بَلَّغْنَا لَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَىٰ رَبِّكَ فَيَقُولُ رَبِّي
غَضِبَ أَيُّوْمَ غَضِبْنَا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ
وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ نَفْسِي نَفْسِي ائْتُوا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاكُونِي فَأَسْجُدُ
تَحْتَ الْعَرْشِ فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ
وَأَشْفَقْ تَشْفَعُ وَسَلِّ تَغْطِلْ قَالَ مُحَمَّدٌ بِنِ
عَبِيدِ اللَّهِ لَا أَخْفِظُ سَائِرَهُ ۝

شفاعت کر دیں آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس درجہ الجھن اور
پریشانی میں مبتلا ہیں وہ فرمائیں گے کہ (گناہ گاروں پر) اللہ تعالیٰ آج
اس درجہ غضبناک ہیں کہ کبھی اتنے غضبناک نہیں ہوئے تھے اور
آئندہ کبھی نہ ہوں گے اور مجھے پہلے ہی درخت (جنت) کے کھانے
سے منع کر چکے تھے لیکن میں اس فرمان کو بجالانے میں کوتاہی کر گیا
تھا آج تو مجھے اپنی ہی پڑی ہے (نفسی نفسی) تم لوگ کسی اور کے
پاس جاؤ، یاں نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ سب لوگ
نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کر نیچے، اے
نوح علیہ السلام! آپ (آدم علیہ السلام کے بعد) روئے زمین پر

سب سے پہلے نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو "عبد الشکور" کہہ کر پکارا ہے آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ آج ہم کیسی مصیبت و پریشانی
میں مبتلا ہیں آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کر دیجئے، وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میرا اب آج اس درجہ غضبناک
ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا تھا اور نہ کبھی اس کے بعد اتنا غضبناک ہو گا، آج تو مجھے خود اپنی ہی فکر ہے (نفسی
نفسی) تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں (ان کی شفاعت کے لئے) عرش
کے نیچے سجدے میں گر پڑوں گا۔ پھر آواز آئے گی، اے محمد! سر اٹھاؤ اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، مانگو تمہیں
دیا جائے گا، محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہ ساری حدیث میں یاد نہ رکھ سکا۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ أَخْبَرَنَا
أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سَفِيَانَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ
بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ قَهْلًا
مِنْ مَدَّكِ مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَائِثَةِ ۝

۵۶۷۔ ہم سے نصر بن علی بن نصر نے حدیث بیان کی انہیں ابو احمد
نے خبر دی، انہیں سفیان نے، انہیں ابواسحاق نے، انہیں اسود نے،
بن یزید نے اور انہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے (آیت) قبل من ذکر مشہور قرات کے
مطابق تلاوت کی تھی (ادغام کے ساتھ)

بَاب ۳۰۶ وَإِنَّ إِلَيَّا سَلَامَ الْمُؤْمِنِينَ
إِذْ قَالَ يَقَوْمِهِ لَا تَتَّبِعُوا أَتَدْعُونَ
بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ اللَّهُ
رَبُّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ فَكَذَّبُوا
فَأَنفَرَهُمْ لِمُحْفَوَاتٍ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ
وَتَوَكَّلْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يُذَكِّرُ بِخَيْرٍ سَلَامٌ عَلَىٰ آلِ يَاسِينَ
إِذَا كَذَلِكَ تَجْزِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّهُ
مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ يُذَكِّرُ عَنْ ابْنِ

۳۰۶۔ اور بے شک الیاس رسولوں میں سے تھے،
جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ تم (خدا کو چھوڑ کر
بتوں کی عبادت کرنے سے) ڈرتے کیوں نہیں (خدا کے
عذاب سے) تم بعل (بت) کی تو عبادت کرتے ہو۔ اور
سب سے اچھے پیدا کرنے والے کی عبادت سے اعراض
کرتے ہو، اللہ ہی تمہارا رب ہے اور تمہارے آباء اجداد
کا بھی۔ لیکن ان کی قوم نے انہیں بھٹلایا پس بے شک
وہ سب لوگ (عذاب کے لئے) حاضر کئے جائیں گے،
سوال اللہ کے ان بندوں کے جو مخلص تھے (کہ انہیں جنت

مسعود و ابن عباس آت الیاس ھو اور یسٰی : میں داخل کیا چائے گا اور ہم نے بعد میں آنے والی امتوں میں ان کا ذکر نہیں چھوڑا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (شکوہ صحیحہ فی الاخویہ کے متعلق، فرمایا کہ بھلائی کے ساتھ انہیں یاد کیا جاتا رہے گا، سلامتی ہو الیاسین (الیاس علیہ السلام اور ان کے متبعین) پر بے شک ہم اسی طرح غلطیوں کو بدلہ دیتے ہیں ابے شک وہ ہمارے غلطیوں میں سے تھے۔ ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ الیاس اور یسٰی علیہ السلام کا نام تھا :

۳۰۷۔ اور یسٰی علیہ السلام کا تذکرہ آپ نوح علیہ السلام کے والد کے دادا تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نوح نوح علیہ السلام کے دادا تھے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور ہم نے ان کو بلند مکان (آسمان) پر اٹھالیا تھا، بعد ان نے کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خردی، انہیں یونس نے خردی اور انہیں زہری نے : ۶

باب ۳۰۔ ذکر اور یسٰی علیہ السلام
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ جَدُّ أَبِي نُوحٍ وَ
يُقَالُ جَدُّ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَفَعْنَاكَ
مَكَانًا عَلِيًّا قَالَتْ عَمْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزَّهْرِيِّ

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ قَالَ ابْنُ
كَانَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَحْدُثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِرْجٌ سَقَفُ بَيْتِي
وَأَنَا بِمَكَّةَ فَتَزَلَّ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ
غَسَلَهُ بِمَاءٍ دُمُومٍ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ
مَتَبَلِّئِي حِكْمَةً وَإِيمَانًا وَأَفْرَعَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ
أَطْلَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ يَمِينِي فَخَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ
فَلَمَّا جَاءَ إِلَى السَّمَاءِ الْمَدْنِيَّ قَالَ جِبْرِيلُ لِيغْفِرْ
السَّمَاءِ انْفَتَحَ قَالَ مَنْ هَذَا جِبْرِيلُ فَقَالَ مَعَكَ
أَخَذًا قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ نَأْتِنَهُ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ إِذَا رَجُلٌ عَيْنُ
يَمِينِهِ أَسْوَدَةٌ وَعَيْنُ يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ فَإِذَا
نَظَرُ قَبْلَ يَمِينِهِ ضَحِكٌ وَإِذَا نَظَرُ قَبْلَ شِمَالِهِ
بُكْيٌ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ
ثَلَاثُ مَرَّاتٍ هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا آدَمُ وَهَذِهِ
الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسْرُ بَنِيهِ
فَأَهْلُ السَّيِّئِينَ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوَدَةُ

۵۶۸۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے عنبہ نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر کی چھت کھولی گئی (شب معراج میں) میرا قیام ان دونوں میں مکہ میں تھا، پھر جبریل اترے اور میرا سینہ چاک کیا اور اسے دھرم کے پانی سے دھویا۔ اس کے بعد سونے کا ایک طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا اسے میرے سینے میں اٹھل دیا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف چلے۔ جب آسمان دینا پر پہنچے، تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے داروغہ سے کہا کہ دروازہ کھولو پوچھا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ جبریل! پھر پوچھا کہ آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیا انہیں لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا؟ جواب دیا کہ ہاں۔ اب دروازہ کھلا، جب ہم آسمان پر پہنچے تو وہاں ایک بزرگ سے ہماری ملاقات ہوئی کچھ انسانی رو میں ان کے دائیں طرف یقین اور کچھ بائیں طرف، جب وہ دائیں طرف دیکھتے تو مسکرا دیتے اور جب بائیں طرف دیکھتے تو رو پڑتے انہوں نے کہا خوش آمدید، صالح بنی اور صالح بیٹے! میں نے پوچھا جبریل! یہ کون صاحب ہیں؟ تو

انہوں نے بتایا کہ یہ آدم علیہ السلام میں اور یہ جو انسانی رو میں آئے
 دائیں اور بائیں طرف تھیں ان کی اولاد (بنی آدم) کی رو میں تھیں،
 ان میں جو رو میں دائیں طرف تھیں، وہ جنتی تھیں اور جو بائیں طرف
 تھیں وہ دوزخی تھیں اس لئے جب وہ دائیں طرف دیکھتے تھے تو وہ
 مسکراتے تھے اور جب بائیں طرف دیکھتے تھے تو روتے تھے، پھر جبریل
 علیہ السلام مجھے اوپر لے کر چڑھے اور دوسرے آسمان پر آئے اس
 آسمان کے داروغہ سے بھی انہوں نے کہا کہ دروازہ کھولو انہوں نے
 بھی اسی طرح کے سوالات کئے جو پہلے آسمان پر ہو چکے تھے پھر دروازہ
 کھولا، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بتقیص
 بتایا کہ اس حضور نے مختلف آسمانوں پر ادریس، موسیٰ، عیسیٰ اور
 ابراہیم علیہ السلام کو پایا لیکن انہوں نے ان انبیاء کرام کے مراتب
 کی کوئی تعیین نہیں کی صرف اتنا کہا کہ اس حضور نے آدم علیہ السلام
 کو آسمان دنیا پہلے آسمان پر پایا اور ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے پر۔
 اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جبریل علیہ السلام،
 ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا، خوش آمدید
 صالح نبی اور صالح بھائی! میں نے جبریل سے پوچھا، یہ کون صاحب
 ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ ادریس علیہ السلام ہیں پھر میرا گزرموسیٰ
 علیہ السلام کے قریب سے ہوا تو انہوں نے بھی کہا کہ خوش آمدید،
 صالح نبی اور صالح بھائی! میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ جبریل
 علیہ السلام نے بتایا کہ موسیٰ علیہ السلام ہیں پھر میں عیسیٰ علیہ السلام
 کے پاس سے گزرا انہوں نے بھی کہا خوش آمدید، صالح نبی اور صالح
 بھائی! میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ تو بتایا کہ عیسیٰ علیہ السلام
 پھر میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے فرمایا خوش
 آمدید، صالح نبی اور صالح بیٹے! میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب
 ہیں؟ جواب دیا کہ ابراہیم علیہ السلام ہیں، ابن شہاب زہری نے
 بیان کیا اور مجھے ابن حزم نے خبر دی کہ ابن عباس اور ابو جریہ انصاری
 رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 پھر مجھے اوپر لے کر چڑھے اور میں اتنے بلند مقام پر پہنچ گیا جہاں
 سے علم کے کھنڈے کی آواز صاف سننے لگا تھا ابن حزم نے بیان کیا

الَّتِي عَنْ شَمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرْتُ قَبْلَ يَمِينِهِ
 ضَلَّجْتُ وَإِذَا نَظَرْتُ قَبْلَ شَمَالِهِ بَكَتُ ثُمَّ عَرَجَ
 فِي جِبْرِيلَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ
 لِيَخَارِنِيَا فَتَحَّ فَقَالَ لَهُ خَارِنِيَا مِثْلَ مَا قَالَ
 الْأَوَّلُ فَقَتَحَ قَالَ أَنَسُ قَدْ كَرَّ آتَاهُ وَجَدْتُ فِي
 السَّمَوَاتِ إِدْرِيسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ
 وَكَمْ يُنْبِتُ لِي كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ خَيْرًا أَنَّهُ قَدْ
 ذَكَرَ آتَاهُ وَجَدْتُ أَدَمَ فِي السَّمَوَاتِ الدُّنْيَا وَابْرَاهِيمَ
 فِي السَّادِسَةِ وَقَالَ أَنَسُ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِإِدْرِيسَ
 قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْآخِ الصَّالِحِ قُلْتُ
 مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا اِدْرِيسُ ثُمَّ مَرَّتْ مُوسَى
 فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْآخِ الصَّالِحِ
 قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى ثُمَّ مَرَّتْ
 عِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْآخِ الصَّالِحِ قُلْتُ
 هَذَا قَالَ عِيسَى ثُمَّ مَرَّتْ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ
 الصَّالِحِ وَالْآخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ
 وَآخِرُ ابْنِ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَآبَا حَبِيبَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا
 يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَعَجُ فِي حَتَّى
 ظَهَرْتُ لِمُسْتَوَى أَسْمَعُ صَوْتِ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ أَنَسُ
 بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَرَّضَ اللَّهُ عَلَى خَمْسِينَ صَلَاةً
 فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمُرَّ بِمُوسَى فَقَالَ مُوسَى
 مَا الَّذِي قَرَّضَ عَلَيَّ أَمَّتَكَ قُلْتُ قَرَّضَ عَلَيْهِمْ
 خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ قَرَّاجِعْ رَبَّكَ فَإِنْ أَمَّتَكَ
 لَا تَطِيقُ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ قَرَّاجِعْتُ رَبِّي فَوَضَعَ
 شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ
 قَدْ كَرَّ مِثْلَهُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى
 مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنْ
 أَمَّتَكَ لَا تَطِيقُ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ قَرَّاجِعْتُ رَبِّي

فَقَالَ هِيَ تَحْسَنُ وَهِيَ تَحْسِنُونَ لَا يَبْدُلُ الْقَوْلُ
لَدَيَّْ فَرَجَعْتُ إِلَىٰ مَوْسَىٰ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّنَا
فَقُلْتُ قَدْ اسْتَجِيبَتْ مِنِّي رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقْتُ
حَتَّىٰ أَتَىٰ بِي سِدْرَةٌ الْمُنْتَهَىٰ فَعَفَيْتُهَا أَلْوَانُ
لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلَتُ الْجَنَّةَ فَأَذَانُ فِيهَا
حَنَانٌ مِثْلُ الْمُلُوكِ وَإِذَا تَوَابَتْهَا الْمُسْلِمَةُ

اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے پچاس وقت کی نمازیں مجھ پر فرض کیں میں اس فریضہ کے ساتھ واپس ہوا اور جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کی امت پر کیا چیز فرض کی گئی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ پچاس وقت کی نمازیں ان پر فرض ہوئی ہیں، انہوں نے کہا کہ آپ اپنے رب سے مراجعت کیجئے کیونکہ

آپ کی امت میں اتنی نمازوں کی طاقت نہیں ہے چنانچہ میں واپس ہوا اور رب العزت کے حضور میں مراجعت کی، اس کے نتیجے میں اس کا ایک حصہ کم ہو گیا پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور اس مرتبہ بھی انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے مراجعت کیجئے اور مزید کمی کرائیے پھر انہوں نے (پہلی تفصیلات کا) ذکر کیا کہ رب العزت نے ایک حصہ کی کمی کر دی۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں خبر کی، انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے مراجعت کیجئے، کیونکہ آپ کی امت میں اس کی بھی طاقت نہیں ہے میں پھر واپس ہوا اور اپنے رب سے مراجعت کی، اللہ تعالیٰ نے اس مرتبہ فرمایا کہ نمازیں پانچ وقت کی کر دی گئیں اور ثواب پچاس نمازوں کا ہی باقی رکھا گیا، ہمارا قول بدلا نہیں کرتا، پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے اب بھی اسی پر زور دیا کہ اپنے رب سے آپ کو مراجعت کرنی چاہیئے، لیکن میں نے کہا کہ مجھے رب العزت سے شرم آتی ہے (بار بار درخواست کرتے ہوئے) پھر جبریل علیہ السلام مجھے لے کر آگے بڑھے اور سدرۃ المنتہیٰ کے پاس لائے جہاں مختلف قسم کے رنگ محیط تھے، مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا چیز تھی، اس کے بعد مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ موتی کے قے بنے ہوئے ہیں اور اس کی مٹی مشک کی ہے۔

باب ۸۔ قول اللہ تعالیٰ - وَإِلَىٰ عَادٍ
آخَاهُمْ هُودٌ أَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ
وَقَوْلُهُ إِذَا أَنْذَرْتُمْ قَوْمَهُ بِآلْحَقَافِ إِلَىٰ
قَوْلِهِ كَذَلِكَ تَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ
فِيهِ عَنِ عَطَاءٍ وَسَلِيمَانَ عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور قوم عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود کو (دینی بنا کر بھیجا)، انہوں نے کہا، اے قوم اللہ کی عبادت کر دو" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "جب ہود نے اپنی قوم کو ریت کے مرتفع اور ستیل سلسلوں میں (جہاں ان کی قوم رہتی تھی) ڈرایا" اللہ تعالیٰ کے ارشاد یوں ہی ہم بدلہ دیتے ہیں، مجرم قوموں کو "نک" اس باب میں عطاء اور سلیمان کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے بحوالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہے،

باب ۹۔ قول اللہ عز وجل وَإِلَىٰ عَادٍ
فَأُخْلِكُوا بِوَيْحِ صَوْرٍ شَدِيدَةٍ غَارِيَّةٍ
قَالَ ابْنُ عَيْنٍ - عَمْتُ عَلَى الْخُرَّانِ
مَسَخَرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ
أَيَّامٍ حُسْرًا مَّا مُتَتَابَعَتْ قَوْمِي الْقَوْمِ
فِيهَا صَوْنِي كَأَنَّهُمْ أَعْبَارُ نَخْلٍ خَادِيَةٍ

۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لیکن قوم عاد تو انہیں ایک نہایت سخت قسم کی آذھی سے ہلاک کیا گیا جو بڑی ہی غضب ناک تھی" ابن عیینہ نے (آیت کے لفظ غاریہ کی تشریح میں فرمایا کہ ای) عمت علی الخُرَّان "جو ان پر متواتر سات رات اور آٹھ دن تک مسلط رہی تھی" (آیت میں لفظ حُسْرًا بمعنی) استباحہ

ہے۔ پس تو اس قوم کو وہاں یوں گرا ہوا دیکھتا ہے

کہ گویا گری ہوئی کھجور کے تنے پرڑے ہیں، سو کیا تجھ کو ان میں سے بچا ہوا کچھ نظر آتا ہے؟ باقیہ بمعنی بتفصیل:

۵۶۹- ہم سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ

نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(غزوہ خندق کے موقع پر) پروا ہوا سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد

بچھوا ہوا سے ہلاک کی گئی تھی! معنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ابن

کثیر نے بیان کیا ان سے عفیان نے ان سے ان کے والد نے ان سے

ابن ابی نعیم نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی

رضی اللہ عنہ نے (یمن سے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

کچھ سونا بھیجا تو ان حضور نے اسے چار حضرات میں تقسیم کر دیا، اقرع

بن حابس حنظلی ثم الجاشعی، عیینہ بن بدر فراری، زید طائی، جو

بعد میں بنو نہمان میں شامل ہو گئے تھے اور علقمہ بن علائہ عامری

جو بعد میں بنو کلاب میں شامل ہو گئے تھے اس پر قریش اور انصار

نے ناگواری محسوس کی اور کہنے لگے کہ آں حضور نے نجد کے سرداروں

کو دیا لیکن ہمیں نظر انداز کر دیا ہے آں حضور نے فرمایا کہ میں صرف

ان کی تالیف قلب کے لئے انہیں دیتا ہوں۔ پھر ایک شخص سامنے

آیا، اس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، رخسار مجھ سے طریقہ پر ابھر

ہوئے تھے، پیشانی بھی اٹھی ہوئی تھی۔ ڈارھی بہت گھنی تھی اور

سر منڈا ہوا تھا، اس نے کہا اے محمد اللہ سے ڈریئے، صلی اللہ علیہ

وسلم آں حضور نے فرمایا اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کرنے لگوں گا

تو پھر اس کی اطاعت کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے روئے زمین

پر زمین بنا کر بھیجا ہے لیکن کیا تم مجھے ایمن نہیں سمجھتے؟ اس شخص

کی اس گستاخی پر ایک صحابی نے اس کے قتل کی اجازت چاہی میرا

خیال ہے کہ یہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے لیکن آں حضور

نے انہیں اس سے روک دیا۔ پھر جب وہ شخص وہاں سے پھلنے لگا تو آں حضور نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے یا (آپ نے فرمایا کہ)

اس شخص کے بعد (اسی کے قوم سے) ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو قرآن کی تلاوت تو کرے گی لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے

نہیں اترے گا، دین سے وہ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیرکان سے نکل جاتا ہے، یہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں

کو چھوڑ دیں گے، اگر میری زندگی اس وقت تک باقی رہی تو میں اس کا اس طرح استیصال کروں گا جیسے قوم عاد کا استیصال (عذاب

اصولہا فہل تری لہم من باقیۃ بقیۃ

کہ گویا گری ہوئی کھجور کے تنے پرڑے ہیں، سو کیا تجھ کو ان میں سے بچا ہوا کچھ نظر آتا ہے؟

۵۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ

حَدَّثَنَا شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ نَهَضْتُ بِأَقْبَسَا وَأَهْلَكْتُ عَادَ لَدَى بَوْرٍ

قَالَ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

ابْنِ أَبِي تَعْمَرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِذِي هَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَرْبَعَةِ الْأَقْرَبِ

بَنِ حَابِسِ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمَجَاشِعِيِّ - وَعَيَيْنَةُ

بَنِ يَدَارِ الْقُرَازِيِّ - وَزَيْدِ الطَّلَاحِيِّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي بَنَاتٍ

وَعَلَقْمَةُ بَنِ عَلَقَةَ الْعَامَرِيِّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي كَلَابٍ

فَعَقَبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ قَالُوا يَغْطِي مَنَادِيْدَ

أَهْلِ نَجْدٍ وَيدُ عَنَا قَالَ أَمَّا أَنَا فَتَقَهُمْ فَأَقْبَلَ

رَجُلٌ غَاثٌ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفٌ الْوَجْهَتَيْنِ سَاقِي

الْجَبِينِ كَثَّ اللَّحِيْمَةُ مَحْلُوقِ الرَّاسِ فَقَالَ اتَّقِ

اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُ

أَيَا مَنْشِيَّ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَلَا تَأْمَنُونِي فَسَالَهُ

رَجُلٌ قَتَلَهُ أَحْسَبُهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَمَنْعَهُ

فَلَمَّا وَدَّى قَالَ إِنْ مِنْ فِئْتِي هَذَا أَوْ فِئْتِي عَقِبَتْ

هَذَا أَقَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِرُ جَنَاحَهُمْ

يَتَرْتَوْنَ مِنَ الْمَدِينِ مُرُوقَ الشَّهْرِ مِنَ الرَّمِيَّةِ

يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ قَيْدُ عَوْتِ أَهْلِ الْأَدْنَانِ

لَسْتُ أَبَا أَدْرَكَتَهُمْ لَا قَتَلْتَهُمْ قَتَلَ عَادُ

الہی سے ہوا تھا۔

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا

اسرائیل عن ابی اسحاق عن الاسود قال سمعت
عبد اللہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقرأ فہل من مَذَکِرٍ :

۵۷۰۔ ہم سے خالد بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے
حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے ان سے اسود نے، کہا کہ میں
نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ آیت "ہل من مذکر" کی تلاوت
فرما رہے تھے :

۳۱۰۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "انہوں نے کہا کہ اے

ذوالقرنین، یا جوج اور ماجوج زمین پر فساد مچاتے ہیں :

۳۱۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ سے ذوالقرنین

کے متعلق یہ لوگ پوچھتے ہیں آپ کہیے کہ ان کا ذکر میں بھی
تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں ہم نے انہیں زمین پر
حکومت دی تھی اور ہم نے ان کو ہر طرح کا سامان دیا
تھا پھر وہ ایک راہ پر ہوئے "اللہ تعالیٰ کے ارشاد تم
لوگ میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤ" تک زبوس کا واحد

زبوسہ ہے اور "مکرے کو کہتے ہیں۔" یہاں تک کہ جب
ان دونوں پہاڑوں کی چوٹیوں کے درمیان کو برابر کر دیا

"ابن عباس رضی اللہ عنہ سے (ببین الصدقین)
کی تفسیر میں (منقول ہے کہ "دو پہاڑوں کے درمیان"

اور السدین (الصدیقین کی دوسری قرأت) بھی
الجبلین (دو پہاڑ) کے معنی میں ہے۔ بخروجہ

بمعنی ابتر عظیم (دونوں پہاڑوں کے سروں کے درمیان
کو برابر کرنے کے بعد) "ذوالقرنین نے (عمل سے) کہا کہ

اب دھو بیٹھو، یہاں تک کہ جب اسے آگ بنا دیا تو
کہا کہ اب میرے پاس پگھلا ہوا تانبہ لاؤ تو میں اس پر

ڈال دوں (اُفْرِغْ عَلَیْہِ قِطْرًا کے معنی ہیں کہ)
میں اس پر پگھلا ہوا سیسہ ڈال دوں (قطر کے معنی)

بعض نے لوہے (پگھلا ہوئے) سے کئے ہیں اور بعض نے
پیتل سے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کے معنی تانبہ

بَاب ۱۳۔ قِصَّةَ یَا جُوجَ وَ مَا جُوجَ :

وَقَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰی قَالُوا یَا اَآلَ الْقُرْنِیْنِ،
اِنَّ یَا جُوجَ وَ مَا جُوجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ :

بَاب ۱۴۔ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ یَسْئَلُوْنَكَ
عَنْ ذِی الْقُرْنِیْنِ۔ قُلْ سَأَتْلُوْا عَلَیْكُمْ

مِنْہُ ذِکْرًا اِنَّا مَكْنٰکَہُ فِی الْاَرْضِ وَ اَنْتَ اَنْتَ
مِنْ کُلِّ شَیْءٍ سَبْبًا فَاتَّبِعْ سَبْبًا اِلٰی

قَوْلِہِ اَنْتَ فِی رُبِّ الرَّحْدِیْدِ وَ اِحْدَہَا
رُبْرَةٌ وَ ہِی الْقِطْعُ حَتّٰی اِذَا سَاوٰی بَیْنَہِ

الْبَصْدَیْنِ یَقَالُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الْجَبَلِیْنِ
وَالسَّدِیْنِ۔ الْجَبَلِیْنِ۔ خَوْجًا اَجْوًا

قَالَ الْفَخْرُ حَتّٰی اِذَا جَعَلْہُ نَارًا قَالَ
اَنْتَ فِی اُفْرِغْ عَلَیْہِ قِطْرًا۔ اَصْبَبْ عَلَیْہِ

رِصَاصًا وَ یَقَالُ الْحَدِیْدُ، وَ یَقَالُ الْیَصْفَرُ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّحَاسُ۔ فَمَا اسْتَطَاعُوا

اَنْ یَظْہَرُوْہُ۔ یَعْلُوْہُ اسْتَطَاعَ اسْتَغْلَ
مَنْ اطْعَتْ لَہُ فَلِذٰلِکَ فُتِحَ اسْتَطَاعَ

یَسْطِیْعُ وَ قَالَ بَعْضُہُمْ اسْتَطَاعَ یَسْطِیْعُ
وَمَا اسْتَطَاعُوا نَقْبًا قَالَ هٰذَا رُخْسَةٌ

مِنْ رَّبِّیْ فَاِذَا جَاءَ وَ عُدُّ رَّبِّیْ جَعَلْہُ دَکَا۔
الزَّقَمَ بِالْاَرْضِ۔ وَ نَاقَہُ دَکَا۔ لَاسْمَا

لَہَا وَ الدَّکْدَاکُ مِنَ الْاَرْضِ مَثْلُہُ عَنِّی
صَلَبَتْ مِنَ الْاَرْضِ وَ تَلَبَّدَ وَ کَانَ وَ عُدُّ

رَبِّي حَقًّا وَتَوَكَّلْ بِغَفْضِ يَدَيْكَ يَوْمَئِذٍ يُنْجُو
فِي بَعْضٍ - حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَا
جُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسَبُونَ
قَالَ قَتَادَةُ - حَدَبٌ - أَمَّةٌ - قَالَ رَجُلٌ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتَ
الشَّدَّ مِثْلَ الْبَرْدِ الْمَحْبَرِ قَالَ رَأَيْتَهُ :

” ” ” ” ” ” ” ” ” ”

بتایا ہے ” سو قوم یا جوج و ما جوج کے لوگ (اس سد کے
بعد) نہ اس پر چڑھ سکتے تھے (یظہر وہا بمعنی) یعلو
استطاع استطاعت سے استفعال کا ہیغ ہے
اسی لئے استطاع استطیع کے حمزہ کو تاکہ حذف
کے بعد فتح کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، لیکن بعض حضرات
اسے استطاع استطیع ہی پڑھتے ہیں۔“ اور نہ وہ
اس میں نقب ہی لگا سکتے ہیں، ذوالقرنین نے کہا کہ یہ

بھی میرے پروردگار کی ایک رحمت ہی ہے پھر جب میرے پروردگار کا وعدہ آپ نے لگا تو وہ اسے ڈھا کر برابر کر دے گا۔
یعنی اسے زمین کے برابر کر دے گا، اسی سے کہتے ہیں ”ناقصة دكاء“ جس اونٹ کے کوہان نہ ہو، اور المذکک
مِنَ الْأَرْضِ - زمین کی اس ہموار سطح کو کہتے ہیں جو خشک ہو چکی ہو اور کہیں سے اٹھی ہوئی نہ ہو۔ اور میرے پروردگار
کا ہر وعدہ برحق ہے اور اس روز ہم انہیں ایک کو دوسرے سے گڈمڈ کر دیں گے، یہاں تک کہ جیب یا جوج و ما جوج
کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بندی سے نکلنے لگیں گے، قتادہ نے بیان کیا کہ ”حدب“ بمعنی ٹیلہ ہے ایک صحابی نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں نے سید سکندری کو منقش چادر کی طرح دیکھا ہے تو اسے حضور نے
فرمایا: اچھا تم اسے دیکھ چکے ہو۔

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا

الليث عن عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ
بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ ابْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ
عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ ابْنِ سَفْيَانَ عَنْ زَيْنَبِ
ابْنَةِ حَبَشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَرَعَا يَقُولُ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَنِيلَ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدْ أَتَرَبَ
فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدَمِهِ يَأْجُوجُ وَمَا جُوجُ مِثْلُ
هَذِهِ وَخَلَقَ بِأَصْبَعِهِمُ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا
قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ حَبَشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَتَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَمُرُ
الْخَبَثِ :

۵۷۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے
عروہ بن زبیر نے اور ان سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا
نے حدیث بیان کی، ان سے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا
نے ان سے زینب بنت حبش رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لائے آپ گھرائے ہوئے تھے، پھر
آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، عرب میں اس
شرک و جہ سے تباہی پھیل جائے گی جس کے دن اب قریب آنے کو
ہیں آج یا جوج و ما جوج نے دیوار میں اتنا سوراخ کر لیا ہے، پھر
آں حضور نے انگوٹھے اور اس کے قریب کی انگلی سے حلقہ بنا کر بتایا
ام المؤمنین زینب بنت حبش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے
سوال کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اس کے باوجود ہلاک کر دیئے جائیں
گے کہ ہم میں صالح اصحاب بھی موجود ہوں گے؟ آں حضور نے فرمایا کہ ہاں، جب فتنہ و فجوڑ بڑھ جائے گا۔

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

دُحَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ

۵۷۲۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے دحیب
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی ان سے

هَرِيرَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَتَعَ اللَّهُ مَنْ رَدَّهٖ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلَ هَذَا وَعَقَدَ بِيَدِهِ تِسْعِينَ ۝

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا

أَبُو اسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا آدَمُ يَقُولُ بَنِيكَ وَسَعْدَائِكَ وَالْخَيْرُ فِي بَدَائِكَ يَقُولُ أَخْرَجَ بَعَثَ النَّارَ قَالَ وَمَا بَعَثَ النَّارَ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعِمِائَةٍ وَتِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ قَعِيدَةً لَا تَشِيْبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَيٍّ حَقْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارًا وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَاتُ ذَلِكَ الْوَاحِدِ قَالَ ابْشِرُوا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا دَمِنَ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ الْفَائِثُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِي إِنْ أَرَجُوا أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرَجُوا أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرَجُوا أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّخَرَةِ اسْتَوْدَاعَ فِي جِلْدٍ ثَوْرٍ أَبْيَضَ أَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي جِلْدٍ ثَوْرٍ اسْتَوْدَعَ ۝

ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے یاجوج و ماجوج کی دیوار سے اتنا کھول دیا ہے پھر آپ نے اپنی انگلیوں سے نوے کے عدد کی طرح کر کے واضح کیا :

۵۷۴۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا، اے آدم، آدم علیہ السلام عرض کریں گے، ہر وقت میں آپ کی اطاعت و بندگی کے لئے حاضر ہوں، ساری بھلائیاں صرف آپ ہی کے قبضے میں ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جہنم میں جانے والوں کو باہر نکالو، آدم علیہ السلام عرض کریں گے، اے اللہ! جہنمیوں کی تعداد کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو نانوے! اس وقت (کی حولنا کی کا اور وحشت کا یہ عالم ہو گا کہ) بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل ساقط کر دے گی اس وقت تم (خوف و وحشت کی وجہ سے) لوگوں کو مدہوشی کے عالم میں دیکھو گے حالانکہ وہ مدہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے ”صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! (ایک ہزار میں سے) وہ ایک شخص (جنت کا مستحق) ہم میں سے کون ہو گا؟ آں حضور نے فرمایا کہ تمہیں بشارت ہو وہ ایک آدمی تم میں سے ہو گا اور ایک ہزار (جہنم میں جانے والے) یاجوج و ماجوج کی قوم سے ہوں گے، پھر آں حضور نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے توقع ہے کہ تم (امت مسلمہ) تمام اہل جنت کے چوتھائی ہوں گے اس پر ہم نے (خوشی میں) اللہ اکبر کہا، پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے توقع ہے کہ تم تمام اہل جنت کا ایک تہائی ہو گے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا مجھے توقع ہے کہ تم لوگ تمام اہل جنت کے نصف ہو گے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دھتر میں تم لوگ تمام انسانوں کے مقابلے میں اتنے ہو گے جتنے کسی سفیدیل کے جسم پر سیاہ بال ہوتے ہیں یا جتنے کسی سیاہیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں :

باب ۱۲۔ قول اللہ تعالیٰ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَوْلُهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا وَقَوْلُهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ

۳۱۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اور اللہ نے ابراہیم کو خلیل بنایا“ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”بے شک ابراہیم (تمام عمدہ خصائل کے جامع ہونے کی حیثیت سے)

لَا ذَا آةَ خَلِيْمٌ وَقَالَ ابُو مَيْسَرَةَ الرَّحِيْمُ
بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ :

ایک امت تھی اللہ تعالیٰ کے مطیع و فرمان بردار اور اللہ
کا ارشاد کہ ”بے شک ابراہیمؑ نہایت نرم طبیعت اور
بڑے ہی بردبار تھے“ ابومیسرہ نے کہا کہ (اواہ) حبشی زبان میں رحیم کے معنی میں استعمال ہوتا ہے :

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي
سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ
حُفَاةٌ عُرَاةٌ غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ
نُعِيدُهُ وَغَدَاً عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ وَأَوَّلُ مَنْ
يَكْسِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِنَّا سَاءُ مَنْ
أَصْحَابِي يُؤْخَذُ مِنْهُمْ ذَاتُ الشِّمَالِ فَأَقُولُ أَصْحَابِي
أَصْحَابِي يَقْبَلُونَ إِلَهُهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ
عَلَى أَعْقَابِهِمْ مِنْذُ قَاتَلْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ
الْعَبْدُ الْقَصِيرُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَادُمْتُ
فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْحَكِيمُ :

۵۷۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر
دی ان سے مغیرہ بن نعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید بن
جبر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم لوگ حشر میں ننگے پاؤں ننگے جسم اور
غیر محفون اٹھائے جاؤ گے پھر آپؐ نے اس آیت کی تلاوت کی کہ ”جیسا
کہ ہم نے پیدا کیا تھا پہلی مرتبہ ایسے ہی واپس آئیں گے، یہ ہماری طرف سے
ایک وعدہ ہے جس کو ہم پورا کر کے رہیں گے“ اور انبیاء میں سب سے
پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا۔ اور میرے اصحاب میں سے
بعض کو جنہم کی طرف لے جایا جائے گا تو میں پکارا اٹھوں گا کہ یہ تو میرے
اصحاب ہیں میرے اصحاب، لیکن مجھے بتایا جائے گا کہ آپؐ کی وفات
کے بعد ان لوگوں نے پھر کفر اختیار کر لیا تھا، اس وقت میں بھی وہی
جملہ کہوں گا جو عبد صالحؑ (عیسیٰ علیہ السلام) کہیں گے کہ ”جب تک میں

ان کے ساتھ تھا ان پر نگران تھا اللہ تعالیٰ کے ارشاد الحکیم تک :

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۵۷۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میرے
بھائی عبد الحمید نے خبر دی، انہیں ابن ابی ذئب نے، انہیں سعید بن قبری
نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام اپنے والد آذر سے قیامت کے دن جب میں
گئے تو ان کے چہرے پر سیاہی اور غبار ہو گا۔ ابراہیم علیہ السلام کہیں گے
کہ کیا میں نے آپؐ سے نہیں کہا تھا کہ میری رسالت کی مخالفت نہ کیجئے

قَالَ اخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ ابْنِ ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ
الْقَبْرِيِّ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكْفِي إِبْرَاهِيمَ أَبَا آذَرَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِهِ آذَرٌ كَحُمْرَةِ وَخَيْرَةٍ
يَقُولُونَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَقْفَنِي :

۱۔ یہ دیہات کے وہ سخت دل اور اکھڑ بدوی ہوں گے جو برائے نام اسلام میں داخل ہو گئے تھے اور آنحضرتؐ کی وفات کے ساتھ ہی پھر مرتد
ہو گئے تھے اور اسلام کے خلاف صف آراء ہوئے تھے۔ چنانچہ ایسے بہت سے بدوی عربوں کا ذکر تاریخ میں موجود ہے جو یا تو منافق تھے
اور اسلام کے غلبہ سے خوف زدہ ہو کر اسلام میں داخل ہو گئے تھے یا پھر برائے نام اسلام میں داخل ہو کر مسلمان ہو گئے تھے اور انہوں
نے اسلام سے کبھی کوئی دلچسپی سرے سے لی ہی نہیں تھی ایسے کمزور ایمان مسلمانوں کا ہی ایک طبقہ وہ تھا جو ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات کے ساتھ ہی مرتد ہوا اور خلافت اسلامیہ کے خلاف جنگ کی۔ پھر شکست کھائی یا قتل کئے گئے۔ معتمد اور مشہور صحابہ
میں سے کوئی بھی اس حدیث کا مصداق نہیں اور بحمد اللہ ان میں سے ہر ایک کی زندگی کے اوراق آئینے کی طرح صاف اور
واضح ہیں :

وہ کہیں گے کہ آج میں آپ کی مخالفت نہیں کرتا، ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ اے رب! آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ مجھے قیامت کے دن رسوا نہیں کریں گے آج اس رسوائی سے بڑھ کر اور کون رسوائی ہوگی کہ میرے والد (آپ کی رحمت سے) سب سے زیادہ دور ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے جنت کافروں پر حرام قرار دی ہے پھر کہا جائے گا کہ اے ابراہیم تمہارے قدموں کے نیچے کیا چیز ہے؟ وہ دیکھیں گے تو ایک ذبح کیا ہوا جانور خون میں لتھرا ہوا وہاں پڑا ہوگا اور پھر اس کے پاؤں پکڑ کر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

فَيَقُولُ قَالَيْسَ لَمْ يَأْمُرْكَ رَبِّي أَن تَعْبُدَ إِلَهُي أَبْرَاهِيمَ يَا رَبِّ إِنَّكَ عَدُوٌّ لِّيَ الْيَوْمَ فَخُذْ بِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ قَالُوا خُذِي آخَرِي مِنَ آيِ الْكَافِرِينَ ثُمَّ يَقَالُ يَا أَبْرَاهِيمُ مَا تَحْتِ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بَدِيحٌ مُلْتَطِخٌ فَيُوْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَوَجَدَ فِيهِ صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَصُورَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ أَمَا لَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةُ هَذَا إِبْرَاهِيمَ مُقْتَوَرٌ فَمَا لَهُ يَسْتَقْسِمُ

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى الْقُتُورَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى أَمْرَبَهَا فَمُحِيتَ دَرَايَ إِبْرَاهِيمَ وَاسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِأَيْدِيهِمَا لِأَزْلَامٍ فَقَالَ قَاتَلَهُمَا اللَّهُ وَاللَّهِ إِنِّي اسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ قَطْرًا

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَنْفَاهُمْ فَقَالُوا كَيْسَ عَنْ هَذَا

۵۷۶۔ ہم سے یحییٰ بن سلمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے ابن عباس کے مولیٰ کریم نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس میں ابراہیم علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کی تصویریں دیکھیں، پھر آپ نے فرمایا کہ قریش کو کیا ہو گیا ہے حالانکہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ فرشتے کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں رکھی ہوں، یہ ابراہیم علیہ السلام کی تصویر ہے اور وہ بھی پانسہ پھینکتے ہوئے۔

۵۷۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں ہشام نے خبر دی انہیں معمر نے، انہیں ایوب نے، انہیں عکرمہ نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں تو انداز وقت تک داخل نہ ہوئے جب تک وہ مٹا نہ دی گئیں، اور آپ نے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی تصویریں دیکھیں کہ ان کے ہاتھوں میں تیرپانے کے اتھے تو آپ نے فرمایا اللہ ان پر بربادی لائے، واللہ، ان چھڑتے کہیں تیرپانے کے انہیں پھینکتے تھے۔

۵۷۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عید اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! سب سے زیادہ مثریف کون ہے؟ آلِ حصو نے فرمایا جو سب سے زیادہ پرہیزگار

نَسَأْتُكَ قَالَ يَمُوسُفُ بْنُ يَتَّى اللَّهِ ابْنُ يَتَّى اللَّهِ ابْنُ
يَتَّى اللَّهِ ابْنُ خَلِيلِ اللَّهِ قَالَ لَيْسَ عَنْ هَذَا
نَسَأْتُكَ قَالَ فَقَعْنَ مَعَادَتِ الْعَرَبِ كَسَاوَتِ
خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا
فَقَهُمُوا قَالَ أَبُو سَامَةَ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ہو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم آپ کو حضور سے اس کے متعلق نہیں پوچھتے
آپ حضور نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی یوسف بن نبی اللہ بن نبی اللہ
بن خلیل اللہ (سب سے زیادہ شریف ہیں) صحابہ نے کہا کہ ہم اس کے
متعلق بھی نہیں پوچھتے آپ حضور نے فرمایا کہ اچھا، عرب کے خالوادوں
کے متعلق تم پوچھنا چاہتے ہو، جو جاہلیت میں شریف تھے، اسلام میں
بھی وہ شریف ہیں (بلکہ اس سے بڑھ کر) جب کہ دین کی سمجھ انہیں آ
جائے۔ ابواسامہ اور معتمر نے عید اللہ کے واسطے سے بیان کیا، ان سے

سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے :

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا مُؤَمِّلٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا ابُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةٌ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَانِي
الْأَيْلَةَ إِيْتَانٍ فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ طَوِيلٍ لَا آكَادُ
أَرَى رَأْسَهُ طَوِيلًا وَرَأْسُهُ ابْرَاهِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ:

۵۷۹۔ ہم سے مؤمل نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث
بیان کی ان سے عوف نے حدیث بیان کی ان سے ابو رجاء نے حدیث
بیان کی اور ان سے سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا رات میرے پاس (خواب میں) دو فرشتے (جبرائیل و میکائیل)
آئے پھر یہ دونوں حضرات مجھے ساتھ لے کر ایک لمبے بزرگ کے پاس گئے
وہ اتنے لمبے تھے کہ ان کا سر میں نہیں دیکھ پاتا تھا اور یہ ابراہیم علیہ
السلام تھے :

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا بِيَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا النُّضَرُ
أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَذَكَرُوا أَنَّهُ الدَّجَالُ
بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَأَنَّهُ أَوَّلُكَ أَفْ، قَالَ
لَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ قَطًّا. أَمَّا ابْرَاهِيمُ فَأَنْظُرُوا
إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَبَعْدُ أَدْمُ عَلَى جَبَلٍ
أَخْشَرُ مَخْطُومٍ بِخَلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ لِنَعْدَرُ
فِي الْوَادِي:

۵۸۰۔ ہم سے بیان عمرو نے حدیث بیان کی ان سے نصر نے حدیث
بیان کی، انہیں ابن عون نے خبر دی، انہیں مجاہد نے اور انہوں نے
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آپ کے سامنے دجال کا لوگ تذکرہ
کر رہے تھے کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا "کافر" یا دیوں لکھا ہوگا،
کاف، ابواسامہ نے عرض کیا کہ آپ نے فرمایا کہ آپ حضور سے میں نے
یہ حدیث نہیں سنی تھی، البتہ آپ نے ایک مرتبہ یہ حدیث بیان فرمائی
کہ ابراہیم علیہ السلام کی شکل و وضع معلوم کرنے کے لئے تم اپنے
صاحب کو دیکھ سکتے ہو، اور موسیٰ علیہ السلام میاندقد گندم گوں، ایک
سرخ اونٹ پر سوار تھے جس کی لگام کھجور کی چھال کی تھی جیسے میں انہیں اس وقت بھی وادی میں اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں :

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ ابْنِ الْمَوْتَلَدِ
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

لے صاحبکم کے لفظ سے اشارہ آپ حضور نے اپنی ذات مبارک کی طرف کیا تھا، کیوں کہ آپ حضور ابراہیم علیہ السلام
سے بہت زیادہ مشابہ تھے :

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے انٹی سال کی عمر میں
خفتہ کرایا تھا، مقام قدم میں :

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَبِ
إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ثَمَانِينَ سَنَةً
بِالْقَدُومِ :

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا

ابو الیمان اخیر ناشیب
حدثنا ابو الزناد بالقدوم مُحَقَّقَةً تابع عبد الرحمن
بن اسحاق عن ابی الزناد تابعه عجلان عن

ابی هريرة در روا لا محمد بن عمرو عن ابی سلمة
نے بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہا ہے اور محمد بن عمرو نے اس کی روایت ابو سلمہ سے کی ہے :

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا

سعيد بن تليد التميمي
أخبرنا ابن وهب قال أخبرني جرير بن حازم عن
أيوب عن مُحَمَّدٍ عن ابی هريرة رَفَعِي اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ
يَكْذِبُ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثًا :

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا

محمد بن محبوب حَدَّثَنَا
حماد بن زيد عن أيوب عن محمد عن ابی

هريرة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَمْ يَكْذِبُ إِبْرَاهِيمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ
فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ
بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا - وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ
وَسَارًا إِذْ آتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَّارَةِ فَقِيلَ لَهُ
إِنَّ هَهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ
فَارْسَلِ إِلَيْهِ فَنَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَ

۵۸۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے
خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی " بالقدم " بالتحقیف
اس روایت کی متابعت عبد الرحمن بن اسحاق نے ابو الزناد کے واسطے
سے کی ہے۔ ان کی (عبد الرحمن بن اسحاق یا شعیب کی) متابعت عجلان
نے بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کی ہے اور محمد بن عمرو نے اس کی روایت ابو سلمہ سے کی ہے :

۵۸۳۔ ہم سے سعید بن تیلید تمیمی نے حدیث بیان کی انہیں ابن
وہب نے خبر دی کہا کہ مجھے جریر بن حازم نے خبر دی انہیں ایوب نے
انہیں محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام نے توریہ (کذب)
تین مرتبہ کے سوا اور کبھی نہیں کیا :

۵۸۴۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید
نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے محمد نے اور ان سے ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے تین مرتبہ
جھوٹ بولا تھا، دو ان میں سے خالص اللہ عزوجل کی رضا کے لئے
تھے ایک تو ان کا فرمانا (بطور توریہ کے) کہ " میں بیمار ہوں اور دوسرا
ان کا یہ فرمانا کہ " بلکہ یہ کام تو ان کے بڑے (بت) نے کیا ہے " اور
بیان کیا کہ ایک مرتبہ ابراہیم علیہ السلام اور سارہ رضی اللہ عنہا ایک
ظالم بادشاہ کی حدود مملکت سے گزر رہے تھے بادشاہ کو اطلاع ملی
کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے اور اس کے ساتھ دنیا کی ایک خوبصورت

سہ توریہ کا مفہوم یہ ہے کہ واقعہ کچھ اور ہو، لیکن کوئی شخص کسی خاص مصلحت کی وجہ سے اسے دو معین الفاظ کے ساتھ اس
انداز میں بیان کرے کہ مخاطب اصل واقعہ کو نہ سمجھ سکے بلکہ اس کا ذہن خلاف واقعہ چیز کی طرف منتقل ہو جائے۔ شریعت نے بعض حالات
میں اس کی اجازت دی ہے، چونکہ حقیقت کے اعتبار سے یہ ایک طرح کی مغالطہ دہی ہے، اس لئے حدیث میں اس کے لئے کذب (جھوٹ)
کا لفظ استعمال کیا گیا۔ حدیث تفصیل کے ساتھ آ رہی ہے :

۱۔ روایتوں میں اختلاف ہے بعض روایتوں میں " قدوم " دال کے تشدید کے ساتھ آیا ہے اور بعض روایتوں میں دال کی تخفیف
کے ساتھ، دال کی تخفیف کے ساتھ اگر پڑھا جائے تو بڑھتی گا کہ (دسولہ) بھی مراد ہو سکتا ہے ویسے یہ مختلف مقامات کا نام بھی
ہے اور اگر تشدید کے ساتھ پڑھا جائے تو یقینی طور پر کسی مقام کا نام ہی ہوگا :

اُخْتِي تَحَاتِّي بِسَارَةٍ قَالَ يَا سَارَةَ لَيْسَ عَلَيَّ وَجْهٌ
 اِلَّا رَضِيَ مَوْصِيٌّ غَيْرِي وَغَيْرُكَ وَاَتَى هَذَا سَأَلَنِي
 فَاخْبَرْتُهُ اِنَّكَ اُخْتِي فَلَا تُكْذِبْنِي قَدْ رَسَلْتُ إِلَيْهَا
 فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَغَنَّوُا لَهَا بِدِيَةٍ فَأَخَذَتْ
 فَقَالَ ادْعِي اُمَّةً لِي وَلَا أَصْرُكَ قَدْ دَعَيْتِ اُمَّةً
 فَأَطْلِقِي ثُمَّ تَنَاءَتْ لَهَا الشَّائِئَةُ فَأَخَذَتْ مِثْلَهَا
 اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اُمَّةً لِي وَلَا أَصْرُكَ قَدْ دَعَيْتِ
 فَأَطْلِقِي قَدْ عَا بَعْضُ حَاجَتِهِ فَقَالَ اَتَكْمَلُ لَكُمْ
 تَاوُونِي بِإِسْنَانٍ اِنَّمَا اَيَّتَمَرْتُ فِي سَيِّطَانٍ فَأَخَذَتْ مَهَا
 هَابِرًا فَاتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَادَّاهَا بِمِثْلِهِ
 مِثْلَهَا قَالَتْ سَأَدَ اللَّهُ كَيْدَ الْكَافِرِ اَوِ الْفَاجِرِ فِي
 خَيْرِهِ وَآخِذَمَ هَاجِرَةً قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ مِثْلُكَ
 اُمِّكُمْ يَا بَنِي مَادِ السَّمَاءِ -

تین عورت ہیں بادشاہ نے ابراہیم علیہ السلام کے پاس اپنا آدمی بھیج کر
 انہیں بلوایا اور سارہ رضی اللہ عنہا کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہیں ؟
 ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میری بہن دینی رشتے کے اعتبار سے
 پھر آپ سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا کہ اے سارہ! یہاں
 میرے اور تمہارے سوا اور کوئی بھی مومن نہیں ہے اور اس بادشاہ
 نے مجھ سے پوچھا تو میں نے اس سے کہہ دیا ہے کہ تم میری بہن ہو (دینی
 اعتبار سے) اس طرح اب تم کوئی ایسی بات نہ کہنا جس سے میں جھوٹا
 بنوں، پھر اس ظالم نے سارہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا اور جب آپ اس
 کے پاس گئیں تو اس نے آپ کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا، لیکن فوراً ہی
 پکڑ لیا گیا (خدا کی طرف سے) پھر وہ کہنے لگا کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے
 دعا کرو کہ اس مصیبت سے مجھے نجات دے) میں اب تمہیں کوئی نقصان
 نہیں پہنچاؤں گا چنانچہ آپ نے اللہ سے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا
 لیکن پھر دوسری مرتبہ اس نے ہاتھ بڑھایا اور اس مرتبہ بھی اسی طرح
 پکڑ لیا گیا بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت اور کہنے لگا کہ اللہ سے میرے لئے دعا کرو، میں اب تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچاؤں گا حضرت سارہ
 نے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا اس کے بعد اس نے اپنے کسی حاجب (ایک معزز درباری عہدہ) کو بلا کر کہا کہ تم لوگ میرے پاس کسی انسان
 کو نہیں لائے ہو، یہ تو کوئی سرکش جن ہے (جاتے ہوئے) حضرت سارہ کو اس نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کے لئے دیا جب
 حضرت سارہ آئیں تو..... تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے تھے آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کا حال
 پوچھا انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کافیاد یہ کہا کہ ہاجرہ کے فریب کو اسی کے منہ پر دے مارا، اور ہاجرہ کو خدمت کے لئے دیا اب ہرگز
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے بنی مادی السماء (اہل عرب) تمہاری والدہ یہی (حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا) ہیں :-

(صغیر و شیشہ کا حاشیہ)

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے کے لوگ انہیں اپنے قومی میلے میں لے جانا چاہتے تھے اس کے علاوہ کہ وہاں مشرکانہ رسوم خود
 باعث کوفت یقیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے بت خانے کے بتوں کو توڑنا بھی چاہتے تھے، ایک خاص مقصد کے پیش نظر اس
 لئے آپ نے ان کے ساتھ جانے سے گریز کیا اور فرمایا کہ میں بیمار ہوں واقعہً آپ بیمار نہیں تھے، لیکن دل برداشتہ فروز تھے انتہائی درہر میں
 اور اس دل برداشتگی کے لئے آپ نے بیمار کا لفظ استعمال کیا جو ایک حیثیت سے صحیح بھی ہے اگرچہ مخاطب کا ذہن یقینی طور پر عام قسم کی
 بیماری کی طرف ہی منتقل ہو سکتا ہے پھر جب وہ لوگ آپ کو چھوڑ کر چلے گئے تو آپ نے بت خانے کے تمام بتوں کو توڑ ڈالا اور جس کھمارے سے
 توڑا تھا اسے سب سے بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا جسے آپ نے مصلحتاً انہیں توڑا تھا پھر جب قوم کے لوگ واپس آئے اور آپ سے پوچھا
 تو آپ نے فرمایا کہ "یہ سارا کام اس بڑے بت نے کیا ہے" واقعی کھمارا بھی اس کے کندھے پر تھا مقصد ان کی بت پرستی کی نامعقولیت
 کی طرف توجہ دلائی تھی کہ جن کچھ تم، بخاری ہو ان کی حیثیت صرف اتنی ہے آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ واقعی اور حقیقی جھوٹ کا ان
 دونوں باتوں سے کوئی تعلق بھی ہے :-

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا

ابن سلام عنہ اخبارنا ابن جریج عن عبد الحمید بن جبیر عن سعید بن المسیب عن أمّ شعوب عن رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الوزغ وقال كان ينفع علي إبراهيم عليه السلام.

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا

حدثنا ابی حذنفہ اذ عمنی قال حدثنی ابراہیم عن علقمہ عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال سمنا نزلت الذین امنوا ولا یلبسوا ایمانہم بظلم تلکنا یا رسول اللہ ایمنا لا یظلم نفسہ قال لیس کما تقولون ثم یلبسوا ایمانہم بظلم یشوکت اذ لم تستعوا الی قول لقمان ینہ یا حی لا تشوک باللہ ان الشوک ظلم عظیم.

جے کیا تم نے لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحت نہیں سنی کہ "اے بیٹے! اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا بے شک شریک بہت برا ظلم ہے

باب ۳۳۔ تَرْقُوتِ السَّلَافِ فِي الْمَشْرِقِ

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا

نصرہ حدثننا ابو اسامہ عن ابی حیان عن ابی زرعہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوماً بلحمر فقال ان اللہ یجمع یومہ القیامۃ الاولین والاخرین فی صعید واحد یتسبیعہم الداعی وینفذہم البصر وتدنوا الشمس منہم فذکر حدیث استغاۃ قیامت ابراہیم فیسئلون انت نبی اللہ وخلیلہ من الارض اشفع لنا الی ربک فیقول فذکر کذا بآیہ نفسی نفسی اذ هبوا الی موسی اتابعہ انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

یاد آجائیں گے اور کہیں گے کہ آج تو مجھے اپنی ہی جان کی پڑی ہے تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے یہاں جاؤ اس روایت کی متابعت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی:

۵۸۵۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی یا ابن سلام نے ہم سے حدیث بیان کی عبید اللہ بن موسیٰ کے واسطے سے انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں عبد الحمید بن جبیر نے، انہیں سعید بن مسیب نے اور انہیں ام شریک رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر گٹ کو مارنے کا حکم دیا تھا اور فرمایا اس نے ابراہیم کی آگ پر بیٹھنا تھا (تا کہ اور بھڑکے، جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا تھا)

۵۸۶۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے ائمش نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت اتری "جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی قسم کے ظلم (گناہ) کی آمیزش نہ کی، تو ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم میں کون ایسا ہو گا جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو گا؟ اں حضور نے فرمایا کہ واقعہ وہ نہیں جو تم سمجھتے ہو جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہ کی" (میں ظلم سے مراد شریک نے اپنے اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا بے شک شریک بہت برا ظلم ہے) ۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ایزقوت یعنی تیز چلتے ہوئے.

۵۸۷۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ابویان نے ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ گوشت پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اولین و آخرین کو ایک ہموار اور وسیع علاقے میں جمع کرے گا، اس طرح کہ پکارنے والا سب کو اپنی بات سنا سکے گا، اور دیکھنے والا سب کو ایک ساتھ دیکھ سکے گا (سطح کے ہموار ہونے کی وجہ سے) اور لوگوں سے سورج بالکل قریب ہو جائے گا۔ پھر حدیث شفاعت ذکر کی کہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونگے اور عرض کریں گے کہ آپ روئے زمین پر اللہ کے نبی اور اس کے خلیس ہیں، ہمارے بیٹے اپنے رب کے حضور میں شفاعت کیجئے، پھر انہیں اپنے جھوٹ (توہم) یاد آجائیں گے اور کہیں گے کہ آج تو مجھے اپنی ہی جان کی پڑی ہے تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے یہاں جاؤ اس روایت کی متابعت انس

٥٨٨. حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْبُوعَيْدُ اللَّهُ
حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَرْجِعُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ نَوْرًا
أَنْتُمْ عَجَلْتُمْ لَكَانَ رَمَزُهُ عَيْنَا مَعِينَا - قَالَ
الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ مَا كَثُرَ بِنِ كَثِيرٍ
فَحَدَّثَنِي قَالَ ابْنُ عُثْمَانَ بْنُ أَبِي سَلَيْسَانَ جُلُوسٍ
مَعَ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ فَقَالَ مَا هَكَذَا حَدَّثَنِي ابْنُ
عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلَ إِبْرَاهِيمُ بِإِسْمَاعِيلَ وَامَهُ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ وَهِيَ تَرْضَعُهُ مَعَهَا شَتَّةٌ ثُمَّ يَرْفَعُهُ ثُمَّ
جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَابْنُهَا إِسْمَاعِيلُ ۝

۵۸۸۔ مجھ سے ابو عبد اللہ محمد بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے
 وہ جب بن حبیر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان
 کی، ان سے ایوب نے، ان سے عبد اللہ بن سعید بن جبیر نے، ان سے
 ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پر رحم کرے
 اگر انہوں نے جلدی نہ کی ہوتی (اور نہ نرم کے پانی کو پیستے سے روک
 نہ دیا ہوتا) تو نہ نرم ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا (تمام روئے زمین پر) محمد
 بن عبد اللہ انصاری نے کہا کہ ہم سے ابن جریر نے حدیث بیان کی،
 (انہوں نے کہا) کہ کثیر بن کثیر نے مجھ سے جو حدیث بیان کی کہ میں اور
 عثمان بن ابی سلیمان، سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں
 نے فرمایا کہ ابن عباس نے مجھ سے اس طرح حدیث بتیں بیان کی تھی بلکہ
 انہوں نے بیان کیا تھا کہ ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل اور ان کی والدہ
 لاقی تھیں ان کے پاس ایک مشکوہ تھا اس روایت حدیث کو ان حضو
 ر بیٹے اسماعیل کو ابراہیم لے کر آئے علیہم السلام :

٨٩ هـ - حَدَّثَنِي - عبد الله بن محمد حَدَّثَنَا
عبد الرزاق أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْنِيَّيْنِ
وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي دَوَاعَةَ يَزِيدِ
أَحْمَدُ هُمَا عَلَى الْأَخْرِعِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ أَوَّلَ مَا أَخَذَ النِّسَاءُ النُّطْقَ مِنْ
قَبْلِ أُمِّ إِسْمَاعِيلَ أَخَذَتْ مِنْطَقًا لَتُعْفَى أَشْرَاهَا
عَلَى سَارَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبَابْنَاهَا إِسْمَاعِيلُ
وَهِيَ تَرْضِعُهُ حَتَّى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ
دَوَاعَةَ فَوَقَّحَ زَمْزَمٌ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ
يَوْمَئِذٍ أَخَذَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهَا هُنَاكَ
وَوَضَعَ عِنْدَهَا جَرَابًا فِيهِ تَمْرٌ وَسَقَاءٌ فِيهِ مَاءٌ
ثُمَّ نَفَخَ إِبْرَاهِيمُ مِنْطَقًا فَنَبَّهَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ
فَقَالَتْ يَا إِبْرَاهِيمُ أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهَذَا
الْوَادِي الَّذِي لَيْسَ فِيهِ إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ
كَذَلِكَ مَرَارًا وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا - فَقَالَتْ

۵۸۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں سختیانی اور کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ نے۔ دونوں حضرات اضافہ و کمی کے ساتھ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر کے واسطے سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، غورتوں میں (کام اور مصروفیت کے وقت کمر ہموار کیا) باندھنے کا طریقہ (اسماعیل علیہم السلام کی والدہ) باجرہ علیہا السلام) سے چلا ہے، سب سے پہلے انہوں نے ٹپکا اس لئے باندھا تھا تاکہ سارہ علیہا السلام کی ناراضگی کو دور کر دیں (ٹپکا باندھ کر خود کو خادمہ کی صورت میں پیش کر کے) پھر انہیں اور ان کے بیٹے اسماعیل کو ابراہیم (علیہم السلام) ساتھ لے کر نکلے، اس وقت ابھی آپ اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھیں اور میت اللہ کے قریب ایک بڑے درخت کے پاس جو زم زم کے کے اوپر مسجد الحرام کے بالائی حصے میں تھا، انہیں لاکر بٹھا دیا، ان دونوں مکہ کسی بھی انسان کے وجود سے خالی تھا اور باجرہ کے ساتھ پانی بھی نہیں تھا، ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں حضرات کو دیس چھوڑ دیا، اور ان کے لئے ایک چمڑے کے تھیلے میں کھجور اور ایک مشکیزہ میں پانی

لَهُ اَللّٰهُ الَّذِیْ اَمَرَ لَکَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ اِذَنْ لَا یَفْقِیْعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَاَنْطَلَقَ اِبْرَاهِیْمُ حَتّٰی اِذَا کَانَ عِنْدَ الشَّیْئَةِ حِیْثُ لَا یُرَوْنَهَا اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَیْتِ ثُمَّ دَعَا بِهَؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ وَرَفَعَ یَدَیْهِ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ مَوَادِّ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ حَتّٰی یَبْلُغَ یَشْکُرُوْنَ وَجَعَلْتَ لَیَّ اِسْمَاعِیْلَ قَرْنًا مِّنْ ذٰلِكَ الْمَلَأْتُ اِنْفَاذًا مَّا فِی السِّقَاۃِ عَطِشْتُ وَعَطِشْتُ ابْنَهَا وَجَعَلْتَ تَنْظُرُ اِلَیْهِ بِتَوَلّٰی اَوْ قَالَ یَسْلُبُ فَاَنْطَلَقَتْ کَرَاهِیَةً اَنْ تَنْظُرَ اِلَیْهِ فَوَجَدَتْ الصَّفَا اقْرَبَ جَبَلٍ فِی الْاَرْضِ یَلِیْهَا فَقَامَتْ عَلَیْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْ الْوَادِیَ تَنْظُرُ هَلْ تَرٰی اَحَدًا فَلَمْ تَرَ اَحَدًا فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتّٰی اِذَا بَلَغَتْ الْوَادِیَ رَفَعَتْ طَرَفَ دَرْعِهَا ثُمَّ سَمِعَتْ سَعٰی الْاِنْسَانِ الْمَجْهُوْرِ حَتّٰی جَاوَزَتْ الْوَادِیَ ثُمَّ اتَتْ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَیْهَا وَنَظَرَتْ هَلْ تَرٰی اَحَدًا فَلَمْ تَرَ اَحَدًا فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اِلْتَمَسَ سَعٰی النَّاسِ بَیْنَهُمَا فَلَمَّا اَشْرَفَتْ عَلٰی الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ مِمَّ تَرِیْدُ نَفْسَهَا ثُمَّ سَمِعَتْ نَفْسَهَا اِیضًا فَقَالَتْ قَدْ اَسْمَعْتُ اِنْ کَانَ عِنْدَکَ غَوَاثٌ فَاِذَا هِیَ بِالْمَلِکِ عِنْدَ مَوْضِعٍ ذَمَّرَ فَبَعَثَ بِعَقِیْبِهِ اَوْ قَالَ بِخَنَاحِهِ حَتّٰی ظَهَرَ الْمَاءُ فَجَعَلَتْ تَحَوُّضُهُ وَتَقُوْلُ یَبِیْدُهَا هَکَذَا وَجَعَلَتْ تَعْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فَمَا سَقَاثُهَا وَهُوَ یَفُورُ بَعْدَ مَا تَعْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَزْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمَاعِیْلَ لَوُ تَرَکْتَ ذَمَّرَ اَوْ قَالَ لَوُ تَرَکْتَ تَعْرِفُ مِنَ الْمَاءِ کَانَ ذَمَّرَ مَعِنَا مَعِنَا قَالَ فَشَرِبَتْ وَارْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلِکُ لَا تَخَافُوْا الصَّیْعَةَ قَاۤیَآ هَیْهَنَا بَیْتُ اللّٰهِ یَبِیْنِی

رکھ دیا (کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم یہی تھا) پھر ابراہیم علیہ السلام دگر شام آنے تک کے لئے روانہ ہوئے اس وقت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کے پیچھے پیچھے آئیں اور کہا کہ اے ابراہیم! اس آب و گیارہ وادی میں جہاں کوئی بھی متنفس موجود نہیں، آپ ہیں چھوڑ کہاں جا رہے ہیں؟ انھوں نے بار بار اس جگہ کو دہرایا لیکن ابراہیم علیہ السلام ان کی طرف دیکھتے نہیں تھے آخر باجرہ علیہا السلام نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں، اس پر باجرہ علیہا السلام بول اے میں کہ پھر اللہ تعالیٰ میں ضائع نہیں کرے گا، چنانچہ وہ واپس آگئیں اور ابراہیم علیہ السلام روانہ ہو گئے جب وہ مقام ثنیۃ پر، جہاں سے یہ لوگ آپ کو دیکھ نہیں سکتے تھے تو آپ نے بیت اللہ کی طرف رخ کر کے ان الفاظ میں دعا کی آپ نے ہاتھ اٹھا کر عرض کی ”میرے رب! میں نے اپنے خاندان کو اس وادی غیر ذی زرع میں بٹھرایا ہے“ (قرآن مجید کی آیت ایشکون تک آپ کے دعاۃ کلمات نقل ہوئے ہیں اسماعیل علیہ السلام کی والدہ انہیں دودھ پلانے لگیں اور خود پانی پیئے لگیں، آخر جب مشککہ کا سار پانی ختم ہو گیا تو وہ پیاسی رہنے لگیں، اور ان کے صاحبزادے بھی پیاسے رہنے لگے، وہ اب دیکھ رہی تھیں کہ سامنے ان کا کھت جگہ پیاس کی شدت سے پیچ و تاب کھا رہا ہے یا کہا کہ زمین پر لوٹ رہا ہے، وہ وہاں سے ہٹ گئیں، کیونکہ اس حالت میں انہیں دیکھنے سے دل بے چین ہوتا تھا صفا پہاڑی، وہاں سے سب سے زیادہ قریب تھی وہ اسی پر بڑھ گئیں (پانی کی تلاش میں) اور وادی کی طرف رخ کر کے دیکھنے لگیں کہ کہیں کوئی متنفس نظر آتا ہے، لیکن کوئی انسان نظر نہ آیا وہ صفا سے اتر گئیں اور جب وادی میں پہنچیں تو اپنا دامن اٹھالیا (تاکہ درختوں سے وقت نہ لگیں) اور کسی پریشان حال کی طرح دوڑنے لگیں پھر وادی سے نکل کر مرہ پہاڑی پر آئیں اس پر کھڑی ہو کر دیکھنے لگیں کہ کہیں کوئی متنفس نظر آتا ہے، لیکن کوئی نظر نہ آیا اس طرح انہوں نے سات مرتبہ کیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (صفا اور مرہ کے درمیان) لوگوں کے لئے سعی اسی وجہ سے مشروع ہوئی (ساتویں مرتبہ) جب وہ مرہ پر پہنچیں تو انہیں ایک آواز

سنائی دی انہوں نے کہا، خاموش! یہ خود اپنے ہی سے وہ کہہ رہیں تھیں اور آواز کی طرف انہوں نے کان لگا دیئے آواز اب بھی سنائی دے رہی تھی پھر انہوں نے کہا کہ تمہاری آواز میں نے سنی اگر تم میری مدد کر سکتے ہو تو کہہ دیا دیکھتی ہوں کہ جہاں اب زمزم (کا کنواں ہے) وہیں ایک فرشتہ موجود ہے فرشتے نے اپنی ایڑی سے زمین میں گڑھا کر دیا یا یہ کہا کہ اپنے بازو سے جس سے وہاں پانی ظاہر ہو گیا، حضرت ہاجرہ نے اسے حوض کی شکل میں بنا دیا اور اپنے ہاتھ سے اس طرح کر دیا تا کہ پانی بہنے نہ پائے، اور چلو سے پانی اپنے مشکیزہ میں ڈالنے لگیں، جب وہ بھر چکیں تو وہاں سے چشمہ ابل پڑا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ام اسماعیل پر رحم کرے اگر زمزم کو انہوں نے یوں ہی چھوڑ دیا ہوتا، یا آپ نے فرمایا کہ چلو سے مشکیزہ بھرا ہوتا تو زمزم (تمام روئے زمین پر) ایک بہتے ہوئے چشمے کی صورت اختیار کر لیتا بیان کیا کہ حضرت ہاجرہ نے خود بھی وہ پانی پیا اور اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو بھی پلایا اس کے بعد ان سے فرشتے نے کہا کہ اپنے فیاض کا خوف بر گز نہ کرنا، کیونکہ یہیں خدا کا گھر ہوگا، جسے یحییٰ اور اس کے والد تقیر کریں گے اور اللہ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اب جہاں بیت اللہ ہے، اس وقت وہاں ٹیلے کی طرح زمین اٹھی ہوئی تھی۔ سیلاب کا دھارا آتا اور اس کے دائیں بائیں سے زمین کاٹ کر لے جاتا اس طرح وہاں کے شب و روز گزرتے رہے اور آخر ایک دن قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ وہاں سے گزرے یا آپ نے یہ فرمایا کہ قبیلہ جرہم کے چند گھرانے، مقام کداء (مکہ کا بالائی حصہ) کے راستے سے گزر کر مکہ کے نشیبی علاقے میں انہوں نے پڑاؤ کیا (قریب ہی) انہوں نے منڈلاتے ہوئے کچھ پرندے دیکھے ان لوگوں نے کہا کہ یہ پرندہ پانی پر منڈلا رہا ہے، حالانکہ اس سے پہلے جب بھی ہم اس وادی سے گزرے، یہاں پانی کا نام و نشان بھی نہ پایا آخر انہوں نے اپنا ایک آدمی یا دو آدمی بھیجے، وہاں انہوں نے واقعی پانی پایا چنانچہ انہوں نے واپس آکر پانی کی موجودگی کی اطلاع دی اب یہ سب لوگ یہاں آئے بیان کیا کہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اس وقت پانی پر ہی بیٹھی ہوئی تھیں ان لوگوں سے کہا کہ کیا آپ ہمیں اپنے

هَذَا الْعَلَامُ وَالْبُؤْسُ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ أَهْلَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيعَةِ تَأْتِيهِ السُّيُوفُ فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ فَكَانَتْ كَذَلِكَ حَتَّى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جَرَاهِمُ وَأَوَّاهِلَ بَيْتٍ مِنْ جُرَاهِمُ مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقٍ كَدَّاءٍ فَتَزَلُّوا فِي اسْفَلِ تَمَكَّةَ قَرَأُوا طَائِرًا عَارِثًا فَقَالُوا إِنَّ هَذَا الطَّائِرُ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ لَعَلَّهَا بِهَذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ فَارْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّتَيْنِ فَادَاهُمَا الْمَاءُ فَرَجَعُوا فَخَبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ فَاقْبَلُوا قَالُوا ۝ ۱ ۝ اِسْمَاعِيلُ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوا أَتَأْذِينَنَا لَنَأْتِ نَنْزِلَ عِنْدَكَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلَكِنْ لَاحِقُ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِيَ ذَلِكَ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تَحْتِ الْأَرْنَسِ فَتَزَلُّوا وَارْسَلُوا إِلَى أَهْلِيهِمْ فَتَزَلُّوا مَعَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانُوا مَعَ أَهْلِ آبِيَاتٍ مِنْهُمْ وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَانْفَسَهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ قَسَبَتْ فَلَمَّا أَدْرَكَ رُجُوعَهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ - فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ إِسْمَاعِيلُ يُطَالِمُ تَرَكَّتْهُ فَلَمَّ يَجِدُ إِسْمَاعِيلَ نَسَالَ امْرَأَتِهِ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا ثَمَرًا سَالِمًا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ تَحْتِ بَشَرٍ نَحْنُ فِي ضَيْقٍ وَشِدَّةٍ فَسَكَتَ إِلَيْهِ قَالَ فَادُوا جَاءَ زَوْجُكَ فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلَامَ وَتَوَلَّى لَهُ يُغَيِّرُ عَتَبَةَ بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ كَانَتْهُ أُنْثَى شَيْئًا فَقَالَ هَلْ جَاءَ كَرَمٌ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ جَاءَ وَنَا شَيْخٌ كَدَّاءُ كَدَّاءٍ فَسَالْنَا عَنْكَ فَخَبَرْتَهُ - وَسَلَّاتِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَخَبَرْتَنَا أَنَا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ قَالَ فَهَلْ أَوْصَاكَ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ أَمْرٌ فِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقْبَلَ غَيْرَ

عُتْبَةُ بَابِلَ قَالَ ذَٰلِكَ ابْنِي وَقَدْ اَمَرْتَنِي اَنْ اُخَالِفَ رِثْكَ الْحَقِّيْ بِاهْلِكَ فَطَلَقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ اُخْرٰى فَلَمِثَ عَنْهُمْ اِبْرَاهِيْمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ - ثُمَّ اَتَاهُم بَعْدَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ قَدْ خَلَّ عَلٰى اَمْرَاتِهِمْ فَسَالَهَا عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَسْتَفِيْ لَنَا قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ وَاَسَالَهَا عَنْ عِيْشَتِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ لَخُنُّ بِخَيْرٍ وَتَبَعْتَنِيْ وَاسْتَنْتَ عَلٰى اللّٰهِ فَقَالَ مَا طَعَامُكُمْ قَالَتْ الْلَحْمُ قَالَ فَمَا شَرَبُكُمْ قَالَتْ مَاءٌ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي الْلَحْمِ وَالْمَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيْهِ قَالَتْ فَمَا لَا يَخْلُوْا عَلَيْهِمَا اَحَدٌ بِخَيْرِ مَكَّةَ اِلَّا لَمْ يُوَافِقَا قَالَتْ اِذَا جَاءَ زَوْجُكَ فَاقْرِئِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَهَرِيْهِ يَثْبُتُ عُتْبَةُ بَابِلَ فَلَمَّا جَاءَ اِسْمَاعِيْلُ قَالَ هَلْ اَتَاكُمْ مِنْ اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ اَنَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَاسْتَنْتَ عَلَيْهِ نَسَاكِنِيْ عَنكَ فَاخْبِرْتَنِيْ فَسَالَنِيْ كَيْفَ عِيْشَتُنَا فَاخْبَرْتَنِيْ اَنَا بِخَيْرٍ قَالَتْ نَاوْصَاكَ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَا مَرْكَ اِنْ تَثْبُتَ عُتْبَةُ بَابِلَ قَالَتْ ذَٰلِكَ ابْنِيْ وَاسْتَنْتَ اَمْرَتِيْ اِنْ اَمْسَكَ اَتَمَّ لَمِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَٰلِكَ وَاِسْمَاعِيْلُ يَبْرِيْ نَبْلًا لَمْ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيْبًا مِنْ دَمَزْمَ فَلَمَّا رَاَهُ قَامَ اِلَيْهِ فَصْنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ بِالْوَالِدِ ثُمَّ قَالَ يَا اِسْمَاعِيْلُ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ اَنِيْ بِأَمْرٍ قَالَتْ فَاَصْنَعُ مَا اَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَتُعِيْنِيْ قَالَ وَعِيْنُكَ قَالَتْ فَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَبْنِيْ لَهْمَا بَيْتًا وَاسْأَلَاَنِ اِلٰى اَكْمَةِ مَرْتَفَعَةٍ عَلٰى مَا حَرَّلَهَا قَالَتْ فَعِنْدَ ذَٰلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ اِسْمَاعِيْلُ يَاتِيْ بِالْحِجَارَةِ وَاِبْرَاهِيْمُ يَبْنِيْ حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَا لَبَنًا جَاءَ بِهِمَا الْحَجَرُ فَوَضَعُوْهُ لَهٗ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ

پڑوس میں قیام کی اجازت دیں گی؟ ہاجرہ علیہا السلام نے فرمایا کہ ہاں، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ پانی پر تمہارا کوئی حق (ملکیت) کا نہیں قائم ہوگا، انہوں نے اسے تسلیم کر لیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب ام اسماعیل کو پڑوسی مل گئے تھے بنی آدم کی موجودگی ان کے باعث انس و دل بستگی تو تھی ہی چنانچہ ان لوگوں نے خود بھی یہاں قیام کیا اور اپنے قبیلے کے دوسرے لوگوں کو بھی بلوایا اور سب لوگ بھی یہیں آکر قیام پذیر ہو گئے اس طرح یہاں ان کے کئی گھرانے آکر آباد ہو گئے اور پچھ (اسماعیل علیہ السلام) جبرہم کے بچوں میں (جوان ہوا اور ان سے عربی سیکھ لی، جوانی میں اسماعیل علیہ السلام ایسے تھے کہ آپ پر سب کی نظریں اٹھتی تھیں اور سب سے زیادہ آپ بھلے لگتے چنانچہ جبرہم والوں نے آپ کی اپنے قبیلے کی ایک لڑکی سے شادی کر لی، پھر اسماعیل علیہ السلام کی والدہ (ہاجرہ علیہا السلام) کا بھی انتقال ہو گیا حضرت اسماعیل کی شادی کے بعد ابراہیم علیہ السلام یہاں اپنے چھوٹے ہوئے سرایہ کو دیکھنے تشریف لائے اسماعیل علیہ السلام گھر پر موجود نہیں تھے اس لئے آپ نے ان کی بیوی سے ان کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے بتایا کہ روزی کی تلاش میں کہیں گئے ہیں۔ پھر آپ نے ان سے ان کی معاش وغیرہ کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا کہ حالت اچھی نہیں ہے بڑی تنگی ترشی میں گزراوقات ہوتی ہے اس طرح انہوں نے شکایت کی ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہارا شوہر آئے تو ان سے میرا سلام کہنا اور یہ بھی کہ وہ اپنے دروازے کی چوٹ کو بدل دالیں پھر جب اسماعیل علیہ السلام واپس تشریف لائے تو جیسے انہوں نے کچھ انیت سی محسوس کی اور فرمایا کیا کوئی صاحب یہاں آئے تھے؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ ہاں ایک بزرگ اس اس صورت کے یہاں آئے تھے اور آپ کے بارے میں پوچھ رہے تھے میں نے انہیں بتایا کہ آپ باہر گئے ہوئے ہیں پھر انہوں نے پوچھا کہ تمہاری معیشت کا کیا حال ہے؟ میں نے ان سے کہا کہ ہماری گزراوقات بڑی تنگی ترشی سے ہوتی ہے اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ انہوں نے تمہیں کچھ نصیحت بھی کی تھی؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ ہاں، مجھ سے انہوں نے کہا تھا کہ آپ کو

بنی واسماعیل بناؤ لہ الحجارة وھما یقولون رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ قَالَ فَجَعَلَا بَیْنَنَا وَحَتَّى یَدْرَا أَحْوَالُ الْبَیْتِ وَھُمَا یقولون رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ اور نبو جیم ہی میں ایک دوسری عورت سے شادی کر لی، جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور رہا، ابراہیم علیہ السلام ان کے یہاں نہیں آئے پھر جب کچھ دنوں کے بعد تشریف لائے تو اس مرتبہ بھی وہ اپنے گھر موجود نہیں تھے آپ ان کی بیوی کے یہاں گئے اور ان سے اسماعیل کے متعلق دریافت فرمایا انہوں نے بتایا ہمارے لئے روزی تلاش کرنے گئے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ تم لوگوں کا کیسا حال ہے؟ آپ نے ان کی گزر بسر اور دوسرے حالات کے متعلق دریافت فرمایا انہوں نے بتایا کہ ہمارا حال بہت اچھا ہے، بڑی فراخی ہے انہوں نے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثنا کی۔ ابراہیم علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کھاتے کیا ہو؟ انہوں نے بتایا کہ گوشت، آپ نے دریافت فرمایا اور پیتے کیا ہو؟ بتایا کہ پانی، ابراہیم علیہ السلام نے ان کے لئے دعا کی، اے اللہ! ان کے گوشت اور پانی میں برکت نازل فرمائیے ان دنوں انہیں اناج میسر نہیں تھا اگر اناج بھی ان کے کھانے میں شامل ہوتا تو ضرور آپ اس میں بھی برکت کی دعا کرتے، اُن حضور نے فرمایا کہ صرف گوشت اور پانی پر خوراک میں انحصار، مداومت کے ساتھ مکہ کے سوا اور کسی خطہ زمین پر بھی موقوف نہیں (مکہ میں اس پر انحصار مداومت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں موقوف آجھا تا ہے) ابراہیم نے جلتے ہوئے ان سے فرمایا کہ جب تمہارے شوہر واپس آجائیں تو ان سے میرا سلام کہنا اور ان سے کہہ دینا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں جب اسماعیل علیہ السلام تشریف لائے تو پوچھا کہ یہاں کوئی آیا تھا، انہوں نے بتایا کہ جی ہاں، ایک بزرگ، بڑی اچھی وضع و شکل کے آئے تھے، بیوی نے آنے والے بزرگ کی تعریف کی، پھر انہوں نے مجھ سے آپ کے متعلق پوچھا اور میں نے بتا دیا پھر انہوں نے پوچھا کہ تمہارے گزر بسر کا کیا حال ہے تو میں نے بتایا کہ ہم اچھی حالت میں ہیں اسماعیل علیہ السلام نے دریافت فرمایا کیا انہوں نے تمہیں کوئی وصیت بھی کی تھی؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں آپ کو انہوں نے سلام کہا تھا اور حکم دیا تھا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بزرگ میرے والد تھے چوکھٹ تم ہو اور آپ مجھے حکم دے گئے ہیں کہ تمہیں اپنے ساتھ رکھوں پھر جتنے دنوں اللہ تعالیٰ کو منظور رہا ابراہیم علیہ السلام ان کے یہاں نہیں تشریف لائے گئے جب تشریف لائے تو دیکھا کہ اسماعیل علیہ السلام زمر کے قریب ایک بڑے درخت کے سائے میں (جہاں ابراہیم علیہ السلام انہیں چھوڑ گئے تھے) اپنے ترنابے تھے جب اسماعیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو سر و قد کھڑے ہو گئے اور جس طرح ایک باپ اپنے بیٹے کے ساتھ معاملہ کرتا ہے وہی طرز عمل ان دونوں حضرات نے ایک دوسرے کے ساتھ اختیار کیا پھر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اسماعیل! اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک حکم دیا ہے اسماعیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ کے رب نے جو حکم آپ کو دیا ہے آپ اسے ضرور انجام دیجئے۔ انہوں نے فرمایا اور تم بھی میری مدد کر سکو گے؟ عرض کیا کہ میں آپ کی مدد کر دوں گا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اسی مقام پر ایک گھر بناؤں اللہ کا اور آپ نے ایک اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا کہ اس کے چاروں طرف آگ حضور نے فرمایا کہ اس وقت ان دونوں حضرات نے بیت اللہ کی بنیاد پر عمارت کی تعمیر شروع کی اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے جلتے تھے جب دیواریں بلند ہو گئیں تو اسماعیل علیہ السلام یہ پتھر لائے اور ابراہیم علیہ السلام کے لئے اسے رکھ دیا اب ابراہیم علیہ السلام اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے اسماعیل علیہ السلام پتھر دیتے جاتے تھے اور یہ دونوں حضرات یہ دعا پڑھتے جلتے تھے ہمارے رب ہماری طرف سے قبول کیجئے، بے شک آپ بڑے سننے والے بہت جانتے

ولے ہیں، فرمایا کہ دونوں حضرات تعمیر کرتے رہے اور بیت اللہ کے چاروں طرف گھوم گھوم کر یہ دعا پڑھتے رہے ”ہمارے رب! ہماری طرف سے یہ قبول کیجئے، بے شک آپ بڑے سننے والے بہت جلد سے والے ہیں“

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

ابو عامر عبد الملک بن عمر وقال حدثنا ابراهيم بن نافع عن كثير بن كثير عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لما كان بيننا ابراهيم وبين اهل ما كان خروجا باسماعيل واسماعيل ومعهم سِنَّةٌ فَيَنْهَاهَا مَاءٌ فَجَعَلَتْ اُم اسماعيل تشرب من السِّنَّةِ قَيْدَارٌ لَبَنَهَا عَلَى صَبِهَا حَتَّى قَدَمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ ابراهيم الى اهله فَاتَّبَعَتْهُ اُم اسماعيل حَتَّى لَمَّا بَلَغُوا كَذَاءً نَادَتْهُ مِنْ ورائِهِ يَا ابراهيم اِنِّي مِنْ تَوَكُّنَا قَالَ اِنِّي اَهْلُهُ فَاتَّبَعَتْهُ قَالَتْ رَضِيتُ بِاِيْدِيهِ قَالَ فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرِبُ مِنَ السِّنَّةِ وَاتَّبَعَتْ اُم اسماعيل حَتَّى لَمَّا بَلَغُوا كَذَاءً نَادَتْ اُم اسماعيل قَالَتْ لَوْ ذَهَبَتْ نَصَعْتُ اَصْفًا فَتَنَظَّرْتُ وَنَظَرْتُ هَلْ يَحْشُ احَدًا نَسِمَ تَحْسَنَ احَدًا فَلَمَّا بَلَغَتِ الْوَادِي سَعَتِ وَاتَتْ الْمَرْوَةَ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ اشْرَاطًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبَتْ فَتَنَظَّرْتُ مَا فَعَلْتُ تَعْنِي الْمَقْبِي فَذَهَبَتْ فَتَنَظَّرْتُ فَادَّاهُ عَلِي حَالَهُ كَأَنَّهُ يَنْشَخُ لِلْمَوْتِ فَلَمَّا تَقَرَّرَ نَفْسُهُ فَقَالَتْ لَوْ ذَهَبَتْ فَتَنَظَّرْتُ لَعَلِّي اُشِشُ احَدًا فَذَهَبَتْ نَصَعْتُ اَصْفًا فَتَنَظَّرْتُ وَنَظَرْتُ فَلَمَّا تَحَسَّنَ احَدًا اَحْتَى اَتَمَّتْ سَبْعًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبَتْ فَتَنَظَّرْتُ مَا فَعَلْتُ فَادَّاهُ بِصَوْتِ فَقَالَتْ اِشِثْ اِن كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ فَادَّاهُ جَبْرِيلُ فَقَالَ بَعِثْ هَكَذَا وَغَيْرَ عَقِبَةٍ عَلَيَّ الْاَرْضَ قَالَ فَبِشَقِ الْمَاءَ فَلَمَّا هَشَّتْ اُم اسماعيل فَجَعَلَتْ تَحْفَرُ قَالَ فَقَالَ اِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوُ

۵۹۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابو عامر عبد الملک بن عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن منافع نے حدیث بیان کی ان سے کثیر بن کثیر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اہلیہ (حضرت سارہ رضی اللہ عنہا) کے درمیان جو کچھ ہوا تھا جب وہ ہوا، تو آپ اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ (حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا) کو لے کر نکلے، ان کے ساتھ ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی تھا۔ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اسی مشکیزہ کا پانی پیتی رہیں اور اپنا دودھ اپنے بچے کو پلاتی رہیں، جب ابراہیم علیہ السلام مکر پہنچے تو انہیں ایک بڑے درخت کے پاس ٹھہرا کر اپنے گھر واپس آنے لگے، اسماعیل علیہ السلام کی والدہ آپ کے پیچھے پیچھے آئیں (اسماعیل علیہ السلام کو گود میں اٹھائے ہوئے) جب مقام کہ لہ پر پہنچے تو آپ نے پیچھے سے آواز دی کہ اے ابراہیم! ہمیں کس پر چھوڑے جا رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ پر! ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر میں اللہ پر خوش ہوں بیان کیا کہ پھر حضرت ہاجرہ اپنی جگہ پر واپس چلی آئیں اور اسی مشکیزے سے پانی پیتی رہیں اور اپنا دودھ بچے کو پلاتی رہیں، جب پانی ختم ہو گیا تو انہوں نے سوچا کہ ادھر ادھر دیکھنا چاہئے ممکن ہے کوئی متشفیٰ نظر آجائے۔ بیان کیا کہ یہی سوچ کر وہ صف پر چڑھ گئیں اور چاروں طرف دیکھا کہ شاید کوئی نظر آجائے، لیکن کوئی نظر نہ آیا، پھر حیب وادی میں آئیں تو در در کو سرد تک آئیں اسی طرح گئی چکر لگے۔ پھر سوچا کہ چلوں، ذرا بچے کو تو دیکھوں کہ کس حالت میں ہے، چنانچہ آئیں اور دیکھا تو بچہ اسی حالت میں تھا جیسے موت کے لئے تڑپ رہا ہو۔ ان کا دل بہت بے چین ہوا، سوچا، چلوں دوبارہ دیکھوں ممکن ہے کوئی متشفیٰ نظر آجائے۔ آئیں اور صف پر چڑھ گئیں اور چاروں طرف نظر پھیر کر دیکھتی رہیں، لیکن کوئی نظر نہ آیا اس طرح حضرت ہاجرہ علیہ السلام نے سات چکر لگائے پھر سوچا، چلوں دیکھوں بچہ کس حالت میں ہے اسی وقت انہیں ایک آواز سنائی دی انہوں نے آواز سے مخاطب

تَوَكَّلْتُكَ كَأَنَّ الْمَاءَ ظَاهِرًا فَجَعَلْتُ تَشْرِبُ مِنَ الْمَاءِ وَبَدَأَ لِبْنُهَا عَلَى صَبِيهَا قَالِ فَمِنْ أَسْمَاءٍ مِنْ جَرْهُهُ بِبَطْنِ الْوَادِي قَالَا هَاهُمْ بِطَيْرٍ كَأَنَّهُمْ انْكَرُوا ذَلِكَ وَقَالُوا مَا يَكُونُ الطَّيْرُ إِلَّا عَلَى مَاءٍ فَبَعَثُوا رَسُولَهُمْ فَنَظَرُوا فَاهْمٌ بِالْمَاءِ فَاتَاهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ فَاتُوا إِلَيْهَا فَقَالُوا يَا أُمَّ إِسْمَاعِيلَ أَتَأْتَيْنَ لَنَا لَكُنْ مَعَكِ أَوْ نَسْكُنْ مَعَكَ فَبَلَغَ ابْنُهَا فَتَنَّهُ فَبَلَغَ امْرَأَةً قَالِ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَأَ الْإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لَاهِلِهِ أَتِي مُطْلِعٌ تَرَكْتِي قَالِ فَبَجَاءَ فَسَلِمَ فَقَالَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ قَالِ قَوْلِي لَمْ أَذْجَاءَ غَيْرَ عَتَبَةٍ بَابِكَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرْتَهُ قَالِ أَمْتُ ذَلِكَ فَادْهَبِي إِلَى أَهْلِكَ قَالِ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَأَ الْإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لَاهِلِهِ أَتِي مُطْلِعٌ تَرَكْتِي قَالِ فَبَجَاءَ فَقَالَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ فَقَالَتْ الْإِتْرُولُ فَتَطْعَمُ وَتَكْتَرِبُ فَقَالَ وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَاءُ قَالِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ - قَالِ فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَتُهُ يَدْعُوهُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالِ ثُمَّ إِنَّهُ بَدَأَ الْإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لَاهِلِهِ أَتِي مُطْلِعٌ تَرَكْتِي فَبَجَاءَ فَوَافَقَ إِسْمَاعِيلَ مِنْ دِرْءِ زَمْزَرَ يَصْلَحُ بَمَلَأْ لَهُ فَقَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ إِنَّ رَبَّكَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ لَهُ بَيْتًا قَالِ اطْعِ رَبَّكَ قَالِ إِنَّهُ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ تَعِينَنِي عَلَيْهِ قَالِ أَذْنًا أَفْعَلُ أَوْ كَمَا قَالَ - قَالِ فَقَامَا فَبَجَعَا الْإِبْرَاهِيمَ بَيْنِي وَاسْمَاعِيلَ يَنَادِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالِ حَتَّى ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ وَصَغُفَتْ الشَّيْخَةُ عَلَى نَقْلِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ عَلَى حِجْرِ الْمَقَامِ فَبَجَعَا يَنَادِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

ہو کہ کہا کہ اگر تمہارے پاس کوئی بھلائی ہے تو میری مدد کرو، وہاں جبریل موجود تھے انہوں نے اپنی ایڑی سے یوں کیا (اشارہ کر کے بتایا) اور زمین ایڑی سے کھودی بیان کیا کہ اس ٹل کے نتیجے میں پانی پھوٹ پڑا۔ ام اسماعیل دہشت زدہ ہو گئیں پھر وہ زمین کھودنے لگیں بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر وہ پانی کو یوں ہی رہنے دیتیں تو پانی پھیل جاتا۔ بیان کیا کہ پھر حضرت ہاجرہ زمرم کا پانی پیتی رہیں اور پنا دو دھوپ اپنے بچے (حضرت اسماعیل علیہ السلام) کو پلاتی، رہیں۔ بیان کیا کہ اس کے بعد قبیلہ جرہم کے کچھ افراد وادی کے نشیب سے گزرے انہیں وہاں پرندے نظر آئے انہیں کچھ عجیب سا معلوم ہوا (کیونکہ اس سے پہلے انہوں نے کبھی اس وادی میں پانی نہیں دیکھا تھا) انہوں نے آپس میں کہا کہ پرندہ تو صرف پانی ہی پر (اس طرح) منڈلا سکتا ہے، ان لوگوں نے اپنا آدمی وہاں بھیجا اس نے جا کر دیکھا تو واقعی وہاں پانی موجود تھا، اس نے اگر اپنے قبیلہ والوں کو اطلاع دی تو یہ سب لوگ یہاں آگئے اور کہا کہ اے ام اسماعیل! کیا آپ ہمیں اپنے ساتھ رہنے کی یا (یہ کہا کہ) اپنے ساتھ قیام کی اجازت دیں گی؟ پھر ان کے بچے (اسماعیل علیہ السلام) بالغ ہوئے اور قبیلہ جرہم کی ہی ایک لڑکی سے ان کا نکاح ہو گیا، بیان کیا کہ پھر ابراہیم علیہ السلام کے سامنے ایک صورت آئی اور انہوں نے اپنی اہل (سارہ رضی اللہ عنہا) سے فرمایا کہ میں جن لوگوں کو (مکہ چھوڑ آیا تھا) ان کی خبر لینے جاؤں گا، بیان کیا کہ پھر ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے اور سلام کر کے دریافت فرمایا کہ اسماعیل کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ شکار کے لئے گئے ہیں انہوں نے فرمایا کہ جب وہ آئیں تو ان سے کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ بدل دالیں! جب اسماعیل علیہ السلام آئے تو ان کی بیوی نے واقعہ کی اطلاع دی، اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ نہیں ہو (جسے بدلنے کے لئے ابراہیم علیہ السلام کہہ گئے ہیں) اب تم اپنے گھر جا سکتی ہو، میان کیا کہ پھر دوبارہ ابراہیم علیہ السلام کے سامنے ایک صورت آئی اور انہوں نے اپنی اہل سے فرمایا کہ میں جن لوگوں کو چھوڑ آیا ہوں انہیں دیکھنے جاؤں گا، بیان کیا کہ ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ اسماعیل کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ شکار کے

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے :

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ ابْنِ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَرِيرِيُّ
أَنَّ قَوْمَكَ بَنُو الْكَعْبَةِ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَائِدِ
إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَزِدْهَا عَلَيَّ
قَوَائِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ تَوَرَّحْتَ حَدِيثًا قَوْمِي
بِالْكَفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لَنْ كَانَتْ عَائِشَةُ
سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا أَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَرَكْتَ اسْتِلاَمَ الرُّكْنَيْنِ اللَّمَنِ بَيْنَ بِلْيَانِ الْحَجَرِ
وَأَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يَتَمَّ عَلَى قَوَائِدِ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ
إِسْمَاعِيلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ابْنِ بَكْرٍ :

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ ابْنِ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ قَوْمَكَ بَنُو الْكَعْبَةِ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَائِدِ
إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَزِدْهَا عَلَيَّ
قَوَائِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ تَوَرَّحْتَ حَدِيثًا قَوْمِي
بِالْكَفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لَنْ كَانَتْ عَائِشَةُ
سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا أَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَرَكْتَ اسْتِلاَمَ الرُّكْنَيْنِ اللَّمَنِ بَيْنَ بِلْيَانِ الْحَجَرِ
وَأَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يَتَمَّ عَلَى قَوَائِدِ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ
إِسْمَاعِيلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ابْنِ بَكْرٍ :

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ وَدُوسِيُّ

بن اسماعیل قال حدثنا عبد الواحد بن زیاد
 حدثنا أبو قرة مسلم بن سالم البهملی قال
 حدثني عبد الله بن عيسى سمع عبد الرحمن

۵۹۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک
نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں سالم بن عبد اللہ نے کہ
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ابن ابی بکر نے خبر دی اور انہیں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں معلوم نہیں کہ جب تمہاری
قوم نے کعبہ کی (نئی) تعمیر کی تو قواعد ابراہیم کو چھوڑ دیا میں نے عرض
کی یا رسول اللہ! پھر آپ اسے قواعد ابراہیم کے مطابق دوبارہ اس کی
تعمیر کیوں نہیں کر دیتے۔ اُن حضور نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا زمانہ
کفر سے قریب ہو تا تو میں ایسا ہی کرتا (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ جب یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنی ہے تو میرا خیال ہے کہ اُن حضور نے ان دونوں رکٹوں
کے جو مقام ابراہیم کے قریب ہیں، اسلام کو صرف اسی وجہ سے چھوڑا تھا
کہ بیت اللہ کی تعمیر مکمل طور پر بناء ابراہیم کے مطابق نہیں ہوئی تھی
اور اسماعیل نے کہا کہ عبد اللہ بن ابی بکر (جملے ابن ابی بکر کے)

۵۹۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک
بن انس نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے
انہیں ان کے والد نے انہیں عمرو بن سلیم زرقی نے اور انہیں ابو حمید
ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم
آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ اُن حضور نے فرمایا کہ یوں کہا کہ وہ۔
”اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد پر، ان کی ازواج اور ان کی ذریت
پر، جیسی کہ تو نے اپنی رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر، اور اپنی برکت
نازل فرما محمد پر، ان کی ازواج اور ذریت پر جیسا کہ تو نے برکت نازل
فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اے شک تو انتہائی ستودہ صفات ہے
اور عظمت والا ہے :

۵۹۵۔ ہم سے قیس بن حفص نے اور موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث

بیان کی کہا کہ ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی ان سے
 ابو قرة مسلم بن سالم بہملی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبد اللہ
 بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے عبد الرحمن بن ابی یعلیٰ سے

بن ابی یعلیٰ قَالَ لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ فَقَالَ لَا
أَهْدِي لَكَ هَدِيَّةَ سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلَى فَاَهْدِهَا لِي فَقَالَ سَأَلْنَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ
عَلَّمَنَا كَيْفَ نَسْلِمُ قَالَ قُومُوا أَلَلَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَبِيدٌ مَحْبُودٌ أَلَلَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَبِيدٌ مَحْبُودٌ

نازل فرمائیے محمد پر اور آل محمد پر، جیسا کہ آپ نے برکت فرمائی
۵۹۶۔ حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ ابْنِ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَبْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ مَهْزَلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَ
يَقُولُ إِنَّ أَبَاكُمْ كَانَتْ يَقُولُ بِهِمَا اسْمَاعِيلُ وَإِسْحَاقُ
أَقُولُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ اثْنَاثَةً مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ
وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَاؤُمَةٍ

ذریعہ ہر جنس کے شیطان سے، ہر زہریلے جانور سے، اور ہر ہر مان نظر سے
۳۱۴۔ تَوَلَّاهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَبَتَّ لَهُمْ
عَنْ مُنَافِقِ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْلُهُ وَالْإِنِّ لَإِلَهُ طَمَسَتْ
قَلْبِي

زندہ کرتے ہیں، ارشاد اور لیکن اس لئے کہ میرا دل مطمئن ہو جائے تک
۵۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا
أَبْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ
عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْنُ أَحَقُّ بِرَأْسِكَ مِنْ
إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تَخْفِي الْمَوْتَى قَالَ

سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے
میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا، کیوں نہ میں نہیں (حدیث کا)
ایک بدیہ پنچاؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا
میں نے عرض کی، جی ہاں یہ ہدیہ مجھے ضرور عنایت فرمائیے، انہوں نے
بیان کیا کہ ہم نے اس حضور سے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر اور البیت
پر صلاۃ (دروود) کس طرح بھیجا کریں، اللہ تعالیٰ نے سلام پہنچنے کا طریقہ
تو ہمیں خود ہی سکھا دیا ہے (نماز کے بعدہ التیمات میں) اس حضور
نے فرمایا کہ یوں کہا کرو "اے اللہ! اپنی رحمت نازل فرمائیے محمد پر آل
محمد پر جیسا کہ آپ نے اپنی رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم
پر بے شک آپ ستودہ صفات اور عظمت والے ہیں۔ اے اللہ! برکت
۵۹۶۔ ہم سے ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث
بیان کی ان سے منصور نے ان سے منہال نے ان سے سعید بن جبیر نے
اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے لئے پناہ طلب کیا کرتے
تھے اور فرماتے تھے تمہارے جدا محمد ابراہیم علیہما السلام بھی ان کلمات
کے ذریعہ اللہ کی پناہ اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لئے طلب
کیا کرتے تھے، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کامل و مکمل کلمات کے
ذریعہ ہر جنس کے شیطان سے، ہر زہریلے جانور سے، اور ہر ہر مان نظر سے

۳۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور انہیں ابراہیم کے ہاتھوں
کے واقعہ کی خبر کر دیجئے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے
میرے رب مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس طرح

۵۹۷۔ ہم سے احمد بن حنبل نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب
نے، انہیں ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور سعید بن مسیب نے، انہیں
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم
ابراہیم علیہ السلام کے مقابلے میں شک کے زیادہ مستحق ہیں جب
انہوں نے کہا تھا کہ میرے رب! مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس

طرح زندہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا تم ایمان نہیں لائے؟ انہوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یہ صرف اس لئے تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے (پوری طرح) اور اللہ لوط علیہ السلام پر رحم کرے کہ انہوں نے رکن شدید کی پناہ چاہی تھی اور اگر میں اتنی مدت تک قید خانے میں رہتا جتنی مدت تک یوسف علیہ السلام رہے تھے تو بلانے والے کی بات ضرور مان لیتا جب وہ بادشاہ کی طرف سے انہیں بلانے آیا تھا،

۳۱۵۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور یاد کرو اسماعیل کو

کتاب قرآن مجید میں، بے شک وہ وعدے کے سچے تھے :

۵۹۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے حاتم نے

حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیضہ اسلام کی ایک جماعت سے گزرے چھ تیر اندازی میں مقابلہ کر رہے تھے آں حضور نے

فرمایا، بنو اسماعیل! تیر اندازی کئے جاؤ کہ تمہارے جد امجد بھی تیر انداز

تھے۔ اور میں بنو فلاں کے ساتھ ہوں بیان کیا کہ یہ سنتے ہی دوسرے

فریق نے تیر اندازی بند کر دی آں حضور نے فرمایا، کیا بات ہوئی تم لوگ

تیر کیوں نہیں چلاتے، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! جب آپ

فریق مقابل کے ساتھ ہو گئے تو اب ہم کس طرح تیر چلا سکتے ہیں اس پر

آں حضور نے فرمایا کہ اچھا، مقابلہ جاری رکھو میں تم سب کے ساتھ ہوں:

۳۱۶۔ اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام کا واقعہ اس

سلسلے میں ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہے :

۳۱۷۔ کیا تم لوگ اس وقت موجود تھے جب یعقوب

کی وفات ہو رہی تھی "اللہ تعالیٰ کے ارشاد: "وَنَحْنُ

لَهُ مُسْلِمُونَ تَمَّ"

۵۹۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہوں نے

معتمر سے سنا انہوں نے عبید اللہ سے، انہوں نے سعید بن ابی سعید

مقبری سے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا سب سے زیادہ شریف کون ہے؟ آنحضور

نے فرمایا کہ جو سب سے زیادہ متقی ہو وہ سب سے زیادہ شریف ہے

صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے سوال کا مقصد یہ نہیں ہے

أَدَلُّهُمْ تَوْحِينَ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِنْ لِّيُطَسِّحَ قَلْبِي وَيَرْحَمَ

اللَّهُ نُوَظِلُّ لَقَدْ كَانَتْ يَأْذِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ وَكَوْ

لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طَوْلَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَا بَحْتٌ

شديد کی پناہ چاہی تھی اور اگر میں اتنی مدت تک قید خانے میں رہتا جتنی مدت تک یوسف علیہ السلام رہے تھے تو بلانے والے کی بات ضرور مان لیتا جب وہ بادشاہ کی طرف سے انہیں بلانے آیا تھا،

باب ۳۱۵۔ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَىٰ وَادْكُرْ فِي

الْكِتَابِ اسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدَةِ

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

حاتم عن يزيد بن ابی عبید عن سلمة بن اکوع

رَفِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَىٰ نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَهَلُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرُمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ قِيَّتْ

أَبَاكَرَ كَانَتْ رَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِي مُلَانَ قَالَ فَاْمَسَّتْ

أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بَأْيَدِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ

اللَّهُ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ أَرُمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ

كُنْتُمْ

باب ۳۱۶۔ قِصَّةُ اسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ

رَفِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۳۱۷۔ أَمْرُكُمْ شَهَادَةُ إِدْحَضَرَا

يَعْقُوبَ الْمَوْتَ إِلَى قَوْلِهِ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ

المعتمر عن عبید اللہ عن سعید بن ابی سعید

المقبری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قیل

لنبي صلى الله عليه وسلم من اكرم الناس

قال اكرمهم اتقاهم قالوا يا بنی اللہ لیس عن

هَذَا نَسَالِكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ

ابن تَبَّی اَللّٰہُ اِبْنُ خَیْلٍ اَللّٰہُ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ هٰذَا نَسَاكَتَ قَالَ فَعَنْ مَّعَادٍ الْعَرَبِ تَسَالُوْۤیْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِیَارُکُمْ فِی الْبَحَاہِلِیَّةِ خِیَارُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فُقِہُوْۤا ۝

اُن حضوٰر نے فرمایا کہ سب سے زیادہ شریف یوسف بن بنی اللہ (یعقوب) بن خلیل اللہ (ابراہیم علیہم السلام) تھے، صحابہ نے عرض کی کہ ہمارے سوال کا مقصد یہ بھی نہیں ہے اُن حضوٰر نے فرمایا کہ کیا تم لوگ عرب کے شرفاء کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو؟ صحابہ نے عرض کی کہ جی ہاں۔

اُن حضوٰر نے فرمایا کہ پھر جاہلیت میں جو لوگ شریف اور اچھے اخلاق و عادات کے تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی شریف اور اچھے سمجھے جائیں گے، جب کہ دین کی سمجھ بھی انہیں آجائے ۝

باب ۱۸۔ دُوْۤیَ اِذَا قَالَ یَقُوْمُہَا تَاوُوْنَ اِلَیَّ اَحْشَہُ وَاَنْتُمْ تَبْصُرُوْنَ اَیُّکُمْ لَتَاوُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوًا مِنْ دُوْنِ النِّسَاءِ بَلْ اَنْتُمْ تَوْمٌ یَّعْلَمُوْنَ فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِہِ اِلَّا اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْا اَلْ لُّوْطُ مِنْ قَرْیَکُمْ اِنَّہُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ فَاَنْجِیْنَاہُ وَاَهْلَہٗ اِلَّا امْرَاَتَہٗ قَدْ رَاہَا مِنْ الْغَابِرِیْنَ وَاَمْطَرْنَا عَلَیْہِمْ مَّطَرًا فَسَاءً مَّطَرُ الْمُنْذِرِیْنَ ۝

۱۸۔ اور لوطؑ نے جب اپنی قوم سے کہا کہ تم جانتے ہوئے بھی کیوں فحش کام کا ارتکاب کرتے ہو تم آخر کیوں عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی شہوت پوری کرتے ہو کچھ نہیں تم محض جاہل لوگ ہو اس پر ان کی قوم کا جواب اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوا کہ انہوں نے کہا کہ اَلْ لُّوْطُ کو اپنی بستی سے نکال دو، یہ لوگ بڑے پاک باز بنتے ہیں پس ہم نے انہیں اور ان کے متبعین کو نجات دی سو ان کی بیوی کے کہ ہم نے اس کے متعلق فیصلہ کر دیا تھا کہ وہ عذاب میں باقی رہنے والی ہے اور ہم نے ان پر

(مہجروں کی) بارش برساتی، پس ڈرے ہوئے لوگوں پر بارش (کا عذاب) بڑا ہی بُرا تھا ۝

۱۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے العرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام کی مغفرت فرمائے کہ وہ رکنِ شدید کی پناہ میں آنا چاہتے تھے ۝

۱۹۔ حَدَّثَنَا ابُو الزِّنَادِ عَنِ الْعُرْجِ عَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لِلْ لُّوْطِ اِنْ کَانَ لَیَاوِی اِلَی رُکْنِیْ شَدِیْدٍ ۝

۱۹۔ ”پھر جب اَلْ لُّوْطُ کے پاس ہمارے پیچھے ہوئے فرشتے آئے تو لوطؑ نے کہا کہ آپ لوگ کسی دوسری جگہ کے معلوم ہوتے ہیں (موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں) ”برکتہ“ سے مراد وہ لوگ ہیں جو فرعون کے ساتھ تھے، کیونکہ وہ اس کی قوت بازو تھے تو کسوا یعنی تمسکوا۔ فانکروہم، انکروہم اور استنکروہم کے معنی ہیں ایک ہیں یُکْرَعُوْنَ یعنی یسرعون۔ و ابو یعنی آخر

باب ۱۹۔ فَلَمَّا جَاءَ اَلْ لُّوْطُ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ مُّکْرُوْنَ بِرُکْنِہِ مِنْ مَعہ لَانہُمْ قُوْتُہُ تَرُکْنُوْا تِیْمَا وَاَفَا نَکُمْ وَاَسْتَنْکَرُھُمْ وَاِھْدِ یُھْرَعُوْنَ یُسْرَعُوْنَ دَاِبْرُ اٰخِرٍ صِیْحَۃٌ ھَلْکَۃٌ لِلْمُتَوَسِّمِیْنَ لِلنَّظَرِیْنَ لَیْسَ یَسْبِیْلُ لَیْطَرِیْقِ ۝

صیحة یعنی ہلکتہ۔ للمتوسمین ای للنظرین لبسبیل ای لیتطریق ۝

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ

حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ الْأَسْوَدِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَلَّ مِنْ مُسَدِّكَ
بَابُ ثَلَاثَةِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْحَجُّ
أَحْمَرُ صَالِحًا كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحَجَرِ
الْحِجْرُ مَوْضِعُ ثَمُودَ وَأَمَّا حَرْتُ حِجْرُ
حَوَامَ وَكُلُّ مَنْزِعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُورٌ
وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنِيَتْهُ وَمَا حَجَرَتْ
عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ
سَيِّئُ حَيْطِمٍ الْبَيْتِ حَجَرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ
مِنْ مَحْظُومٍ مِثْلُ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ
وَيُقَالُ لِلْأَنْثَى مِنَ الْخَيْلِ الْحَجْرُ وَيَقَالُ
لِلْعَقْلِ حَجْرٌ وَحِجَى وَامَّا حِجْرُ الْيَمَامَةِ
فَهُوَ مَنْزِلٌ

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَمَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَدَكَرَ آيَةَ عَقَرِ النَّاقَةِ قَالَ أُنْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ
ذُو عِزٍّ وَمَنْعَةٍ فِي قُوَّةٍ كَأَنِّي رَمَعَةٌ
أَوَّلُنِي كَوْزَجٍ كَرِيهًا تَأَلَّاهُ فَرِيًّا هَذَا كِي بَعِي جَوِي، اس (اولیٰ کو ذبح کر بے والا، قوم کا ایک ہی بہت با اقتدار اور
با عزت فرد تھا، ابو زمعہ کی طرح)

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ مَسْلَمَةَ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ بْنِ حَيَّاتٍ أَبُو زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا
سَلِيمَاتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَامِعًا نَزَلَ الْحِجْرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَمَرَهُمْ
أَنْ لَا يُشْرَبُوا مِنْ بَثْرَها وَلَا يَسْتَقْرِوا مِنْهَا
فَقَالُوا قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا فَأَمَرَهُمْ أَنْ

۴۰۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابو احمد نے حدیث
بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے
ان سے اسود نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "فمل من مدکر" پڑھا تھا۔

۴۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور قوم ثمود کے پاس ہم
نے ان کے (قومی) بھائی صالح کو بیسیا" حجر والوں نے اپنے
بنی کو (جھٹلایا) "حجر، ثمود کی بستی تھی اور قرث حجر کے
معنی حرام کے ہیں، ہر ممنوع چیز کو حجر معجور کہتے
ہیں جو بھی عمارت تم تعمیر کرو اسے حجر کہہ سکتے ہیں۔
اسی طرح جو زمین احاطہ کے ذریعہ گھیر دو اسے بھی حجر
کہتے ہیں گویا وہ محظوم سے مشتق ہے۔ جیسے قتیل
مقتول سے۔ گھوڑی کو بھی حجر کہتے ہیں۔ عقل کو
حجر کہتے ہیں اور حجی بھی۔ لیکن حجر الیمامہ
بستی تھی (قوم ثمود کی)

۴۰۳۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان
کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن زمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ خطبہ دے رہے
تھے (اور خطبہ کے درمیان) آپ نے اس قوم کا ذکر کیا جنہوں نے
اولیٰ کو ذبح کر بے والا، قوم کا ایک ہی بہت با اقتدار اور

۴۰۳۔ ہم سے محمد بن مسکین ابو الحسن نے حدیث بیان کی ان سے
یحییٰ بن حسان بن حیان ابو ذریا نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان
نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن دینار نے ان سے عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حجر ثمود
کی بستی میں پڑاؤ کیا، غزوہ تبوک کے لئے جاتے ہوئے تو آپ نے
صحابہ کو حکم دیا کہ یہاں کے کنوؤں کا پانی نہ پیئیں اور نہ اپنے برتنوں
میں ساٹھ لیں، صحابہ نے عرض کی کہ ہم نے تو اس سے اپنا آٹا بھی

باب ۳۲۔ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذَا

حَضَرَ يَعْقُوبُ الْمَوْتُ :

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا اسحاق بن منصور أَخْبَرَنَا

عبد الصمد حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بن عبد الله عن
ابيه عن ابن عُمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عن النبی صَلَّی
اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ
ابن الْكَرِيمِ یُوسُفُ بن یعقوب بن اسحاق بن
ابراہیم عَلَیْهِمُ السَّلَامُ :

باب ۳۳۔ قَوْلِي اللهُ تَعَالَى لَقَدْ كَانَتْ

فِي يُونُسَ وَآخَوَاتِهِ آيَاتٌ لِّلْءَاثِلِينَ :

۴۰۸۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب کی

موت کا وقت آیا :

۴۰۷۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی انہیں عبد الصمد
نے خبر دی، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے
ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، شریف بن شریف بن شریف بن شریف، یوسف
بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام تھے :

۴۰۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بے شک یوسف اور

ان کے بھائیوں کے واقعات ہیں، پوچھنے والوں کے لئے

بھرتی ہیں :

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا عبید بن اسماعیل عن ابی

اسامة عن عبید الله قال اخبرني سعيد بن
ابی سعيد عن ابی هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَكْرَمِ
النَّاسِ قَالَ اتَّقَاهُمْ لِلهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا
خِصَالُكَ قَالْ فَاَكْرَمُ النَّاسِ یُوسُفُ بَنِي اللهِ
ابن بَنِي اللهِ ابْنُ خَلِيلِ اللهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا
نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ نَسْأَلُوْنِي
اَلنَّاسُ مَعَادُنُ خِيَارُهُمْ فِي اَبْجَاهِلِيَّةٍ خِيَارُهُمْ
فِي الْاِسْلَامِ اِذَا انْفَقَهُوا :میں اپنے اور برے ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں جو لوگ تم میں زمانہ جاہلیت میں شریف اور بہتر اخلاق کے تھے اسلام کے بعد بھی وہ
ویسے ہی ہیں، جب کہ دین کی سمجھ بھی انہیں آجائے :

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا محمد اخبرنا عبدة عن

عبید الله عن سعيد بن ابی هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : بِهَذَا :

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا بَكَالُ ابْنُ الْمُخَبَّرِ أَخْبَرَنَا

شعبة عن سعد بن ابراهيم قال سمعت عروة
بن الزبير عن عائشة رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ان النبی

۴۰۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبدة نے خبر دی، انہیں

عبید اللہ نے، انہیں سعید نے، انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، اور
انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اسی طرح :

۴۱۰۔ ہم سے بدل بن مجر نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی ان

سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا اور انہوں
نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان موت

میں، ان سے فرمایا ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، عائشہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ وہ بہت رقیق القلب ہیں آپ کی جگہ جب کھڑے ہو گئے تو ان پر رقت طاری ہو جائے گی ان حضور نے انہیں دوبارہ یہی حکم دیا، لیکن انہوں نے بھی دوبارہ یہی عذر بیان کیا، شعبہ نے بیان کیا کہ آں حضور نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ تم لوگ بھی صواب یوسف ہی ہو، ابو بکر سے کہو:

صلى الله عليه وسلم قَالَ لَهَا مَرِي أَبَا بَكْرٍ يُقْمَلِي بِالنَّاسِ قَالَتْ إِنَّهُ رَجُلٌ أَسِيفٌ مَتَّى يَقْمَرُ مَقَامَكَ رَقِي فَقَادَ فَعَادَتْ قَالَ شَعْبَةُ فَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ أَتَكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ: کیا کہ آں حضور نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ تم لوگ بھی صواب یوسف ہی ہو، ابو بکر سے کہو:

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ ابْنِ بَرْدَةَ بْنِ ابْنِ مُوسَى عَنْ ابْنِ قَالٍ مَوْضِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيَصِلْ بَالِنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنْ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ فَقَالَ مِثْلَهُ فَقَالَ مُرُوا فَاكُنْ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ رَجُلٍ رَقِيقٌ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں امامت کی تھی اور حسین نے زائدہ کے واسطے سے "رجل رقیق" کے الفاظ بیان کیے،

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ أَنْجِ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأْتِ عَلَى مَضْرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سَيِّئِينَ كَيْسِي يُوْسُفَ:

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ ابْنِ أَحْمَرَ جَوَيْرِةَ حَدَّثَنَا جَوَيْرِةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ السَّيْبِ وَأَبَا عَمِيدَ أَخْبَرَا عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرَحَمُ اللَّهِ لَوْ هَذَا لَفَدُّ كَاتٍ يَأْدِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ كَبِثْتُ فِي السَّجْنِ مَا كَبِثَ يُوْسُفَ:

۴۱۱۔ ہم سے ربیع بن یحییٰ بصری نے حدیث بیان کی ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن عمیر نے ان سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پڑے تو آپ نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ رقیق القلب انسان ہیں لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ یہی حکم دیا اور انہوں نے بھی یہی عذر دہرایا آخر آں حضور نے فرمایا کہ ان سے کہو تم لوگ بھی صواب یوسف ہی ہو۔ چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آں

۴۱۲۔ ہم سے ابوالیمان الجعونی شعیب نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دیجئے، اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دیجئے، اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دیجئے، اے اللہ! تمام ضعیف اور کمزور مسلمانوں کو نجات دیجئے دشمنوں کی زیادتی اور ظلم سے، اے اللہ! قبیلہ مضر کو سخت گرفت میں لے لیجئے، اے اللہ! یوسف علیہ السلام کے ٹھہر کی سی قحط سالی ان پر نازل فرمائیے،

۴۱۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء ابن اخی جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ بن اسماء نے، ان سے مالک نے، ان سے زہری نے انہیں سعید بن مسیب اور ابوعبیدہ نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ وہ رکن شدید کی پناہ لینا چاہتے تھے اور اگر میں اتنی طویل مدت تک قید میں رہتا، جتنی یوسف علیہ السلام رہے تھے اور پھر میرے پاس (بادشاہ کا آدمی) آتا

فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَقِينُوا اَنْ تَوْمَهُمْ كَذِبُهُمْ
وَمَا حُوبًا لِنَظَرٍ فَقَالَتْ يَا عَرِيَّةُ لَقَدْ اسْتَقِينُوا
بِذَاكَ قُلْتُ فَلَعَلَّهَا اَوْ كَذِبُوا قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ
لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَفْضِنُ ذَلِكَ بِرَبِّهَا وَاَمَّا هَذِهِ
الْآيَةُ قَالَتْ هُمْ اَتَّبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
بِرَبِّهِمْ وَوَعَدَ قَوْمُهُمْ وَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَ
اسْتَحَرَّ عَنْهُمْ النَّصْرُ حَتَّى اِذَا اسْتَيْسَأْتُ مِنَ
كَذِبِهِمْ مَنْ قَوْمُهُمْ وَظَنُّوا اَنْ اَتْبَاعَهُمْ كَذَبُوا
هُمَّ جَاءَ هُمْ نَصْرًا اللَّهُ قَالَ ابُو عَبْدِ اللَّهِ اسْتَيْسَأُوا
اَفْعَلُوا مِنْ يَسْتُ مَنْدَرٍ مِنْ يَوْسُفَ لَا تَيَأْسُوا
مَنْ رَوْحَ اللَّهِ مَعَنَا لَا الرَّجَاءُ - اخبرني عبدة
حدثنا عبد الصمد عن عبد الرحمن بن ابي
عن عمرو بن ابي عبد الله عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال الكريّم ابن الكريّم ابن الكريّم
ابن الكريّم يوسف بن يعقوب بن اسحاق
بن ابراهيم عليهم السلام.

یہاں تک کہ جب انبیاء نا امید ہو گئے اور انہیں خیال گزرنے لگا
کہ اب انہیں جھٹلایا جائے گا، تو اللہ کی مدد پہنچی تو انہوں نے فرمایا
کہ یہ بالمشدید ہے اور مطلب یہ ہے کہ ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا تھا
میں نے عرض کی کہ اس کا تو انہیں یقین تھا ہی کہ قوم انہیں جھٹلا رہی ہے
پھر قرآن میں لفظ ”ظن“ (گمان و خیال کے معنی میں) استعمال کیوں
کیا گیا؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ”عربہ انبیاء اسے پوری طرح
جانتے تھے اور یقین رکھتے تھے کہ ان کی قوم انہیں جھٹلا رہی ہے“
میں نے عرض کی ”شاید یہ“ اوکد بوا (بالتحقیق) ہوا انہوں نے فرمایا
معاذ اللہ! انبیاء اپنے رب کے ساتھ اس طرح کا گمان نہیں کر
سکتے (خلاف وعدہ کا) لیکن یہ آیت انہوں نے فرمایا.....
تو اس کا تعلق انبیاء کے ان متبعین سے ہے جو اپنے رب پر ایمان
لائے تھے اور اپنے انبیاء کی تصدیق کی تھی، پھر جب آزمائشوں اور
مشکلات کا سلسلہ طویل ہوا اور اللہ کی مدد پہنچنے میں تاخیر پڑتا غیر
ہوتی رہی (کیونکہ اس کا وقت ابھی نہیں آیا تھا) انبیاء اپنی قوم
کے ان افراد سے تو بالکل مایوس ہو گئے تھے جنہوں نے ان کی تکذیب
کی تھی اور مدد کی تاخیر کی وجہ سے انہیں یہ گمان ہوا (شدت مایوسی
کی وجہ سے اگر کہیں ان کے متبعین بھی تکذیب نہ کر بیٹھیں تو ایک دم اللہ کی مدد آ پہنچی۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ استیساؤا، افعلو! کے
وزن پر ہے یہ یست سے۔ مندر سے مندر سے۔ لایا سوا من روح اللہ کے معنی رجاء امید کے ہیں۔ مجھے بعدہ نے خبر دی ان سے
عبد الصمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، شریف بن شریف بن شریف، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔“

باب ۳۳۔ قول اللہ تعالیٰ وَ اَيُّوبَ

اِذَا نَادَى رَبَّهُ اِنِّیْ مَسْنِیْ اَنْفُسِیْ وَ اَنْتَ

اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَرْكُضْ : اَضْرَبْ بِرُكْفَتَيْكَ

یعدون :

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ هَبَابٍ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا

تَحَرَّيْنَاهُ رَجُلٌ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْنِي

۳۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد : ”اور ایوب (علیہ السلام)

نے جب اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف اور مرض نے آگرا

ہے اور آپ ارحم الراحمین ہیں“ اَرْكُضْ بمعنی اَضْرَبْ۔

یَرْكُضُونَ اسے یعدون :

۴۱۴۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق

نے حدیث بیان کی انہیں معمر بن ہباب نے، انہیں ہمام نے اور انہیں،

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایوب

علیہ السلام برہنہ غسل کر رہے تھے کہ سونے کی ڈیاں ان پر گر گئے

لگیں آپ انہیں اپنے پٹے میں جمع کرنے لگے ان کے پروردگار نے ان

سے کہا کہ اے یوب! جو کچھ تم دیکھ رہے ہو (سو نے کی مڈیاں) کیا میں نے تمہیں اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے یوب علیہ السلام نے فرمایا کہ صحیح ہے، اے رب العزت! لیکن آپ کی برکت سے میں کسر

فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبَّهُ يَا أَيُّوبُ أَمَرَ أَكُنْ غَنَّتْكَ
عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنَّ رَاغِبِي لِي عَنْ
بَرَكَتِكَ

طرح بے نیاز ہو سکتا ہوں:

۳۳۴۔ وَادْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَى إِنَّهُ
كَانَ مُخْلِصًا وَمَا كَانَتْ رُسُلًا نَبِيًّا وَمَا دِينَا
مِنْ جَانِبِ الظُّلُمِ الْأَيْمَنِ وَتَوَرَّ بَنَاهُ
نَجِيًّا كَلِمَةً وَوَعَدْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا
أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا يَقُولُ لِلوَا حِدٍ وَلِلْآخِثِينَ
وَالْخَافِئِينَ نَجِيًّا وَيَقُولُ خَلِّصُوا نَجِيًّا
اعْتَصِرُوا نَجِيًّا وَالْجَمِيعُ الْفَجِيرُ يَتَنَاجَوْنَ
تَلْقَفُ تَلْقَفُ

۳۳۴۔ اور یاد کرو کتاب (قرآن مجید) میں موسیٰ کو
کہ وہ اپنی عبادات و ایمان میں اخلص اور موحّد بنے
اور رسول و نبی تھے، جب کہ ہم نے طور کی دامن جانب
سے انہیں آواز دی اور مرگوشی کے لئے انہیں قریب
بلایا اور ان کیلئے اپنی رحمت سے ہم نے ان کے بھائی
ہارون کو نبوت سے سرفراز کیا، واحد، تثنیہ اور جمع
رب کے لئے لفظ نجبی استعمال ہوتا ہے بولتے ہیں
خلصوا نجبیا، یعنی مرگوشی کے لئے علیحدہ جگہ چلے

گئے (اگر نجبی کا لفظ مفرد کے لئے استعمال ہوا ہو تو اس کی جمع انجیہ ہوگی تلفظ بمعنی تعلقم)

۳۳۵۔ ”اور فرعون کے خاندان کے ایک مومن فرد
نے کہا جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھے“ اللہ تعالیٰ کے
ارشاد مسرف کذاب تک:

۳۳۵۔ وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ
آلِ فِرْعَوْنَ إِلَى قَوْلِهِ مُسِرٌّ كَذَّابٌ

۳۳۵۔ ہم سے محمد عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث
نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن
شہاب نے ”انہوں نے عروہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا، پھر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (غار حرا سے)
سب سے پہلی مرتبہ وحی کے نازل ہونے کے بعد، ام المومنین خدیجہ
رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو آپ بہت بھرائے ہوئے تھے۔
خدیجہ رضی اللہ عنہا اس حضور کو (اپنے عزیز) ورقہ بن نوفل کے پاس
لے گئیں، وہ نصرانی ہو گئے تھے اور انجیل کو طرزی میں پڑھتے تھے ورقہ نے
پوچھا کہ آپ کیا دیکھتے ہیں؟ اس حضور نے نہیں بتایا تو انہوں نے بتایا کہ
یہی وہ ہیں ”ناموس“ جنہیں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس
بھیجا تھا اور اگر میں تمہارے زمانے تک زندہ رہا تو میں تمہاری پوری پوری مدد کروں گا۔ ناموس، راز دار کو کہتے ہیں۔ جو ایسے راز پر بھی

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا
الليث قال حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شُهَابٍ سَمِعْتُ
عُرْوَةَ قَالَتْ تَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَرَجَعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَدْيَنَ بِجَعَةِ يَرْجُفُ
فَوَادَّاهُ فَانْطَلَقَتْ بِهِ إِلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ
رَجُلًا تَنْصُرُ يَقْرَأُ الْأَنْجِيلَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ وَرَقَةُ
مَاذَا تَوَلَّى فَاخْبَرَهُ فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا الْنَّامُوسُ
الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى وَانْأَدْرَكْنِي يَوْمَكَ
النُّصُوكُ نَصْرًا مُؤَزَّرًا۔ الْنَّامُوسُ صَاحِبُ السِّمْرِ
الَّذِي يَطْلَعُ بِمَا يَسْتُرُ عَنْ غَيْرِهِ

مطلع ہو جو آدمی دوسروں سے چھپاتا ہے۔
۳۳۶۔ قول اللہ عزّوجلّ وَهَلْ

۳۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اور کیا آپ کو موسیٰ (علیہ السلام)

آتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ اِذْ رَأَىٰ نَارًا اِلٰى قَوْلِهِ
 بِاِسْمِ الْوَادِي الْمُقَدَّسِ طُوًى اَنْتَ اَبْصَرْتَ
 نَارًا عَلٰى اَتَاكِهَا مِنْهَا بِقَبَسٍ اِلٰيَّة - قَالَ
 ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَقْدَسُ الْمُبَارَكُ طُوًى ...
 اِسْمُ الْوَادِي - سَمِيَتْهَا - خَالَتِهَا - وَالنَّهْيُ
 اَنْ تُشْقَى - بِمَلَكْنَا - بِاِسْمِنَا - هُوَ يَشْقَى - فَاِذَا
 اِلَا مَنْ ذَكَرَ مُوسَىٰ رَدَّاهُ كَمَا يَقْدَرُ تَنِي -
 وَيُقَالُ مُعِينًا اَوْ مُعِينًا - يَبْطِشُ دَيْبِطُشُ
 وَيَبْطِشُ يَابَسْرُونَ - يَتَشَاوِرُونَ - وَالْجَذَاوَةُ
 قِطْعَةُ غَلِيظَةٍ مِنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيهَا
 لَهَبٌ سَنَشُدُّ سَنَعِينِكَ كَمَا عَزَّزْتَ
 شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضْدًا - وَقَالَ
 غَيْرُ كَلِمَةٍ يَنْطِقُ بِحَرْفٍ اَوْ فِيهِ
 تَمَتَّتَهُ اَوْ نَافَرَا فِيهِ عُقْدَةٌ اِذْ رَىٰ ظَهْرِي
 فَيَسْحَحُكُمْ قِيْهِلِكُمْ الْمَثَلِيُّ تَأْنِيْثُ
 الرَّامِلُ يَقُولُ بِدَيْنِكُمْ يَقَالُ خَدَّ الْمَثَلِيِّ
 خَدَّ الْاِمْثَلِ - ثُمَّ اَتَتْهُ صَمًّا يَقَالُ هَلْ
 اَتَيْتَ الْمَصْفَ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمَصْلِي الَّذِي
 يُصَلِّي فِيهِ - فَاَوْجَسَ ضَمْرَ خَوْفًا
 فَذَهَبَتْ الْوَادُ مِنْ خَيْفَةٍ نَكْسَرَةُ الْجَاوِ
 فِي جَذْوَةِ النُّخْلِ - عَلٰى جَذْوَةٍ خَطْبُكَ
 بِاَلَاكَ - يَسَاسِي مَعْدَارُ مَا شَرُّ مَسَاسَا
 لِيَسِيْقَتُهُ لِيَنْذَرِيْنَهُ - الضَّحَاةُ الْخُزُرُ
 قُصِيْبِهِ - اَقْبَعِي اَثَرَهُ - وَقَدْ يَكُونُ اَنْ
 تَقْمَضَ الْكَلَامَ نَحْنُ نَقْمَضُ عَلَيْكَ عَنْ
 جُنُبٍ عَنْ بُعْدٍ عَنْ جَنَابَةٍ عَنْ
 اجْتِنَابٍ وَاحِدٌ - قَالَ مُجَاهِدٌ عَلٰى قَدْرِ
 مَوْعِدٍ - لَا تَنْبِيَا لَا تَضْعَفَا - يَبْسًا يَابِسًا
 مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ الْحَلِي الَّذِي اسْتَحَارُوْهُ

کا واقعہ معلوم ہوا جب انہوں نے آگ دیکھی، اللہ تعالیٰ
 کے ارشاد ”بِاِسْمِ الْوَادِي الْمُقَدَّسِ طُوًى“ ای ابصرت میں نے آگ دیکھی ہے، ممکن ہے تمہارے
 لئے اس میں سے کوئی انگارہ لاسکوں“ (تاپنے کے لئے) ...
 آخر آیت تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
 الْمُقَدَّسُ مَبَارَكُ کے معنی میں ہے ”طُوًى“ وادی کا
 نام ہے۔ سَمِيَتْهَا یعنی اس کی حالت۔ النہی یعنی ...
 پر مینز گاری۔ بملکنا یعنی اپنے حکم سے۔ ہونی یعنی
 بد بخت رہا۔ فارغا یعنی دہریز، خوف و ڈر سے موسیٰ
 علیہ السلام کی والدہ کا دل خالی تھا سو موسیٰ علیہ
 السلام کے ذکر کے۔ رَدَّاهُ کَمَا يَقْدَرُ یعنی میرے
 ساتھ بارون علیہ السلام کو مددگار کے طور پر بھیجئے تاکہ فرط
 کے دربار میں میری رسالت کی تصدیق کریں اِرداء کے معنی
 فریاد رس کے بھی آتے ہیں اور مددگار کے بھی ببطش اور
 ببطش (طار کے ضمہ اور کسرہ کے ساتھ) یا ترون یعنی
 يتشادرون۔ الْجَذَاوَةُ لکڑی کا وہ موٹا ٹکڑا جس میں
 ٹپٹ نہ ہو (اگر چہ آگ ہو) سَنَشُدُّ یعنی ہم تمہاری
 مدد کریں گے کہ جب تم نے کسی کی مدد کی تو گویا تم اس کے
 دست و بازو بن گئے اور دوسرے حضرات نے کہا کہ جب
 کوئی حرف زبان سے نہ ادا ہو پائے لکنت ہو یا فا زبان
 پر آجاتا ہے تو اس کے لئے لفظ ”عقدہ“ استعمال کرتے
 ہیں اِذْ رَىٰ ظَهْرِي فَيَسْحَحُكُمْ قِيْهِلِكُمْ یعنی قِيْهِلِكُمْ
 الْمَثَلِيُّ امثل کی تائید ہے (بمعنی افضل) کہتے ہیں
 خَدَّ الْمَثَلِيِّ خَدَّ الْاِمْثَلِ - ثُمَّ اَتَتْهُ صَمًّا، کہتے ہیں
 هَلْ اَتَيْتَ الْمَصْفَ الْيَوْمَ۔ (میں المصاف سے مراد)
 وہ جگہ ہے جہاں نماز پڑھی جاتی ہو۔ فَاَوْجَسَ - یعنی
 دل میں پیدا ہوا، خوف۔ ضعیفۃ (جو اصل میں خوفۃ
 تھا) کا واؤ خاء کے کسرہ کی وجہ سے یا سے بدل گیا ہے۔
 فِي جَذْوَةِ النُّخْلِ ای علی جَذْوَةِ النُّخْلِ۔ خَطْبُكَ

بمعنی، بالک۔ ماس من مصدر ہے ماسہ ماسا سے تَنَسَّفَتْهُ یعنی کُتِرَ دَیْنُہُ، انْصَحَاہُ بمعنی الْحَرَّ قَصِیْبًا یعنی اس کے پیچھے پیچھے چلی جا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نَفَقَی الْکَلَامَ سے اس کے معنی مآخوذ ہوں (جیسے آیت) نَحْنُ نَقْصُصُ عَلَیْکَ۔ میں بے عن جنب یعنی عن بعد۔ اور عن جنابة وعن اجتناب ایک معنی میں ہیں مجاہد نے فرمایا کہ علی قدر (میں قدر کا ترجمہ) وعدہ متعینہ ہے۔ لا تَنِیْنَا یعنی لا تَضَعُنَا یَبِیْسًا یعنی یَابِسًا۔ من زینۃ القوم سے مراد وہ زیورات ہیں جو انہوں نے آل فرعون سے متعارف تھے فَقَدْ قُتِبَہَا اِی الْقِیَظَہَا۔ اَلْقَیْ بمعنی صَنَعَ۔ فَنَسِیَ موسیٰ، یعنی ساسری اور اس کے متبعین یہ کہتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام، پروردگار (ان کی مراد گوسالہ سے تھی، معاذ اللہ) کو چھوڑ کر دوسری جگہ (طور پر) چلے گئے۔ ان لا یرجع الیہم قوۃ، گوسالہ کے بارے میں ہے،

من آل فرعون۔ فَقَدْ قُتِبَہَا۔ اَلْقِیَظَہَا۔ اَلْقَیْ بمعنی صَنَعَ۔ فَنَسِیَ موسیٰ، یعنی ساسری اور اس کے متبعین یہ کہتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام، پروردگار (ان کی مراد گوسالہ سے تھی، معاذ اللہ) کو چھوڑ کر دوسری جگہ (طور پر) چلے گئے۔ ان لا یرجع الیہم قوۃ، گوسالہ کے بارے میں ہے،

۴۱۸۔ ہم سے بدبتہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس رات کے متعلق حدیث بیان کی جس سے آپ معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے کہ جب آپ پانچویں آسمان پر... تشریف لائے تو وہاں ہارون علیہ السلام تشریف رکھتے تھے، جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ آپ ہارون علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا خوش آمدید، صالح بھائی اور صالح نبی! اس روایت کی متابعت ثابت

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا هُبَيْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْفَةَ هَذَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اسْمَى بِهِ حَتَّى اتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَإِذَا هَارُونَ قَانَ هَذَا هَارُونَ فَسَامَ عَلَيْهِ فسلمتُ عَلَيْهِ فَرَدَّمْ قَالَ مَرَجَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ - تَابِعَهُ ثَابِتٌ وَقَبَادُ بْنُ أَبِي عَاقِلٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

اور بخاری بن ابی علی نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے :

۳۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور کیا آپ کو موسیٰ کا واقعہ

معلوم ہوا، اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو اپنے کلام سے نوازا،

۴۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف نے بخردی، انہیں معمر نے بخردی انہیں زہری نے، انہیں سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کی مرگشت بیان کی جس میں آپ معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے کہ میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گٹھے ہوئے بدن کے تھے، بال گھنگھریالے... تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قبیلہ شنوءہ کے افراد میں سے ہوں اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا وہ میانہ قد اور نہایت سرخ

بَابُ ۳۲۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَهَبْ لَنَا حِينَ نَبْتَ مُوسَى وَكَلَّمَهُ اللَّهُ مُوسَى تَكَلِيمًا :

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفٍ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَيْسَبِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اسْمَى بِهِ رَأَيْتُ مُوسَى وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ رَجُلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ دُبْعَةٌ أَحْمَرٌ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ وَأَنَا أَشْبَهُهُ وَلَدِ اِبْرَاهِيْمَ ثُمَّ آتَيْتُ بِلَنَاءِ يَنْ

وسفید تھے (چہرے پر اتنی شادابی تھی کہ) معلوم ہوتا تھا کہ ابھی غسلِ حق سے نکلے ہیں، اور میں ہر ہم علیہ السلام کی اولاد میں ان سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں، پھر دو برتن میرے سامنے لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ دونوں چیزوں میں سے آپ کا جو جی چاہے پیجیے میں نے دودھ کا پیالہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور دودھ پی گیا مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے فطرت (اسلام) کو اختیار کیا اگر اس کے بجائے آپ نے شراب پی جوتی تو، آپ کی امت گمراہ ہو جاتی،

فِي آخِرِهَا لَبَنٌ وَفِي الْآخِرِ خَمْرٌ فَقَالَ اشْرَبْ أَيُّهَا شَيْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَيَقِيلُ أَخَذْتُ الْفِطْرَةَ أَمَّا أَنْتَ لَوْ أَخَذْتُ الْخَمْرَ غَوْتَ أَمْتُكَ
تھا اور دوسرے میں شراب۔ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ دونوں چیزوں میں سے آپ کا جو جی چاہے پیجیے میں نے دودھ کا پیالہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور دودھ پی گیا مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے فطرت (اسلام) کو اختیار کیا اگر اس کے بجائے آپ نے شراب پی جوتی تو، آپ کی امت گمراہ ہو جاتی،

۴۲۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے ابوالعالیہ سے سنا اور ان سے تمہارے بنی کے چچا زاد بھائی یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لئے یہ درست نہیں کہ مجھے یونس بن مثنیٰ علیہ السلام پر ترجیح دے اس حضور نے آپ کا نام آپ کے والد کی طرف سے منسوب کر کے لیا۔ اور اس حضور نے شبِ معراج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام گندم گوں اور دارا قد تھے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے قبیلہ شنورہ کے کوئی صاحب ہوں اور فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام دریا قد تھے اور اس حضور نے داروغہ جہنم مالک کا بھی ذکر فرمایا اور دجال کا بھی ذکر فرمایا،

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَثْنَىٍّ وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْلَةَ إِسْرَى بِهِ فَقَالَ مُوسَى أَدْرُمُ طَوَالَ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَرَةَ وَقَالَ عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ وَذَكَرَ مَالِكُ خَازِنُ النَّارِ وَذَكَرَ الدَّجَالُ
قد تھے اور اس حضور نے داروغہ جہنم مالک کا بھی ذکر فرمایا اور دجال کا بھی ذکر فرمایا،

۴۲۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن عقیلانی نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر کے صاحبزادے (عبد اللہ) نے اپنے والد کے واسطے سے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ ایک دن یعنی عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے ان لوگوں (یہودیوں) نے بتایا کہ یہ بڑا با عظمت دن ہے اسی دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی تھی اور اس فرعون کو غرق کیا تھا۔ اس کے شکرانہ میں موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ رکھا تھا، اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کا ان سے زیادہ قریب ہوں، چنانچہ آپ نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھنا شروع کیا اور صحابہ کو بھی اس کا حکم دیا،

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَّانِيُّ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ فِي الْمَدِينَةِ وَجَدَهُمْ يَقُومُونَ يَوْمًا يَعْنِي عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ وَهُوَ يَوْمُ نَجَّى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَاسْرَقَ الْفِرْعَوْنُ فَصَامَ مُوسَى شُكْرًا لِلَّهِ فَقَالَ أَنَا أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصَامَ يَوْمًا
رکھا تھا، اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کا ان سے زیادہ قریب ہوں، چنانچہ آپ نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھنا شروع کیا اور صحابہ کو بھی اس کا حکم دیا،

۳۲۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ہم نے موسیٰ سے تیس دن کا وعدہ کیا، پھر اس میں دس دن کا مزید اضافہ کر دیا اور اس طرح ان کے رب کے متعین کردہ چالیس دن پورے

۳۲۸۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى دَعَا عَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتَمَّنَاهَا بِعَشْرِ نَحْمَ مِيقَاتِ رِيَّاهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ

مُوسَىٰ لَا خِيَّةَ هَرُونَ أَخْلَفْنِي فِي قَوْمِي وَ
وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ
وَنَسَا جَاءَ مُوسَىٰ لِيَمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ
قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخْشَىٰ رِيَاكَ قَالَ لِمَنِ تَخَوَّفُ
إِلَىٰ قَوْلِهِ وَآنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ يُقَالُ
دَكِهْ - زَلْزَلْ - فَدَكْنَا - فَدَكْنَا - جَعَلَ
الْجِبَالُ كَالْمَوَاحِدَةِ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
آتَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتْ رَتْقًا وَتَمَّ
يَقُلُ كُنَّ رَتْقًا مَلْتَصِقَتَيْنِ - أَشْرَبُوا -
ثُوبٌ - مَشْرَبٌ - مَصْبُوغٌ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
انْبَجَسَتْ الْفَجُورُ وَادْتَقْنَا الْجَبَلُ
رَفَعْنَا لَا :

ہو گئے "اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے بھائی ہارون
سے کہا کہ میری غیر موجودگی میں میری قوم کی نگرانی کرتے
رہنا، اور ان کے ساتھ نرم رویہ رکھنا اور مفسدوں کے
راستے کی پیروی نہ کرنا، پھر جب موسیٰ ہمارے متعین کردہ
وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے (بلا واسطہ)
گفتگو کی تو انہوں نے عرض کی میرے پروردگار مجھے اپنا
دیدار کرا دیجئے، میں آپ کو دیکھ لوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
کہ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے "اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وانا
اول المؤمنین" تک بولتے ہیں دکہ یعنی اسے چھوڑ
دیا۔ آیت میں انکدنا معنی میں خدا کن کے ہے
"الجبال" کو واحد کے حکم میں تسلیم کر کے (اور اسی طرح
الارض کو آیت میں تثینہ کا صیغہ لائے) جیسے اللہ تعالیٰ
نے فرمایا "آتَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ" کانتا رَتْقًا ربیعہ، تثینہ اس کے بجائے کن رَتْقًا ربیعہ جمع انہیں فرمایا
(رتقا کے معنی) ملے ہوئے کے ہیں۔ اَشْرَبُوا یعنی ان کے دلوں میں گوسالے کی ہمت رس بس گئی تھی) ثوب مشْرَب
رنگا ہو اکر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انبجست کے معنی پھوٹ پڑی وَادْتَقْنَا الْجَبَلُ، یعنی پہاڑ کو

ہم نے ان کے اوپر اٹھایا :

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي عَدَى
سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ يَمْتَقِعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُونُوا
أَوَّلُ مَنْ يَصِيقُ كَذَا آتَا مُوسَىٰ أَخِيذَ بَقَائِهِ
مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أُدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي
أَمْ جُوزِي بِصَفْقَةِ الطُّورِ :

۴۲۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی ان سے عمرو بن یحییٰ نے، ان سے ان کے والد نے
اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے
پھر سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ
السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے ہوئے ہیں، اب
مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے ہوں گے یا (بے
ہوش ہی نہیں کئے گئے ہوں گے) بلکہ انہیں کوہ طور کی بے ہوشی کا بدلہ ملا ہو گا۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ هَمَامٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُو إِسْرَءِيلَ لَمْ
يُخْتَرِ اللَّهُ لَوْلَا خَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أَنْتِ وَجَعَلَا

۴۲۳۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق
نے حدیث بیان کی انہیں معمر بن ہمام نے اور ان سے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی خراب نہ ہو کرتا اور اگر خواء
علیہا السلام نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت کبھی نہ

الذہر

باب ۳۲۹۔ طُوفَانٌ مِّنَ السَّيْلِ يُقَالُ
لِلْمَوْتِ الْمَكْثَرِ طُوفَانٌ الْقَتْلُ الْعُثْمَانُ
يُسَبِّتُهُ صَخْرًا الْحَلْمُ حَقِيقٌ - حَقٌّ -
سَقَطَ كُلٌّ مِّنْ نَّدَمٍ فَقَدْ سَقَطَ فِي يَدَيْهِ
حَقٌّ - سَقَطَ بِمَعْنَى نَادَمَ هُوَ الْبُشْخُصُ بِمَعْنَى نَادَمَ هُوَ تَابَ
كُودَانُوتٍ مِّنْ شِدَّةِ غَمٍّ فِي كَاتِبِهِ أَوْ كَبَشَى بِأَقْدَمِهِ
باب ۳۳۰۔ حَدِيثُ الْخِصْرِ مَعَ مُوسَى
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَافِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ
عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ تَمَارِي هُوَ وَالْحَكُّ بْنُ قَيْسٍ
الْفَرَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خِصْرُ
فَتَرَبَّيْنَا فِي بَنِي كَعْبٍ فَدَعَا بَنِي عَبَّاسٍ فَقَالَ
إِنِّي تَمَارِيْتُ أَمَّا صَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى
الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقْيَتِهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ
نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَأَةٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ جَالِدٌ
رَّجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ
لَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى بَلِي قَبْدًا خَضِرًا فَسَأَلَ
مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ فَجُعِلَ لَهُ الْخُوتُ أَيْسَةً
وَقِيْلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْخُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ
فَكَانَ يَتَّبِعُ الْخُوتَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوسَى قَتْلَاهُ
أَرَأَيْتَ إِذَا أَوْسَا إِلَى الْخُوتِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخُوتَ
وَمَا النَّسْيُ إِلَّا السَّقِيمُ أَنْ أَدْكُرَكَ فَقَالَ مُوسَى
ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّ عَنَّا أَثَارِهِمَا قَصَصًا
فَوَجَدَهُ خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي تَقَى

کرتی (حدیث پر نوٹ گزر چکا ہے) :

۳۲۹۔ قرآن مجید میں طوفان سے مراد سیلاب کا
طوفان ہے۔ بکثرت اموات کا وقوع ہونے لگے
تو اسے بھی طوفان کہتے ہیں۔ القتل اس چپچری کو
کہتے ہیں جو چھوٹی بچوں کے مشابہ ہوتی ہے حقیق بمعنی
حقی۔ سقط بمعنی نادم ہوا (گویا) وہ اپنے ہاتھ میں گر پڑتا ہے (یعنی کبھی ہاتھ
کو دانتوں سے شدت غم میں کاٹتا ہے اور کبھی ہاتھ سے دوسری حرکتیں کرتا ہے جو غم و الم پر دلالت کرتی ہیں) :

۳۳۰۔ خضر علیہ السلام کا واقعہ موسیٰ علیہ السلام کے
ساتھ :

۴۲۴۔ ہم سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن
ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان
کی ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے انہیں علیہ السلام نے عبد اللہ بن عبد اللہ
نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن قیس فراری
رضی اللہ عنہ سے صاحب موسیٰ (علیہما السلام) کے بارے میں ان
کا اختلاف ہوا پھر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ... وہاں سے گزرے
تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا اور فرمایا کہ میرا اپنے ان
ساتھ سے صاحب موسیٰ کے بارے میں اختلاف ہو گیا ہے جن سے
ملاقات کے لئے موسیٰ علیہ السلام نے راستہ پوچھا تھا، کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ان کے حالات کا تذکرہ سنا ہے۔ ۹
انہوں نے فرمایا جی ہاں! میں نے آپ حضور کو یہ فرماتے سنا تھا کہ موسیٰ
علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک
شخص نے ان سے آکر پوچھا، کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو اس
روئے زمین پر آپ سے زیادہ علم رکھنے والا ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ
نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ کیوں
نہیں، ہمارا بندہ خضر ہے (جنہیں ان امور کا علم ہے جن کا آپ کو
نہیں) موسیٰ علیہ السلام نے ان تک پہنچنے کا راستہ پوچھا تو انہیں پھلی
کو اس کی نشانی کے طور پر بتایا گیا اور کہا گیا کہ جب پھلی گم ہو جائے
تو جہاں گم ہوئی ہو وہاں (واپس آ جانا دیں ان سے ملاقات ہوگی
چنانچہ موسیٰ علیہ السلام دریا میں (سفر کے دوران) پھلی کی برابر نظر آئی کرتے

۱۲۵۔ اِنَّهُ فِيْ كِتَابِهٖ ۝

ہم چٹان کے پاس پھرنے تو میں پھلی (کے متعلق بتانا) بھول گیا تھا اور مجھے محض شیطان نے اسے یاد رکھنے سے غافل رکھا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اسی کی تو ہمیں تلاش تھی، چنانچہ یہ حضرات اسی راستے سے پیچھے کی طرف لوٹے اور خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ان دونوں حضرات کے ہی وہ حالات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے ۝

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سفيان حدثنا عمرو بن دينار قال اخبرني سعيد بن جبير قال قلت لابن عباس ان نوحا البكايت يزعم ان موسى صاحب الخضر ليس هو موسى بن اسرائيل انما موسى اخر فقال كذب عداؤله حدَّثَنَا ابْنُ بَنِي كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَذَبَ عَدَاؤُهُ وَتَنَاهَى ابْنُ مُوسَى قَامَ خَطِيْبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ قِيلَ آيُ النَّاسِ اعْلَمَ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرِدَّ الْعِلْمُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يَجْعَلِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ وَمَنْ لِي بِهِ وَرَبَّنَا قَالَ سَفِيَانُ أَيْ رَبِّ وَكَمْ لِي بِهِ قَالَ تَاخَذُ حُوتًا فَتَجْعَلُ فِي مَكْتَلٍ حَيْثُمَا فَقَدَتِ الْحَوْتَ فَهُوَ ثُمَّ وَرَبَّنَا قَالَ فَهُوَ ثُمَّ وَخَذَ حُوتًا فَجَعَلُ فِي مَكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَوْشَعَ بْنِ نُونٍ حَتَّى آتَىا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُؤُسَهُمَا فَرَقَدَا مُوسَى وَاضْطُوبَ الْحَوْتَ فَخَرَجَ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَأَتَتْهُ سَبِيلُهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا فَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنِ الْحَوْتَ جَرِيَهُ الْمَاءِ فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ فَقَالَ هَكَذَا مِثْلَ الطَّاقِ فَأَنْطَلَقَا مَشْيَانِ بَعِيَّةً لَيْلَتُهُمَا وَيَوْمَهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْعَدَا قَالَ لِقَاتَهُ أَيُّنَا عَدَاةٌ نَالَقَدِ يَقِينَا مَنِ سَفَرْنَا هَذَا نَصَبًا وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النُّصْبَ حَتَّى جَاذَ حَيْثُ امْرَأَةٌ اللَّهُ قَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذَا أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَبْنِي الْحَوْتَ وَمَا إِنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ إِنْ أَذْكُرْكَ وَانْخَدَّ سَبِيلُهُ فِي الْبَحْرِ

۱۲۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے سعید بن جبیر نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ نوح بکائی کہتے ہیں کہ، موسیٰ، صاحب خضر بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں، بلکہ وہ دوسرے موسیٰ ہیں (علیہ السلام) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دشمن خدا نے قطعاً بے بنیاد بات کہی، ہم سے ابن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو کھڑے ہو کر خطا کر رہے تھے کہ ان سے پوچھا گیا، کون سا شخص سب سے زیادہ جاننے والا ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا کیونکہ (جیسا کہ چاہیے تھا) انہوں نے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کی تھی، اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ کیوں نہیں امیرا ایک بندہ ہے جہاں دو دریا اگر ملتے ہیں وہاں رہتا ہے اور تم سے زیادہ جاننے والا ہے، انہوں نے عرض کیا، اے رب العزت! میں ان سے کس طرح مل سکوں گا؟ سفیان نے (اپنی روایت میں یہ الفاظ) بیان کئے کہ اے رب! کیف لی یہ؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک پھلی کر اپنے پیٹے میں رکھ لو، جہاں وہ پھلی گم ہو جائے بس میرا بندہ وہیں نہیں ملے گا۔ بعض اوقات انہوں نے (جیسے قبوٹم کے) قبوٹم کہا چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے پھلی لی اور اسے ایک پیٹے میں رکھ لیا۔ پھر آپ وراپ کے رفیق سفر یوشع بن نون رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے جب یہ حضرات چٹان پر پہنچے تو مرنے لگے لگائی موسیٰ علیہ السلام کو نیند گئی اور پھلی تڑپ کر نکلی اور دریا کے اندر چلی گئی اور اس نے دریا میں اپنا راستہ اچھی طرح بنالیا، اللہ تعالیٰ نے پھلی سے پانی کے بہاؤ کو روک دیا اور وہ محراب کی طرح ہو گئی، انہوں نے واضح کیا کہ یوں محراب کی طرح! پھر دونوں حضرات اس دن اور رات کے باقی ماندہ حصے

میں چلتے رہو جب دوسرا دن آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت اپنے رفیق سفر سے فرمایا کہ اب ہمارا کھانا لاؤ کیونکہ ہم اپنے اس سفر میں بہت تھک گئے ہیں۔

.....
موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت تک کوئی تھکان محسوس نہیں کی تھی جب تک وہ اسی متعینہ جگہ سے آگے نہ بڑھ گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا ان کے رفیق نے کہا کہ دیکھئے تو سہی جب ہم چٹان پر اترے ہوئے تھے تو میں ٹھہلی (کے متعلق کہنا) آپ سے بھول گیا اور مجھے اس کی یاد سے صرف شیطان نے غافل رکھا اور اس ٹھہلی نے تو وہیں چٹان کے قریب (دیا میں اپنا راستہ حیرت انگیز طریقہ پر بنالیا تھا، ٹھہلی کو تو راستہ مل گیا تھا اور یہ حضرات (خدا کی اس قدرت پر ایمان زدہ تھے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہی جگہ تھی جس کی ہم تلاش میں ہیں چنانچہ دونوں حضرات اسی راستے سے پیچھے کی طرف واپس ہوئے اور جب اس چٹان پر پہنچے تو وہاں ایک صاحب موجود تھے سارا جسم ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے، موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا پھر کہا اس خطے میں تو سلام کا رواج نہیں تھا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں انہوں نے پوچھا، بنی اسرائیل کے موسیٰ! فرمایا کہ جی ہاں، میں اس کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے وہ علم مفید سکھادیں، جو آپ کو سکھایا گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا، اے موسیٰ، میرے پاس اللہ کا دیا ہوا ایک علم ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے اور میں اسے نہیں جانتا اسی طرح آپ کے پاس اللہ کا دیا ہوا ایک علم ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ علم سکھایا ہے اور آپ اس کو نہیں جانتے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں انہوں نے کہا آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے، اور واقعی آپ ان امور کے متعلق صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں جو آپ کے احاطہ علم میں نہیں، اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”امرا“۔ آخر موسیٰ اور خضر علیہ السلام چلے، دریا کے کنارے پہر ان کے قریب سے ایک کشتی گزری، ان حضرات نے کہا کہ انہیں بھی کشتی والے کشتی پر سوار کر لیں کشتی والوں نے خضر علیہ السلام

عَجَبًا فَكَانَ لِلْحَوْتَ سَرَّابًا وَلَهُمَا عَجَبًا قَالَا لَهُ مُوسَىٰ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَلَمَّا تَدَا عَلَىٰ أَثَارِهِمَا قَصَصَهُمَا رَجَعَا بَقِيصَافٍ أَثَارَهُمَا حَتَّىٰ أَنتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُّسَبَّحٌ بِثَوْبٍ مُّسَلَّمٍ مُّوسَىٰ فَوَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَآتَىٰ بَارِئُكَ اِسْلَامًا قَالَا إِنَّا مُوسَىٰ قَالَ مُوسَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعْمَا تَيْتَكَ لَتَعْلَمَنِي مِمَّا عَلِمْتَ رَشْدًا قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنِّي عَلَىٰ عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عِلْمِيهِ اللَّهُ لَا تَعْلَمُ دَانَتْ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عِلْمُكَ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ قَالَ هَلْ أَتَيْتُكَ قَالَ إِنْ لَكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تُصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا، إِلَى قَوْلِهِ آمُرُوا فَاَنْظُرُوا بِشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَوْتَ بِهِمَا سَفِينَةً فَتَقَرَّنَ يَتَعَلَّوْهُنَّ فَتَقَرَّنُوا الْخَضِرَ فَصَلُّوا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ جَاءَ عَصْفَرُ فَوَقَعَ عَلَى حُرْفِ السَّفِينَةِ نَنَقَرْنَا الْبَحْرَ نَقْرَةً أَوْ نَقَرَتَيْنِ قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسَىٰ مَا نَقَصَ عَمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هَٰذَا الْعَصْفَرُ رِيْنَقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ إِذَا خَذَ النَّاسُ فَنَزَعُوا قَالَا فَلِمَ يَفْجَأُ مُوسَىٰ إِلَّا وَقَدْ قَلَعُوا بِقَدْرٍ فَقَالَ لَهُ مُوسَىٰ مَا صَنَعْتَ قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَلَتْ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَغَرَقَتْهَا لِيُغْرَقَ أَهْلُهَا لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا مَّرًّا قَالَ الْمَرَأَىٰ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَا لَا تَوَخَّذْ فِي مِمَّا نَبِيْنَتْ وَلَا تُهَيِّقْ فِي مِمَّا أَمْرِي عُسْرًا فَكَانَتْ الْاَوَّلُ مِنْ مُوسَىٰ لُشِيَانًا فَلَمَّا خَرَجَ مِنَ الْبَحْرِ مَرَدُّوْا بِغَلَامٍ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَلَعَهُ يَبْدِيَةً هَكَذَا وَادَمَاءُ سَفِيَانِ بِاطْرَافِ اصَابِعِهِ كَانَهُ يَقْطِفُ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ مُوسَىٰ أَتَمَلَّتْ نَفْسًا

کو پہچان لیا اور کسی اجرت کے بغیر اس پر سوار کر لیا۔ جب یہ صحابہ اس پر سوار ہو گئے تو ایک چڑیا آئی اور کشتی کے ایک کنارے پر بیٹھ کر اس نے پانی اپنی چونچ میں ایک یا دو مرتبہ ڈالا۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا، اے موسیٰ! میرے اور آپ کے علم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے علم میں اتنی بھی کمی نہیں ہوئی جتنی اس چڑیا کے دریا میں چونچ مارنے سے دریا کے پانی میں کمی ہوگی، اتنے میں خضر علیہ السلام نے کلبھاری اٹھائی اور کشتی میں سے ایک تختہ نکال لیا، موسیٰ علیہ السلام نے جو نظر اٹھائی تو وہ اپنی کلبھاری سے نکال چکے تھے اس پر وہ بول پڑے کہ یہ آپ نے کیا کیا؟ جن لوگوں نے جہاں بغیر کسی اجرت کے سوار کر دیا انہیں کی کشتی پر آپ نے بری نظر ڈالی اور اسے چیر دیا کہ سارے کشتی والے دُوب جایشیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ نے نہایت ناگوار کام کیا خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ دیکھا میں نے آپ سے پہلے ہی نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بے صبری اپنے وعدہ کو بھول جانے کی وجہ سے ہوئی، اس لئے آپ اس چیز کا مجھ سے مواخذہ کریں جو میں بھول گیا تھا اور میرے معاملے میں تنگی نہ فرمائیں، یہ پہلی بات موسیٰ علیہ السلام سے بھول کر ہوئی تھی پھر جب درپائی سفر ختم ہوا تو ان کا گزر ایک بچے کے پاس سے ہوا جو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑ کر اپنے ہاتھ سے ادھر سے (سے) جدا کر دیا، سفیان نے اپنے ہاتھ کی انگلی سے (جدا کرنے کی کیفیت بتانے کے لئے) اشارہ کیا، جیسے وہ کوئی چیز چک رہے ہوں، اس پر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ نے ایک جان کو ضائع کر دیا، کسی دوسرے کی جان کے بدلے میں بھی یہ نہیں تھا، بلاشبہ آپ نے ایک برا کام کیا، خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میں نے آپ سے پہلے ہی نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، اچھا اس کے بعد اگر میں نے آپ سے کوئی بات پوچھی تو پھر آپ مجھے ساتھ نہ لے چلے گا بے شک آپ میرے بارے میں ہدف کو پہنچ چکے ہیں دونوں حضرات آگے بڑھے اور جب ایک بستی میں پہنچے تو بستی والوں سے کہا کہ وہ انہیں اپنا مہمان بنالیں، لیکن انہوں نے انکار کر دیا پھر اس بستی میں انہیں ایک دیوار دکھائی دی جو بس گرنے ہی والی تھی، خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا، سفیان نے (کیفیت بتانے کے لئے) اس طرح اشارہ کیا جیسے وہ کوئی چیز اوپر کی طرف پھیر رہے ہوں، اس نے سفیان سے ”ما لک“ کا لفظ صرف ایک مرتبہ سنا تھا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ لوگ تو ایسے تھے ہم ان کے یہاں آئے اور انہوں نے ہمارے

رُکْبَةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نَّكَرًا قَالَ
الْمُؤْمِنُ لَكَ اِنَّكَ تَسْتَطِيعُ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ اِنْ
سَاَلَكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ
بَلَغْتَ مِنَ لَدُنِّي عُذْرًا فَاْتَلَفَا حَتَّى اِذَا آتَيَا
اَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَضَعَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُصَيِّفُوهُمَا
فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ اَنْ يَنْقُضَ مَا بَيْنَهُمَا
اَوْ مَا بَيْنَهُمَا هَكَذَا وَاشار سَفِيَانٌ كَاَنَّهُ يَسْمَعُ
شَيْئًا اِلَى فَوْقِ فَلَمْ يَسْمَعْ سَفِيَانٌ يَذْكُرُ مَا شَاءَ
اِذْ مَرَّةً قَالَ قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطِيعُونَا وَلَمْ
يُضِفِرْنَا اَعْدَاتِ اِلَى حَامِطِهِمْ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتُمْ
عَلَيْهِ اجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْتِي وَبَيْتُكَ مَا بَيْنَكَ
بَيْنَا وَبَيْنَ مَا لَمْ تَسْتَطِيعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ اَلنَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا اَنَّ مُوسَى كَاَنَّهُ صَبَرَ
فَقَضَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا مِنْ خَيْرٍ مِّمَّا قَالَ سَفِيَانٌ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسَى
لَوْ كَانَتْ صَبْرًا لَقَضَّ عَلَيْنَا مِنْ اَمْرِهِمَا وَقَرَأَ
ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا مَعْطُ مَلِكٌ يَا خُذْ كُلَّ سَفِينَةٍ
صَالِحَةٍ غَضَبًا وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَاِفِرًا وَكَانَتْ
اَبْوَالُ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ قَالَ لِي سَفِيَانٌ سَمِعْتَهُ
مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ - قِيلَ لِسَفِيَانٍ حِفْظُهُ
قَبْلَ اَنْ تَسْمَعَهُ مِنْ عَمْرٍو اَوْ تَحَفِظْتَهُ مِنْ اِنْسَانٍ
فَقَالَ مِمَّنْ اتَّحَفِظْتَهُ وَرَوَاهُ اَحَدٌ عَنْ عَمْرٍو
غَيْرِي سَمِعْتُهُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ

میزبانی سے بھی انکار کیا، پھر ان کی دیوار آپ نے ٹھیک کر دی، اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت ان سے لے سکتے تھے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ بس یہاں سے میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہو گئی جن باتوں پر آپ صبر نہیں کر سکتے تھے میں ان کی تاویل و توجہ آپ پر واضح کروں گا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہماری تو یہ خواہش تھی کہ موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی واقعات ہمارے لئے بیان کرتا، سفیان نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے اگر انہوں نے صبر کیا ہوتا تو ان کے مزید واقعات ہمیں معلوم ہوتے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (جسور کی قرأت وراہم کے بجائے) اماہم، ملک یاخذ کل سفینۃ غصباً، پر اصرار ہے۔ اور وہ بچہ (جس کی خضر علیہ السلام نے جان لی تھی) کافر تھا اور اس کے والدین موئن تھے پھر مجھ سے سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دوسرے سنی تھی اور انہیں سے (سن کر) یاد کی تھی سفیان سے کسی نے پوچھا تھا مجھ کیا یہ حدیث آپ نے عمرو بن دینار سے سننے سے پہلے ہی کسی دوسرے شخص سے سن کر (جس سے عمرو بن دینار سے سنی ہو) یاد کی تھی: یاد اس کے بجائے یہ جملہ کہا (تحفظ) من انسان (تک علی بن عبد اللہ کو تھا) تو سفیان نے فرمایا کہ دوسرے کسی شخص سے سن کر میں یاد کرتا، کیا اس حدیث کو عمرو بن دینار کے واسطے سے میرے سوا کسی اور نے بھی روایت کیا ہے؟ میں نے ان سے یہ حدیث دو یا تین مرتبہ سنی تھی اور انہیں سے سن کر یاد کی تھی:

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَحِيُّ عَنْ مَعْرُوفٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "قَدْ خَلَّصَ اللَّهُ جَلَسَ عَلَى كَرَّةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا هِيَ تَهْتَرُ مِنْ خَلْفِهِ خَضِرَاءُ"۔
۴۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ عَنْ مَعْرُوفٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قِيلَ لِبَنِي إِسْرَءِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حَقَّةً" قَبَدُوا فَنَدَحَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا احْبَبْنَا فِي سَعَةِ لَدَا فَجَبَّسَ بُوَيْدٌ (داخل ہوئے اور یہ کہتے ہوئے) "جنتہ فی شجرة" (ایک مہل جملہ)

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَعْرُوفٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قِيلَ لِبَنِي إِسْرَءِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حَقَّةً" قَبَدُوا فَنَدَحَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا احْبَبْنَا فِي سَعَةِ لَدَا فَجَبَّسَ بُوَيْدٌ (داخل ہوئے اور یہ کہتے ہوئے) "جنتہ فی شجرة" (ایک مہل جملہ)

إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا مَا يَسْتَرْ هَذَا النَّسْتَرُ إِلَّا مِنْ «
عِيبٍ يَجْلِدُ بِهِ إِمَامًا بِرِيسٍ وَإِمَامًا أَدْرِيهِ وَإِمَامًا قَدِ
وَاتَّ اللَّهُ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّكَهُ مِمَّا قَالُوا يَسْتَرُ سَتِي
فَخَلَا يَرْمَا وَخَدَّاهُ فَوَضَعَ نِيَابَةً عَلَى الْحَجَرِ ثُمَّ
اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلَى ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَ بِهَا
وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهِ فَأَخَذَ مُوسَى عَصَاهُ
وَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُولُ تَوْبِي حَجَرُ تَوْبِي حَجَرُ
حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَأَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَرَأُوا لَهُ
مُحَرِّيًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ وَابْرَأَهُ مِمَّا يَقُولُونَ
وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ قَلْبَسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ
ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللَّهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ
أَثَرِ ضَوْبِهِ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَدْخَسًا فَنَذَلَتْ قَوْلَهُ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ أَذُوا مُوسَى
فَبَرَأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا
كُوِّنَ عَصَاهُ مَارْنِي لَكِ - بخدا، اس پتھر پر، موسیٰ علیہ السلام کے مارنے کی وجہ سے تین یا چار یا پانچ جگہ نشانات پڑ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ
کے اس ارشاد تم ان کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰ کو اذیت دی تھی، پھر ان کی تہمت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری قرار دیا
اور وہ اللہ کی بارگاہ میں وجیہ اور با عزت تھے۔ میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا ابُو لَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِ اللَّهِ
رَفِيعِي أَنَّ اللَّهَ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَسَمًا فَقَالَ جَلُّ إِنَّ هَذِهِ الْقِسْمَةُ
مَا رِيدَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتَهُ فَغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ
الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى
قَدْ أَوْذَى بَلَاكُنَّ مِنْ هَذَا أَفْصَحًا

فرمائے انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی تھی اور انہوں نے صبر کیا تھا۔

بَابُ - يَعْلَمُونَ عَلَى أَسْمَاءٍ لَهُمْ

متبر - خسران - وليستبروا - يدا مروا -

ما علوا ما غلبوا

جاسکتا تھا۔ بنی اسرائیل کے جو لوگ انہیں اذیت پہنچانے کے درپے
تھے وہ کیوں باز رہ سکتے تھے ان لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ اس درجہ
ستر پوشی کا اہتمام صرف اس لئے ہے کہ ان کے جسم میں عیب ہے
یا برص ہے یا انتفاخ خصیتیں ہے یا پتھر کوئی اور بیماری ہے اور اللہ
تعالیٰ یہ ارادہ کر چکا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کی ان کے ہفتوں سے برات
کرے گا، ایک دن موسیٰ علیہ السلام تنہا غسل کرنے کے لئے آئے اور
ایک پتھر پر اپنے کپڑے (اتار کر رکھ دیئے، پھر غسل کیا جب فارغ
ہوئے تو کپڑے اتھانے کے لئے بڑھے، لیکن پتھر ان کے کپڑوں کے
سمیت بھاگنے لگا (خدا کے حکم سے) موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا
اٹھایا اور پتھر کے پیچھے دوڑے، یہ کہتے ہوئے کہ پتھر میرا کپڑا دے
دے۔ آخر بنی اسرائیل کی ایک جماعت تک پہنچ گئے (بے خبری میں)
ان سب نے آپ کو تنگ دیکھ لیا، اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر
حالت میں! اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی تہمت سے آپ کی
برأت کر دی اب پتھر بھی رک گیا اور آپ نے کپڑا اٹھا کر پہنا، پھر پتھر
کے مارنے کی وجہ سے تین یا چار یا پانچ جگہ نشانات پڑ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ
کے اس ارشاد تم ان کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰ کو اذیت دی تھی، پھر ان کی تہمت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری قرار دیا
اور وہ اللہ کی بارگاہ میں وجیہ اور با عزت تھے۔ میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

۶۲۹۔ ہم سے ابوالوید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی ان سے العمش نے بیان کیا انہوں نے ابوداؤد سے سنا انہوں
نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال) ایک مرتبہ تقسیم کیا ایک شخص نے
کہا کہ یہ ایک ایسی تقسیم ہے جس میں اللہ کی رضا کا کوئی لحاظ نہیں کیا
گیا ہے میں نے ان حضوروں کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس کی
اطلاع دی۔ ان حضوروں نے غصہ ہوئے اور میں نے آپ کے چہرہ مبارک
پر غصے کے آثار دیکھے، پھر فرمایا، اللہ تعالیٰ، موسیٰ علیہ السلام پر رحم

۳۴۱۔ وہ اپنے بتوں کے پاس (ان کی عبادت کے

لئے) آکر بیٹھتے ہیں، متبر کے معنی خسران - وليستبروا

ایمید مروا - ما علوا - ما غلبوا

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا

الليث عن يونس عن ابن شهاب عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نجني الكلبات دان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عليكم بلا مسود منه فياته أطيبه قاتوا كنت ترمي الغنم قال و هل من يتي وقد راعها

باب ۳۳۲۔ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ يَقَوْمِي

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً الْآيَةَ قال أبو العالمة۔ العوان۔ النصف بين، البكر والهامة۔ فاقع۔ صاف۔ لاذقول۔ لم يذبا ثلما العمل۔ تشير الارض۔ ليست بذلول تشير الارض ولا تعمل في العوت مسلمة من العيوب۔ لاشية۔ بياض صفراء ان شئت سواد۔ ويقال صفراء كقوله جمالات صفراء اراكم اختلفتم

سکتے ہیں اور (اپنے معنی مشہور پر بھی محمول ہو سکتا ہے یعنی) زرد۔ جیسے جمالات صفریں۔ فادار اٹھ

بمعنی فاختلفتم

باب ۳۳۳۔ وَفَاةَ مُوسَىٰ وَذَكَرَ مَا بَعْدَ ۵

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عبد الزراق اخبرنا معمر عن ابن طاووس عن ابيه عن ابي هويرة رضي الله عنه قال ارسل ملك الموت الى موسى عليهما السلام فلما جاءه منكه فَرَجَعَ الى رَبِّهِ فَقَالَ ارسلني الى عبد لا يزيد الموت۔ قال ارجع اليه فقل له يضع يده على متن ثور فلا بما غطت يده بكل مشعرة سنة قال اي رب ثم ماذا قال ثم الموت قال فالان قال فسال الله ان يدينه

۴۳۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے

حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مصر میں تھے) یلو کے پھل توڑنے لگے، اُن حضورؐ نے فرمایا کہ جو سیاہ ہو گئے ہوں انہیں توڑو، کیونکہ وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے، صحابہؓ نے عرض کیا کیا اُن حضورؐ نے کبھی بکریاں چرائی ہیں؟ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں

۳۳۲۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ

تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو، آخرت تک ابو العالیہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں لفظ) العوان نوبوان اور بوڑھے کے درمیان کے معنی میں ہے۔ فاقع، بمعنی صاف، لاذقول، یعنی جسے کام نہ ڈھال اور لاغزہ کر دیا ہو۔ تشير الارض یعنی وہ اتنی کمزور نہ ہو کہ نہ زمین جوت کے اور نہ کھیتی باڑی کے کام کی ہو۔ مسلمة یعنی عیوب سے پاک ہو، لاشیئة، یعنی سفیدی (نہ ہو) صفراء اگر تم چاہو تو اس کے معنی سیاہ کے بھی ہو سکتے ہیں اور (اپنے معنی مشہور پر بھی محمول ہو سکتا ہے یعنی) زرد۔ جیسے جمالات صفریں۔ فادار اٹھ

بمعنی فاختلفتم

باب ۳۳۳۔ وفات موسیٰ علیہ السلام کی وفات اور ان کے بعد کے حالات

۴۳۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الزراق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی انہیں ابن طاووس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت علیہ السلام کو بھیجا جب ملک الموت، موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ نے اسے چائنا مارا کیونکہ انسان کی صورت میں آئے تھے، ملک الموت، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے اپنے ایک ایسے بندے کے پاس مجھے بھیجا جو موت کے لئے تیار نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، کہ دوبارہ ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ: پناہ مانگو کسی پیل کی پلیٹ پر

من الارض المقدسة زميسة بحجر قال ابوهريرة
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كنت
ثمة لآريتكم قبورا الى جانب القطر تحت
الكثيب الاخضر قال واخبرنا معمر عن همام
حدثنا ابوهريرة عن النبي صلى الله عليه
وسلم نحوه ۛ

رکھیں ان کے ہاتھ میں جتنے بال اس کے آجائیں اس کے ہر بال کے
بدلے میں ایک سال کی عمر نہیں دی جائے گی (ملک الموت دوبارہ
آئے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سنایا) موسیٰ علیہ السلام بولے، اے رب!
پھر اس کے بعد کیا ہو گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر موت ہے موسیٰ علیہ
السلام نے عرض کیا کہ ابھی کیوں نہ آجائے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ پھر موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ بیت المقدس
سے مجھے اتنا قریب کر دیا جائے کہ (جہاں ان کی قبر ہو وہاں سے) اگر کوئی پتھر پھینکے والا پھینکے تو بیت المقدس تک پہنچ سکے۔ ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں وہاں موجود ہوتا تو نہیں ان کی قبر دکھاتا، راستے کے کنارے
ریت کے سرخ ٹیلے کے نیچے، بعد الزاق بن ہمام نے بیان کیا، اور ہمیں معمر نے خبر دی انہیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ نے حدیث بیان کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے، اسی طرح ۛ

۴۳۲- حَدَّثَنَا ابُو اليمان اخبرنا شعيب
عن الزهري قال اخبرني ابوسلمة بن عبد الرحمن
وسعيد ابن المسيب ان اباهريرة رضى الله عنه
قال استب رجل من المسلمين ورجل من
اليهود فقال المسلم - والذي اصطفى محمدا
صلى الله عليه وسلم على العالمين في قسم
يقسم بيا، فقال اليهودي - والذي اصطفى
موسى على العالمين فرفع المساحد عند ذلك
يدا فلطم اليهودي فذهب اليهودي الى
النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره الذي
كان من امرة وامر المسلم فقال لا تخبر
وفي عالى موسى قيات الناس يصعقون فاكون
اول من يفيق فاذا موسى باطش بجانب
العرش فلا ادري اكان فيمن صعب فاقاق
قبلي اوكان يمين استثنى الله ۛ

۴۳۲- ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے
خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور
سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ مسلمانوں کی جماعت کے ایک فرد اور یہودیوں سے ایک
شخص کا باہم جھگڑا ہوا، مسلمانوں نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا میں برگزیدہ بنایا، قسم کھاتے
ہوئے انہوں نے یہ جملہ کہا اس پر یہودی نے کہا قسم اس ذات کی
جس نے موسیٰ علیہ السلام کو ساری دنیا میں برگزیدہ بنایا اس پر
مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو پتھر مار دیا۔ یہودی، نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے اور مسلمان
کے معاملے کی آپ کو اطلاع دی آپ حضور نے اسی موقع پر فرمایا
تفقا کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دیا کرو، لوگ قیامت کے
دن بے ہوش کر دیئے جائیں گے اور سب سے پہلے میں ہوش میں
آؤں گا، پھر دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے
ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ بھی بے ہوش ہونے والوں میں تھے
اور مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آگئے تھے یا انہیں اللہ تعالیٰ نے بے ہوش ہونے والوں میں ہی نہیں رکھا تھا ۛ

۴۳۳- حَدَّثَنَا عبد العزيز بن عبد الله
حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب
عن حميد بن عبد الرحمن ان اباهريرة قال

۴۳۳- ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان
سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے
ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰؑ اور آدم علیہ السلام نے آپس میں بحث کی (آسمان پر) موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ آپ آدم ہیں (علیہ السلام تمام انسانوں کے جدا جدا اور عظیم المرتبت پیغمبر جنہیں ان کی انعام نے جنت سے نکالا تھا) آدم علیہ السلام نے فرمایا اور آپ موسیٰ ہیں (علیہ السلام) کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام سے نوازا، پھر بھی آپ مجھے ایک ایسے معاملے پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے پہلے مقدر کر دیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چنانچہ آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے انھیں مورتے یہ جملہ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اختبَر آدم وموسى فقال له موسى انت آدم الذى اخرجك خيطيتك من الجنة فقال له آدم انت موسى الذى اصطفاك الله برسالاته ويكلمه ثم تلو منى على امر قدار على قبل ان اخلق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فحجج آدم موسى موتين ؛

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مسددٌ حدثنا حصين بن نسير عن حصين بن عبد الرحمن عن سعيد بن جبيرة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال خرج علينا النبي صلى الله عليه وسلم يترما قال عرفت على الامم ورايت سوادا كثيرا سدا الا فتى فقل هذا موسى في قومه ؛

۴۳۷۔ باب قول الله تعالى وضوبت الله مثلاً ليدنين ائمة امراء فرعون الى قوله وكانت من القانيتين ؛ ۴۳۸۔ حَدَّثَنَا يخی بن جعفر حدثنا وكيع عن شعبة عن عمرو بن مرة عن مرة الهمداني عن ابي موسى رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء الا ايسية امرأة فرعون ومريم بنت عمران وارت فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام ؛

۴۳۹۔ باب ان قارون كان من قوم موسى الآية۔ لتنوء لتثقل قال

۴۳۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حصین بن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن عبد الرحمن نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میرے سامنے تمام امتیں لائی گئیں اور میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی جماعت افق پر محیط ہے، پھر بتایا گیا کہ یہ موسیٰ ہیں اپنی قوم کے ساتھ ؛

۴۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ایمان والوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرعون کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِنِينَ" تک ؛ ۴۳۸۔ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے

حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے ہمدانی نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردوں میں سے تو بہت کامل اچھے، لیکن عورتوں میں فرعون کی بیوی اسیہ رضی اللہ عنہا اور مریم بنت عمران علیہ السلام کے سوا اور کوئی کامل نہیں پیدا ہوئی اور عورتوں پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی۔

۴۳۹۔ "بے شک قارون، موسیٰؑ کی قوم کا ایک فرد تھا"۔ (آیت میں) لتنوء یعنی لتثقل

ابن عباس اولی القوة۔ لایرفہا العصبۃ
من الرجال یقال الفرحین۔ المرحین
ویکان اللہ مثل آتہ تَرَآتِ اللہ یَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ یَشَاءُ وَیَقْدِرُ۔ وَیُؤَمِّمُ
علیہ وَیُضِیْقُ :

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اولی القوة کی تفسیر میں فرمایا
کہ اس کی کجیوں کو لوگوں کی ایک پوری جماعت بھی نہ
اٹھا پاتی تھی، المرحین بمعنی المرحین، وَیَبْسُطُ
الرِّزْقَ آتِ کی طرح ہے۔ اللہ بے سطر الرزق لمن
یشاء دینقدر بمعنی کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ
جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں وسعت پیدا کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگی پیدا کر دیتا ہے :

باب ۳۳۵۔ وَآلِی مَدِیْنِ أَخَاہُمْ شُعْبَا
إِلِی اہل مدین لان ملین یلدا و مثلہ و اسال
القریۃ۔ و اسال العیر یعنی اہل القریۃ
و اہل العیر واء کھ ظہریّا تکر یلتفروا
الیہ یقال۔ اذ التمر یقض حاجتہ ظہرت
حاجتی وجعلتہنی ظہریّا۔ قال النضر بن انا
تَاخُذُ مَعَلَّکَ دَابَّةً اَوْ دَعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ
مَكَانَتَهُمْ و مکانہم واحد یغفوا یغیشوا
یا یثسن۔ یحزن اسی احزن و قال الحسن
انک لانت الحکیم الرشید یستہزئون
و قال مجاہد۔ لیکۃ الایکۃ۔ یوم الظلۃ
الظلال الغمام العذاب علیہم :

۳۳۵۔ والی مدین اخاھم شعبا سے
اہل مدین مراد ہیں کیوں کہ مدین ایک شہر تھا اور مدین
واوں کی طرف ان کے بھائی شعیب نبی بنا کر بھیجے گئے۔
اسی طرح واسال القریۃ اور واسال العیر سے اہل
قریہ اور اہل عیر مراد ہیں۔ وراکھ ظہریا یعنی ان کی طرف
انہوں نے کوئی توجہ نہ کی۔ جب کوئی کسی کی ضرورت پوری
نہ کر سکے تو کہتے ہیں۔ ظہرت حاجتی اور جعلتہنی ظہریا
امام بخاری نے فرمایا کہ الظہری یہ ہے کہ تم اپنے ساتھ
کوئی چھو پایہ یا برتن رکھو جس سے تمہیں مدد حاصل ہوتی
رہے مکانتھم اور مکانھم ایک چیز ہے یغفوا
بمعنی یغیشوا یا یثسن بمعنی یحزن۔ آجسی بمعنی
احزن اور حسن نے فرمایا کہ انک لانت الحکیم
الرشید کہہ کر وہ ان کا مذاق بنایا کرتے تھے۔ مجاہد نے فرمایا کہ لیکۃ اور الایکۃ ہم معنی ہیں۔ یوم الظلۃ سے
مراد یہ ہے کہ عذاب کے بادلوں نے ان پر (سایہ ڈالنا تھا) :

باب ۳۳۶۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَآلِی یُونُسَ
لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِلِی قَوْلِهِ وَهُوَ مَلِیْمٌ
قال مجاہد مذنب المشحون الموقر
فَلَوْلَا اَنَّهُ کَانَ مِنَ الْمُسْتَجِیْبِ الْاِیۃ
فَلَمَّا نَاہُ بِالْعَرَاءِ بِوَجْهِ الْاَرْضِ وَهَرَّ
مَقِیْمٌ وَابْتَنَّا عَلَیْہِ شَجَرۃً مِّنْ
یَقِطِیْنِ مِنْ غِیْر ذَاتِ اَصْلِ الدَّبَابِ
و دجوحہ وَاَرْسَلْنَاهُ اِلِی مَا شِئَ الْاَنْفِ
اَوْ یَزِیْدُ ذَنْ قَامُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ اِلٰی

۳۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور بے شک یونس رسولوں
میں سے تھے“ ارشاد خداوندی ”وہو ملیم“ تک
مجاہد نے فرمایا کہ (ملیم بمعنی) مذنب ہے المشحون
بمعنی الموقر پس اگر وہ اللہ کی تسبیح پڑھنے والے نہ
ہوتے ”الآیۃ فنبذناہ بالعراء (میں العراء سے مراد)
زمین (خشکی کا علاقہ) ہے (یعنی ہم نے ان کو خشکی پر
ڈال دیا اور وہ ڈھال تھے اور ہم نے ان کے قریب
بغیر تنے کا ایک پودا جیسے کدو وغیرہ پیدا کر دیا تھا اور
ہم نے انہیں ایک لاکھ یا اس سے زیادہ آدمیوں کے

حِينَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحَوْتَ إِذْ نَادَى
وَهُوَ مَكْظُومٌ كَيْفَ نَمُّهُ وَهُوَ مَغْمُومٌ ۝

ر ر ر ر ر ر ر ر ر

پاس بھیجا۔ چنانچہ وہ لوگ ایمان لائے اور ہم نے ایک مدت تک انہیں نفع اٹھانے کا موقعہ دیا اور اسے محمد اصلی اللہ علیہ وسلم آپ صاحبِ جوت (یونس) علیہ السلام کی طرح نہ ہو جائے کہ جب انہوں نے اچھلی کے پریٹ سے مغموم حالت میں اللہ تعالیٰ کو بگارا "آیت میں

مکظوم اکظیم کے معنی میں ہے۔ یعنی مغموم۔

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مسدد وحدثنا يحيى عن

سفيان قال حدثني الاعمش . حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ

حَدَّثَنَا سفيان عن الاعمش عن ابى واثل .

عن عبد الله رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عن النبي صَلَّى اللَّهُ

عليه وسلم قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ

يُونُسَ زَادَ مُسَدَّدٌ وَيُونُسُ بْنُ مَتَّى ۝

۴۳۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے بیان کیا کہ مجھ سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص میرے متعلق یہ نہ کہے کہ میں یونس علیہ السلام سے بہتر ہوں، مسدد نے اس اضافہ کے ساتھ روایت کی ہے کہ یونس بن متی ۝

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا حفص بن عمرو حدثنا شعبة

عن قتادة عن ابى العالىة عن ابن عباس رَضِيَ

الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَا يَنْبَغِي يَعْبُدُ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ

مَتَّى وَلِسْبَهُ إِلَى أَبِيهِ ۝

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا يحيى بن بكير عن الليث

عن عبد العزيز بن ابى سلمة عن عبد الله بن

الفضل عن الاسود عن ابى هريرة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْرِضُ سَلْعَةً أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا

مَرَّهَا فَقَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفَىٰ مُوسَىٰ عَلَىٰ الْبَشَرِ

فَسَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَامَ فَلَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ

تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَىٰ مُوسَىٰ عَلَىٰ الْبَشَرِ وَالنَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَنَذَّابُ إِلَيْهِ

فَقَالَ أبا القاسمِ إِنِّي لِي ذِمَّةٌ وَعَمَّدًا فَمَا بَالُكَ

فَلَانَ لَطْمُكَ وَجْهِي فَقَالَ لَمْ لَطَمْتُ وَجْهَهُ

فَنَذَّكَرَا فَقَضَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَتَّى رَأَيْتُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَفْصَلُوا بَيْنَ أَنْبِيََاءِ

۴۳۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے ابو العالیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لئے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متی سے بہتر قرار دے، آپ نے ان کے والد کی طرف منسوب کر کے ان کا نام لیا تھا،

۴۳۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے

ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے، ان سے عبد اللہ بن فضل نے ان

سے اسود نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک

مرتبہ ایک یہودی اپنا سامان دکھا رہا تھا (لوگوں کو بیچنے کے لئے)

لیکن اسے اس کی جو قیمت دی گئی اس پر وہ راضی نہ تھا، اس لئے

کہنے لگا کہ ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام

انسانوں میں برگزیدہ قرار دیا یہ جملہ ایک انصاری صحابی نے سن لیا

اور کھڑے ہو کر انہوں نے ایک تپڑ اس کے منہ پر مارا اور کہا، نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں بھی موجود ہیں اور تم اس طرح قسم کھاتے

ہو کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں میں

برگزیدہ قرار دیا اس پر وہ یہودی اس حضور کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور کہا، اے ابوقاسم! میرا مسلمانوں کے ساتھ امن و صلح

کا عہد و پیمان ہے، پھر نرلاں شخص کا کیا حال ہو گا (جو مسلمان ہے اور) اس نے میرے منہ پر چائنا مارا ہے آں حضورؐ نے صبحانی سے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر کیوں چائنا مارا تھا؟ انہوں نے وجہ میان کی تو آنحضورؐ غصے ہو گئے اور غصہ کے آثار چہرہ مبارک پر نمایاں ہو گئے پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں باہم ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو، جب صور پھونکا جائے گا، تو آسمان وزمین کی تمام مخلوق پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی سو ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر دوسرے مرتبہ صور پھونکا جائیگا اور سب سے پہلے مجھے اٹھایا جائے گا، لیکن میں دیکھوں گا موسیٰ علیہ السلام عرش پر کھڑے ہوئے کھڑے ہوں گے، اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ انہیں طور کی بے ہوشی کا بدلہ دیا گیا تھا یا مجھ سے بھی پہلے ان کی بے ہوشی ختم کر دی گئی تھی اور میں تو یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ کوئی شخص یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے؟

اللّٰهِ فَاِنَّهُ يُنْفَخُ فِي السُّمُورِ فَيَصْبَعُنْ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الْاُخْرٰى فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوسٰى اَخِذَ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِ اَحْوَسِبُ بِصُنْعِهِ يَوْمَ النُّظُوْرِ اَمْ بُعِثَ قَبْلِيْ وَلَا اَقُوْلُ اِنْ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتٰى ؟

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا ابُو الْوَلَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعْتُ حَمِيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِيَعْقِدَ اَنْ يَقُوْلَ اَنْ يَقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتٰى ؟

۴۳۹۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن ابراہیم نے، انہوں نے حمید بن عبد الرحمن سے سنا اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہوں؟

۴۳۹۔ وَاسْأَلْتُهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَافِظَةً الْبَحْرِ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدَوْنَ - يَجَاوِزُوْنَ فِي السَّبْتِ - اِذْ تَأْتِيْهِمْ حَيْثَمَا هُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ مُّثَرَّجًا، شَوَارِعُ الدِّيَارِ قَوْلُهُمْ كَوْنُوا قِرْدَةً خَاسِثِيْنَ :

۴۳۹۔ اور ان سے اس بستی کے متعلق پوچھے جو دریا کے کنارے تھی "اذ یعدون فی السبت" (میں یعدون) یعدون کے معنی میں ہے یعنی سبت کے دن انہوں نے حد سے تجاوز کیا "جب سبت کے دن ان کی چھلیاں ان کے گھٹ پر آجاتی تھیں" شوارع بمعنی شوارع۔

بَاب ۳۳ - وَاسْأَلْتُهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَافِظَةً الْبَحْرِ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدَوْنَ - يَجَاوِزُوْنَ فِي السَّبْتِ - اِذْ تَأْتِيْهِمْ حَيْثَمَا هُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ مُّثَرَّجًا، شَوَارِعُ الدِّيَارِ قَوْلُهُمْ كَوْنُوا قِرْدَةً خَاسِثِيْنَ :

اللہ تعالیٰ کے ارشاد "کوئو قردۃ خاسثین" تک۔

۴۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہی ہم نے داؤد علیہ السلام کو زبور"۔ الزبور بمعنی الکتب اس کا واحد زبور ہے زبور بمعنی کتبت۔ اور بے شک ہم نے داؤد کو اپنے پاس سے فضل دیا تھا اور ہم نے کہا تھا کہ اے پہاڑ! ان کے ساتھ تسبیح پڑھا کہ "مجاہد نے فرمایا کہ (آؤ بی معہ معنی) سبھی معہ ہے۔ اور پرندوں کو بھی (ہم نے ان کے ساتھ تسبیح پڑھنے کا حکم دیا تھا) اور وہ ہے کو ان کے لئے نرم کیا تھا کہ اس سے زمین بنائیں".....

بَاب ۳۸ - قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاتَيْنَا دَاوُدَ ذُبُرًا الزَّبْر - الْكُتُبِ وَاحِدُهَا زَبْرٌ زَبْرَتٌ - كَتَبْتُ - وَلَقَدْ اَتَيْنَا دَاوُدَ مِنْ اَفْضَلَا يَا جِبَالِ اَوْبٰى مَعَهُ - قَالَ مَجَاهِدٌ سَبْعِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ وَالنَّاسُ الْعَبْدُ اِنَّ اَعْمَلَ سَابِقَاتِ - الدَّرَجَةِ وَقَدَرُ فِي الشَّرِّ دَسَامِيْرٍ وَالْحَلَقُ وَلَا يَدُقُ الْمَسَارَ فَيَتَسَلَّلُ وَلَا يُعْظَمُ

سابغات بمعنی دروہ " اور بنانے میں ایک خاص انداز رکھو، (یعنی زرہ کی) کیلوں اور خلق بنانے میں، یعنی کیلوں کو اتنا باریک بھی نہ کر دو کہ ڈھیل ہو جائیں اور نہ اتنی بڑی ہوں کہ حلقہ ٹوٹ جائے۔ " اور اچھے عمل کرو ابے

نَفِصِمُمْ۔ وَاعْتَمِلُوا صَالِحًا اِنِّ بِيَا
تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ :

شک تم جو عمل کرو گے میں اسے دیکھ رہا ہوں۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

عبد الوزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابی هريرة
رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قَالَ خُفِيفٌ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْآنُ كَمَا
يَا مَرْيَدًا بِهِ فَتَسْرُجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ
تَسْرُجَ ذَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مَنْ عَمِلَ يَدًا۔ رَوَاهُ
موسى بن عقیبة عن صفوان عن عطاء بن
یسار عن هريرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا

اللیث عن عقیل عن ابن شہاب ان سعید
بن المسیب اخبرنا وابا سلمة بن عبد الرحمن
ان عبد الله بن عمرو رضی اللہ عنہما قال اخبر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ ا فی اقول واللہ لا
مؤمن الثَّهَّارُ وَلَا قَوْمٌ اَلَّيْلَ مَا عَشْتُ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ
الَّذِی تَقُولُ وَاللّٰهُ لَا مَوْمِنَ الثَّهَّارُ وَلَا قَوْمٌ اَلَّيْلَ
مَا عَشْتُ قُلْتُ قَدْ قُلْتَهُ قَالَ اِنَّكَ لَا
تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمُّوا فِطْرَتَكُمْ وَلَمْ يَصُومُوا مِنْ
الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا
وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الْمَدَّهِ فَقُلْتُ اِنِّ اُطِيقُ
اَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا
وَافْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ اِنِّ اُطِيقُ اَفْضَلَ مِنْ
ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَافْطِرْ يَوْمًا وَذَلِكَ صِيَامُ
دَاوُدَ وَهُوَ عَذْلُ الصِّيَامِ قُلْتُ اِنِّ اُطِيقُ اَفْضَلَ

۴۴۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق
نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی انہیں ہمام نے اور انہیں
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، داؤد
علیہ السلام کے لئے قرآن (یعنی زبور) کی قرات بہت آسان کر دی گئی
تھی، چنانچہ وہ اپنی سواری پر زین کسے کا حکم دیتے تھے اور زین
کسی جگہ سے پہلے ہی پوری زبور کی تلاوت کر لیتے تھے اور آپ صرف
اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے اس کی روایت موسیٰ بن عقیبة نے
کی ان سے صفوان نے، ان سے عطاء بن یسار نے، ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے :

۴۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث
بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب
اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ میں
نے کہا ہے کہ خدا کی قسم، جب تک زندہ رہوں گا دن کے روزے رکھوں
گا اور رات بھر عبادت میں گزار دوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہیں نے یہ کہا ہے کہ خدا کی قسم جب
تک زندہ رہوں گا دن کے روزے رکھوں گا اور رات بھر عبادت میں
گزاروں گا؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں میں نے یہ جملہ کہا تھا آن حضور
نے فرمایا کہ تم اسے نبھا نہیں سکو گے اس لئے روزہ بھی رکھا کرو، اور
بغیر روزے کے بھی رکھا کرو، اور رات میں بھی عبادت کیا کرو اور سویا
بھی کرو، ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھا کرو کیونکہ ہر مہینے کی بار بار وہی
گنا ملتا ہے، اس طرح روزے کا یہ طریقہ بھی (ثواب کے اعتبار سے)
زندگی بھر کے روزے جیسا ہو جائے گا میں نے عرض کی کہ میں اس سے
افضل طریقہ کی طاقت رکھتا ہوں، یا رسول اللہ! آن حضور نے اس
پر فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھا کرو اور دو دن بغیر روزے کے رہا

منہ یا رسول اللہ قال لا افضل من ذلک : کہو۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، میں اس سے بھی افضل طریقہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھا کرو، اور ایک دن روزہ کھنچو (یعنی روزہ رکھ کر روزے کا طریقہ بھی یہی تھا اور یہی سب سے افضل طریقہ ہے میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں اس سے بھی افضل طریقہ کی طاقت رکھتا ہوں لیکن اُن حضورؐ نے فرمایا کہ اس سے افضل اور کوئی طریقہ نہیں۔

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا خُلاَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَسَعَرُ حَدَّثَنَا جَبِيبُ بْنُ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَنْبَأَنَّكَ تَقْوِي الْمَلِئِلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ فَقُلْتَ نَعَمْ فَقَالَ تَبِأَنَّكَ إِذَا تَعَلَّكَ ذَلِكَ هَجَمْتَ الْعَيْنُ وَفُتِنَتْ النَّفْسُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ أَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ كُتِلْتُ إني أجدني قال مسعر يعني قوله قال فصوم صومه داود عليه السلام وكان يصوم يومًا ويفطر يومًا ولا يفطر إلا آتي : ہم سے خُلاَّد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے مسعر نے حدیث بیان کی ان سے جبیب بن ابی ثابت سے ابی العباس نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے رہو اور دن میں (روزانہ) روزے رکھتے رہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ اُن حضورؐ نے فرمایا، لیکن اگر تم اسی طرح کرتے رہو تو تمہاری آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور تمہارا جی اکتا جائے گا، ہر مہینے میں تین دن روزے رکھا کرو کہ یہی (ثواب کے اعتبار سے) زندگی بھر کا روزہ ہے یا (آپؐ نے فرمایا کہ زندگی بھر کے روزے کی طرح ہے میں نے عرض کی کہ اپنے میں، میں محسوس کرتا ہوں، مسعر نے بیان کیا کہ آپؐ کی مراد قوت سے تھی، اُن حضورؐ نے فرمایا کہ پھر داؤد علیہ السلام کے روزے کی طرح روزے رکھا کرو آپؐ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن بغیر روزے کے رہا کرتے تھے اور دشمن سے ڈھبیز ہو جاتی تو راہ فرار نہیں اختیار کرتے تھے :

باب ۳۵۔ أحب الصلاة إلى الله ، صلاة داود وأحب الصيام إلى الله صيام داود كان ينام نصف الليل ويقوم ثلثة وینام سدا سہ ویصوم یومًا ویفطر یومًا قال علی وهو قول عائشة ما الفاعل اسحر عندی إلا نائیًا :

دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن بغیر روزے کے رہا کرتے تھے۔ علی نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اسی کے متعلق فرمایا تھا کہ جب بھی سحر کے وقت میرے یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود رہے تو سوئے ہوئے

ہوتے تھے :

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ لِي : ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار سے، ان سے عمرو بن اوس ثقفی نے، انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا، آپؐ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آحب الیقینام
 اِنِ اللہ صیامہ داؤد کا تَ یَصُومُ یَوْمَہ وَّ یُفْطِرُ
 یَوْمًا وَّ اَحَبُّ الصَّلَاۃِ اِلَی اللہ صَلَاۃُ داؤد کا تَ
 یَتَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَ یَقُومُ ثُلُثَہ وَّ یَتَامُ سُدُسَہ
 طریقہ داؤد علیہ السلام کی نماز کا طریقہ ہے آپ اڑھی رات تک سوتے تھے اور ایک تہائی حصے میں عبادت کرتے تھے پھر بقیہ چھ حصے میں بھی سوتے تھے۔

۳۴۰۔ اور یاد رکھیے ہمارے بندے داؤد بڑی قوت دل کے
 کو، وہ بڑے رجوع کرنے والے تھے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد، وَ
 فَصَّلَ الْخُطَابَ (فیصلہ کرنے والی تقریر ہم نے انہیں عطا
 کی تھی، تک مجاہد نے فرمایا، فصل الخطاب سے مراد فیصلہ
 کی سوجھ بوجھ ہے، وَلَا تَشْطِطْ یعنی بے انصافی نہ کیجئے اور
 ہمیں سیدھی راہ بتا دیجئے۔ یہ شخص میرا بھائی ہے اس کے
 ننانوے نوحۃ (دنبیاں) ہیں، عورت کے لئے بھی نوحۃ
 کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور نوحۃ بکری کو بھی کہتے ہیں
 ”اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے سو یہ کہتا ہے وہ بھی
 مجھ کو دے ڈال یہ کھلھا ذکویا کی طرح ہے بمعنی ضہا
 ”اور گفتگو میں مجھے دہاتا ہے۔ داؤد نے کہا کہ اس نے تیری
 دنبی اپنی دنبیوں میں ملائے کی درخواست کر کے واقعی تجھ
 پر ظلم کیا اور اکثر شرکادیوں ہی ایک دوسرے پر زیادتی کرتے
 ہیں، اللہ تعالیٰ کے ارشاد، اِنَّمَا فَتَنَّاهُ، تک۔ ابن عباس
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دَفَنَّاہُ کے معنی ہیں، ہم نے ان
 کا امتحان کیا، عمر رضی اللہ عنہ اس کی قرأت تاؤ کی تشدید کے ساتھ دَفَنَّاہُ کیا کرتے تھے ”سوا انہوں نے اپنے پروردگار کے

بَاب ۳۴۱۔ وَ اذْکُرْ بَعْدَ تَاوِیْدَ الْاَیْدِ
 اِنَّہٗ اَذَابُ اِلٰی قَوْلہ وَ فَصَّلَ الْخُطَابَ
 قَالَ مجاہد الفہم فی النقصاء۔ وَلَا تَشْطِطْ
 لَا تُسْرِفْ۔ وَاَعِدْ فِی اِلٰی سَوَاءِ الصَّوَاطِیْقِ
 هَذَا اَخْبٰی لَہٗ تَسْمُ وَ تَسْعُوْنَ نَجْعَہٗ یَقَالُ
 لِلْمِرَاۃِ نَجْعَہٗ۔ وِیْقَالُ لَہَا یَضَاۃٌ وَّلٰی
 تَعْجَۃٌ وَّ اَحَدَۃٌ فَقَالَ الْفَلِیْہِمَا مِثْلُ وَّ
 کَفَلِہَا ذَکْرٰیَا ضَمَّہَا۔ وِعَزَّی غَلْبَنِی صَارَ
 اَعَزَّ مِیْنِ۔ اَعَزَّزَہ۔ جَعَلَتْہٗ عَزِیْزًا
 فِی الْخُطَابِ یَقَالُ الْمَحَادَرَةُ قَالَ لَقَدْ ظَلَمْتُکَ
 بِسُؤَالِی تَعَجَّلْتُکَ اِلٰی یُعَاجِہُ وَاِنَّ کِثِیْرًا
 مِنْ الْخُلَطَّاءِ الشُّرَکَآءِ یُبْغِی اِلٰی قَوْلہ
 اِنَّمَا فَتَنَّاهُ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَخْبَرَنَا
 وَ قَرَأَ عُمَرُ قَتْنَاہُ بِتَشْدِیْدِ التَّاءِ فَاسْتَفْزَرَ
 رَبَّہٗ وَ تَخَوَّرَ اِلَیَّ وَ اَنَابَ
 کا امتحان کیا، عمر رضی اللہ عنہ اس کی قرأت تاؤ کی تشدید کے ساتھ دَفَنَّاہُ کیا کرتے تھے ”سوا انہوں نے اپنے پروردگار کے

۳۴۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے سہل بن یوسف نے روایت
 بیان کی کہا کہ میں نے، النعمان سے سنا، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ میں نے
 ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا میں سورہ ص میں سجدہ کیا کر دل؟
 تو آپ نے آیت ”وَمَنْ ذَرِیَّتَهُ دَاوُدَ وَ سُلَیْمٰنَ“ کی تلاوت کی ”قبہدام
 اقتدا“ تک۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ
 یوسف قَالَ سَمِعْتُ اَبَاہُ عَنْ مِجَاجِہٖ قَالَ قُلْتُ
 لَا بِنِ عَبَّاسٍ اَسْجَدُ فِی ص فَنَقَرَا وَمِنْ ذَرِیَّتِہٖ دَاوُدَ
 وَ سُلَیْمٰنَ حَتّٰی اِنِّیْ فَبِہْدِ اِہْمَا قَتْنَاہُ فَقَالَ نَبِیْکُمْ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اُمَرَ اَنْ یُقْتَدٰی بِہِمَا
 میں سے تھے جنہیں انبیاء علیہم السلام کی اقتداء کا حکم تھا۔

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عَكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ مِنْ عَزَائِدِ سَجْدَةٍ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا؛

۴۴۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب بن عکرمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سورۃ ص کا سجدہ ضروری نہیں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سورۃ میں سجدہ کرتے دیکھا ہے ۴

بَابُ مِثْلِ - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ الرَّاجِعُ الْمُنِيبُ . وَقَوْلُهُ هَبْ لِي مِنْكَ لَآ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي وَقَوْلُهُ وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْثِ سُلَيْمَانَ وَ لِسُلَيْمَانَ الرِّيحُ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ . إِذْ بَالَ عَيْنِ الْحَدِيدِ . وَمِنْ الْجَنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَى قَوْلِهِ مَنْ مَحَارِبٍ قَالَ مَجَاهِدٌ بَنِيَانٌ مَا دُونَ الْقَصُورِ . وَتَمَائِيلٌ وَجَفَّانٌ كَالْجَوَابِ كَالْحَيَاضِ لَلَّابِلُ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ . كَالْجَوَابَةِ مِنَ الْأَرْضِ . وَقَدْ وَرَّاسِيَاتُ إِلَى قَوْلِ الشُّكُورِ قَلَمًا قَضِينَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةٌ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ فَلَمَّا خِرَ الْوَالِي قَوْلُهُ الْمُهَيَّن . حَبِ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ بِي فَطْفَقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ . يَسْمَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَغَرَائِبَهَا . الْأَصْفَادُ . الْوَشَاقُ . قَالَ مَجَاهِدُ الصَّافَاتُ مَقْفَرُ الْفَرَسِ رَفَعَ أَحَدِي رَجْلَيْهِ حَتَّى تَكُونَ عَلَى طَرَفِ الْحَافِرِ الْجِيَادُ . السَّرَاعُ جَسَدًا شَيْطَانًا رَخَاءُ طَبِئَةً . حَيْثُ أَصَابَ . حَيْثُ شَاءَ فَا مَنَّ . أَعْطَى . بَغَيْرِ حَسَابٍ . بَغَيْرِ حَرْجٍ

۳۴۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا، وہ بہت اچھے بندے تھے وہ بہت رجوع ہونے والے تھے ۴۔
الراجع۔ بمعنی المنیب اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ سلیمان علیہ السلام نے دعا کی مجھے ایسی سلطنت دیجئے کہ میرے سوا کسی کو میسر نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور یہ لوگ پیچھے لگ گئے اس علم کے جو سلیمان کی بادشاہت میں شہدیان پڑھا کرتے تھے اور دہم نے سلیمان کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا کہ اس کی صبح کی منزل ہمینہ بھر کی ہوتی اور اس کی شام کی منزل ہمینہ بھر کی ہوتی اور ہم نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور اسلنا عین القطر بمعنی اذبالہ عین الحديد ہے اور جنات میں کچھ وہ تھے جو ان کے آگے ان کے پروردگار کے حکم سے خوب کام کرتے تھے ارشاد من محارب تک مجاہد نے فرمایا کہ محارب سے مراد بڑی عمارتیں ہیں جو محلات سے چھوٹی ہوں اور مجھے اور لکن جیسے حوض جیسے اونٹوں کے لئے حوض ہوا کرتے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جیسے زمین میں گڑھے (بڑے بڑے) ہوا کرتے ہیں اور (بڑی بڑی) اجمی ہوئی دیگیں ارشاد الشکور تک پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم جاری کر دیا تو کسی چیز نے ان کی موت کا پتہ نہ دیا بجز ایک زمین کے کڑے کے کہ وہ سلیمان کے عصا کو کھاتا رہا سو جب وہ گر پڑے تب جنات پر حقیقت واضح ہوئی اللہ تعالیٰ کے ارشاد المہین تک سلیمان کہنے لگے کہ میں اس مال کی محبت میں پروردگار کی یاد سے غافل ہو گیا پھر آپ ان کی پندگیوں اور گردنوں

پر ہاتھ پھرنے لگے، یعنی گھوڑوں کے ایال اور ان کی کوئی نہیں کاٹنے لگے (یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے) (الاصفاد
بمعنی الموثاق۔ مجاہد نے فرمایا کہ المصافنات، صفیں الفرس سے مشتق ہے، اس وقت بولتے ہیں جب گھوڑا ایک
پاؤں اٹھا کر کھر کی نوک پر کھڑا ہو جائے۔ الجیاد یعنی دوڑنے میں تیز۔ جسدًا بمعنی شیطان۔ رخاء بمعنی پاکیزہ جیٹ
اصاب یعنی جہاں چاہے۔ فامنن، اعط کے معنی میں ہے۔ بغیر حساب یعنی بغیر کسی مضائقے کے؛

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ عِفْرِيشًا مِنَ الْيَحْتِ تَقَلَّتْ الْبَارِحَةَ يَنْقَطِعُ عَلَى صَلَاتِي قَامَ مَكْنِي اللَّهُ مِنْهُ فَأَخَذَتْهُ فَأَرَدَتْ أَنْ تَرْبُطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ قَدْ كُوتُ دَعْوَةُ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي قَرَدَتْهُ خَاسِئًا عَفْرِيئٌ مَمْرُودٌ مِنَ النَّاسِ أَوْ جَانٍ مِثْلَ ذَٰلِكَ جَاعَتِهَا الزَّيَانَةُ؛

۴۴۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرکب جس کی رات میرے سامنے آگیا، تاکہ میری نماز خراب کرے، لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی اور میں نے اسے پکڑ لیا پھر میں نے چاہا، کہ اسے مسجد کے کسی ستون سے باندھ دوں کہ تم سب لوگ بھی دیکھ سکو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آگئی کہ مجھے ایسی سلطنت دیجئے جو میرے سوا کسی کو ملے نہ ہو اس لئے میں نے اسے نامراد واپس کر دیا، عفریت مرکب کے معنی میں ہے خواہ انسانوں میں سے ہو یا جنوں میں سے؛

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَعِيْقَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَوْحِنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَا طُوقَ لَنَا لِلْبَيْتَةِ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ نَارِيًا يَجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنَّ مَنَاءَ اللَّهِ قَلَمٌ يَمُكُّ وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا سَاطِطًا أَحَدٌ يُشَقِّمُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَقَّاتِهَا لَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ - قَالَ شُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ يَسْعَيْنَ وَهُوَ اصْحَحْ؛

۴۴۷۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے اور ان سے ابو الزناد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان ابن داؤد علیہما السلام نے کہا کہ آج رات میں اپنی بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک شہسوار بنے گی جو اللہ کے راستے میں جہاد کریگا ان کے رفیقے نہ کہا انشاء اللہ لیکن انہوں نے نہیں کہا، چنانچہ کسی بیوی کے یہاں بچہ پیدا نہیں ہوا صرف ایک کے یہاں ہوا اور اس کی بھی ایک جانب بیکار مٹی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ کہہ لیتے تو سب کے یہاں بچے پیدا ہوتے اور اللہ کے راستے میں جہاد کرتے شعیب اور ابن ابی الزناد نے "فوسے بیان کیا (بجائے سڑکے) اور یہی زیادہ صحیح ہے؛

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا بَرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَى مَسْجِدٍ وَضَعُ أَوَّلَ - قَالَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

۴۴۸۔ مجھ سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نخعی نے، ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، یا رسول اللہ! سب

قُلْتُ ثُمَّ اَيَّ قَالٍ ثُمَّ اَلَسَّحِدُ اَلَا قُلْتُ قُلْتُ
كُمَا كَانَ بَيْنَهُمَا قَالٍ اَرْبَعُونَ ثُمَّ قَالٍ حِينَئِذَا اَذْرَكَكَ
النَّصْلَةَ فَحَصَلَ وَارَاضَ لَكَ مَسْجِدٌ

نے فرمایا کہ جس جگہ بھی نماز کا وقت ہو جائے۔ فوراً نماز پڑھ لو

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ اخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا ابُو الزُّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا اَنَسُ
سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ
كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَّاشُ وَهَذِهِ
الْتِدَوَاتُ تَقَعُ فِي النَّارِ وَقَالَ كَانَتْ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا
إِمَاهُمَا جَاءَ الذِّهَابُ فَذَهَبَ يَابِنُ اخَذَهُمَا
فَقَالَتْ صَاحِبَتُهُمَا إِنَّمَا ذَهَبَ يَابِنُكِ وَقَالَتِ
الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ يَابِنُكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ
فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ
فَأَخْبَرَتَا لَهُ فَقَالَ أُتُونِي بِإِيسَئِيلَيْنِ أَشَقَّاهُ بَيْنَهُمَا
فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحِمُكَ اللَّهُ هُوَ أَنْفَهُمَا
فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ أَنْتُ
سَمِعْتُ بِإِيسَئِيلَيْنِ الْيَوْمَ مَثْنٍ وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمَدِيَّةَ
بُڑی کا کابے اس پر سلیمان علیہ السلام نے اس چھوٹی کے حق میں فیصلہ کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یسئیل (چھری کے لئے) مدیرہ کا لفظ استعمال کرتے ہوئے

۶۴۲۔ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ آتَيْنَا
لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ إِنْ شَكَرَ لِلَّهِ
إِنَّمَا يَزِيدْكَ مِنْهُ لَحْمًا مَحْمُودًا وَإِنْ كَفَرَ
بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّمَا لَعْنُ يَلْبَسُ إِيْمَانَهُ يَطْلُمُ فَتَوَلَّى لَا تَشْرُكُ
نُصَحِرُ الْأَعْرَاضُ بِأَوْجُهُ

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ اخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

الاحْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ كَمَا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَمْ يَلْبَسُوا إِيْمَانَهُمْ
بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّمَا لَعْنُ يَلْبَسُ إِيْمَانَهُ يَطْلُمُ فَتَوَلَّى لَا تَشْرُكُ

سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی تھی؟ فرمایا کہ مسجد حرام! میں نے سوال
کیا کہ اس کے بعد کونسی؟ فرمایا کہ مسجد انقیلی! میں نے سوال کیا اور ان
دونوں کی تعمیر کا درمیان فاصلہ کتنا تھا؟ فرمایا چالیس سال، پھر آنحضرت
تہارے لئے (امت مسلمہ کے لئے) تمام روئے زمین مسجد ہے؛

۶۴۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر
دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن نے حدیث
بیان کی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا اور انہوں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میری اور تمام انسانوں کی مثال ایک ایسے شخص
کی سی ہے جس نے آگ روشن کی جو پھر پروانے اور کپڑے کوڑے اس
آگ میں گرنے لگے ہوں اور اس حضورؐ نے فرمایا کہ دو عورتیں بغض اور دونوں
کے پیچھے تھے اتنے میں ایک بھڑپا یا اور ایک عورت کے بیٹے کو اٹھائے گیا
ان دونوں میں سے ایک عورت نے کہا کہ بھڑپا تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے
اور دوسری نے کہا تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے دونوں داؤد علیہ السلام
کے یہاں اپنا مقدمہ لے گئیں آپ نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر
دیا اس کے بعد وہ دونوں سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے یہاں آئیں
اور انہیں صورت حالی کی اطلاع دی انہوں نے فرمایا کہ اچھا، چھری لاؤ
اس بچے کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کے حصے دے دوں، چھوٹی عورت نے
یہ سن کر کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے ایسا نہ کیجئے میں نے مان لیا کہ یہ اسی
یہ سن کر کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے ایسا نہ کیجئے میں نے مان لیا کہ یہ اسی

۶۴۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور بے شک دی تھی
ہم نے لقمان کو حکمت کہ اللہ کا شکر ادا کرو ارشاد "إِن
اللَّهُ لَا يَجِبُ عَلَى مَخْتَالٍ فَخُورٌ" تک۔ لا تصعر
یعنی چہرہ نہ پیرو۔

۶۵۰۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی انہیں الاحمش نے مان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور
ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت "جو لوگ ایمان
لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کی" نازل ہوئی
تو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے طرف کی ہم میں ایسا کون ہوگا

بِإِلَهِهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝

شک شرک ظلم عظیم ہے ۝

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى

بن یونس حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
لَمَّا نَزِلَتِ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَمْ يَأْتِسُّ أَيْمَانًا تَهْمُ
بِظُلْمٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَيْنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ إِنَّمَا
هُوَ الشِّرْكَ الْكَمُ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لَقَمَانُ لِابْنِهِ
وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تَشْرِكْ بِإِلَهِهِ إِنَّ الشِّرْكَ
لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝

کہ "اے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا ہے شک شرک، عظیم ظلم ہے ۝

۴۵۲۔ وَأَضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا مِّنْ عِبَادِ

الْقُرْبَىٰ أَرَادَ فَعَزَّزْنَا. قَالَ مَجَاهِدٌ

مَعَزَّزْنَا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. طَارَكُمْ

مِصَابُكُمْ ۝

۴۵۳۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى ذِكْرُ رَحْمَتِهِ

رَبِّكَ شَدِيدٌ ذِكْرًا إِذْ تَادَى رَتْبَهُ يَدَاؤُ

خَفِيًّا قَالَ رَبِّي إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَقَلَ

الْجُرْسُ فَبَشِّرْنِي بِأَقْوَلِهِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْهِ

قَبْلُ سَمِيًّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. مَثَلًا يَقَالُ

رَضِيْنَا مَرْضِيًّا. عَتِيًّا. عَصِيًّا عَتَا يَعْتَوُ قَالَ

رَبِّي إِنِّي يَكُونُ لِي غُلَامٌ إِلَى قَوْلِهِ ثَلَاثَ تَبَارِكُ

سَمِيًّا وَيَقَالُ صَمِيًّا فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ مِنْ

مِنَ الْخَرَابِ فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ أَنْ تَسْبَحُوا

بِحَمْدِهِ وَتَسْمِيًّا فَادْعِي. فَأَشَارَ يَا رَحِيًّا

خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ إِلَى قَوْمِهِ وَلِيَوْمِهِ يَبْعَثُ

حَيًّا. خَفِيًّا. لَطِيفًا عَاتِرًا الذِّكْرَ وَالْأُنْثَى

سَوَاءً ۝

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ ہے

۴۵۱۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں عیسیٰ بن یونس

نے خبر دی۔۔۔۔۔۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے

ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے

بیان کیا کہ جب آیت "جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ

ظلم کی آمیزش نہیں کی، انزل ہوئی تو مسلمانوں پر بڑا شاق گزرا اور

انہوں نے عرض کی، ہم میں کون ایسا ہو سکتا ہے جس نے اپنے ایمان

کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہ کی ہوگی؟ اس حضورؐ نے فرمایا کہ اس کا، یہ

مطلب نہیں، ظلم سے مراد آیت میں شرک ہے، کیا تم نے نہیں سنا،

کہ لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا تھا، اسے نصیحت کرتے ہوئے

کہ "اے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا ہے شک شرک، عظیم ظلم ہے ۝

۴۵۲۔ "اور ان کے سامنے اصحاب قریہ کی مثال بیان

کیجئے" اایہ۔ فَعَزَّزْنَا کے معنی کے متعلق مجاہد نے فرمایا

کہ ہم نے انہیں تقویت پہنچائی، ابن عباس رضی اللہ

عنہ نے فرمایا کہ طَارَكُمْ کے معنی تمہاری مصیبتیں ہیں،

۴۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ) تذکرہ ہے آپ کے

پروردگار کی رحمت (فرمانے کا) اپنے بندے نوکر یا پیر

جب انہوں نے اپنے پروردگار کو خفیہ طور پر پکارا، کہا

اے میرے پروردگار میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں، اور

میرے بالوں کی سفیدی پھیل پڑی ہے" ارشاد "لج

فَجَعَلَ لَهُ مِنْ قَبْلِ سَمِيًّا لَكَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ

اللہ عنہ نے فرمایا کہ "رضیا" مرضیا کے معنی میں استعمال

ہوا ہے۔ عتیا بمعنی عصیا۔ عتایعتوا، رسو یا بمعنی

صعجینحاً۔ "پھر وہ اپنی قوم کے روبرو وجرہ سے برآمد

ہوئے اور ان سے ارشاد کیا کہ اللہ تعالیٰ کی پاک صبح و

شام بیان کیا کرو۔" فادحلی ای فاشار۔ اے

سبحی! کتاب کو مضبوط پکڑ لو۔" ارشاد "دیومریبعث

حیًا۔ تک۔ حقیقا بمعنی لطیفًا۔ عاتقرا، مؤنث اور

مذکر دونوں کے لئے آتا ہے :

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا

ہمام بن یحییٰ حدثنا قتادة عن انس بن مالك عن مالك بن مضععة ان بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثہ عن لیلة اسرى یہ ثم صعدا حتی اقی السماء الثانية فاستفتح قيل من هذا قال جبریل قیل ومن معك قال محمد قیل وارسل الیہ قال نعم فلما خلصت فاذا یحییٰ وعیسیٰ وهما ابنا خالة قال هذا یحییٰ وعیسیٰ فسلم علیہما فسلمت اثم قالوا مسوحا بالاخ العالم والتبی القالیخ :

۴۵۶۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک بن مضععہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن مضععہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کے متعلق حدیث بیان کی کہ آپ اور چڑھے اور دوسرے آسمان پر تشریف لائے پھر دروازہ کھولنے کے لئے کہا پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ کہا کہ جبریل۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا، کیا انہیں لانے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ جی ہاں۔ پھر جبریل میں وہاں پہنچا تو عیسیٰ اور یحییٰ علیہ السلام وہاں تشریف رکھتے تھے، یہ دونوں حضرت آپس میں خالد زاد بھائی ہیں، جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ یحییٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) ہیں، انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا، دونوں حضرات نے جواب دیا اور کہا، خوش آمدید صالح بھائی اور صالح بھائی :

باب ۳۷۔ قول اللہ تعالیٰ وَاذْكُرْ فِي

الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا إِذْ قَالَتْ الْمَلَايِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ إِذَا اللَّهُ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ إِلَى قَوْلِهِ يَزُوقُ مِنْ يَتَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَآلُ عِمْرَانَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ عِمْرَانَ وَآلِ يَاسِينَ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَتَذِينَ اتَّخَعُوا وَهُمْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى وَالْمُؤْمِنُونَ وَيَقَالُ آلُ يَعْقُوبَ أَهْلُ يَعْقُوبَ فَإِذَا اصْعَرُوا آلُ نَحْمَرٍ رَدُّوا إِلَى الْأَصْلِ قَالُوا أَهْلُ :

۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اس کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر ایک شرقی مکان میں گئیں“ (اور وہ وقت یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم، اللہ آپ کو خوش خبری دے رہا ہے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی ”بے شک اللہ نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام جہان میں منتخب کیا ہے ارشاد ”یوزق من یشاء بغیر حساب“ تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آل عمران آل ابراہیم آل عمران آل یاسین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی سائر الانبیاء کے مومنین ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام سے سب سے زیادہ قریب وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپ کی اتباع کی ہے اور یہ مومنین کا طبقہ ہے۔ آل یعقوب کی اصل اہل یعقوب بتاتے ہیں، چنانچہ جب اس کی تفسیر کی جائے گی تو اپنی اصل حالت پر آجائے گا اور کہیں گے۔ اہل :

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عن الزهري قال حدثني سعيد بن المسيب قال قال ابو هريرة رضي الله عنه سمعت رسول

۴۵۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ہر ایک، نبی آدم جب پیدا ہو ہے تو پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے اور بچہ شیطان کے چھونے سے زور سے چیخا ہے، سو امیرم علیہا السلام اور ان کے صاحبزادے عیسیٰ علیہ السلام کے۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس کی وجہ مریم علیہا السلام کی والدہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول ما من بنی ادم مولود الا یتسنه الشیطان حیث یولد یتسلل صرخا من مس الشیطان غیر مریح وانہا ثم یقول ابوہریرۃ وانی اعینہا یت وذریتہا من الشیطان الترجمہ :

کہا یہ دعا ہے کہ اے اللہ! میں اسے (مریم علیہ السلام) اور اس کی ذریت کو شیطان رحیم سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

۳۴۳۔ اور وہ وقت یاد کرو جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم، بے شک اللہ نے آپ کو برگزیدہ بنایا ہے، اور پاک کر دیا ہے اور آپ کو دنیا جہاں کی بیویوں کے مقابلے میں برگزیدہ کر دیا ہے، اے مریم! اپنے پروردگار کی عبادت کرتی رہ اور سجدہ کرتی رہ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہ، یہ واقعات انجیل کی خبروں میں سے ہیں، ہم آپ کے اوپر ان کی وحی کر رہے ہیں اور آپ ان لوگوں کے پاس نہیں جاتے، اس وقت جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ ان میں سے کون مریم کی سرپرستی کرے اور نہ آپ اس وقت ان کے پاس تھے

باب ۳۴۳۔ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ یَا مَرْیَمُ اِنَّا اَمَلْنَا نِسَاءَ الْعٰلَمِیْنَ یَا مَرْیَمُ اَنْتِیْ لِرَبِّکِ وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرَّاكِعِیْنَ ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَاِ الْغِیْبِ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ وَ مَا کُنْتَ لَدَیْہُمْ اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَہُمْ اَنْتُمْ یُکْفَلُ مَرْیَمَ وَ مَا کُنْتَ لَدَیْہُمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ یُقَالُ یُکْفَلُ یَضْمُ کَفَلَهَا ضَمَّہَا مَخْفَۃً لَیْسَ مِنْ کَفَالَةِ الدِّیْنِ وَ شَبَّہَا :

جب وہ باہم اختلاف کر رہے تھے۔ "یکفل یضم کے معنی میں بولتے ہیں، کفلہا یعنی ضمہا، (بعض قرأتوں میں) تخفیف کے ساتھ ہے، یہاں کفالت دیون وغیرہ سے ماخوذ ہو کر استعمال ہوا ہے بلکہ ضمہ واخذ کے معنی میں ہے۔

۳۴۴۔ محمد بن ابی رجاہ نے حدیث بیان کی ان سے نضر بن حدیث بیان کی ان سے ہشام نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، کہا کہ میں نے عبد اللہ بن جعفر سے سنا، کہا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آن حضور فرما رہے تھے کہ مریم بنت عمران علیہا السلام اپنے زمانہ میں سب سے بہترین خاتون تھیں اور اس امت کی سب سے بہترین خاتون حدیث ہے (رضی اللہ عنہا)

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا النُّضْرُ بْنُ حِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهِمَا مَرْيَمُ بِنْتُ إِيمَرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهِمَا خَدِيجَةُ :

۳۴۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جب ملائکہ نے کہا کہ اے مریم! ارشادہ فَاِنَّمَا يَقُولُ كَذٰلِكَ يَكُوْنُ یبشرك (بالشید) اور یبشرك (بالتخفیف) ایک ہی چیز ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ الکھل بمعنی حلیہ۔

باب ۳۴۵۔ قَوْلُهُ تَعَالٰی اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ یَا مَرْیَمُ اِنَّا قَالِمَا یَقُوْلُ کَذٰلِکَ یَبْشُرُکَ وَ یَبْشُرُکَ وَ اَحَدٌ وَ جِیْمًا شَرِیْفًا وَقَالَ اِبْرٰہِیْمُ السَّیِّحُ :

اور الاکملہ اس شخص کو کہتے ہیں جو دن میں تو دیکھ سکتا ہو لیکن رات میں اسے کچھ نظر نہ آتا ہو اور دوسرے حضرات نے کہا ہے کہ اسے کہتے ہیں جو پیدائشی نابینا ہو ۶

الصديق - وقال مجاهد - الكمل - الحليم والاکملہ من يبعثر بالهتار ولا يبصر وقال غيره من يولد اعمى ۶

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عن عمرو بن مرة قال سمعت مرة الهذلي يحدث عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء إلا مريم بنت عمران واسية امرأة فرعون وقال ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب قال حدثني سعيد بن المسيب ان ابا هريرة قال قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول النساء قریش خیر نساء ركبن الا بل على طفلي وارضا على زوج في ذات يدي يقول ابو هريرة على اثر ذلك ولم يركب مريم بنت عمران بغير اقطاب بعد ابن ابي الزهري واسحاق الكلبی عن الزهري ۶

۴۵۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مرہ نے کہا کہ میں نے مرہ ہمدانی سے سنا وہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر زریہ کی! مردوں میں تو بہت سے کامل آئے، لیکن عورتوں میں مریم علیہا السلام اور فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہما کے سوا اور کوئی کامل پیدا نہیں ہوئی اور ابن وهب نے بیان کیا کہ مجھے یونس نے خبر دی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والیوں (عربی خواتین) میں سب سے بہترین قریشی خواتین ہیں، اپنے بچے پر سب سے زیادہ شفقت و محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مالی و اسباب کی سب سے بہتر نگران و محافظ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد ہی فرمایا کہ مریم بنت عمران رضی اللہ عنہما اونٹ پر کبھی سوار نہیں ہوئی تھیں اس روایت کی متابعت نہری کے پیچھے محمد بن عبد اللہ بن مسلم نے اور اسحاق الکلبی نے نہری کے واسطے سے کی ۶

باب ۳۔ قوله يا اهل الكتاب

لا تغفلوا في دينكم ولا تفوتوا على الله ان الحق انما يسير عيسى بن مريم رسول الله وكلمته القاها الى مريم ورؤي منها فامنوا بالله ورسوله ولا تقولوا ثلاثة انتهوا خيرا لكم انما الله الله واحد سبحانه ان يكون له ولد ولده ولدا في السموات وما في الارض وكفى بالله كيلا قال ابو عبد الله كلمته كن فكان - وقال غيره لا روح

۷ ہم سمعہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو، اور اللہ کے بارے میں کوئی بات حق کے سوا نہ کہو، ایسی عیسیٰ بن مریم تو بس اللہ کے ایک پیغمبر ہیں اور اس کا ایک کلمہ جسے اللہ نے پہنچا دیا تھا مریم تک اور ایک جان ہیں اس کی طرف سے، پس اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں اس سے باز آجاؤ، تمہارے حق میں یہی بہتر ہے اللہ تو بس ایک ہی معبود ہے، وہ پاک ہے اس سے کہ اس کے بیٹا ہو، اسی کلمے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ ہی کا کار ساز ہونا کافی ہے“ ابو عبید نے بیان

منہ۔ احیاء فجعله روحاً۔ وَلَا تَقْرُؤُوا
ثَلَاثَةً ۝

کیا کہ کلمتہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہے کہ جو
جاؤ اور وہ ہو گئے۔ دوسرے حضرات نے کہا کہ درود

منہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے انہیں زندہ کیا اور روح ڈالی، اور یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں ۝

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُيَيْنَةُ بْنُ حَاضٍ
قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى
عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْفَاها إِلَى مَرْيَمَ
وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ ادْخَلَهُ اللَّهُ
الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ. قَالَ الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي
ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عُيَيْنَةَ عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ مِنْ أَبْوَابِ
الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةَ أَيْهَا شَاءَ ۝

۴۵۶۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے ولید
نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے عیمر
بن ہانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جنادہ بن ابی امیہ نے حدیث
بیان کی اور ان سے عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ
وحدہ لا شریک ہے اور یہ کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ
کہ عیسیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا کلمہ میں جسے اللہ
نے پہنچا دیا تھا مریم تک اور ایک جان میں اس کی طرف سے اور یہ
کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اس نے جو بھی عمل کیا ہوگا،
آخر الامر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے۔ ولید نے بیان
کیا کہ مجھ سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، ان سے عیمر نے اور جنادہ

نے اور اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے (یسا شخص جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے گا داخل ہوگا)

بَابُ ۳۸۔ وَأَذْكُرُ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ
إِذْ اتَّخَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا نَذْلًا. الْيَتِيمَا
أَخْتَزَلَتْ شَرِيقًا. مِثْلًا يَلِي الشَّرْقَ. فَأَجَاءَ
هَا أَنْعَلَتْ مِنْ جُثَّتْ. وَيَقَالُ. جَاهًا
اضْطَرَّهَا. تَسَاقُطُ تَسْقُطُ. قَاصِيًا. قَاصِيًا
فَرِيًا. عَظِيمًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسِيًا لَحْدَ
اَلْكُنْ شَيْئًا. وَقَالَ غَيْرُكَ النَّسِيَّ الْحَقِيرَ.
وَقَالَ ابْنُ وَائِلٍ. عَلِمْتُ مَرْيَمَ أَنَّ النَّسِيَّ
ذُو نَهِيَّةٍ حِينَ قَالَتْ إِنَّ كُنْتُ نَقِيًا.
قَالَ وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنِ الْبَرَاءِ. سُرِّيًّا نَهْرٌ صَغِيرٌ بِالسَّيْرِيَّةِ

۳۸۔ اور (اس) کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے جب
وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر ایک شرقی مکان میں
گیٹس۔ بند نا اہی القینا۔ اغزلت۔ شرقیاً
یعنی شرقی گوشہ کی طرف۔ فاجاءھا، جثت سے انفا
(مزید) کا صغہ ہے۔ الجاھا۔ اضطرھا کے معنی میں
استعمال کرتے ہیں۔ تساقط یعنی تسقط قاصیا یعنی
قاصیا۔ فریا یعنی عظیمًا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ نسیا کے معنی یہ ہیں کہ کچھ جوتا ہی نہ " دوسرے
حضرات نے کہا کہ (النسی حقیق کے معنی میں ہے، ابو وائل نے
فرمایا کہ مریم علیہا السلام کو اس پر یقین تھا کہ تقویٰ ہی ذاتی
ہے اسی وجہ سے انہوں نے فرمایا تھا جبریل علیہ السلام
نے ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی

اللہ عنہ نے کہ، سُرِّيًّا، میرانی زبان میں چھوٹی نہر کو کہتے ہیں ۝

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ ۝

۴۵۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن

حدثنا جبر بن حازم عن محمد بن سیر بن عوف
ابن هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
تَعَزَّيْكُمْ فِي السَّهْلِ اِنَّ ثَلَاثَةَ عَيْسَى وَكَانَ فِي بَنِي
اسرائيل دَجَلٌ يَقَالُ لَهُ جَرِيحٌ كَانَ يُصَلِّي جَاءَهُ
أُمُّ قَدْ غَسَهُ فَقَالَ احْبِسْهَا اَوْ صَلِّ فَقَالَتْ
اَللَّهُمَّ لَا تَيْسُهُ حَتَّى تَرِيَهُ وَجُورَةُ الْمُرَيْسَاتِ
وَكَانَ جَرِيحٌ فِي صَوْمَعَةٍ فَتَعَزَّصَتْ لَهُ امْرَاةٌ
وَكَلَّمَتْهُ قَابِي فَقَالَتْ رَاعِيًا فَاَمَكَنْتُهُ مِنْ نَفْسِهَا
قَوْلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ مِنْ جَرِيحٍ قَاتُوهُ فَكَسَرُوا
صَوْمَعَتَهُ وَانْتَرَلُوهُ وَسَبَّوْهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ
آتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبَاؤُكَ يَا غُلَامُ قَالَ التَّرَائِصُ
قَالُوا تَبْنِي صَوْمَعَتُكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ
طِينٍ وَكَانَتْ امْرَاةٌ تُرْفِعُ ابْنَاتِهَا مِنْ بَنِي
اسرائيل فَمَرَّ بِهَا دَجَلٌ رَاكِبٌ دُشَارَةً فَقَالَتْ
اَللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهُ فَتَرَكَ ثُدْبَهَا وَاقْبَلَ
عَلَى التَّرَاكِبِ فَقَالَ اَللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ
اقْبَلَ عَلَى ثُدْبِهَا يُقَصِّدُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي انْظُرُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَضَعُ أَصْبَعَهُ
ثُمَّ مَرَّ بِامْرَأَةٍ فَقَالَتْ اَللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ
هَذِهِ فَتَرَكَ ثُدْبَهَا فَقَالَ اَللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا
فَقَالَتْ لِمَ ذَاكَ فَقَالَ التَّرَاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ
وَهَذِهِ الْأَمَةُ يَقُولُونَ سَرَقَتْ زَيْنَتٍ وَلَمْ تَفْعَلْ.

اس کے سینے سے لگ کر دودھ پینے لگا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جیسے میں اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی انگلی پوس رہے ہیں (بچے کے دودھ پینے لگنے کی کیفیت بیان کرتے وقت) پھر ایک باندی اس کے پاس قریب سے سے جاتی گئی!!
(جسے اس کے مالک مار رہے تھے) تو اس عورت نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بچے کو اس جیسانہ بنانا، بچے نے پھر اس کا پستان چھوڑ دیا اور
کہا اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنادے اس عورت نے پوچھا، ایسا تم کیوں کہہ رہے ہو؟ بچے نے کہا کہ وہ سوار ظالموں میں سے ایک ظالم شخص
تھا، اور اس باندی سے لوگ کہہ رہے تھے کہ تم نے جوڑی اور زنا کی، حالانکہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا تھا:

۶۵۸- حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هشام عن معمر بن حذاف عن محمد بن عبد الرزاق

حاکم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیر بن عوف اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گہوارہ میں تین
بچوں کے سوا اور کسی نے گفتگو نہیں کی، اول عیسیٰ علیہ السلام (دوسرے
کا واقعہ یہ ہے کہ) بنی اسرائیل میں ایک بزرگ تھے، نام جریج تھا، وہ
نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کی والدہ نے انہیں پکارا، انہوں نے (اپنے
دل میں) کہا کہ میں اپنی والدہ کا جواب دوں یا نماز پڑھتا ہوں؟ آخر
انہوں نے نماز نہیں توڑی اس پر ان کی والدہ نے (غصہ ہو کر) بددعا
کی، اے اللہ! اس وقت تک اسے موت نہ آئے جب تک یہ راز نہ لوڑوں
کا چہرہ نہ دیکھ لے، جریج اپنے عبادت خانے میں رہا کرتے تھے۔ ایک
مرتبہ ان کے سامنے ایک عورت آئی اور ان سے گفتگو کی، لیکن انہوں
نے (اس کی خواہش پوری کرنے سے) انکار کیا۔ پھر ایک چرواہے کے
پاس آئی اور اسے اپنے اوپر قابو دے دیا اس سے ایک بچہ پیدا ہوا اور
اس نے ان پر یہ تہمت دھری کہ یہ جریج کا بچہ ہے۔ ان کی قوم کے لوگ
آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا، انہیں بچے اتار کر لائے اور انہیں
گالی دی۔ پھر انہوں نے وضو کر کے نماز پڑھی، اس کے... بعد بچے کے
پاس آئے اور اس سے پوچھا کہ تمہارا باپ کون ہے؟ بچہ (اللہ تعالیٰ کے
حکم سے) بول پڑا کہ چرواہا! اس پر ان کی قوم شرمندہ ہوئی اور کہا، کہ
ہم آپ کا عبادت خانہ سونے کا بنائیں گے، لیکن انہوں نے کہا کہ نہیں،
مٹی ہی کا بنے گا۔ تیسرا واقعہ (ایک بنی اسرائیل کی عورت مٹی، اپنے
بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ قریب سے ایک سوار نہایت وجیر اور خوش پوش
گزرا۔ اس عورت نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بچے کو بھی اسی جیسا بنادے
لیکن بچہ (اللہ کے حکم سے) بول پڑا کہ اے اللہ! مجھے اس جیسانہ بنانا، پھر
اس کے سینے سے لگ کر دودھ پینے لگا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جیسے میں اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی انگلی پوس رہے ہیں (بچے کے دودھ پینے لگنے کی کیفیت بیان کرتے وقت) پھر ایک باندی اس کے پاس قریب سے سے جاتی گئی!!
(جسے اس کے مالک مار رہے تھے) تو اس عورت نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بچے کو اس جیسانہ بنانا، بچے نے پھر اس کا پستان چھوڑ دیا اور
کہا اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنادے اس عورت نے پوچھا، ایسا تم کیوں کہہ رہے ہو؟ بچے نے کہا کہ وہ سوار ظالموں میں سے ایک ظالم شخص
تھا، اور اس باندی سے لوگ کہہ رہے تھے کہ تم نے جوڑی اور زنا کی، حالانکہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا تھا:

۶۵۸- حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
هشام عن معمر بن حذاف عن محمد بن عبد الرزاق

اخبرنا معمر عن الزهري قال اخبرني سعيد بن المسيب عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة اسرى به تقيت موسى قال فنعته فاذا رجل حبسته قال مضطرب رجل السرايس كانه من رجال شنوءة قال ولقيت عيسى فنعته النبي صلى الله عليه وسلم فقال ربه اخرج كما اخرج من ديارين يعني الحجاز ورايت ابراهيم وانا اشبه وليد به قال واذلت باثني اخذهما لبن والاخر فيه خنزير فقيس لي خذ ايتهما شئت فاخذت اللبن فشربه فقيس لي هديت الفطرة او اصببت الفطرة اما ائت لتواخذت الخمر فتوت املت ؛

مجھ سے کہا گیا کہ جو آپ کا جی چاہے لیجئے۔ میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور پی لیا۔ اس پر مجھ سے کہا گیا کہ فطرت کی طرف آپ نے راہ پالی، یا فطرت کو آپ نے لیا۔ اس کے بجائے اگر آپ شراب کا برتن لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی ؛

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا

اسرائیل اخبرنا عثمان بن المغيرة عن مجاهد عن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم رايت عيسى وموسى وابراهيم قائما عيسى فاحس جعد عريض الصدر واما موسى فادم جسيم سبط كانه من رجال النوط

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

ابو صمرة حَدَّثَنَا موسى عن نافع قال عبد الله ذكر النبي صلى الله عليه وسلم يوما بين ظهري الناس المسيح الدجال فقال رآه الله ليست باعور اذ رآه المسيح الدجال اعور العينين كان عينه عتبة طافية واراها ابليلة عند الكعبة في المنام فاذا رجل ادم كاحس ما يرى من ادم الرجال تضرب لنته بين منكبتيه

عبداللہ راق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس رات میری معراج ہوئی تھی میں نے موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر آں حضورؐ نے ان کا حلیہ بیان کیا کہ وہ، میرا خیال ہے کہ معمر نے کہا، دراز قامت اور سیدھے بالوں والے تھے، جیسے قبیلہ شنوہ کے افراد ہوتے ہیں۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات کی آں حضورؐ نے ان کا بھی حلیہ بیان فرمایا کہ درمیانہ قد اور سرخ و سپید تھے جیسے ابھی ابھی غسل خانے سے باہر آئے ہوں اور میں نے ابراہیم علیہ السلام سے بھی ملاقات کی تھی اور میں ان کی اولاد میں ان سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں آں حضورؐ نے بیان فرمایا کہ میرے پاس دو برتن لائے گئے، ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب مجھ سے کہا گیا کہ جو آپ کا برتن لے لیا اور پی لیا۔ اس پر مجھ سے کہا گیا کہ فطرت کی طرف آپ نے راہ پالی، یا فطرت کو آپ نے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی ؛

۴۵۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں اسرائیل نے خبر

دی، انہیں عثمان بن مغیرہ نے خبر دی انہیں مجاہد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں نے عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا، عیسیٰ علیہ السلام نہایت سرخ، گنگھڑے بال والے اور چوڑے سینے والے تھے۔ اور موسیٰ علیہ السلام گندم گوں، دراز قامت اور سیدھے بالوں والے تھے، جیسے کوئی قبیلہ زط کا فرد ہو ؛

۴۶۰۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صمرہ

نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا میں اس کوئی شے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا نا نہیں ہے، لیکن دجال دہشت آنکھ سے کا نا ہو گا (اسی لئے اس کا خدائی کا دعویٰ ہدایت غلط ہو گا، اس کی آنکھ اٹھے ہوئے انگور کی طرح ہو گی۔ اور میں نے رات کعبہ کے پاس خواب میں ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا، گندمی رنگ کے آدمیوں میں شکل و صورت کے اعتبار

سب سے زیادہ حسین و جمیل ! ان کے سر کے بال شانوں تک ٹٹک رہے تھے، سر سے پانی ٹٹک رہا تھا اور دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے شانوں پر رکھے ہوئے وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ آپ یسح بن مریم ہیں اس کے بعد میں نے ایک شخص کو دیکھا سخت اور بڑے ہوئے بالوں والا اور داہنی آنکھ سے کانا تھا، اسے میں نے ابن قطن سے سب سے زیادہ شکل و صورت میں ملتا ہوا پایا، وہ بھی ایک شخص کے شانوں پر اپنے

۴۶۱۔ ہم سے احمد بن مکی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا، کہا کہ مجھ سے زہری نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ہرگز نہیں، خدا کی قسم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ نہیں فرمایا تھا کہ وہ سرخ تھے، بلکہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے آپ کو دیکھا تھا، اس وقت مجھے ایک صاحب نظر آئے جو گندمی رنگ لٹکے ہوئے بال والے تھے، دو آدمیوں کے درمیان ان کا سہارا لے ہوئے اور سر سے پانی صاف کر رہے تھے میں نے پوچھا کہ آپ کون صاحب ہیں؟ تو فرشتوں نے جواب دیا کہ آپ ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ اس پر میں نے انہیں خود سے جو دیکھا تو مجھے ایک اور شخص بھی دکھائی دیا جو سرخ موٹا سر کے بال مرے ہوئے، اور داہنی آنکھ سے کانا تھا، اس کی آنکھ ایسے دکھائی دیتی تھی جیسے اٹھا ہوا انگور ہو، میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے اس سے شکل و صورت میں ابن قطن بہت زیادہ مشابہ تھا، زہری نے بیان کیا کہ یہ قبیلہ خزاعہ کا ایک شخصی تھا۔ جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا تھا۔

۴۶۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابوسلمہ نے خبر دی اور ان سے ابوسریہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میں ابن مریم علیہ السلام سے دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ قریب ہوں انبیاء عداقی بھائیوں کی طرح ہیں اور

رَجُلٌ الشَّعْرُ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاصْفَاءُ يَدَيْهِ عَلَى مَنْكَبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا هَذَا الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا ذَرَأًا جَعْدًا قَطَطًا أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهَ مَنْ رَأَيْتُ بَابْنِ قَطْنٍ وَاصْفَاءُ يَدَيْهِ عَلَى مَنْكَبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمَسِيحُ بْنُ الدَّجَالِ تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ ۝
دونوں ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ دجال ہے اس روایت کی متابعت عبد اللہ نے نافع کے واسطے سے کی ۝

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَا وَابِلُهُ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيسَى أَحْمَرُ وَلَكِنْ قَالِي بَيْتَنَا أَنَا نَاسُكُمْ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ أَدْمُ مَبْطُ الشَّعْرِ يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْظِفُ رَأْسَهُ مَاءً أَوْ يَهْرَأُ رَأْسَهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَ هَبْتُ التَّفْتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِينٌ جَعْدٌ أَعْوَرَ عَيْنَيْهِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ غُبَّةٌ طَافِيَةً قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا الدَّجَالُ وَاقْرَبُ النَّاسِ بِهِ مِثْلَهُمَا ابْنُ قَطْنٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ رَجُلٌ مِنْ خِزَاعَةَ هَلَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ۝

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ سُلَيْمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عِلَّاتٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ ۝

اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی شخص اپنی باندی کی نہایت عمدہ طریقے پر تربیت کرے اور تمام رعایتوں کے ساتھ اسے تعلیم دے پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اسے دہرا اجر ملتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص جو پہلے سے عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتا تھا، پھر مجھ پر ایمان لایا تو اسے بھی دہرا اجر ملتا ہے اور غلام جو اپنے رب کا بھی تقویٰ رکھتا ہے اور اپنے آقا کی بھی اطاعت کرتا ہے تو اسے بھی دہرا اجر ملتا ہے:

۴۴۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے میسر بن نعمان نے، انہیں سعید بن جبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (قیامت کے دن) تم لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنے کے اٹھائے جاؤ گے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی، جس طرح ہم نے انہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اسی طرح ہم دوبارہ لوٹائیں گے، یہ ہماری جانب سے وعدہ ہے اور بے شک ہم اسے کرنے والے ہیں، پھر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا۔ پھر میرے اصحاب کو (جنت کی) طرف لے جایا جائے گا لیکن کچھ کو (پیش) (دوزخ کی) جانب لے جایا جائے گا، میں کہوں گا کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں، لیکن مجھے بتایا جائے گا کہ جب آپ ان سے جدا ہوئے اسی وقت انہوں نے ارتداد اختیار کر لیا تھا میں اس وقت وہی کہوں گا جو بعد صالح عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا، کہ جب تک میں ان میں موجود ان کی نگرانی کرتا رہا لیکن جب آپ نے مجھے اٹھالیا تو آپ ہی ان کے نگہبان ہیں، اور آپ ہر چیز پر نگہبان ہیں، ارشاد "العزيز انکم تک" محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ سے روایت ہے اور ان سے تبصر نے بیان کیا کہ یہ وہ مرتدین ہیں جنہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت میں ارتداد اختیار کیا تھا اور جن سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جنگ کی تھی:

ابو بردہ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا آتیت الرجل امته فاحسن تادیبها وعلماها فاحسن تعلیمها ثم اعتقها فتزوجها کان لہ اجران واذا آمن بعیسی ثم آمن فی قلبہ اجران والعبد اذا اتقى ربه واطاع مولاه قلہ اجران:

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا

سفيان عن المغيرة بن النعمان عن سعيد بن جبيرة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تَصْطَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً لَا تُخْرُؤُا ثُمَّ قَرَأْتُمَا بَدَا تَاوَلْ خَلْقِي نَعِيدُكَ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ تَمَّا وَذُلْ مَنْ يُكْسِي إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِي ذَاتِ الْيَمِينِ وَذَاتِ الشِّمَالِ تَمَّا قَوْلُ أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّهُمْ كَذِبٌ أُولَئِكَ مَرْتَدُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مِنْذُ مَا رَفَقْتُمْ تَمَّا قَوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَوْسُفَ ذَكَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَبِيعَةَ قَالَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ الَّذِينَ ارْتَدَوْا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمُ ابُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

باب ۳۶۴۔ نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام: ۴۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ

۴۴۹۔ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول: ۴۴۸۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے

ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نزول کریں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے امور کو مار ڈالیں گے اور جزیرہ قبول نہیں کریں گے اس وقت مال و دولت کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا اور ایک سجدہ دنیا اور دنیا میں سے بڑھ کر ہوگا، پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو یہ اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہوگا جو عیسیٰ کی وفات سے پہلے ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہونگے:

۱۰ انا سعید بن المسیب سمع اباہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَنْتَی نَفْسِیْ بَیْدَہُ لَیُوشِکَنَّ اَنْ یَنْزِلَ فِیْکُمْ اَبْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فِیْکُمْ الصَّلِیْبُ وَیَقْتُلُ الْخَنِزِیْرَ وَ یَضَعُ الْحِزْبِیَّةَ وَ یَفِیضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلُہٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَۃُ الْوَاحِدَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْہَا ثُمَّ یَقُولُ اَبُوہریرۃ وَ اقْرَءَانِ شِئْتُمْ وَاَنْ مِّنْ اَہْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ وَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَکُوْنُ عَلَیْہُمْ شَہِیْدًا ۝

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَکْرِ حَدَّثَنَا اَللِیْثُ

عن یونس عن ابن شہاب عن نافع مولى ابی قتادۃ الانصارى ان اباہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کَیْفَ اَتَمُّ اِذَا نَزَلَ اَبْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَ اِمَّا مَکُمْ مِنْکُمْ تَابَعًا عَقِیْلًا وَاَلَا وَرَءِیُّ ۝

باب ۳۔ مَا ذَكَرَ عَنْ بَنِي إِسْرَءِیْلَ ۝

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَّانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عُمَرَ وَالْحَذِیْقَةُ الْاَحْمَدِیُّمَا سَمِعْتُ مِنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ یَقُوْلُ اِنَّ مَعَ الدَّجَالِ اِذَا خَرَجَ مَاءٌ وَ نَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ یَرِی النَّاسَ اَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَاَمَّا الَّذِیْ یَرِی النَّاسَ اَنَّہُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تَخْرِقُ فَمَنْ اَدْرَكَ مِنْکُمْ فَلْیَقْعَ فِی الَّذِیْ یَسْرِی اَنَّہَا نَارٌ فَاِنَّہُ عَذَابٌ بَارِدٌ قَالَ حَدِیْقَةُ وَ سَمِعْتُهُ یَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا کَانَ فِیْہُمْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَتَاکَ الْمَلٰٓئِکَةُ لِیَقْبِضَ رُوْحَہُ فَقِیْلَ لَہٗ هَلْ عَلِمْتَ مِنْ خَیْرِ..... قَالَ مَا اَعْلَمُ قِیْلَ لَہٗ اَنْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ

۴۶۹۔ ہم سے ابن بکر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہو گے) اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا اس روایت کی متابعت عقیل اور اوزاعی نے کی:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ بنی اسرائیل کے واقعات کا تذکرہ ۝

۴۷۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے ربیع بن حراش نے بیان کیا کہ عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ وہ حدیث ہم سے نہیں بیان کریں گے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے آں حضور کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ آگ اور پانی دونوں ہونگے لیکن جو لوگوں کو آگ دکھائی دے گی وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور جو لوگوں کو ٹھنڈا پانی دکھائی دے گا وہ تو جھلنے والی آگ ہوگی اس لئے تم میں سے جو کوئی اس زمانے میں ہو تو اسے اس میں گرنا چاہیئے جو آگ دکھائی دیتی ہو کیونکہ وہ انتہائی شر میں اور ٹھنڈا پانی ہوگا، حدیث رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آں حضور کو یہ فرماتے سنا تھا کہ بعد گزشتہ میں ایک شخص کے پاس ملک الموت آئے، ان کی روح قبض کرے اور ان کی روح قبض کی پھر ان سے پوچھا گیا، کوئی اپنی نیکی تمہیں یاد ہے؟

انہوں نے کہا کہ مجھے تو یاد نہیں پڑتی ان سے کہا گیا کہ یاد کرو! انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی اپنی نیکی یاد نہیں، سو اس کے کہیں دنیا میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کیا کرتا تھا اور دین کیا کرتا تھا، جو لوگ خوشحال و رماں دار ہوتے انہیں تو میں اپنا قرض وصول کرتے وقت (مہلت دیا کرتا تھا اور تنگ دستوں کو معاف کر دیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسی پر جنت میں داخل کیا۔ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ ایک شخص کی موت کا جب وقت آگیا اور وہ اپنی زندگی سے بالکل یاس ہو گیا تو اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میری موت واقع ہو جائے تو میرے لئے بہت ساری لکڑیاں جمع کرنا اس میں آگ لگانا پھر میری نعش اس میں ڈال لینا جب آگ میرے گوشت کو جلا چکے اور آخر ہڈی کو بھی جلا دے تو ان ہڈی ہڈی کو پیس لینا اور کسی تند ہوا والے دن کا انتظار کرنا۔ اور (ایسے کسی دن) میری راکھ کو دیا میں ہا دینا۔ اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو جمع کیا اور اس سے دیباقت کیا، ایسا نم نے کیوں کر دیا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ تیرے ہی خوف سے، اے اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے اس کی مغفرت فرمادی۔ عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ان حضرات کو یہ فرماتے سنا تھا کہ یہ شخص کفن چور تھا۔

ثُمَّ غَيَّرَ فِي كُنْتُ أَبَا بَعْرِ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا دَجَرِيهِمْ فَأَنْظَرُوا الْمَوْتِ وَأَنْجَاوُ مَعَيْنِ الْمَعْسِرِ فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُمْ يَقُولُ أَنَّ رَجُلًا حَضَرَ مَرَاتٍ فَلَمَّا يَتَسَّ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا أَنَا مَيِّتٌ فَأَجْمَعُوا لِي حَظَبًا كَثِيرًا وَأَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلْتُ نَخِي وَخَلَصْتُ إِلَى عَظْمِي فَأَمْتَحَشْتُ نَحْدُهَا فَأَطَحَنُوا هَائِلًا أَنْظَرُوا أَيَوْمًا رَاحًا فَأَذَرُوا فِي الْيَمِّ فَعَلُوا أَجْمَعَهُ فَقَالَ لَهُ يَحْيَى فَقُلْتَ ذَلِكَ قَالَ مَنْ تَحَشَيْتَ فَقَعَرُوا لَهُ لَهْ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ وَكَانَ نَبَأًا

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مَحْمَدٍ أَخْبَرَنَا

عبد الله، أخبرني معمر بن ديونس عن الزهري قال أخبرني عبيد الله بن عبد الله أن عاصم بن عباس رضي الله عنهم قال لما نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم طيفت بطور خبيصة على وجهه فإذا انغمس كسفها عن وجهه فقال وهو كذا لك لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد يحذر ما صنعوا

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مَحْمَدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قُرَاتٍ الْقَزَارِ قَالِ سَعَتِ ابَا حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ مِائَتَيْنِ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنَّتُمْ مَوَاسِرَ بِلَاسِهِمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلُّهُمْ هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَنَبَاهُ رَئِي

۴۷۱۔ مجھ سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں معمر بن دیونس نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبيد اللہ نے بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فزع کی کیفیت طاری ہوئی تو ان حضرات اپنی چادر چہرہ مبارک پر بار بار ڈال لیتے تھے پھر جب شدت بڑھتی تو اسے ہٹا دیتے ان حضرات نے اسی حالت میں فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبور کو سجدہ گاہ بنالیا تھا، ان حضرات (اس شدید وقت میں بھی ان کی گمراہی کا ذکر کر کے اپنی امت کو) ان کے کٹے سے ڈرانا چاہتے تھے

۴۷۲۔ مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قراتہ نے بیان کیا انہوں نے ابو حازم سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں پانچ سال تک بیٹھا ہوں میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کرتے سنا کہ ان حضرات نے فرمایا، بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی راہنمائی بھی کیا کرتے تھے

بَعْدِي وَتَسْكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْتُمُونَ قَالُوا قَمَسَا
تَاْمُرُنَا قَالِ قُوا بَيِّنَاتٍ الْاَوَّلِ فَاَلَاوَلِ اَنْطَوُهُمْ
حَقَّهُمْ قَاتِ اللَّهُ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ :-
کیا حکم ہے؟ اُن حضوٰر نے فرمایا کہ سب سے پہلے جس سے بیعت کرو، پس اسی کی وفاداری کو لازم جانو اور ان کا جو حق ہے اس کی ادائیگی
میں کو تاہی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن ان کی رعایا کے بارے میں سوال کرے گا کہ انہیں جو فرض سونپا گیا تھا اس
سے کس طرح وہ غمہ برآ ہوئے؟

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ
حَدَّثَنَا ابُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ تَتَّبَعْتُ سَنَةً
مِنْ قَبْلِكَ شَبْرًا بِشِيرَةٍ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى سَوَّ
سَلَكُوا اُخْرَجْتُ فَبَلَغْتُ لِيْلَتَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
اَيُّهُوَ وَالنَّصَارَى قَالَتْ قَمَسَ :-
۴۷۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابو غسان
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی ان
سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ پہلی امتوں کی قدم بہ قدم
پیروی کرو گے، یہاں تک کہ اگر وہ لوگ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل
ہوئے ہوں گے تو تم بھی داخل ہو گے، ہم نے پوچھا، یا رسول اللہ!
کیا آپ کی مراد پہلی امتوں سے یہود و نصاریٰ ہیں؟ اُن حضوٰر نے
فرمایا کہ پھر اور کون ہو سکتا ہے؟

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْسُورٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ ابِي قَلْبَابَةَ عَنْ اَنَسِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَوَكَّوْا النَّارَ وَالنَّارُ قَوْمٌ فَتَدَّكُرُوا
اِيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالُوا بَلَّالُ اَنْ يَشْفَعُ الرَّادَّاتِ
وَاَنْ يُوْنِزَ الْاِقَامَةَ :-
عنه کو حکم ہوا کہ اُن میں (کلمات) دو دو دفعہ کہیں اور اقامت میں ایک ایک دفعہ :-
۴۷۴۔ عمرو بن میسور نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث
نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے ابو قلابہ نے
اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (نماز کے لئے اعلان کے
طریقے پر بحث کرتے وقت) صحابہ نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا لیکن بعض
حضرت نے کہا کہ یہ تو یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے۔ آخر بلال رضی اللہ

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا
سَفِيَانُ عَنْ الْاَعْمَشِ عَنْ ابِي الْمُنْذِرِ عَنْ مَسْرُوقٍ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَكْرَهُ اَنْ يَجْعَلَ
يَدَايَ فِي خَاضِرَةٍ وَتَقُولُ اِنَّ اِيَهُودَ تَقْعَلُهُ - تَابِعَهُ
شُعْبَةُ عَنْ الْاَعْمَشِ :-
۴۷۵۔ محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے ابو المنذر نے ان سے مسروق
نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو کھربا پھڑ رکھنے کو ناپسند کرتی تھیں، اور
فراتی تھیں کہ اس طرح یہود کرتے ہیں۔ اس روایت کی متابعت شعبہ
نے اعمش کے واسطے سے کی :-

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
لَيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ
فِي اَجَلٍ مِنْ خَلَامِ مِنَ الْاَمَةِ مَا جَمَعَ صَلَاةَ الْعَصْرِ
۴۷۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے
حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا زمانہ پچھلی امتوں کے
مقابلے میں ایسا ہے جیسے عصر سے مغرب تک کا وقت (بقیہ دن کے

إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ
وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَمَلًا فَقَالَ مَنْ يَغْسِلُ
لِي إِلَى نَصِيفِ النَّهَارِ عَلَى قَبْرِ أَبِي قَبْرٍ فَيَغْتَسِلُ فِيهِ
يُغْسِلُ النَّهَارَ عَلَى قَبْرِ أَبِي قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَغْسِلُ لِي مِنْ
نَصِيفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قَبْرِ أَبِي قَبْرٍ فَيَغْتَسِلُ
فَيَغْتَسِلُ النَّهَارَ مِنْ نَصِيفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ
الْعَصْرِ عَلَى قَبْرِ أَبِي قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَغْسِلُ لِي
مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قَبْرِ أَبِي
قَبْرٍ طَيِّبِينَ إِلَّا فَأَنْتُمْ الَّذِينَ يَغْتَسِلُونَ مِنْ صَلَاةِ
الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قَبْرِ أَبِي قَبْرٍ طَيِّبِينَ
إِلَّا أَنْتُمْ إِلَّا جُرْمَتَيْنِ قَعَصَبَتِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى
فَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَنْتُمْ عَطَاءٌ قَالَ اللَّهُ
هَلْ ظَلَمْتُمْكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّهُ
فَقَضَى أَمْرَهُ مَنْ نَسِيتُ

مقابلے میں اتھارہی مثال یہود و نصاریٰ کے ساتھ ایسی ہے، جیسے
کسی شخص نے کچھ مزدور رکھے اور کہا کہ میرا کام آدھے دن پر کون ایک
ایک قراط کی مزدوری پر کرے گا؟ یہود نے آدھے دن تک ایک ایک
قراط کی مزدوری پر کام کرنا طے کر لیا، پھر ایک شخص نے کہا کہ آدھے
دن سے عصر کی نماز تک میرا کام کون ایک ایک قراط کی مزدوری
پر کرے گا۔ اب نصاریٰ ایک ایک قراط کی مزدوری پر آدھے دن سے
عصر کی نماز تک مزدوری کرنے پر تیار ہو گئے، پھر اس شخص نے کہا کہ
عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک دو دو قراط پر کون ایک ایک قراط کی مزدوری
پر عصر سے سورج ڈوبنے تک کام کرے گا؟ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمہاری
مزدوری دگنی ہے۔ یہود و نصاریٰ اس فیصلہ پر غصہ ہو گئے اور کہنے لگے
کام تو ہم زیادہ کریں اور مزدوری ہمیں کو کم ملے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے
دریافت فرمایا، کیا میں نے تمہیں تمہارا حق دینے میں کوئی کمی کی ہے؟
انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ میرا فضل ہے میں سے
چاہوں دوں۔

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سفيان عن عمرو عن طاووس عن ابن عباس
قال سمعت عمرو بن عبد الله يقول قال رسول الله
فَلَا تَأْكُلُوا يَوْمَئِذٍ لَحْمَ الْبَيْتِ ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال لعن الله اليهود خرمتم عليهم الشحوم
فجعلوها قبا عوها. تابعه جابر وابو هريرة عن النبي
صلى الله عليه وسلم

۴۷۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے طاووس نے، ان سے ابن
عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ
نے فرمایا اللہ تعالیٰ فلاں کو غارت کرے۔ کیا انہیں معلوم نہیں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، یہود پر اللہ کی لعنت ہو، ان کے لئے
چربی حرام ہوئی تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا، اس روایت
کی متابعت جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حوالہ سے کی؟

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا ابُو عاصم الضحاك بن

مُخَلِّدٍ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ
عَنْ أَبِي كَبْشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً
وَحَدَّثَنَا عَنْ بَنِي إِسْرَئِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَّبَ
عَنِّي مُتَعِدًّا فَلْيَتَوَّ مُقْعَدًا مِنَ النَّارِ

۴۷۸۔ ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی انہیں اوزاعی
نے خبر دی، ان سے حسان بن عطیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبک شہ
نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا، میرا پیغام لوگوں کو پہنچاؤ، اگرچہ ایک آیت ہی ہو سکے اور
بنی اسرائیل کے واقعات تم بیان کر سکتے ہو اس میں کوئی مضائقہ نہیں،
اور جس نے مجھ پر قصداً جھوٹا ہندھا تو اسے اپنے جہنم کے ٹھکانے کے

سے تیار رہنا چاہیے۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ صَاحِبِ عَدْنِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِرُونَ وَخَائِفُهُمْ ۚ

۴۸۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جَنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثِي فِي هَذَا السُّجْدِ وَمَا نَسِينَا مِنْهَا حَدَّثَنَا وَمَا نَسِينَا أَنْ يَكُونَ جَنْدَبُ كَذَبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزَعٌ فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ نَمَّا دَنَا اللَّهُمَّ حَتَّى مَاتَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى بَادِرِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ۚ

اسی سے وہ مر گیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود میرے پاس آنے والی محنت کی اس لئے میں نے بھی جنت میں اس پر عذاب کر دی ۚ

باب ۳۵۔ حدیث ابرص واعلیٰ واقرب

فی بنی اسرائیل

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ اسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِدٍ حَدَّثَنَا هَامِدٌ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا هَامِدٌ عَنْ اسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ - إِنَّ ثَلَاثَةَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَفَرَجَ وَاعْلَى بَدَا لَهُمْ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مُلْكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ

۴۷۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے سعد بن سعد سے بیان کیا کہ ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہود و نصاریٰ (دارھی وغیرہ میں) خضاب نہیں دیتے تو لوگ اس کے خلاف طریقہ اختیار کرو (یعنی خضاب دیا کرو) ۚ

۴۸۰۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے حجاج نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے اور ان سے جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اسی مسجد میں حدیث بیان کی (حسن نے کہا کہ) انہوں نے جب ہم سے حدیث بیان کی ہم اسے بھولے نہیں (بلکہ برابر حفظ و مذاکرہ کرتے رہے) اور نہ جس اس کا اندیشہ ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس حدیث کی نسبت غلط کی ہوگی، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پچھلے زمانہ میں ایک شخص (کے ہاتھ میں) زخم ہو گیا تھا اور اسے اس سے بڑی تکلیف تھی آخر اس نے پھر سے اپنا ہاتھ کاٹ لیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خون مسلسل بہنے لگا، اور

اسی سے وہ مر گیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود میرے پاس آنے والی محنت کی اس لئے میں نے بھی جنت میں اس پر عذاب کر دی ۚ

۳۵۔ بنی اسرائیل کے ابرص، نابینا اور مجھے کا واقعہ ۚ

۴۸۱۔ مجھ سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے عبد الرحمن بن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ ۷۔ اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی انہیں ہمام نے خبر دی ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہیں عبد الرحمن بن ابی ہریرہ نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، ان حضور نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے، ایک ابرص، دوسرا نابینا اور تیسرا کورھی، اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کا امتحان لے، چنانچہ اللہ تعالیٰ

آتٰی شَیْءٌ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ تَوَنُّ حَسَنٌ وَجَدُّ حَسَنٌ
 قَدْ قَدِّرَیْ اِنَّمَا سَ قَاتٍ فَسَمِعَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ
 فَاُعْطِیَ تَوَنُّا حَسَنًا وَجَدُّا حَسَنًا فَقَالَ آتٰی اِنَّمَا
 اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ هُوَ شَاكٌ فِی
 ذٰلِكَ اِنَّ الْاَبْرَصَ وَالْاَفْرَجَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ
 الْاٰخَرُ الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ نَاقَةً عَشْرًا فَقَالَ يُبَارِكُ لَكَ
 فِیْهَا وَآتٰی الْاَفْرَجَ فَقَالَ آتٰی شَیْءٌ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ
 شِعْرٌ حَسَنٌ وَیَذْهَبُ عَنِّی هَذَا قَدْ قَدِّرَیْ اِنَّمَا
 قَالَ فَسَمِعَهُ فَذَهَبَ وَاعْطِیَ شِعْرًا حَسَنًا قَالَ آتٰی
 اِنَّمَا اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطَا بَقَرَةً
 حَامِلًا وَقَالَ يُبَارِكُ لَكَ فِیْهَا وَآتٰی الْاَعْمٰی فَقَالَ آتٰی
 شَیْءٌ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ بَرَدٌ اِنَّهُ اِلٰی بَقَرٍ فَاَبْصُرْ بِهِ
 اِنَّمَا قَالَ فَسَمِعَهُ قَرَدٌ اِنَّهُ اِلَیْهِ بَقَرَةٌ قَالَ فَآتٰی
 اِنَّمَا اَحَبُّ اِلَیْكَ تَاَنُّ الْغَنَمِ فَاُعْطَا شَاةً وَابَدًا
 فَاَنْتَبِجْ هَذَانِ وَدُلَّ هَذَا فَكَانَ لِهَذَا وَادِ مِنْ اِبِلٍ
 وَلِهَذَا وَادِ مِنْ بَقَرٍ وَلِهَذَا وَادِ مِنْ نَعْتِهِ ثُمَّ اَنَّ
 آتٰی الْاَبْرَصَ فِی صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ
 لَقَطْعَتٌ فِی نِجْبٍ اِلٰی سَفَرٍ فَلَا بَلَغَ الْیَوْمَ رَجُلًا اِلَیْهِ
 ثُمَّ يَاكُ اسْأَلُكَ بِاَلَّذِیْ اَعْطَاكَ اَتَلَوْنِ الْحَسَنِ
 وَالْهَمَّانِ بَعِیْرًا اَتَبْلُغُ عَلَيْهِ فِی سَفَرٍ فَقَالَ لَئِنْ
 اَلْحَقْتُ كَثِیْرَةً فَقَالَ لَهُ كَا فِیْ اَعْرَضْتُ اَلَمْ تَكُنْ
 اَبْرَصَ یَقْدِرُ لَكَ النَّاسُ فِیْقِرُوا فَاَعْطَاكَ اَللّٰهُ فَقَالَ
 لَقَدْ وَرِثْتُ لِمَا یُرِی عَنِ كَابِرٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَصِیْرُكَ
 اَللّٰهُ اِلٰی مَا كُنْتُ وَآتٰی الْاَفْرَجَ فِی صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ
 فَقَالَ لَمْ يَمِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا قَرَدٌ عَلَیْهِ مِثْلُ مَا رَدَّ
 عَلَیْهِ هَذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَصِیْرُكَ اَللّٰهُ اِلٰی
 مَا كُنْتُ وَآتٰی الْاَعْمٰی فِی صُوْرَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ
 وَابْنٌ سِیْلٌ وَتَقَطَّعَتْ فِی نِجْبٍ اِلٰی سَفَرٍ فَلَا
 بَلَغَ الْیَوْمَ رَجُلًا اِلَیْهِ ثُمَّ يَاكُ اسْأَلُكَ بِاَلَّذِی

نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا، فرشتہ پہلے ابرص کے پاس آیا، اور اس سے
 پوچھا، تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے جواب دیا کہ چھارنگ
 اور اچھی جلد، کیونکہ (ابرص ہونے کی وجہ سے) مجھ سے لوگ پرہیز کرتے ہیں۔
 بیان کیا کہ فرشتے نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری جاتی رہی اور اس
 کا رنگ بھی خوبصورت ہو گیا اور جلد بھی اچھی ہو گئی فرشتے نے پوچھا کس طرح
 کا مال تم زیادہ پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ اونٹ یا اس نے گائے کو کہا
 اسحاق بن عبد اللہ کو اس سلسلے میں شک تھا کہ ابرص اور گنچے دونوں میں
 ایک نے اونٹ کی خواہش کی تھی اور دوسرے نے گائے کی۔ اس کی
 تعلیم کے سلسلے میں شک تھا، چنانچہ اسے حاملہ اونٹنی دی گئی اور کہا گیا
 کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا، پھر فرشتہ گنچے کے پاس آیا، اور
 اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ عمدہ ماں، اور موجودہ
 عیب میرا ختم ہو جائے، کیونکہ لوگ اس کی وجہ سے مجھ سے پرہیز کرتے ہیں،
 بیان کیا کہ فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا عیب جاتا ہوا، اور
 اس کے بجائے عمدہ ماں آگئے۔ فرشتے نے پوچھا، کس طرح کا ماں پسند کر دے؟
 اس نے کہا کہ گائے، بیان کیا کہ فرشتہ نے اسے گائے حاملہ دے دی اور کہا
 کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا، پھر اندھے کے پاس فرشتہ آیا، اور
 کہا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا... کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھارت دے
 دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے ہاتھ پھیرا اور اللہ
 تعالیٰ نے اس کی بھارت اسے واپس کر دی پھر پوچھا کہ کس طرح کا مال تم
 پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ بکریاں، فرشتے نے اسے حاملہ بکری دے دی
 پھر تینوں جانوروں کے بچے پیدا ہوئے (اور کچھ دنوں بعد ان میں اتنی برکت
 ہوئی) ابرص کے اونٹوں سے اس کی وادی بھر گئی، گنچے کے گائے بیل سے
 اس کی وادی بھر گئی اور اندھے کی بکریوں سے اس کی وادی بھر گئی، پھر دوبارہ
 فرشتہ اپنی اسی پہلی ہیئت و صورت میں ابرص کے یہاں آیا اور کہا کہ میں
 ایک نہایت مسکین آدمی ہوں، اس پر کا تمام سامان و اسباب ختم ہو چکا ہے
 اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے مقصد بڑی کمی توقع نہیں، لیکن میں تم
 سے اسی ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں اچھارنگ اور اچھی جلد اور
 مال عطا کیا، ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے سفر کی ضروریات پوری
 کر سکوں اس نے فرشتے سے کہا کہ حقوق اور بہت سے ہیں (تمہارے لئے)

رَدَّ عَلَيْنَا بَصَرَتْ شَاةٌ اَبْلَغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ
قَدْ كُنْتُ اَعْمَى كَرَدَ اللهُ بَصَرِي وَفَقِيرًا فَقَدْ اَغْنَانِي
فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللهِ لَا اَجْعُدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا اَخَذَتْهُ
يَلَهُ . فَقَالَ اَمْسِكْ مَا نَتَّ فَإِنَّمَا اَيُّحِلُّنَا فَقَدْ رَضِيَ
اللهُ عَنْكَ وَتَخَيَّرَ عَلَيَّ مَا يَجِبُكَ ۝

گنجائش نہیں) فرشتے نے کہا، غالباً میں تمہیں پہچانتا ہوں، کیا تمہیں برص
کی بیماری نہیں تھی جس کی وجہ سے لوگ تم سے گھن کیا کرتے تھے ایک
قیصر اور قلاش، پھر تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں عطا کیں، اس نے کہا کہ یہ
ساری دولت تو بتا بہشت سے چلی آرہی ہے، فرشتے نے کہا کہ اگر تم
بھولے ہو تو اللہ تعالیٰ تم کو اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے پھر فرشتہ گئے کے

پاس آیا اپنی پہلی اسی ہیئت و صورت میں آیا اور اس سے وہی درخواست کی اس نے بھی وہی برص والا جواب دیا، فرشتہ نے کہا اگر تم بھولے ہو تو
اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور اپنی اسی پہلی صورت میں آیا اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی
ہوں، مگر کے تمام اسباب و وسائل ختم ہو چکے ہیں اور سوا اللہ تعالیٰ کے کسی سے مقصد برکری کی توقع نہیں، میں تم سے، اس ذات کا واسطہ ہے
کہ جس نے تمہیں تہمدی بصارت دی ایک بکری مانگتا ہوں جس سے اپنے سفر کی ضروریات پوری کر سکوں۔ اندھے نے جواب دیا کہ واقعی میں لڑھا
تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بصارت عطا فرمائی اور واقعی میں فقیر و مفلس تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے مالدار بنایا، تم جتنی بکریاں چاہو لے سکتے ہو۔ بخدا
جب تم نے خدا کا واسطہ دیا ہے تو جتنا بھی تمہارا جی چاہے لے لو، میں تمہیں ہرگز نہیں روک سکتا، فرشتہ نے کہا تم اپنا مال اپنے پاس رکھو، یہ تو صرف
امتحان تھا، اور اللہ تعالیٰ تم سے راضی اور خوش ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض۔ ۝

باب ۳۰۔ اَمْرٌ حَبِيبٌ اَنَّ اصْحَابَ

الْكُفَّ وَالتَّوْقِيمِ، الْكُفَّ، الْفَتْحُ فِي الْجَمَلِ.
وَالْوَقِيمِ، الْكِتَابُ، مَرْقُومٌ، مَكْتُوبٌ، مِنَ الْقَوْمِ
رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ، اِنْمَانَا هُمْ صَبْرًا، شَطَطًا
اِقْرَاطًا، الْوَصِيدُ، الْفَسَادُ، وَجَمْعُهُ وَصَائِدُ
وَوُصْدٌ، وَيُقَالُ الْوَصِيدُ الْبَابُ، مَوْصِدَةٌ
مُطَبَقَةٌ، اَصَدَّ الْبَابُ، وَاَوْصَدَ، بَعَثْنَا هُمُ
اَحْيَيْنَاهُمْ، اَرْكَى، اَكْثَرِيْعًا، فَضَرَبَ اللهُ عَلَيَّ
اِذَا نَهَضَهُ فَنَامُوا، رَجَمًا بِالْغَيْبِ، لَمْ يَسْتَبِي
وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقَرُّضُهُمْ تَسْرِكُهُمْ ۝
مُجَاهِدٌ نَزَّ فَرَا يَكُ تَقَرُّضُهُمْ، بِعَنِ تَسْرِكُهُمْ ۝

۳۰۔ ”کیا تمہارا خیال ہے کہ اصحاب کھف و توقیم
الکھف پہاڑ میں شگاف کو کہتے ہیں اور توقیم یعنی کتاب
مرقوم یعنی مکتوب، رقم ہی سے مشتق ہے۔ ربطنا
علیٰ قلوبہم، یعنی ہم نے ان کے دل میں ہیر ڈال دیا تھا
شططا یعنی افراطا الوصید بمعنی فنا اس کی جمع وصائد
اور وصد آتی ہے، بولتے ہیں، وصد الباب موصدة
یعنی مطبقة، اسی سے اصد الباب (معنی غلق)۔
آتا ہے اور اوصد بھی بولتے ہیں۔ بعثنا ہمہ ای احييناهم
ازکی ای اکثر ربعا۔ فضرب الله علیٰ اذانہم
یعنی وہ سو گئے۔ رجما بالغیب۔ یعنی جو چیز واضح نہ ہو۔

الحمد لله تفہیم البخاری کا تیرھواں پارہ پورا ہوا،

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہود و صوالیہ پارہ

باب ۳۵۲ حَدِيثُ الْغَارِ

۶۸۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ

بن مسهر عن عبيد الله بن عمرو بن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ خَفَرٍ مِثْنُ كَانَ قَبْلَكُمْ يَنْشُونَ إِذَا أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَأَوْذُوا إِلَى غَارٍ فَأُطْبِقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّهُ وَاللَّهِ يَا هُتُوًا لَمْ يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصَّدَقُ فَلْيَدْعُوا كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ فِي أَحْيَرٍ عَمِلَ لِي عَلَى فَرَقٍ مِنْ أَسْرِ فَنَذَاهَبَ وَتَذَكُّهَ وَأَفِي عَمَلَاتٍ إِلَى ذَلِكَ الْفَرَقِ فَذَرَا غَتَهُ فَصَارَ مِنْ أَمْرٍ أَفِي أَشْرَكِيَّتٍ مِنْهُ بَقْدًا وَأَنَّهُ أَتَانِي بِطَلَبٍ أَحْبَرًا فَقُلْتُ اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَسَقَهَا فَقَالَ لِي إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أَسْرِ فَقُلْتُ لِمَا اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَأَتَاهَا مِنْ ذَلِكَ الْفَرَقِ فَسَا قَهَا فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ حَفِيَّتِكَ فَفَرِّحْ عَنَّا فَإِنَّا سَأَلْنَا عَنْهُمْ الصَّخْرَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ أُنِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ يَلْبِسَنِي غَيْمٌ لِي فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً فَجِئْتُ وَقَدْ رَأَيْتُهُمَا وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَمَنَّا عَوْنَ مِنَ الْمُجُورِ فَكُنْتُ لَا أَسْقِيهِمْ

۳۵۲ - غار کا واقعہ

۶۸۲ - ہم سے اسماعیل بن خلیل نے حدیث بیان کی۔ انھیں علی بن مسہر نے خبر دی۔ انھیں عبيد اللہ بن عمر نے انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھلے زمانے میں تین آدمی کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں بارش نے انھیں آیا۔ تینوں نے ایک غار میں پناہ لی لیکن (حب وہ اندر گئے تو غار کا مزہ بند ہو گیا۔ اس موقع پر ایک نے دوسرے سے کہا، بخدا انھیں اس مصیبت سے اب صرف سچائی (نیک عمل) ہی نجات دلا سکتی ہے، اب ہر شخص کو اپنے کسی ایسے عمل کا واسطہ دے کہ دعا کرنی چاہیے جس کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے تھا چنانچہ ایک نے اس طرح دعا کی، اے اللہ آپ کو خوب معلوم ہے کہ میں نے ایک مزدور کیا تھا جس نے ایک فرق چاول کی مزدوری پر میرا کام کیا تھا۔ لیکن وہ شخص (کام کر کے) چلا گیا اور اپنی مزدوری چھوڑ گیا۔ پھر میں نے اس ایک فرق چاول کو لیا اور اس کی کاشت کی۔ اس سے اتنا کچھ ہو گیا کہ میں نے پیداوار سے ایک گائے خرید لی۔ اس کے بعد وہی شخص مجھ سے اپنی مزدوری مانگنے آیا۔ میں نے کہا کہ یہ گائے کھڑی ہے اسے لے جاؤ۔ اس نے کہا کہ میرا تو صرف ایک فرق چاول تم پر چاہیے تھا۔ میں نے اس سے کہا اس گائے کو لے جاؤ، کیونکہ یہ اسی ایک فرق کی ہے۔ آخر وہ گائے کو لے کر چلا گیا۔ پس اے اللہ اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ کام میں نے صرف تیری خشیت سے کیا تھا تو غار کا منہ کھول دے چنانچہ چٹان (جوان کے اندر داخل ہونے کے بعد غار کے منہ پر گر پڑی تھی) مٹوڑی سی ہٹ گئی۔ پھر دوسرے نے اس طرح دعا کی، اے اللہ! تجھے خوب علم ہے کہ میرے والدین جب بوڑھے ہو گئے تھے تو میں ان کی خدمت میں روزانہ رات میں اپنی بکریوں کا دودھ لاکر پیش

کیا کرتا تھا۔ ایک دن اتفاق سے میں دریں آیا اور جب آیا تو وہ سو چکے تھے، ادھر میری بیوی اور بچے بھوک سے بے چین تھے لیکن میری عادت تھی کہ جب تک والدین کو دودھ نہ ملا لول، بیوی بچوں کو نہیں دیتا تھا۔ مجھے انھیں بیدار کرنا بھی پسند نہیں تھا اور چھوڑنا بھی پسند نہ تھا کہ یوں نہ ہی ان کا شام کا کھانا تھا اور اس کے نہ پینے کی وجہ سے وہ کمزور ہو جاتے۔ چنانچہ میں ان کا وہیں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام صرف تیرے خوف و خشیت کی وجہ سے کیا تھا تو ہمارا راستہ کھول دے۔ چنانچہ تھوڑی سی اور بہت گئی اور اب آسمان منظر آنے لگا۔ پھر آخری شخص نے یوں دعا کی۔ اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میری ایک چچا زاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی میں نے اسے اپنے پاس بلایا لیکن اس نے انکار کیا اور صرف ایک شرط پر تیار ہوئی کہ میں اسے سو دینا لا کر دے دوں میں نے یہ رقم حاصل کرنے کے لیے دوڑ دھوپ کی اور آخر مجھے مل گئی تو میں اس کے پاس آیا اور رقم اس کے حوالے کر دی۔ (شرط کے مطابق) اس نے مجھے اپنے اوپر قدرت دے دی۔ جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھ چکا تھا تو اس نے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور مہر کو بغیر حق کے نہ توڑو۔ میں رہ سنتے ہی کھڑا ہو گیا اور سو دینا نہ بھی واپس نہیں لیے، پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ عمل تیرے خوف و خشیت کی وجہ سے کیا تھا تو ہمارا راستہ صاف کر دے۔ اب راستہ صاف ہو چکا تھا اور وہ تیزیوں باہر نکل آئے تھے۔

باب ۳۵۳

۶۸۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آل حنفور نے فرمایا کہ ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ ایک سوار ادھر سے گذرا، وہ اس وقت بھی بچے کو دودھ پلا رہی تھی (سوار کو دیکھ کر) عورت نے دعا کی، اے اللہ! میرے بچے کو اس وقت تک موت نہ آئے جب تک اس سوار حبس نہ ہو لے۔ اسی وقت بچہ بول پڑا، اے اللہ! مجھے اسی حبس دانہ اور پھر دودھ پینے

حَتَّى تَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ أَوْقِظَهُمَا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدْعُهُمَا فَيَسْتَكِنَا لِشَرِّبَتِهِمَا فَلَمْ أَتْ لَهُ أَتَظَرُّ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَفِي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرَجَ عَنَّا فَأَسَاحَتْ عَنْهُمْ الْمُخَضَّةُ حَتَّى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّكَ كَانَ لِي ابْنَةٌ عَقِدَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَأَفِي سَادَتُهَا عَنْ نَفْسِيهَا فَأَبْنَتْ إِلَّا أَنْ أَتِيَهُمَا بِمَا شِئْتُ بِبَنَاتِيهَا فَطَلَبْتُهَا حَتَّى وَصَلْتُ فَأَتَيْتُهُمَا بِمَا فَرَجْتُ عَنْهُمَا إِلَيْهِمَا فَأَمْسَكْنِي مِنْ نَفْسِيهَا فَلَمَّا فَعَلْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهِمَا فَقَالَتْ أَتَقِي اللَّهَ وَكَأَنَّ نَفْصِي الْخَايَةَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُنْتُ وَشَرَكْتُ مَا شِئْتُ بِبَنَاتِي فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَفِي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرَجَ عَنَّا فَفَرَجَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا۔

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ اخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

حَدَّثَنَا ابُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَنَاتِي أَمْرًا شَرِيعًا إِلَيْهَا إِذَا مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ وَهِيَ تَرْضِعُ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لَا تَمُتْ ابْنَتِي حَتَّى يَكُونَ مِثْلُ هَذَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلَنِي مِثْلَهُ ثُمَّ رَجَعَ فِي السَّيِّدِ وَمَرَّ

بِأَمْرٍ أَتَىٰ تَبَرُّؤُ وَ مِثْلُهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ
لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ
اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ أَمَّا الدَّارُ
فَأَنْتَ كَافِرٌ وَأَمَّا الْمَرْأَةُ
فَأَنْتَ كَافِرٌ يَتَدَوَّنَ لَهَا مَرْزِيٌّ
وَقَوْلُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَيَقُولُونَ
تَسْرِفُ وَ تَقُولُ
حَسْبِيَ اللَّهُ

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْهِ حَدَّثَنَا ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ
الْيُوسُفِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَمَا كُنْتُ يُلْقِي بَرَكِيَّةَ كَعْبٍ
يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ سَأَلَنِي بَعْضُ بَنِي
مَنْيَ اسْمُائِيلَ فَلَزَعَتْ مَوْقَهَا فَسَقَطَتْ
فَغَفَّرَ لَهَا بِهِ

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ عَامَ
حَجَّةٍ عَلَى الْمَيْمَنَةِ فَنَادَى قَصَّةً مِنْ شَعْرٍ
كَانَتْ فِي مِدَى حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ
أَنْتُمْ عَلِمَاءُ كُمْ سَمِعْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ عَنْ مِثْلِ هَذَا وَيَقُولُ إِنَّمَا
هَكَكَتُمْ بَنُو إِسْرَءِيلَ حِينَ اتَّخَذُوا
نِسَاءَهُمْ

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ وَقَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى

لگا۔ اس کے بعد ایک عورت کو ادھر سے لے جایا گیا۔ اسے لے جانے
والے اسے گھسیٹ رہے تھے اور اس کا مذاق بنا رہے تھے۔ ہاں
نے دعا کی، اے اللہ! میرے بچے کو اس عورت جیسا نہ بنانا۔ لیکن
بچے نے کہا کہ اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنا دے۔ پھر اس بچے نے
(بطور خرق عادت) بتایا کہ سوار تو کافر تھا اور اس عورت کے متعلق
لوگ کہتے تھے کہ تم نے زنا کی ہے تو وہ جواب دیتی کہ حسبی اللہ
(اللہ میرے لیے کافی ہے) لوگ کہتے کہ تم نے چوری کی ہے تو وہ
جواب دیتی کہ حسبی اللہ (اللہ میرے لیے کافی ہے)۔

۶۸۴۔ ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے
حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے جریر بن حازم نے خبر دی، انھیں ایوب نے،
انھیں محمد بن سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا ایک کنوئیں کے چاروں طرف
چکر کاٹ رہا تھا، جیسے سپاس کی شدت سے اس کی جان نکل جانے والی
ہو کہ بنی اسرائیل کی ایک زانیہ عورت نے اسے دیکھ لیا۔ اس عورت نے
اپنا جرم قاتلہ کر کے کوہانی پلایا کہ کنوئیں سے کھینچنے کے بعد اور اس
کی مغفرت کی عمل کی وجہ سے ہو گئی۔

۶۸۵۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے حدیث
بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور انھوں
نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا ایک سال حب وہ حج کے
لیے گئے ہوئے تھے تو منبر نبوی پر کھڑے ہو کر انھوں نے پیشانی پر
کے بالوں کا ایک لچھا لیا جو ان کے محافظ کے ہاتھ میں تھا اور فرمایا،
اے اہل مدینہ! تمہارے علما کہاں ہیں؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا تھا، آپ نے اس طرح (بال سنوارنے کی) ممانعت فرمائی تھی،
اور فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل پر برابری اس وقت آئی تھی جب ان کی عورتوں
نے اس طرح بال سنوارنے شروع کر دیئے تھے۔

۶۸۶۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم
بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو سلمہ نے
اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
گذشتہ امتوں میں محدث شخصیات بڑا کرتے تھے اور اگر میری امت میں

کوئی ایسا ہے۔ تو وہ عمر بن خطاب ہیں۔

(رضی اللہ عنہ)

۶۸۷۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو صدیق ناجی نے، ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے اور پھر سلسلہ پر چھنے نکلا تھا وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کیا اس گناہ سے توبہ کی کوئی ضرورت ممکن ہے؟ راہب نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا پھر وہ دوسروں سے، پوچھنے لگا۔ آخر اس سے ایک راہب نے بتایا کہ فلاں بستی میں جاؤ (وہ اس بستی کی طرف روانہ ہوا، لیکن آدمی راستے میں نہیں پہنچا تھا کہ اس کی موت واقع ہو گئی، موت کے وقت اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف کر لیا۔ آخر جنت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں باہم نزاع ہوا کہ کون اسے لے جائے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو (جہاں توبہ کے لیے وہ جا رہا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے قریب ہو جائے اور دوسری بستی کو (جہاں سے نکلا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے دور ہو جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ اب دونوں کا مصلہ دیکھو اور (حب ناپا تو) اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنے جا رہا تھا) ایک بالشت نعش سے زیادہ قریب پایا اور اس کی مغفرت ہو گئی۔

۶۸۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی اور پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، ایک شخص (بنی اسرائیل کا) اپنی گائے، بکے لے جا رہا تھا کہ اس پر سوار ہو گیا اور پھر اسے مارا۔ اس گائے نے (خرق عادت کے طور پر) کہا کہ ہم اس کے لیے نہیں پیدا کئے گئے ہیں، ہماری پیدائش تو کھیتی کے لیے

(صوفیہ زشتہ) اس حدیث (وال کے فقر کے ساتھ) ان حضرات کو کہتے ہیں جن کی زبان پر بغیر وحی و نبوت کے سچی اور حق بات جاری ہو جاتی ہے۔ یہ مرتبہ اولیاء اور ہدایتین کا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اس طرح کے واقعات ملتے ہیں۔

قَبْلَكُمْ مِنَ الدِّمَةِ مُخْتَلُونَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هَذَا مِنْهُمْ فَأَيُّكُمْ عَمْرٍؤُا مِنَ الْخَطَايَا؟

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَذَا مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَهُ فَقَتَلَهُ فَجَبَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنِّي قَدِمْتُ كَذَا ذَكَاةً فَأَذْبَحُكَ الْمَوْتُ فَمَا يَصْدُقُهَا تَحْوُهَا فَأَخْتَصَمْتُ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَذْحَى اللَّهُ إِلَهُ هَذَا أَنْ تَقَرَّبَ إِلَى اللَّهِ إِلَى هَذَا أَنْ تَبْعِدَ عَنِّي وَقَالَ فَيُسْأَلُ مَا بَيْنَهُمَا فَيُجِبُهُمَا إِلَى هَذَا أَقْرَبَ بِسَبْرِ فَخَفِيَ لَهُ؟

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَائِكَةُ الصَّبْرِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لَبِئْسَ رَجُلٌ سَيُؤْتَى بَقَرَةً إِذَا رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا فَقَالَ إِنَّا لَكُم مَخْلُوقٌ لِهَذَا إِنَّمَا خَلَقْنَا لِنَحْرِبَ

ہوتی ہے۔ لوگوں نے کہا، سبحان اللہ! بیل بول رہا ہے۔ پھر ان حضورؐ نے فرمایا کہ میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی اس پر ایمان لاتے ہیں، حالانکہ یہ دونوں حضرات وہاں موجود بھی نہیں تھے۔ اسی طرح ایک شخص اپنی کجریاں چڑھا رہا تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور دیوڑھی سے ایک کبری اٹھا کر لے جانے لگا۔ دیوڑھی والا دوڑا اور اس نے کبری کو بھیڑیے سے چھڑ لیا۔ اس پر بھیڑیا بولا۔ آج تو تم نے مجھ سے اسے چھڑ لیا ہے، لیکن بھیڑیے والے دن (درب قیامت میں) اسے کون بچائے گا؟ جس دن میرے سوا اور کوئی اس کا نگہبان نہ ہوگا، لوگوں نے کہا، سبحان اللہ! بھیڑیا (آدمیوں کی زبان میں) باتیں کر رہا ہے۔ اس حضورؐ نے فرمایا کہ میں اس وانہ کی صداقت پر ایمان لایا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی اس پر ایمان لائے۔ حالانکہ یہ دونوں حضرات وہاں موجود نہیں تھے۔ اور ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسریحہ رضی اللہ عنہ نے۔ نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے اسی حدیث کی طرح۔

۶۸۹۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبدالرزاق نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں ہمام نے اور ابوسریحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک شخص نے دوسرے شخص سے اس کی جائیداد خریدی، جائیداد کے خریدار کو اس جائیداد میں ایک گھڑالما جس میں سونا تھا جس سے وہ جائیداد اس نے خریدی تھی اس سے اس نے کہا کہ مجھ سے اپنا سونا لے لو، کیونکہ میں نے تم سے زمین خریدی تھی، سونا نہیں خرید رہا تھا۔ لیکن سابق مالک نے کہا کہ میں نے تو زمین کو ان تمام چیزوں سمیت تمھیں فروخت کر دیا تھا جو اس کے اندر موجود ہو۔ یہ دونوں ایک تیسرے شخص حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے۔ فیصلہ کرنے والے نے ان دونوں سے پوچھا، کیا تمھارے کوئی اولاد بھی ہے؟ اس پر ایک شخص نے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میرے ایک لڑکی ہے فیصلہ کرنے والے نے ان سے کہا کہ لڑکے کے لڑکی سے نکاح کر دو اور سونا انھیں پر خرچ کر دو اور یوں کار خیر میں لگا دو۔

۶۹۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے

قَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمَ فَقَالَ فَيَا أَيُّهَا أَهْلُ بَيْتِي أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا نَمْرٌ وَبَيْنَهُمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَّ الدَّيْبُ قَدْ هَبَ مِنْهَا بَشَاةٌ فَطَلَبَ حَتَّى كَانَتْهُ اسْتَنْعَذَ هَامِيَةٌ فَقَالَ لَهُ الدَّيْبُ هَذَا اسْتَنْعَذَتْهَا مَيْتَةٌ فَمَنْ لَهَا كَيْوَمَ السَّبْعِ كَيْوَمَ الدَّارِغِي لَهَا غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ ذُئْبٌ يَتَكَلَّمُ قَالَ فَيَا أَيُّهَا أَهْلُ بَيْتِي أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا نَمْرٌ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِدْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَشْرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوْجَدَ الرَّحْبِ الَّذِي اسْتَشْرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِمْ حَبْرَةً فَبَيْنَمَا ذَهَبُ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اسْتَشْرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مَبْتِئًا إِنَّمَا اسْتَشْرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ مِنْ ذَهَبٍ أَتَبَعَ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ مِنْ إِنَّمَا يَخُذُكَ الْأَرْضُ وَمَا فِيهَا فَتَحَا كَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَا كَمَا إِلَيْهِ لَكُمْ وَلَسْتُ قَالَ أَحَدُهُمَا بِي غَدًا وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْتُمْ وَالْغَلَامُ الْجَارِيَّةُ وَأَنْتُمْ قَوْمًا عَلَى أَنْفُسِهِمْ مَائِدَةٌ وَكَمْ مَائِدَةٌ

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي

مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ أَبِي
النُّضْرِ مَوْلَى عَمْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ
بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَثَّاحٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ
سَمِعَهُ يُبَايِعُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا
سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونَ فَقَالَ أَسَامَةُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ
رَحِبُ الْأَسِيلِ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ حَبَشِيٍّ
إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاذَا
سَمِعْتُمْ بِهِمْ بِأَمْرٍ مِنْكُمْ تَقَدُّوا عَلَيْهِ
وَإِذَا وَقَعَتْ بَأْسُ مِنْهُ وَالْتَمَسْتُمْ بِهِمَا
فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ - قَالَ أَبُو
النُّضْرِ لَا يَخْرُجُ جُحُودًا فِرَارًا مِنْهُ :

۶۹۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
بَرِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونَ مَا خَبَرَنِي أَنَّهُ هَذَا
يُجْعَلُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ شَاءَ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ
وَحِمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونَ
فَيَمْلِكُ فِي بَلَدِهِمَا يَدَا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّ رَضِيئَتَهُ
إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِنْ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَخِي شَهِيدٍ

۶۹۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهْمَهُمْ شَأْنُ الْمَلَائِكَةِ الْخِزْمِيَّةِ
الَّتِي سَوَّقَتْ - فَقَالُوا وَمَنْ يَكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ
يَجْتَرِ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَبِيبُ رَسُولٍ

مالک نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے، ان سے عمر بن
عبید اللہ کے مولیٰ ابو النضر نے، ان سے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے
اور انھوں نے اپنے والد کو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھتے سنا
تھا کہ طاعون کے بارے میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سے کیا سنا تھا؟ انھوں نے بیان کیا کہ آل حضورؐ نے فرمایا، طاعون
ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا یا آپؐ
نے یہ فرمایا کہ ایک گزشتہ امت پر (جائے اسرائیل کے) اس لیے
حب کسی جگہ کے متعلق تمہیں معلوم ہو جائے (کہ وہاں طاعون کی وبا
پھیلی ہوئی ہے) تو وہاں نہ جاؤ۔ لیکن اگر کسی ایسی جگہ پر وہاں پھیل
جائے جہاں تم پہلے سے موجود ہو تو وہاں سے راہ قرار بھی نہ اختیار
کرو۔ ابو النضر نے بیان کیا کہ ایسا ہونا چاہیے کہ صرف بھاگنے کی
غرض سے نکلو، یعنی اگر کوئی دوسری ضرورت طبعی کی وجہ سے وہاں
سے کہیں جانا ہو جائے تو اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں۔

۶۹۱ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد
بن ابی فزات نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن برید نے حدیث
بیان کی، ان سے عیسیٰ بن جعفر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے آل
حضورؐ سے طاعون کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے
اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے لیکن اسی کو اللہ تعالیٰ نے رسولوں
کے لیے رحمت بنا دیا ہے اگر کسی شخص کی بستی میں طاعون کی وبا پھیل
جائے اور وہ صبر کے ساتھ خدا کی رحمت سے امید لگائے ہوئے وہیں
محکم رہے کہ ہو گا وہی جو اللہ تعالیٰ نے مفقود کر دیا ہے تو اسے ایک شہید
کے برابر ثواب ملے گا۔

۶۹۲ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے
حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان
سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مخزومی خاتون جس نے رغرہ فستق
کے موقد پر اچھری کر لی تھی، کے معاملہ سے قریش بہت تنگیں اور رنجیدہ
تھے (کہ ایک معزز خاتون کا چوری کی سزا میں اسلامی شریعت کے مطابق
کس طرح ہاتھ کٹے گا) انھوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس معاملہ پر

اُن حضورؐ سے گفتگو کرنا کر سکتا ہے؟ آخر یہ طے پایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جو حضور اکرمؐ کو بہت عزیز ہیں، ان کے سوا اور کوئی اس کی جرات نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے اُن حضورؐ سے اس معاملہ پر کچھ کہنا چاہا، لیکن اُن حضورؐ نے فرمایا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں مجھ سے سفارش کرنے آئے ہو، پھر آپؐ اٹھے اور خطبہ دیا، (خطبہ میں) آپؐ نے فرمایا، کھجلی بہت سی انتہیں اس لیے ہلاک ہوئیں کہ جب ان کا کوئی شریف آدمی چوری کرتا تھا تو اسے چھوڑ دیتے تھے۔ اور اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے۔ اور خدا کی قسم اگر فاطمہ بنتہ محمدؐ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹتا۔ (اعاذ اللہ تعالیٰ منہ)

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلِمَةً
أَسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أُنْشَقُّ فِي حَادٍ مِنْ حُدُودِ
اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَبَطَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا
هَذِهِ التَّيْنِ قَبْلُكُمْ أَتَهُمْ
كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ
سَرَكُوا وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ
أَتَا مُوَاغَلِيهِ الْحَدَّ وَآيِمُ اللَّهِ كُو
أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ
لَقَطَعْتُ يَدَهَا

۶۹۳- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
الْثَّوَالِ بْنَ سَبْرَةَ الْمَدَنِيَّ عَنْ
ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَجُلًا قَرَأَ آيَةَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلَا فِيهَا
فَجِثْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ
الْكَذَاهِيَةَ وَقَالَ كَلَّا كَمَا
تُحْسِنُ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ
قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَهَلْ كُنُوا

۶۹۴- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ شَقِيقُ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ
فَرَبِّهِ قَوْمَهُ فَمَادَهُ وَهُوَ يَمْسَحُ
الْبَدَنَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي خَلَا نَهُمْ كَمَا
يَعْلَمُونَ

۶۹۳- ہم سے آدم نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نزال بن سبرہ ہلانی سے سنا اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک صحابی کو قرآن مجید کی ایک آیت پڑھتے سنا۔ وہی آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف قرأت کے ساتھ سن چکا تھا۔ اس لیے میں انھیں ساتھ لے کر اُن حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ کو واقعہ کی اطلاع دی لیکن میں نے اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر اس کی وجہ سے ناپسندیدگی کے آثار دیکھے اور آپؐ نے فرمایا، تم دونوں کی قرأت درست ہے، اختلافات نہ اٹھایا کرو، تم سے پہلی امتیں باہم اختلافات پیدا کیا کرتی تھیں اور اسی کی وجہ سے وہ ہلاک ہو گئیں۔

۶۹۴- ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رونے انور میری نظروں کے سامنے ہے۔ جب آپؐ انبیاء سابقین میں سے ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے تھے کہ ان کی قوم نے انھیں مارا اور خون آلود کر دیا۔ لیکن وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام خون صاف کرتے جاتے تھے اور یہ دعا کرتے جاتے تھے۔ اے اللہ! میری قوم کی مغفرت فرمائیے کہ یہ لوگ جانتے نہیں۔

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا ابوالولید حَدَّثَنَا ابوجَعْفَرٍ عَنْ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَاثِ عَنْ ابْنِ
سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ رَغْسَةً
مَالًا فَقَالَ لِبَنِيهِ لَمَّا حَضَرَ أَحَبُّكُمْ كُنْتُ
لَكُمْ قَالُوا أَحَبُّهُ أَبٌ قَالَ فَإِنِّي لَكُمُ أَحَبُّ
خَلْدٍ أَقْطُ فَإِذَا مِتُّ فَأَخْرُقُوا فِيَّ ثُمَّ اسْحَقُوا
ثُمَّ ذَرُّوا فِيَّ يَوْمَ مَرَعَايَ ففعلوا فجمعوا
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَا حَكَمَكَ قَالَ
لِحَاثَتِكَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ وَحَالَ
مَعَاذَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ
سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ
الْخَدْرِيَّ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مسدد حَدَّثَنَا ابوجَعْفَرٍ عَنْ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ رَجِيِّ بْنِ
حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عَقِبَةُ لِحَذِيفَةَ إِذَا
تَخَدَّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّا رَجُلًا
حَضَرَهُ السُّوْتُ لَمَّا آتَى مِنَ الْحَيَاةِ
أَوْ مَيِّتًا أَهْلَكَ إِذَا مِتُّ فَأَجْعُوا لِي حَطَبًا
كَثِيرًا ثُمَّ أَدْرُسُوا نَاسًا أَحْتَمِي إِذَا أَكَلْتُ
لَعْنَتِي وَخَلَصْتُمُ إِلَى عَظْمِي وَخُذُوا هَذَا
مَا طَحَنُونَهَا فَذَرُّوا فِيَّ فِي السَّيِّمِ
فِي يَوْمٍ مَرَحًا أَوْ سَاحِجًا فجمعوا
اللَّهُ فَقَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ
خَشْيَتِكَ نَحْمَلُكَ قَالَ

۶۹۵۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجعفر نے حدیث
بیان کی۔ ان سے قتادہ نے، ان سے عقبہ بن عبد الغافر نے، ان سے
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ گزشتہ امتوں میں ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے خوب مال و دولت دی
تھی جب اس کی موت کا وقت قریب ہوا تو اس نے اپنے بیٹوں سے
پوچھا، میں تمہارے حق میں کس طرح کا باپ ثابت ہوا، بیٹوں نے
کہا کہ آپ ہمارے بہترین باپ تھے اس شخص نے کہا، لیکن میں نے
کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا، اس لیے جب میری موت ہو جائے تو میری
میت کو جلاؤ اور انا پھر میری ربا قیام نہ ڈھریں (کو) پس لینا اور
رکاوہ (کو) کسی سخت آندھی کے دن اڑا دینا۔ بیٹوں نے یوں ہی کیا۔
لیکن اللہ عزوجل نے اسے جمع کیا اور اس سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں
کیا تھا، اس شخص نے جواب دیا کہ میرے ہی خوف و خشیت سے۔
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے سایہ رحمت میں جگہ دی۔ معاذ نے بیان
کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، انھوں
نے عقبہ بن عبد الغافر سے سنا۔ انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
سے اور انھوں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۶۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجعفر نے حدیث
بیان کی، ان سے عبد الملک بن عمیر نے، ان سے رجی بن حراش نے بیان
کیا کہ عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیثیں سنیں ہیں وہ ہم سے بھی بیان کیجئے
انھوں نے بیان کیا کہ میں نے آن حضور کو یہ کہتے سنا تھا کہ ایک شخص
کی موت کا وقت قریب ہوا اور وہ زندگی سے بالکل مایوس ہو
گیا تو اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میری موت ہو جائے تو پہلے
میرے لیے خوب زیادہ مکڑیاں جمع کرنا اور اس سے آگ جلا کر پھر میرے
جسم کو اس آگ میں ڈال دینا جب آگ میرے جسم کو خاکستر بنا چکے
اور صرف ہڈی باقی رہ جائے تو ہڈیوں کو پیس لینا اور کسی شدید گرمی
کے دن یا رفرمایا کہ (شدید ہوا کے دن اسے دریا میں اڑا دینا۔ لیکن
اللہ تعالیٰ نے اسے جمع کیا اور اس سے دریافت فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں
تھا، اس نے کہا کہ میری ہی خشیت سے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس

عَقِبْنَا دَاكَا سَمِعْتُهُ
يَقُولُ

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَ قَالَ فِي يَوْمٍ
سَاحِلٍ

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَاهِبٍ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَلِيَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَدُ ابْنِ النَّاسِ فَمَكَانَ
يَقُولُ لِفَتَاكَ إِذَا أَتَيْتَ مُعْصِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ
لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْكَ قَالَ فَلَقِيَ اللَّهَ
فَتَجَاوَزَ عَنْهُ

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَاشِمُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزَّهْرِيِّ عَنْ
حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا
حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ إِذَا أَتَاكُمْ
فَاخْرُجُوا مِنِّي ثُمَّ أَطْحَنُوا فِيَّ ثُمَّ ذَرُونِي فِي
السَّرِيحِ فَوَالَ اللَّهُ لَكُمُ مَتَدَرٌ عَلَى سَفَا
لِيَعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا
فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ فَأَمَرَ اللَّهُ
الْأَسْبَاطَ فَقَالَ احْبِسْنِي مَا فِيكَ مِنْهُ
فَفَعَلْتُ نَازَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ
مَا حُمَلْتُ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ
عَبِيدَةُ فَمَا قَتَلَهُ

سَيَا رَبِّ

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ اسْمَاعِيلَ

مغفرت فرمادی۔ عقیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی اُن حضوروں کو
یہ فرماتے سنا تھا۔

۶۹۷۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان
کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی اور کہا کہ ”کسی تیز ہوا کے دن“
(یعنی اس روایت میں راوی کو شک نہیں تھا)

۶۹۸۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم
بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ
بن عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے
کارندوں کو اس نے یہ ہدایت کر رکھی تھی کہ جب تمہارا ساتھ کسی تنگ دست
سے پڑے (جو میرا قرض ہو تو اسے معاف کر دیا کرو، ممکن ہے اللہ تعالیٰ
مجھ پر اس عمل کی وجہ سے) معاف فرمادے۔ اُن حضورؐ نے فرمایا۔
چنانچہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرمادیا۔

۶۹۹۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے
حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں حمید بن
عبد الرحمن نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، ایک شخص تھا جس نے اپنی جان پر بڑی زیا دتیاں کر رکھی تھیں
(گناہ کر کے) پھر جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں سے
اس نے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلاؤں پھر میری ہڈیوں کو پیس کر
ہوا میں اڑا دینا۔ خدا کی قسم، اگر میرے رب نے مجھے پایا تو مجھے اتنا
شدید عذاب دے گا جو پہلے کسی کو بھی اس نے نہیں دیا ہو گا۔ جب وہ
مر گیا تو اس کی وصیت کے مطابق اُن کے ساتھ لیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
نے زمین کو حکم دیا اور فرمایا، اگر ایک ذرہ بھی کہیں اس کا تمہارے پاس ہے
تو اسے جمع کر کے لاؤ، زمین حکم بجالائی اور وہ شخص اب اپنے رب کے
حضورؐ کو پہنچا، اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا، تم نے ایسا کیوں کیا ہے اس
نے عرض کیا اے رب! تیری خشیت کی وجہ سے؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے
اس کی مغفرت کر دی۔ دوسرے حضرات نے یوں بیان کیا تھا کہ
میا رب! ”تیرے خوف کی وجہ سے، اے میرے رب!“

۷۰۰۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ

بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا تھا جسے اس نے باندھ رکھا تھا جس سے بلی مر گئی تھی اور اسی کی پاداش میں وہ جہنم میں گئی، جب وہ عورت بلی کو باندھ رہی تھی تو نہ اس نے اسے کھانے کے لیے کوئی چیز دی تھی، نہ پینے کے لیے اور نہ اس نے بلی کو چھوڑا ہی کہ وہ گھاس چھوٹ ہی کھا لیتی۔

۴۰۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ربیع بن حراش نے اور ان سے ابو مسعود عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کلام نبوت سے جو چیز تمام انسانوں کو ملتی ہے (جو چیز پر تمام انبیاء نے ہر زمانہ میں متفقہ طور پر تنبیہ کی) وہ یہ جملہ ہے کہ "حب حیاء نہ ہو تو پھر سوچ جا ہے کرو"۔

۴۰۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے بیان کیا۔ انھوں نے ربیع بن حراش سے سنا اور وہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کلام نبوت سے جو چیز تمام انسانی برادری کو ملتی ہے وہ یہ جملہ ہے کہ "حب حیاء نہ ہو پھر سوچ جا ہے کرو"۔

۴۰۳۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انھیں عبید اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص تکبر کی وجہ سے اپنا تہ بند زمین سے گھسیٹتا ہوا جا رہا تھا کہ اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور اب وہ قیامت تک یوں ہی زمین دھنستا اور پیچ و تاب کھاتا چلا جائے گا۔ اس روایت کی متابعت عبدالرحمن بن خالد نے زہری کے واسطے سے کی۔

۴۰۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے دہری نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم (اس دنیا میں) تمام امتوں سے بعد میں آئے لیکن

حدیثنا جویریۃ بن اسماء عن نافع عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عَذِيبَتْ امْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارُ لَآ هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا اِذْ حَبَسَتْهَا وَكَأ هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ حَشَائِشِ النَّارِ مِنْ ۝

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ذَهَبٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَأَنْعَلْ مَا شِئْتَ ۝

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَأَنْعَلْ مَا شِئْتَ ۝

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزَّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَخْبُرُ إِزْمَاةً مِنَ الْهَيْلَةِ خَسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي النَّارِ مِنْ لَمَّا مَوَّرَ الْقِيَامَةَ - تَابِعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الزَّهْرِيِّ ۝

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُوسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْتُنَّ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ كَيَوْمِ

رقیامت کے دن، پیسے ہوں گے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ انہیں کتاب پیسے دی گئی تھی اور ہمیں ان کے بعد میں ملی ہے۔ اور یہی وہ وجہ کا دن ہے جس کے بارے میں متول کا اختلاف ہو گیا تھا۔ یہودیوں نے تو اسے اس کے دوسرے دن (سبت کو) کر لیا اور نصاریٰ نے تیسرے دن (اتوار کو) پس ہر مسلمان کو سبتے میں ایک دن تو ضرور ہی اپنے جسم اور اپنے سر کو دھو لینا چاہیے (یعنی جمعہ کے دن)

۵۰۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شرب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مروہ نے، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے اپنے آخری سفر میں یہیں خطاب فرمایا۔ (خطبہ کے دوران) آپ نے ایک بالوں کا لچھا نکالا اور فرمایا، میں نہیں سمجھتا کہ یہودیوں کے سوا اور کوئی اس طرح کرنا ہوگا مراد ان کی عورتیں ہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بال سنوارنے کا نام "الزور" فریب اور جھوٹ رکھا تھا۔ آپ کی مراد، "وَمَثَلُ فِي الشَّعْرِ" سے تھی۔ اس روایت کی متابعت غدر نے شعبہ کے واسطے سے کی ہے۔

۳۵۴۔ مفاخر و مکام

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "لے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور خاندان بنادیا ہے تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو بیشک تم سب میں سے پرہیزگار تیرے اللہ کے نزدیک معزز تر ہے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ سے تقویٰ اختیار کرو جس کے واسطے سے ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور قراتول کے باب میں بھی (تقویٰ اختیار کرو) بے شک اللہ تمہارے اوپر نگہبان ہے" شعبہ کا اطلاق دور دور کے نسب پر ہوتا ہے اور قبائل کا اس کے مقابلے میں قریبی نسب پر۔

۵۰۶۔ ہم سے خالد بن زید ان کاہلی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے ارحصین نے، ان سے سعید بن

النَّبِيَّاتِ بِيَدِ كُلِّ أُمَّةٍ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُنَا وَأُذُنًا مِنْ بَعْدِهِمْ فَهَذَا الْيَوْمَ التَّيَّارُ اخْتَلَفُوا فِيهِ فَعَدَا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ عَدٍ لِلنَّصَارَى عَلَى كُلِّ مَسْلُومٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمُ كَيْسَلٍ وَاسْمُهُ وَجَسَدٌ كَأَنَّ ۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَدْرَحَةُ شَا شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدَّمَ مَعَاوِيَةَ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ الْمَدِينَةَ قَدَّمَ مَعَهَا فُخْطِيئًا فَاحْرَجَ كَبَّةَ مِنْ شَعْرِ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنْ أَحْبَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَاءَ الزُّوَرِ يَعْنِي الْيَوْمَ فِي الشَّعْرِ تَابَعَهُ عَنْ شُعْبَةَ

۳۵۴۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ وَقَوْلُهُ دَانَقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالَّذِي حَامَرِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ ذَقِيبًا وَمَا تَبْهَى عَنْ دَعْوَى الْخَبَاهِلِيَّةِ الشُّعُوبِ النَّسَبِ الْيَحِيدِ وَالْقَبَائِلُ دُونَ ذَلِكَ

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

لے یعنی سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگا کر چوٹی گوندھنا۔

جبر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما وَحَبْلُكُمْ
شُعُوبًا وَقَبَائِلَ قَالَ الشُّعُوبُ الْقَبَائِلُ الْعِطَامُ
وَالْقَبَائِلُ الْبُطُونُ ۝

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اتَّقَاهُمْ
قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا سَأَلُكَ قَالَ
فَيُؤَسِّفُ بَنِي اللَّهِ ۝

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كَلِيبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ
حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ زَيْنَبُ ابْنَةُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ
لَمَّا أَرَادَ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَمُضِيَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مَضَى مِنْ
بَنِي النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ ۝

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا
كَلِيبُ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُطْنَمُ زَيْنَبُ قَالَتْ خِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
الدَّيَّانِ وَالْحُسَيْنِ وَالْمُقِيرِ وَالْمَرْقُوتِ
وَقُلْتُ لَهَا أَخْبِرِيَنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْ مَضَى
كَانَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مَضَى كَانَ مِنْ
وَلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ ۝

جبر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (آیت) د جحدنا کہ
شعوبا و قبائل کے متعلق فرمایا کہ مشعوب بڑے قبیلوں
کے معنی میں ہے اور قبائل کو بڑے قبیلے کی شاخیں۔

۶۰۷۔ ہم سے محمد بن یسار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید
نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن
ابی سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ پوچھا گیا، یا رسول اللہ! سب سے زیادہ شریف کون ہے؟
آں حضورؐ نے فرمایا کہ جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ صحابہؓ نے عرض
کی کہ ہمارا سوال اس کے متعلق نہیں ہے اس پر ان حضورؐ نے فرمایا کہ پھر اللہ
کے نبی یوسفؑ (سب سے زیادہ شریف ہیں)

۶۰۸۔ ہم سے قتیب بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے
حدیث بیان کی، ان سے کلب بن وائل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ
سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی زیر پرورش رہ چکی تھیں۔ کلب نے بیان کیا کہ میں نے آپ
سے پوچھا، آپ کا کیا خیال ہے، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق
قبیلہ مضر سے تھا؟ انھوں نے فرمایا پھر کس سے تھا؟ یقیناً ان
حضورؐ مضر کی شاخ بنی النضر بن کنانہ سے تعلق رکھتے تھے۔

۶۰۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث
بیان کی، ان سے کلب نے حدیث بیان کی اور ان سے ربیعہ بنی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے، میرا خیال ہے کہ مراد زینب رضی اللہ عنہا سے
ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیار حنن بمصر
اور مرقہ کے استعمال سے منع فرمایا تھا، اور میں نے ان سے پوچھا
تھا کہ آپ مجھے بتائیے کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق کس قبیلہ
سے تھا، کیا واقعی آپ کا تعلق مضر سے تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ پھر اور
کس سے ہو سکتا ہے؟ یقیناً آپ کا تعلق اسی قبیلہ سے تھا۔ آپ نضر
بن کنانہ کی اولاد میں سے تھے۔

۱۔ یہ چاروں شراب کے برتن تھے جس میں عرب شراب بنایا اور استعمال کیا کرتے تھے۔ ان کی ذمہ کچھ ایسی تھی کہ شراب ان میں جلد تیار
ہو جایا کرتی تھی جب شراب کی مانگت نازل ہوئی تو احتیاطاً ان برتنوں کے استعمال سے بھی کچھ دنوں کے لیے روک دیا گیا تھا۔ ان پر نوٹ
پہلے لکھ چکا ہے۔

کی قربت زہری ہو اور اسی وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ (میرا اور تم سے کوئی مطالبہ نہیں بلکہ) صرف یہ ہے کہ تم لوگ میری اولاد پر قربت کا لحاظ کرو (اور دعوت اسلام کو قبول کرو)

۴۱۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ ان حضورؐ نے فرمایا، اسی طرف سے فتنے اٹھیں گے یعنی مشرق سے۔ اور شقاوت اور سخت دلی ان چھٹے اور شور مچاتے رہنے والے بدوؤں میں ہے، ان کے اونٹ اور گائے کی دھول کے پیچھے، ربیعہ اور مضر والوں میں۔

۴۱۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور ان سے ابوبرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمادے تھے کہ فخر اور تکبر ان چھٹے اور شور مچاتے رہنے والے بدوؤں میں (زیادہ) ہوتا ہے اور بکری چرانے والوں میں وقار و تواضع ہوتی ہے اور ایمان تو میں میں ہے اور حکمت و معرفت بھی یہی ہے۔ ابو عبد اللہ (ام بخاری) نے کہا کہ میں کا نام میں اس لیے بڑا کہ یہ کعبہ کے دائیں طرف ہے اور شام کو شام اس لیے کہتے ہیں کہ یہ کعبہ کے بائیں طرف ہے "الثامۃ" بائیں جانب کو کہتے ہیں۔ بائیں ہاتھ کو "الشامی" کہتے ہیں اور بائیں جانب کو "الاشام" کہتے ہیں۔

۳۵۶۔ قریش کے مناقب

۴۱۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچائی۔ محمد بن جبیر آپ کی خدمت میں قریش کے ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے کہ عبد اللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عقیقہ (قرب قیامت میں) بنی قحطان سے ایک حکمران اٹھے گا۔ اس پر معاویہ رضی اللہ عنہ غصے ہو گئے، پھر آپ اٹھے اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان

مَنْ اِنَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ تَطْنُ مِنْ قَرْنِشٍ اِنَّ وَلَهُ فِيهِ قَرَابَةٌ فَذَلَّتْ عَلَيْهِ اِنَّ اَنْ تَصْلُوْا قَرَابَةَ مَبْنِيٍّ وَبَيْنَكُمْ ۝

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ مَبْلُغٌ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هَهُنَا جَاءَتِ الْفِتْنُ نَحْوَ الشَّامِ وَالْجَعَاةُ وَغَلِظَتِ الْقُلُوبُ فِي الْفِتْنَةِ إِذْ يَنْ أَهْلَ الْوَبَرِ عِنْدَ أَهْلِ الْأَيْلِ وَالْبَقَرِ فِي رَبِيعَةٍ وَمَضَرَ ۝

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ رِبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفَخْرُ وَالْخَيْلَاءُ فِي الْعُقَدَاءِ مِنْ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْعَنَمِ وَالْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ سَمِعْتُ الشَّيْخَ لَا تَهْجُرْ عَنْ يَمِينِ الْكُفَّةِ وَالشَّامُ لَكُمْ عَنْ يَسَارِ الْكُفَّةِ الْمَشَامَةُ الْمَبْسُورَةُ۔ وَالْيَدُ الْيَسْرَى الشَّامِيَّةُ وَالْيَدُ الْيُسْرَى الشَّامِيَّةُ ۝

بَابُ ۳۵۶ مَنَاقِبُ قُرَيْشٍ

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزَّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مَطْعَمٍ يُحَدِّثُ أَنَّكَ مَبْلُغٌ مُعَادِيَةٌ وَهُوَ عِنْدَكَ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو مِنَ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّكَ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قُحْطَانَ فَغَضِبَ مُعَادِيَةٌ فَقَامَ فَاحْشَى عَلَى اللَّهِ يَمًا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا بَعْدَ فَإِنَّهُ يَكْفِي

ان وَحَالاً مِنْكُمْ يَتَّخِذُونَ أَحَادِيثَ كَيْسَتْ
فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا تَوَثَّرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُولَئِكَ
جُمَا لَكُمْ فَإِنَّا كُذِّبْنَا فِي النَّبِيِّ
نُضِلُّ أَهْلُهَا فَإِنَّا سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ صَحَا
يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى
وَحْفِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ ۝

۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ
بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلَّا
مَيَّزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا
لَبَّحِي مِنْهُمْ أَثْنَانِ ۝

۱۷۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عُقَيْبٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ
ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَبْرِ بْنِ مَطْعَمٍ قَالَ
مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَلَبِ
تَرَكَتْنَا وَإِنَّمَا عَنُّ وَهَكَوْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ

کے مطابق مسترد ہونا کے بعد فرمایا، اے لوگو! مجھے معلوم ہوا کہ بعض
حضرات ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو قرآن مجید میں موجود ہیں
اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے ان کی روایت کی ہے
تم میں سب سے جاہل یہی لوگ ہیں۔ پس گراہ کن خیالات سے بچتے
رہو، میں نے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ یہ صفت
قریش میں رہے گی اور ان سے جو بھی چھیننے کی کوشش کرے گا۔
اللہ تعالیٰ اسے دلیل کر دے گا (لیکن یہ صورت حال اسی وقت
تک رہے گی) جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے (انفرادی اور
اجتماعی طور پر)

۱۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عامر بن محمد
نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور انھوں نے
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ صفت
اس وقت تک قریش کے ہاتھوں میں باقی رہے گی جب تک ان
میں دو افراد بھی ایسے ہوں گے جو علیٰ منہاج النبوة حکومت کرنے
کی پوری صلاحیتیں رکھتے ہوں)

۱۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے
ابن مسیب نے اور ان سے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ چل رہے تھے کہ انھوں نے
عرض کی، یا رسول اللہ! بنو مطلب کو تو آپ نے عطا فرمایا اور ہمیں
منکر اندازہ کر دیا۔ حالانکہ آپ کے لیے ہم اور وہ ایک درجے کے تھے۔

۱۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے تواریخ کا مطالعہ کیا تھا، یہ بات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے علم میں بھی رہی ہوگی۔
ادھر ان کی بیان کردہ حدیث کا جسے محمد بن جبیر نے نقل کیا تھا، انھیں علم نہیں تھا۔ اس لیے انھیں شبہ ہوا کہ یقیناً یہ حدیث انھوں
نے توراۃ سے نقل کر کے یوں ہی بے سند بیان کر دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ سنتے ہی غصے ہو گئے اور لوگوں کو جو ان کے
علم میں حقیقت حال تھی اس سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا حوالہ بھی نہیں دیا تھا۔ اس لیے معاویہ رضی اللہ عنہ کا شبہ یقین میں بدل گیا۔ درنہ واقعہ یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث
بھی صحیح تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تھی۔ خود صحیح بخاری میں ابومرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بھی یہ حدیث منقول
ہے۔ بنی حنظل کے جس حکمران کا ذکر حدیث میں ہے، ان کے متعلق روایات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوں گے اور غالباً
اسلام کے آخری حکمران ہوں گے۔

وَاحِدَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
: إِنَّمَا مَبْنُوها بَيْنَهُمْ وَابْتَوَا الْمُطْلَبَ شَيْءٌ وَاحِدٌ
وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسودِ مُحَمَّدٌ عَنْ
عُروَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ذَهَبَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ
أَنَاسٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَتْ أَرْقَ شَيْئًا
عَلَيْهِمْ لِقَاءِ أَتَمَّهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۴۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِيانٌ عَنْ سَعْدِ
ح قَالَ يَقُوبُ بْنُ أَبِيهِمْ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَرِيشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ
وَأَشْجَعٌ وَغِفَارٌ وَمَوَالِي كَلْبٍ لَهُمْ مَوْلَى دُونِ
اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۝

۴۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسودِ عَنْ عُروَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ
إِلَى عَائِشَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَجَدَ النَّاسِ بِهَا وَكَانَتْ كَأَنَّ
تُسَلِّمُ شَيْئًا مَسْجُوعًا هَا مِنْ رِيقِ اللَّهِ إِذَا
تَعَنَّاهُ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْبَغِي أَمْ
يُؤْخَذُ عَلَى مِثْلِهَا فَقَالَتْ يُؤْخَذُ عَلَى
مِثْلِهَا عَلَى مِثْلِهَا إِنْ كَلِمَتُهُ - فَاسْتَشْفَعُوا إِلَيْهَا
بِرِجَالٍ مِنْ قَرِيشٍ وَبِأَخْوَالِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرَةً فَأَمْتَنَتْ
فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّونَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الْأَسودِ بْنُ عَبْدِ يَغُوثَ وَ الْمَسُورُ بْنُ
مُخَرَّمَةَ إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَأَتَتْهُمْ الْحَبَابَ
فَفَعَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِحُشْرٍ قَابٍ نَاعَتْهُمْ

آں حضورؐ نے فرمایا کہ (صحیح کہا) بنو زہم اور بنو مطلب ایک ہی ہیں اور
لیث نے بیان کیا، ان سے ابوالاسودؓ نے حدیث بیان کی اور ان
سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہا بنی زہرہ
کے چند افراد کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنی زہرہ کے ساتھ نہایت اچھی طرح پیش آتی تھیں
کیونکہ ان لوگوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت تھی۔

۴۱۸- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان
کی اور ان سے سعد نے۔ ح۔ یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے
میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا
کہ مجھ سے عبداللہ بن ہریرہ الاعرج نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قریش، انصار، جہینہ
مزینہ، اسلم، اشجع اور غفار میرے مولا (مردگار اور سب سے زیادہ قریب)
ہیں اور ان کا بھی مولا اللہ اور اس کے رسول کے سوا اور کوئی نہیں۔

۴۱۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوالاسودؓ نے حدیث بیان کی، ان سے
عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ
کے بعد عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کو سب سے زیادہ
محبت تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ اللہ کی جو رزق بھی انھیں
ملتی تھی وہ اسے صدقہ کر دیا کرتی تھیں (جمع نہیں کرتی تھیں) ابن زبیر
رضی اللہ عنہ نے کسی سے کہا کہ ام المومنین کو اس سے روکنا چاہیے۔
جب عائشہ رضی اللہ عنہا کو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ جملہ پہنچا تو آپ نے
فرمایا، اچھا، مجھے روکا جائے گا اب اگر میں نے اس سے بات کی تو
مجھ پر نذر واجب ہے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ام المومنین کو رضی
کرنے کے لیے قریش کے چند اصحاب اور خاص طور سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ناہالی شہداء و اولاد یعنی زہرہ کو ان کی خدمت میں
سفارش کے لیے بھیجا لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پھر بھی نہ مانیں۔ اس پر
بنو زہرہ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتے میں، مامول ہوتے
تھے اور ان میں عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث اور مسور بن مخرمہ رضی
اللہ عنہا بھی تھے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ

شَدَّ لَمْ تَزَلْ تَعْنَمُ

حَتَّى بَلَغْتَ أَرْبَعِينَ

فَقَالَتْ وَدِدْتُ

أَنِّي جَعَلْتُ حَبِيبَ

حَلَفْتُ عَمَلًا

أَعْمَلُ

فَأَنْزَمُ

باب ۳۵ خُزَلِ الْقُرْآنِ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ

۴۲۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

أَبُو هَالِيمٍ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

عَنِ ابْنِ أَنَسٍ أَنَّ عُمَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ

ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَ

سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ

بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَتَنَسَّخَوْهَا

فِي الْمَصَاحِفِ - وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرُّهْطِ

الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ

أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَشَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ

فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا مَنْزِلُ

بِلِسَانِهِمْ - فَفَعَلُوا ذَلِكَ

باب ۳۵ نِسْبَةُ الْيَمَنِ إِلَى إِسْمَاعِيلَ

مِنْهُمْ أَسْلَمَ بْنُ أَفْصَى بْنُ حَارِثَةَ

بْنَ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِنْ خُزَاعَةَ

۴۲۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ

بْنَ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ حَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ بَيْنَا ضَلُّونَ بِالسُّوقِ

فَقَالَ أَمْ مَوَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَأَبَى أَبَا كَهْدٍ

كَانَ سَامِيًّا وَأَنَا مَعَ سَبْيٍ فَكَانَ بِرَحْدِ

الْفَرِيقَيْنِ فَأَمْسَكُوا بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ مَا

عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں چلیے اور جب یہاں سے اجازت چاہیں تو آپ دہلا اجازت (اندھ چلے آئیں۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ جب عائشہ رضی اللہ عنہا خوش ہو گئیں تو انھوں نے ان کی خدمت میں دس غلام بھیجے (ان کو ان کے لیے بطور کفارہ قسم اور اہل کوفہ میں نے انھیں آزاد کر دیا۔ پھر آپ پر غلام آزاد کرتی رہیں۔ یہاں تک کہ چالیس غلام آزاد کر دیے پھر آپ نے فرمایا، قسم کھائیں کہ بعد میں چاہتی ہو کوئی ایسا عمل کرے جس کی وجہ سے اس قسم کا کفارہ ادا ہو جائے۔

۳۵۷ - قرآن کا نزول، قریش کی زبان میں

۴۲۰ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے

ابو ہالیم بن سعد عن ابن شہاب نے اور ان

سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت

عبد اللہ بن زبیر، سعید بن العاص اور عبد الرحمن بن حارث بن ہشام

رضی اللہ عنہم کو بلایا اور آپ کے حکم سے ان حضرات نے قرآن مجید

کو کئی معصوموں میں نقل کیا۔ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے (ان چار حضرات

میں) تین قریشی صحابہ سے فرمایا تھا کہ جب آپ لوگوں کا زید بن ثابت

رضی اللہ عنہ سے (جو مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے) قرآن کے کسی

موقع پر (اس کے کلمات کی جگہ میں) اختلاف ہو جائے تو اس کی

کتابت قریش کی زبان کے مطابق کرنا کیونکہ قرآن مجید کا نزول قریش

کی زبان میں ہوا ہے۔ ان حضرات نے یوں ہی کیا۔

۳۵۸ - اہل یمن کی نسبت اسماعیل علیہ السلام کی طرف

قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنو اسلم بن افضی بن حارث بن عمرو بن عامر

اہل یمن میں سے تھے۔

۴۲۱ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث

بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی

اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کو صحابہ کی طرف

سے گزرے جو بازار کے میدان میں تیر اندازی کر رہے تھے تو آپ

نے فرمایا کہ بنو اسماعیل، خوب تیر اندازی کرو۔ کہ تمہارے جد امجد اسماعیل

علیہ السلام، بھی تیر انداز تھے اور میں بنی نضال کے ساتھ ہوں، فریقین

میں سے ایک کی طرف (آپ ہو گئے) اس پر دوسرے فریق نے

لَهُمْ قَالُوا وَكَيْفَ مَرَّي
وَأَنْتَ مَعَ بَنِي قُرَيْنِ
قَالَ أُمُّ مَوَا
وَأَنَا مَعَكُمْ
كَلِمَةً

اپنے ہاتھ روک لیے۔ اُن حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہوئی؟
انھوں نے عرض کیا، جب اُن حضورؐ بنی قریظ (فریق مخالف) کے
ساتھ ہو گئے تو پھر سہارے لیے تیر اندازی میں ان سے مقابلہ کس طرح
مکمل ہو سکتا ہے؟ اُن حضورؐ نے فرمایا، اچھا تیر اندازی جاری
رکھو، میں تم سب لوگوں کے ساتھ ہوں۔

باب ۳۵۹

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ قَالَ
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرُ بْنُ أَبِي الْوَلَدِ
السَّيِّئُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَمَّا كَانَ مِنْ رَجُلٍ أَدْعَى بِغَيْرِ
إِذْنِهِ وَهُوَ يَكْفُرُ إِلَّا كَفَرُوا وَمَنْ أَدْعَى
شَوْماً لَمَّا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِمْ فَلْيَكْبُوا مَقْعَدًا
مِنَ النَّارِ

۶۲۲۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الوارث نے حدیث
بیان کی۔ ان سے حسین نے، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے بیان کیا
ان سے یحییٰ بن یعمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاسود دیلمی نے
حدیث بیان کی اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جس شخص نے بھی
جان بوجھ کر اپنے باپ کے سوا اور سے اپنا نسب ملایا تو اس نے
کفر کیا اور جس شخص نے بھی اپنا نسب کسی ایسی قوم سے ملایا جس سے
اس کا کوئی (نسبی) تعلق نہیں تھا تو اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں سمجھنا
چاہیے۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا خَبْرٌ
قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
التَّمِيمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ وَائِلَةَ بِنْتُ الْأَسْقَعِ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدْعِيَ الرَّحْبَلُ
فَإِغْيِرَ آيَاتِهِمْ أَوْ يَدْعِيَ عَيْنُهُ مَا كُفِّرُوا
وَيَقُولَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ

۶۲۳۔ ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے خبر نے
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد الواحد بن عبد اللہ نعمی نے حدیث
بیان کی، کہا کہ میں نے وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان
کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا
بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے سوا اپنا نسب کسی اور سے ملا
یا جو چیز اس نے نہیں دیکھی ہے (خواب میں) اس کے دیکھنے کا دعویٰ
کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی حدیث منسوب
کرے جو آپ نے نہ فرمائی ہو۔

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ أَبِي
حَبْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
يَقُولُ قَدِمَ وَفَدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ
لِلَّهِ إِنَّا مِنْ هَذِهِ الْحَيِّ مِنْ رِبْعَةٍ قَدْ حَالَتْ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كَفَارُ مَعْزُورٍ فَلَسْنَا تَخْلُصُ إِلَيْكَ

۶۲۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث
بیان کی، ان سے ابو حبرہ نے بیان کیا اور انھوں نے ابن عباس رضی
اللہ عنہما سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ!
ہمارے تعلق اسی قبیلہ ربیع سے ہے اور سہارے اور اُن حضورؐ کے درمیان
(راستے میں) کفار مَعْزُور کا قبیلہ پڑتا ہے۔ اس لیے ہم اُن حضورؐ کی

الا فی کل شہر حکامہم فلو امدتنا بامرنا
ناخذہ عندہ ونبلغہ من وراءنا قال
امرکم باریع وانھا کم عن ان یح
الایمان باللہ شہادۃ ان لا الہ
الا اللہ واماہ الصلوۃ وایکایہ
الزکاة و ان تؤدوا الی اللہ
خمس ما غنمتم و انفاکم
عن الدباء والحناہ
والنقیر و
المزقۃ

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا ابوالیمان اخبرنا شعیب
عن الزہری عن سالم بن عبد اللہ
ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول وهو علی المنبر لا ان الفتنۃ
ہمنا یثیر الی المشرق من حیث یطعم قورن الشیطان
یا فاعل ذکر اسلم وغفار و مزیۃ و جہینہ

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا ابونعیم حدَّثنا سفیان عن
سعد عن عبد الرحمن بن ہریر عن
ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد نیش والدغفار و
جہینۃ و مزیۃ و اسلم و غفار و ان یحجہ
موالی کین لکم موالی دون اللہ و رسولہ

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا محمد بن غریب الزہری
حدَّثنا یعقوب بن ابراہیم عن ابیہ عن صالح حدَّثنا
نافع ان عبد اللہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال علی المنبر غفار و
غفر اللہ لہا و اسلم سالتہا اللہ و عصیۃ
عصت اللہ و رسولہ

خدمت میں صرف حرمت کے مہنڈوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں اسباب
ہوتا اگر آنحضرتؐ ہمیں ایسے احکام و ہدایات دے دیں جس پر ہم
خود بھی مضبوطی سے قائم رہیں اور جو لوگ ہمارے سامنے ہمارے
قبیلے کے نہیں آسکے ہیں، انھیں بھی بتا دیں۔ اس حضورؐ نے
فرمایا کہ میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا
ہوں (حکم دیتا ہوں) اللہ پر ایمان لانے کا یعنی اس کی گواہی اللہ تعالیٰ
کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور ناز قائم کرنے کا اور زکوٰۃ ادا کرنے کا
اور اس بات کا کہ جو کچھ بھی تمہیں مال غنیمت ملے اس میں سے پانچواں
حصہ اللہ کو ادا کرو۔ اور میں تمہیں دیباہ، جنم، نقیر اور مزقہ
اکے استعمال سے منع کرتا ہوں۔

۶۲۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر
دی، انھیں زہری نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا، آپ منبر پر فرما رہے تھے، اگاہ ہو جاؤ، فتنہ اسی طرف ہے
آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے یہ خبر فرمایا۔ عبد ہریر سے شعیب
کا سینک طلوع ہوتا ہے۔

۳۶۰۔ قبیلہ اسلم، مزنیہ اور جہینہ کا تذکرہ

۶۲۶۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے سعد نے، ان سے عبد الرحمن بن ہریر نے اور ان
سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، قریش، انصار، جہینہ، مزنیہ، اسلم، غفار اور انجیح میرے
مولاء انصار و مددگار ہیں اور ان کا بھی مولیٰ اللہ اور اس کے رسول
کے سوا اور کوئی نہیں۔

۶۲۷۔ محمد سے محمد بن غریب زہری نے حدیث بیان کی، ان سے
یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان
سے صالح نے، ان سے نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر ارشاد فرمایا، قبیلہ
غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت
رکھے۔ اور قبیلہ عسیر نے اللہ تعالیٰ کی عصیان و نافرمانی کی۔

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَبِي يُوْسُفَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمَ سَالِمَةُ اللَّهِ وَغِفَارُ عَفْصَةَ اللَّهُ لَهَا۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَفِيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنْتُمْ إِنْ كَانَتْ جَهَنَّمُ وَمَرْيَمَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ بْنِ مَعْصُومَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَاؤًا وَخَشْيًا فَقَالَ هُوَ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ بْنِ مَعْصُومَةَ۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا عَنْدَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سَرَّاقُ الْحَجَبِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمَرْيَمَةَ وَأَحْسِبُهُ وَجَهَنَّمَ ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ شَكَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنْتَ إِنْ كَانَتْ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمَرْيَمَةُ وَأَحْسِبُهُ وَجَهَنَّمَ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ

۴۲۷۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبد الوہاب ثقفی نے خبر دی، انھیں ابوبہ نے، انھیں محمد نے، انھیں ابوبہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا، کہ قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

۴۲۸۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عبد الملک بن عمیر نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تنہارا کیا خیال ہے، کیا جہنم، مریم، اسلم۔ اور غفار کے قبیلے بنی تميم، بنی اسد، بنی عبد اللہ بن غطفان اور بنی عامر بن معصوم کے مقابلے میں بہتر ہیں؟ ایک صاحب نے کہا کہ وہ تو ناکام و نامراد ہوتے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ قبیلے بنو تميم، بنو اسد، بنو عبد اللہ بن غطفان اور بنو عامر بن معصوم کے قبیلے سے بہتر ہیں بلکہ

۴۲۹۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن ابی یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے سنا، انھوں نے اپنے والد سے کہ اقربع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے حضورؐ اسلم، غفار اور مریم میرا خیال ہے کہ انھوں نے جہنم کا بھی نام لیا۔ کے قبائل نے بیعت کی ہے (اسلام لپا)۔ اس موقع پر شک راوی حدیث محمد بن ابی یعقوب کو تھا۔ اے حضورؐ نے دریافت فرمایا تمھارا کیا خیال ہے، کیا اسلم، غفار، مریم۔ میرا خیال ہے کہ اے حضورؐ نے جہنم کا بھی نام لیا۔ کے قبائل بنو تميم، بنو عامر، اسد اور غطفان کے قبائل سے بہتر ہیں یا ناکام و نامراد ہیں؟ انھوں نے عرض کیا کہ یہ لوگ ناکام و نامراد ہیں۔ اس پر اے حضورؐ

اے جاہلیت کے دور میں جہنم، مریم، اسلم اور غفار کے قبیلے بنی تميم، بنی اسد وغیرہ سے کم درجہ کے سمجھے جاتے تھے۔ پھر جب اسلام آیا تو انھوں نے اسے قبول کرنے میں سبقت کی اور اسلام میں نمایاں کام انجام دیئے، اس لیے بھرت و فضیلت میں بنو تميم وغیرہ۔ قبائل سے بڑھ گئے۔ حدیث میں بھی ارشاد ہوا ہے۔

نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اول الذکر قبائل آخر الذکر کے مقابلے میں بہتر ہیں۔

۳۶۱۔ کسی قوم کا بھانجہ یا آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

۳۶۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شہرہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو خاص طور سے ایک مرتبہ بلایا، پھر ان سے دریافت فرمایا، کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا شخص بھی رہتا ہے جس کا تعلق تمہارے قبیلے سے نہ ہو؟ انھوں نے عرض کیا کہ ہاں ایک بھانجہ ایسا ہے۔ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ بھانجہ بھی اسی قوم کا ایک فرد ہوتا ہے۔

۳۶۲۔ زمزم کا واقعہ

۳۶۱۔ ہم سے زید نے، جو ازہم کے بیٹے ہیں۔ بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابو قتیبہ سالم بن قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مثنیٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہؓ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا واقعہ تمہیں سناؤں؟ ہم نے عرض کی، ضرور، انھوں نے بیان کیا، کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرے قبیلہ فزار سے تھا، ہمارے یہاں یہ خبر پہنچی کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے (پہلے تو) میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس شخص کے پاس جاؤ، اس سے گفتگو کرو اور پھر اس کے سادے حالات آکر مجھے بتاؤ۔ چنانچہ میرے بھائی خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے، اُن حضورؐ سے ملاقات کی اور واپس آگئے، میں نے پوچھا کہ کیا خبر لائے؟ انھوں نے کہا، بخیر، میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا ہے جو اچھے کاموں کے لیے کہتا ہے اور بُرے کاموں سے منع کرتا ہے۔ میں نے کہا کہ تمہاری باتوں سے مجھے تشفی نہیں ہوئی۔ اب میں نے ناشتے کا ہتھکڑا اور چھڑی اٹھائی اور ملکہ آگیا۔ میں اُن حضورؐ کو پہچانتا نہیں تھا اور آپ کے متعلق کسی سے پوچھتے ہوئے بھی ڈر لگتا تھا۔ (کہ پریشان کرنا شروع کر دیں گے) میں (صرف) زمزم کا پانی پی لیا کرتا تھا اور مسجد حرام میں ٹھہرا

حَاجِبُوا وَخَسِرُوا قَالَ نَعَمْ قَالَ الَّذِي نَفْسِي بِدِينِهِمْ اَخْيَرُ مِنْهُمْ:

باب ۳۶۱ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ وَصَوْلُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْنُ اُخْتٍ الْقَوْمِ مِنْهُمْ

باب ۳۶۲ فِضَّةٌ مِّنْ مَّزْم

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَ ابْنُ اِزْدَرَمٍ قَالَ ابُو قَتَيْبَةَ سَلَمٌ بْنُ قَتَيْبَةَ حَدَّثَنِي مَثْنَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَصِيرُ قَالَ حَدَّثَنِي ابُو حَبْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ الْاَخْبَرُكُمْ بِاسْلَاحِ ابِي ذَرٍّ قَالَ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَالَ اَبُو ذَرٍّ كُنْتُ رَحْبَةً مِنْ غِفَّارٍ فَلَبِقْنَا اَنْ رَحْبَةً قَدْ خَرَجَ مَسَكَةً يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَقُلْتُ اِلَّا نَحْنُ اَنْطَلِقُ اِلَى هَذِهِ الرَّحْبِ كُلُّنَا وَانْتَبِئَنِي بِخَبْرِهِ فَاَنْطَلَقُ فَلَقِيَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ مَاعِيْذُ لَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَعَنَ سَائِرَ اَيَّتِ رَحْبَةٍ يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَى عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَكَ لَعْنُ تَشْفِينِي مِنَ الْخَبَرِ فَاَخَذْتُ حِزْبًا وَغَصَا ثُمَّ اقْبَلْتُ اِلَى مَكَّةَ فَجَعَلْتُ لَا اَعُوْذُ وَارْكُةً اَنْ اَسَالَ عَنْهُ وَاشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ نَصْرَمٍ وَ اَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَا لَا فَمَرَّ فِي عَرِيٍّ فَقَالَ كَانَ الرَّحْبِ غَرِيْبٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاَنْطَلَقُ

اَلِ الْمَنْزِلِ قَالَ فَاتَّطَلَّعْتُ مَعَهُ لَا يَبْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ وَلَا اخْبِرُهُ وَكَلَّمَا اصْبَحْتَ عِنْدَ دُورِ الْمَسْحُودِ سَأَلَ عَنْهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَخْبِرُنِي عَنْهُ فَبَشَّرْتُ قَالَ فَسَرَفِي عَلَيَّ فَقَالَ اِمَّا نَالُ لِلرَّحْلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ اَنْطَلِقْ مَعِيَ قَالَ فَقَالَ مَا اَمْرُكَ وَمَا اَقْدَمَكَ هَذِهِ الْبَلَدَةَ . قَالَ قُلْتُ لَهْ اِنْ كُتِمَتْ عَلَيَّ اخْبَرْتُكَ قَالَ فَاِنِ افْعَلْ قَالَ قُلْتُ لَهْ بَلَعْنَا اَنْهَ فَتَدْخُرْ هَهُنَا رَجُلٌ يَزْعُمُ اَمْنَهُ نَبِيٌّ فَاَسَلْتُ اخِي لِيَكَلِّمَهُ فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفَعْنِي مِنَ الْخَبَرِ فَارَدَدْتُ اِنْ الْفَتَاهُ فَقَالَ لَهْ اَمَّا اَمْنُكَ مَتَى دَسَدَتْ هَذَا وَجَّعْنِي اِلَيْهِ فَاَتَّبَعْنِي اَدْخُلْ حَيْثُ اَدْخُلْ فَاِنِ اِنْ رَأَيْتَ أَحَدًا اَحَافَهُ عَلَيْكَ قِمْتَ اِلَى الْحَائِطِ كَأَنِّي اَمْلِيحُ نَعْلِي وَاَمَضْتُ اَنْتَ فَمَضَى وَمَضَيْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهْ اَعْرِضْ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ فَعَرَضَهُ فَاسَلْتُ مَكَافِي فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ اُكَلِّمُ هَذَا الْاَمْرَ وَاسْأَلْنِي اِلَى سَبِيلِكَ فَاِذَا بَلَغْتَ ظَهْرَ صُورِنَا فَاَقْبِلْ فَقُلْتُ . وَالَّتِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ رَأَى صُرْحًا بِهَا مَبْنِي اَظْهَرَهُمْ فَجَاءَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَتَرَيْتُ فِيهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشِ اِنِّي اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ

ہر اھتھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور بولے کہ معلوم ہوتا ہے آپ اس شہر میں اجنبی ہیں ؟ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا جی ہاں۔ بیان کیا کہ پھر وہ مجھے اپنے گھر ساتھ لے گئے۔ بیان کیا کہ میں آپ کے ساتھ ساتھ گیا، نہ انھوں نے مجھ سے کوئی بات پوچھی اور نہ میں نے کچھ کہا۔ صبح ہوئی تو پھر مسجد حرام میں گیا تاکہ آن حضورؐ کے بارے میں کسی سے پوچھوں، لیکن آپ کے بارے میں کوئی بتانے والا نہیں تھا۔ بیان کیا کہ پھر علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور فرمایا، کیا ابھی تک آپ اپنی منزل کو نہیں پاسکے ؟ بیان کیا کہ میں نے کہا کہ نہیں، انھوں نے فرمایا کہ اچھا پھر میرے ساتھ آئیے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر حضرت علیؑ نے پوچھا، آپ کا معاملہ کیا ہے۔ آپ اس شہر میں کیوں تشریف لاتے ہیں ؟ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا، اگر آپ رازداری سے کام لیں تو میں آپ کو اپنے معاملے کے متعلق بتا سکتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا کہ میری طرف سے مطمئن رہیے۔ بیان کیا کہ میں نے ان سے کہا، ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہاں کوئی شخص پیدا ہوا ہے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ میں نے اپنے بھائی کو اس سے گفتگو کرنے کے لیے بھیجا تھا لیکن جب وہ واپس ہوئے تو انھوں نے مجھے کوئی تشفی بخش اطلاعات نہیں دیں۔ اس لیے میں اس ارادہ سے آیا ہوں کہ ان سے خود ملاقات کر دوں۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر اب آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ میں انھیں کے یہاں جا رہا ہوں، آپ میرے پیچھے پیچھے چلیں جہاں میں داخل ہوں آپ بھی داخل ہو جائیں، اگر میں کسی ایسے شخص کو دیکھوں گا جس سے آپ کے بارے میں مجھے خطرہ ہوگا تو میں کسی دیوار کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جاؤں۔ گویا میں اپنا چیل ٹھیک کرنے لگا ہوں۔ اس وقت آپ آگے بڑھ جائیں جہاں چھو جائے اور میں بھی آپ کے پیچھے ہو گیا اور آخر وہ اندر گئے اور میں بھی ان کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اندر داخل ہو گیا میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ اسلام کے اصول و مبادی مجھے سمجھا دیجئے، آن حضورؐ نے میرے سامنے ان کی وضاحت کی اور میں مسلمان ہو گیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے ابوذر ! اس معاملے کو بھی راز میں رکھنا اور اپنے شہر چلے جانا۔ پھر مجھے تیس ہمارے متعلق معلوم ہو جانے کہ ہم نے دین کی اشاعت کی کوششیں پوری طرح شروع کر دی ہیں تب یہاں دوبارہ آنا، میں نے عرض کی اس ذات

إِلَّا اللَّهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَسَؤْلُهُ فَقَالُوا قُومُوا إِلَىٰ هَذَا
الصَّافِي فَقَامُوا فَضْرِبَتْ لَهُ مَوْت
فَادْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَكَتَبَ عَلَيَّ شَحًّا
أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ وَيَكْفُ تَقْتُلُونَ
رَجُلًا مِنْ عِفْكَارٍ وَ مُتَجَرِّصًا وَ
مُسْرِكًا عَلَىٰ عِفْكَارٍ فَاقْلَعُوا عَنِّي قَلَمًا
أَنْ أَصْبَحْتَ الْعَفْكَارِ رَجِيتَ فَقُلْتَ مِثْلُ
مَا قُلْتَ بِالْأَمْسِ فَقَالُوا قُومُوا
إِلَىٰ هَذِهِ الصَّافِي فَضَمْتَنِي مِثْلُ مَا
صَنَعْتَ بِالْأَمْسِ وَادْرَكَنِي الْعَبَّاسُ
فَاكْتَبَ عَلَيَّ وَقَالَ مِثْلُ مَا قُلْتَ
بِالْأَمْسِ . قَالَ فَكَانَ

هَذَا أَوَّلُ إِسْلَامِ

أَبِي ذَرٍّ

وَحْمَدُ

اللَّهُ

۴۳۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا هَمَادُ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ إِسْلَمُ وَ عِفْكَارُ وَ شَيْ
مِنْ مَرْثِيَّةٍ وَ جَمِيعَةٌ أَوْ قَالَ شَيْ مِنْ
جَمِيعَةٍ أَوْ مَرْثِيَّةٍ عِنْدَ اللَّهِ أَوْ قَالَ
تُؤَمَّرُ الْقِيَامَةُ مِنْ أَسَدٍ وَ قِيمٍ وَ هَوَازِنٍ
وَ غُفْطَانٍ :

بَابُ ۴۲ ذِكْرُ قُحْطَانَ

۴۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرٍ
بْنِ سَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَا

کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ معبود کیا ہے میں سب کے
سامنے ڈٹنے کی چوٹ اس کا اعلان کر دوں گا۔ چنانچہ وہ مسجد حرام
میں آئے، قریش وہاں موجود تھے اور کہا، اے معشر قریش! میں
گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا
ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم
قریشیوں نے کہا۔ پکڑو اس بد دین کو! چنانچہ وہ میری طرف بڑھے
اور مجھے اتنا مارا کہ میں موت کے قریب پہنچ گیا، لہتے میں عباس رضی
اللہ عنہ آگئے اور مجھ پر گر کر مجھے اپنے جسم سے چھپایا اور قریشیوں
کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا، بد بختو! قبیلہ غفار کے آدمی کو قتل کرتے
ہو، غفار سے تو تمھاری تجارت بھی ہے اور تمھارے قافلے بھی
اس طرف سے گزرتے ہیں۔ اس پر انھوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ پھر جب
دوسری صبح ہوئی تو پھر میں وہیں آیا اور جو کچھ میں نے کل کہا تھا
اسی کو پھر دہرایا، قریشیوں نے پھر کہا، پکڑو، اس بد دین کو! جو کچھ
انھوں نے میرے ساتھ کل کیا تھا وہی آج بھی کیا۔ اتفاق سے پھر
عباس آگئے اور مجھ پر گر کر مجھے اپنے جسم سے انھوں نے چھپایا اور جو
کچھ انھوں نے قریشیوں سے کل کہا تھا اسی کو آج بھی دہرایا۔ ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ ہے ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام کی ابتداء۔

۴۳۲- ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے
حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے، اور ان سے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ اسلم،
غفار، اور مضر اور جمہینہ کے کچھ افراد یا انھوں نے بیان کیا کہ مضر کے
کچھ افراد یا (بیان کیا کہ) جمہینہ کے کچھ افراد اللہ تعالیٰ کے نزدیک، یا بیان
کیا کہ قیامت کے دن، قبیلہ اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے
بہتر ہیں۔

۴۳۲- قُحْطَانَ کا تذکرہ

۴۳۳- ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے
سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے، ان سے
ابو الغیث نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک قبیلہ

تَقْتُمُونَ سَاعَةً حَتَّىٰ يُخْرِجَ رَجُلٌ مِّنْ قَهْلٍ
يَّبْشُرُ النَّاسَ بِعَصَاكَ ۖ

باب ۳۶۴ مَا بَيَّهِيَ مِنْ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَزِيدٍ
أَخْبَرَنَا ابْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو
ابْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْنَا مَعَ ابْنِ مَالٍ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَفَدَّ ثَابُ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
حَتَّى كَثُرُوا دَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلٌ
لَعَابٌ فَكَسَمَ انْفِصَارِيَا فغَضِبَ الْانْفِصَارِي
غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى تَدَاعَوْا وَقَالَ الْانْفِصَارِي
يَا لَلْانْفِصَارِي وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لِلْمُهَاجِرِيِّ
فَخَرَجَ ابْنُ مَالٍ إِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ
دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمْ
فَأَخْبَرَ بِكُسْعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الْانْفِصَارِي
قَالَ فَقَالَ ابْنُ مَالٍ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْهَا
فَارْتَهَابَ خَيْبَةُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلُولٍ أَتَدَّ
مَدَاعُوا عَلَيْنَا لَعَنَ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا
الَّذِينَ هَاهُنَا أَلَا ذَلْ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ قَتَلُوا رَسُولَ
اللَّهِ هَذَا الْخَبِيثُ لَعِبَ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَيْتَحَدَّثُ
النَّاسَ إِنْهُ كَانَ يَقْتُلُ
أَصْحَابَهُ ۖ

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا ثَنِيٌّ ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفِيانُ
عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ
مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
ابْنِ مَالٍ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ سَفِيانَ عَنْ زَيْدِ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَوَّبَ الْخَدَّ

قَهْلَانِ مِّنْ أَحَدٍ شَخْصٍ نَهَى بِيَدِهِ لَيْسَ كَيْ جَوْدِ مَسْأَلِ كَيْ قِيَاوَتِ كَيْ
بَاگ ڈھرا اپنے ہاتھ میں لیں گے۔

۳۶۴۔ جاہلیت کے دعووں کی ممانعت

۳۶۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زید نے خبر دی
انھیں ابن حبیب نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی اور
انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک تھے کہ مہاجرین بڑی
تعداد میں ایک جگہ جمع ہو گئے، وجہ یہ تھی کہ مہاجرین میں ایک صحابی
تھے، بڑے زندہ دل، انھوں نے ایک انفصاری صحابی کو (مزارعاً)
مار دیا۔ اس انفصاری بہت غصے ہو گئے اور نوبت یہاں تک
پہنچی کہ جاہلیت کے طریقے پر اپنے اپنے اعداؤں و انفصاری ان
حضرات نے دھائی دی، انفصاری نے کہا، اے قبائل انفصاری! مدد کو
پہنچو اور مہاجرین نے کہا! مدد کو پہنچو۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر
تشریف لائے اور دریافت فرمایا، کیا بات ہے، یہ جاہلیت کے
دعوے کیسے؟ آپ کے صورت حال دریافت کرنے پر مہاجر صحابی کے
انفصاری صحابی کو مار دینے کا واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا، جاہلیت
کے دعوے ختم ہونے چاہئیں کیونکہ یہ نہایت بدترین چیز ہے۔ عبداللہ بن
ابی سلول (منافق) نے کہا کہ یہ مہاجرین اب ہمارے خلاف اپنے اعداؤں
و انفصاری دھائی دینے لگے ہیں، مدینہ واپس ہو کر یا عزت، ذلیل کو
یقیناً نکال دے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی یا رسول اللہ!
ہم اس خبیث عبداللہ بن ابی کو قتل کیوں نہ کریں؟ لیکن اُن حضور
نے فرمایا، ایسا نہ ہونا چاہیے کہ دو میں آنے والی نسلیں کہیں کہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیا کرتے تھے۔

۳۶۵۔ ہم سے ثابت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے عبداللہ بن مرہ نے، ان
سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے حوالے سے۔ اور سفیان نے زبید کے واسطے سے انھوں
نے ابراہیم سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے عبداللہ رضی
عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص ہم سے نہیں ہے

جو (نوح کرتے ہوئے) اپنے ہنسا رہیٹے، گریبان بھاڑ ڈالے اور جاہلیت کے دعوے کرے۔

۳۶۵۔ قبیلہ خزاعہ کا واقعہ

۴۳۶۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، انھیں اسرائیل نے خبر دی، انھیں ابو حصین نے، انھیں ابوصالح نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عمرو بن لُحی بن قعقہ ابن خندف قبیلہ خزاعہ کا جدِ مجدد ہے۔

۴۳۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ بحیرہ (اس اونٹنی کو کہا جاتا تھا) جن کے دودھ کی مانعت ہوتی تھی، کیونکہ وہ بڑوں کے لیے وقف ہوتی تھیں۔ اس لیے کوئی شخص بھی ان کا دودھ نہیں دوہتا تھا اور سائبر سے کہتے تھے جنھیں وہ اپنے معبودوں کے لیے چھوڑ دیتے تھے اور ان پر بار بار دعا نہیں کی جاتی تھی (اور سباری) انھوں نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر بن لُحی خزاعی کو دیکھا کہ جہنم میں اپنی انڑیاں گھسیٹ رہا تھا۔ اور یہی عمرو وہ پہلا شخص تھا جس نے سائبک مدعت نکالی تھی۔

۳۶۶۔ زمزم کا واقعہ اور عرب کی جہالت

۴۳۸۔ ہم سے ابوالکھان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابولبشر نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اگر تم عرب کی جہالت کے متعلق جاننا چاہتے ہو تو سورۃ النعام میں ایک سو تیس آیتوں کے بعد یہ آیتیں پڑھ لو ”یقیناً وہ لوگ نامراد ہوئے جنھوں نے اپنی اولاد، خصوصاً لڑکیوں کو بیوقوفی کی وجہ سے بلا کسی علم کے مار ڈالا“ ارشاد خدا صلو و سلاما تو ا مہتدین، تنک۔

۳۶۷۔ جس نے اسلام اور جاہلیت کے زمانے میں اپنی نسبت اپنے آباء و اجداد کی طرف کی۔

ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ

وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى ..

الْحَبَاہِلِیَّةِ ۖ
باب ۳۶۵ قِصَّةُ خُرَاعَةَ

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِدْرِیْمٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ أَدَمَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ أَبِي حَصْبِیْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ لُحَیٍّ بْنُ قَعْقَعَةَ بْنِ خَنْدَفٍ أَبُو خُرَاعَةَ ۖ
۴۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْیَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیدَ بْنَ الْمُسَیْبِ قَالَ الْبَحْرَیْرَةُ السَّیِّئُ مِنْكُمْ وَرَہَا لِلطَّوْغِیْتِ وَلَا یَحِلُّ لَہَا أَحَدٌ مِنَ النَّارِ وَالسَّائِبَةِ السَّیِّئُ کَانُوا یَسْتَبُونَهَا بِدَلِیْمَتِهِمْ فَلَا یُحْمَلُ عَلَیْہَا شَیْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو ہُرَیْرَةَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ عَمْرًا وَبْنَ عَامِرٍ بَنِی لُحَیٍّ الْخُرَاعَةَ یَجْرُ قُصْبَتُہُ فِی النَّارِ وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ سَیَّبَ السَّوَابِیْثَ ۖ

باب ۳۶۶ قِصَّةُ زَمْزَمَ وَجَهْلُ الْعَرَبِ

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِیدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا قَالَ إِذَا أَسْرَفْتَ أَنْ تُعْلِمَ جَهْلَ الْعَرَبِ فَأَنْزِلْ مَا فَوْقَ الثَّلَاثِیْنِ وَمَا فِی سُوْرَةِ النَّعَامِ قَدْ خَیَّرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوا أَوْلَادَہُمْ سَفْہًا یَقُولُ عَلِیُّ بْنُ قُوْلِبٍ قَدْ ضَلُّوا وَمَا کَانُوا مُہْتَدِیْنَ ۖ

باب ۳۶۷ مَنْ انْتَسَبَ إِلَى آبَائِہِ فِی

الْإِسْلَامِ وَالْحَبَاہِلِیَّةِ

وَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو وَابُوہُیْرَةَ عَنْ النَّبِیِّ

حَدَّثَنَا فِي أَيَّامِ مَنَى تَدْفَعَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَغَشَّ بِثَوْبِهِ فَأَتَتْهُمُهَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَأَتَاهَا أَيَّامٌ عَيْدٍ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مَنَى وَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَرْفِي ذَا نَا أَنْظُرَ إِلَى الْحَبِشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عَنْهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُمَا أَمَّا مَنَى أَرْضٌ ذَاتُ بَيْتٍ

يَعْنِي مِنَ الْأَمْنِ -

۳۹۹

باب ۳۹۹ من احب ان لا يبيت نسبه
۴۰۳ - حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَجَا الْمُشْرِكِينَ قَالَ كَيْفَ بَنَسْنِي فَقَالَ حَسَنٌ لَوْ سُلْنَاكَ مِنْهُمْ كَمَا نُسِلَ الشَّعْرَاءُ مِنَ الْعَجَبِينَ - وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبَتْ أَسْبَغُ حَسَّانَ عَنْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسْبِيهِ فَإِنَّهُ كَانَ مِنْهُ أَوْفَعُ عَنِ ابْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن پابن بن

باب ۴۰۳ ما جاء في اسماء رسول الله صلى الله عليه وسلم

وقول الله تعالى محمد رسول الله والذين معه أشد على الكفار وقوله من بعد اسمه أحمد

کے یہاں تشریف لائے تو وہاں دو لڑکیاں دف بجا کر گارہی تھیں۔ یہ حج کے ایام (بقرعید) کا واقعہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے مبارک پر کپڑا ڈالے ہوئے دوسری طرف رخ کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انھیں ڈانٹا تو ان حضو نے چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹا کر فرمایا، ابو بکر! انھیں گانے دو، یہ عید کے دن ہیں یہ دن منی (بقرعید) کے تھے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے چھپانے کی (پوری طرح) کوشش فرما رہے ہیں اور میں حبشہ کے صحابہ کو دیکھ رہی تھی جو (جرا) کے کھیل کا مظاہرہ مسجد میں مسجد کے سامنے صحن میں کر رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں ڈانٹا جب وہ تشریف لائے، لیکن انھوں نے فرمایا، بنی ارفدہ! اطمینان دیکھو ان کے ساتھ اپنے کھیل کا مظاہرہ جاری رکھو۔

۳۹۹ - جس نے اپنے نسب کو سب و شتم سے بچانا چاہا
۴۰۳ - مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حسان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین (قریش) کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو ان حضو نے فرمایا کہ پھر میرے نسب کا کیا ہوگا؟ (کیونکہ آپ مجھے قریشی تھے) اس پر حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں آپ کو اس طرح نکال لے جاؤں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے اور ہشام نے اپنے والد کے واسطے سے، کہ انھوں نے فرمایا، عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں میں حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا، انھیں برا بھلا نہ کہو، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت کیا کرتے تھے (اشعار کے ذریعہ)

۴۰۰ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء و گروہی کے متعلق روایات۔

اور اللہ تعالیٰ کا ایشاد، محمد، اللہ کے رسول اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں، وہ کفار کے حق میں انتہائی سخت ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ایشاد وہ من یُحْدِی اسْمُهُ أَحْمَدُ۔

۴۴۴۔ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي
مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ
بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَمْسَةٌ
اَسْمَاءُ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاجِي
الَّذِي يَحْمَوُ اللهُ فِي الْكُفْرِ وَاَنَا
الْحَاشِرُ الَّذِي يَحْشُرُ النَّاسَ عَلَيَّ قَدَحِي
وَاَنَا الْعَاقِبُ ۔

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سَفِيانُ
عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَوْحَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَأَيْتُمْ كَيْفَ يَصِفُونَ
اللهُ عَنِّي مِثْلُ قَدَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ
يَشْتُمُونَ مَذْمَمًا وَيَلْعَنُونَ مَذْمَمًا
وَاَنَا مُحَمَّدٌ ۔

باب ۱۲ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا سَلِيمُ
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَيْمَنَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَثَلِيْ قَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَزَجَلِ بَيْتٍ
دَاخِلًا فَانْكَمَرُوا وَاَخْسَأْتُمْ اِلَّا مَوْنِمَ لَيْحَةٍ
زَجَعَلَ النَّاسُ يَدَّيْهِمَا وَنَجَّجُوا
وَيَقُولُونَ لَوْ كَا

مَوْضِعُ

الْاِسْتِثْنَاءِ

۴۴۷۔

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ

۴۴۴۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے معن
نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے
محمد بن جبیر بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پانچ
نام ہیں میں محمد، احمد اور ماجی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے
ذریعہ کفر کو مٹائے گا اور میں "حاشر" ہوں کہ تمام انسانوں کا قیامت
کے دن (میرے بعد حشر ہوگا اور میں "عاقب" ہوں (بعد میں آتے
والا) ۔

۴۴۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان
نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اوجج نے اور ان
سے ابوبہرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، تمہیں تعجب نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ قریش کے سب و شتم اور
لعنت و ملامت کو مجھ سے کس طرح دور کرتا ہے، مجھے وہ مذموم
کہہ کر سب و شتم کرتے ہیں مذموم کہہ کر مجھے لعنت و ملامت کرتے ہیں
حالانکہ میرا نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے احمد ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

۴۴۶۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

۴۴۶۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیم نے حدیث
بیان کی، ان سے سعید بن مینان نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی
مکان بنایا، دلاؤ بڑی اور ہر حیثیت سے اسے کامل و مکمل کر دیا،
صرف ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی تھی۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوتے
اور (اس کے حسن و دلاؤ بڑی سے) حیرت زدہ رہ جاتے اور کہتے،
کاش یہ ایک اینٹ کی جگہ بھی خالی نہ رہتی (اور اس اینٹ کی جگہ پر
کرنے والے اور مکان کی دلاؤ بڑی کو ہر حیثیت سے تکمیل تک پہنچانے
والے اُن حضور ہیں) ۔

۴۴۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل
بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے، ان سے
ابوصالح نے اور ان سے ابوبہرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ

عہدِ رسولؐ نے فرمایا، میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھربنا یا ہو اور اس میں ہر طرح حسن و دلآویزی پیدا کی ہو، لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹ گئی ہو۔ اب تمام لوگ آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے اور حیرت زدہ رہ جاتے ہیں، لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

۴۴۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترسیط سال کی عمر میں وفات پائی تھی۔ اور ابن شہاب نے بیان کیا اور انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اسی طرح۔

۳۷۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت

۴۴۹۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک صاحب کی آواز آئی، یا ابا القاسم! آں حضور! ان کی طرف متوجہ ہوئے (معلوم ہوا کہ انھوں نے کسی اور کو پکارا تھا) اس پر انھوں نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

۴۵۰۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی انھیں منصور نے، انھیں سالم نے اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

۴۵۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن سیرین نے بیان کیا اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ مَبْنِي بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِذْ مَوَّضِعَ لَبَنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ وَيَقُولُونَ هَذَا وَمَنْعَتْ هَذِهِ اللَّبَنَةُ قَالَ كَانَ اللَّبَنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ۔

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَمِائَتَيْنِ۔ وَقَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَابْنُ سَعِيدٍ مِنَ الْمَسِيْبِ مَثَلُهُ۔

بَابُ ۳۷۳ كُنْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۴۴۹۔ حَدَّثَنَا حُفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمِيدٍ عَنِ الْأَنْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَأَلْتَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوا يَا سَمِي وَلَا تَكُنْتُمْ بِكُنْيَتِي؛

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكُنْتُمْ بِكُنْيَتِي؛

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكُنْتُمْ بِكُنْيَتِي؛

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مَوْسَى
عَنِ الْجَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ زَائِبُ السَّائِبِ بْنِ مَيْزَنَةَ
ابْنِ أَسْمَاءٍ وَتَشْعِينُ جَدِّهِ مُعْتَدٍ لَقَدْ قَالَ
قَدْ عَلِمْتُ مَا مَتَّعْتُ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي
إِلَّا مَبْدُ عَائِدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ خَالَتِي ذَهَبَتْ فِي إِلَيْهِ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ ابْنِ اخْتِي
شَاكٌ فَادْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ فَادْعَا
لِي ۝

باب ۳۷ خاتم النبوة

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
حاتم عن الجعفی بن عبد الرحمن قال
سمعت السائب بن یزید قال ذہبت فی
خالتی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت یا رسول اللہ ان ابن اختی ذم فمسح
کاسی دہ علی بالبرکۃ وکوننا
فشریت من و منوئیم ثم قمت
خلف فہیرہ فنظرت الی خالیہ مبین
کنفیہ۔ وقال ابن عبید اللہ الحجلہ
من حجلہ القریب الذی بین عینیہ
قال انبأ ہیلع بن حمزہ مثلاً
زیر الحجلہ :-

باب ۳۸ صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ
سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
عَنْ عَقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ - مَكَى
أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَصَى شَحَّ
خَرَجَ كَيْشِي فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ
الصَّبِيِّانَ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ يَا بِي

۴۵۲۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں فضل بن موسیٰ نے خبر دی، انھیں جعفر بن عبد الرحمن نے کہ میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو چور الوائے سال کی عمر میں دیکھا کہ نہایت قوی و توانا تھے مگر ذرا بھی نہیں جھکی تھی، انھوں نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ میرے اعضاء و جوارح میں جو اتنی توانائی ہے وہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا کے نتیجے میں ہے۔ میری خالہ مجھے ایک مرتبہ انحضرت کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجہ بھاریا ہوا ہے: آپ اس کے لیے دعا فرما دیجئے انھوں نے بیان کیا کہ پھر ان حضرات نے میرے لیے دعا فرمائی۔

۳۷۔ مہر نبوت

۴۵۳۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن عبد الرحمن نے بیان کیا، اور انھوں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجہ بھاریا ہوا ہے۔ اس پر ان حضرات نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے وضو کی تو میں نے آپ کے وضو کا پانی دجوا انحضرت کے جسم اطہر سے شیکتا تھا، بپا، پھر آپ کی پٹیکہ کی طرف جا کے کھڑا ہوا گیا اور میں نے مہر نبوت کو دونوں شانوں کے درمیان میں دیکھا، ابن عبید اللہ نے فرمایا کہ حجلہ اجل الفرس سے مشتق ہے جو گھوڑے کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں ہوتا ہے۔ ابراہیم بن محمد نے بیان کیا کہ مہر نبوت اعروس کے پردے کی گھنٹی کی طرح تھا۔

۳۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف

۴۵۴۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے ابی حسین نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ عصر کی نماز سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ حسن رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ آپ نے انھیں اپنے کندھے پر بٹھا لیا اور فرمایا، میرے باپ تم پر خدا ہوں، تم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شباهت ہے علی کی

شَيْبَةَ النَّبِيِّ لَا شَيْبَةَ بَعْلِي وَعَلَى قَبْرِهِ
 ۴۵۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
 زُهَيْرُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي حَجِيْفَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ
 تَحْتَهُ.

۴۵۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ
 فَضَالٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ
 سَمِعْتُ أَبَا حَجِيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
 تَحْتَهُ قُلْتُ لَا فِي حَجِيْفَةَ صِفُهُ لِي
 قَالَ كَانَ أُنْبِئَنَ أَنَّ شَمِطَ وَأَمَرَ
 لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ
 عَشْرَةَ قُلُومًا قَالَ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تَقْبِضَهُمَا.

۴۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِجَاءٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
 عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبِ بْنِ حَجِيْفَةَ السَّوَّاطِيِّ
 قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَأَلْتُ بِيَانًا مِنْ تَحْتَ شَفْتِهِ السُّفْلَى
 الْعُفْفَةَ.

۴۵۸ - حَدَّثَنَا عَصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَزِيْفَةُ
 بْنُ عُثْمَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرٍ صَاحِبَ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا قَالَ كَانَ فِي
 عُنُقِهِ شَعْرَتَانِ بَيْضَتَانِ.

۴۵۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَكْبَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
 عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَالَلٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ
 أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ

نہیں۔ اس پر علی رضی اللہ عنہ مہنس دیئے۔

۴۵۵ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو حجیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جس رضی اللہ عنہ میں آپ کی پوری شباهت موجود ہے۔

۴۵۶ - مجھ سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضال نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو حجیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جس بن علی علیہما السلام میں آپ کی شباهت پوری طرح موجود تھی۔ میں نے ابو حجیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان فرما دیجئے۔ انھوں نے فرمایا، آل حضور سرخ و سفید تھے، کچھ بال سفید ہو گئے تھے (آخر عمر میں) آل حضور نے ہمیں تیرہ اونٹنیوں کے دیئے جانے کا حکم دیا تھا، لیکن ابھی ان اونٹنیوں کو ہم نے اپنے قبضہ میں بھی نہیں لیا تھا کہ آپ کی وفات ہو گئی۔

۴۵۷ - ہم سے عبد اللہ بن رجا نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے وہب بن حجیفہ السوواطی نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں نے دیکھا کہ نیچے ہونٹ مبارک کے نیچے ٹھوڑی کے کچھ بال سفید تھے۔

۴۵۸ - ہم سے عصام بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حزیفہ بن عثمان نے حدیث بیان کی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی عبد اللہ بن بصر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (آخر عمر میں) ہونٹ سے دکھائی دیتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ حضور اکرم کی ٹھوڑی کے چند بال سفید ہو گئے تھے۔

۴۵۹ - مجھ سے ابن ماکر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے ربیع بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا،

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ
الْقَوْمِ لَيْسَ بِالْقَوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَمَّا هَذَا
الْعَمَلُ لَيْسَ بِأَمِينٍ أَمْ هُوَ؟ وَلَا آدَمَ. لَيْسَ
مَجْعُودًا قَطَطٍ وَلَا سَيْطَرٌ رَجُلٍ أُنْزِلَ عَلَيْهِ
وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَلَيْتَ بِمَكَّةَ عَشْرَ
سِنِينَ مِثْلَ سِنِينَ عَلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا
سِتِينَ وَكَسَى فِي رَأْسِهِ وَخِيتَ بِمَكَّةَ
عِشْرُونَ شَعْرَةً بِمَكَّةَ. قَالَ رُبِعَةً
فَرَأَيْتُ شَعْرًا مِنْ شَعْرِهِ فَإِذَا
هُوَ أَحْمَرٌ فَسَأَلْتُ
الطَّبِيبَ :

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رُبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالْقَوِيلِ الْبَائِنِ
وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَمِينِ الْأَمِينُ وَكَسَى
بِالْأَدَمَ وَكَسَى بِالْحَبَشَةِ الْقَطَطِ وَلَا بِالْأَسْطِ
لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَمَّا
بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ فَتَوَقَّاهُ
اللَّهُ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَخِيتَ عِشْرُونَ شَعْرَةً بِمَكَّةَ
۶۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا
حضور اکرمؐ درمیانہ قدر تھے، نہ بہت لمبے اور نہ چھوٹے قد کے،
رنگ کھلتا ہوا تھا (سرخ و سفید) نہ خالی سفید تھے اور نہ بالکل
گندم گول، آپ کے بال نہ بالکل مڑے ہوئے سخت قسم کے تھے
اور نہ سیدھے لٹکے ہوئے ہی۔ آپ پر نزول وحی کا جب سلسلہ
شروع ہوا تو اس وقت آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ مکہ میں آپ
نے دس سال تک قیام فرمایا۔ اور اس پورے عرصے میں آپ پر وحی
نازل ہوتی رہی اور مدینہ میں بھی آپ کا قیام دس سال رہا۔ آپ کے
سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں ہوئے تھے۔ ربیع
درادی حدیث، نے بیان کیا کہ پھر میں نے حضور اکرمؐ کا ایک بال
دیکھا تو وہ سرخ تھا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا
گیا کہ خوشبو سے سرخ ہو گیا ہے۔

۶۶۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں
مالک بن انس نے خبر دی، انھیں ربیع بن ابی عبد الرحمن نے اور
انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے
نہ بالکل سفید تھے اور نہ گندمی رنگ کے، نہ آپ کے بال بہت
زیادہ گھٹنگھریالے سخت تھے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے۔
اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا اور آپ
نے مکہ میں دس سال تک قیام کیا اور مدینہ میں دس سال تک قیام
کیا، جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی تو آپ کے سر اور داڑھی
کے بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

۶۶۱۔ ہم سے ابو عبد اللہ احمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان

سلسلہ کو یہ نزول وحی کے سلسلے کے شروع ہونے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی مدت تیرہ سال ہے۔ روایت میں صرف
دس سال کا ذکر ہے۔ علماء نے اس کی مختلف ترجیحات کی ہیں۔ بعض اوقات جب راوی محقق طور پر حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں تو تفصیلات سے گریز
کے خیال سے واقف سے بہت سی چیزیں حذف کرتے ہیں حضور اکرم پر وحی کے سلسلہ کے شروع ہونے کے بعد تقریباً تین سال ایسے گزرے ہیں جن
میں آپ پر وحی کا سلسلہ بند ہو گیا تھا، اسے "فقرۃ" کا زمانہ کہتے ہیں۔ راوی کا مقصد چونکہ آپ کی پوری عمر بیان کرنا، بلکہ زمانہ وحی اور مدت وحی بیان
کرنا ہے۔ اس لیے انھوں نے بیچ کے ان سالوں کو حذف کر دیا جن میں سلسلہ وحی کے شروع ہونے کے بعد، وحی نہیں آئی تھی۔ اس کے علاوہ دس یا
اس سے زیادہ کے عدد میں کسر کے اعداد کو حذف کر دیے کا بھی عرب میں عام رواج تھا۔

سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے راہ بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن و جمال میں بھی سب سے بڑھ کر تھے اور عادات و اخلاق میں بھی سب سے بہتر تھے، آپ کا قد نہ بہت لانا تھا اور نہ چھوٹا۔

۴۶۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خضاب بھی استعمال فرمایا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ معنور اکرمؐ نے کبھی خضاب نہیں لگایا، صرف آپؐ کی دونوں کنپٹیوں پر دسریں اچنچال سفید تھے۔

۴۶۳۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براہ بن علقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد تھے، آپؐ کا سینہ بہت کشادہ اور کھلا ہوا تھا آپؐ کے دوسرے بال کا نوں کی نو تک ٹٹکتے رہتے تھے۔ میں نے حضور اکرمؐ کو ایک مرتبہ ایک سرخ حلہ میں دیکھا۔ میں نے اتنا حسین اور دلآویز منظر کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔ یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے والد کے واسطے سے، الی منکبہ بیان کیا، بجائے شحمۃ اذنیہ کے۔

۴۶۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ کسی نے براہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی طرح تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں، چہرہ مبارک چاند کی طرح تھا۔

۴۶۵۔ ہم سے ابوعلی حسن بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج بن محمد الاغوری نے مصیغہ (ایک شہر) میں حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے بیان کیا کہ میں نے ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دہر کے وقت (سفر کے ارادہ سے) نکلے، بطحا پر پہنچ کر آپؐ نے وضو کیا، اور ظہر کی نماز دو رکعت پڑھی اور عصر کی بھی دو رکعت پڑھی۔ (جب آپؐ نماز پڑھ رہے تھے تو) آپؐ کے سامنے ایک چھوٹا سانپ (بطور سترہ کے)

اسحاق بن منصور حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي اسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَ اَحْسَنَهُ خَلْقًا لَكِنَّ بِالطَّوْبِ وَالْبَابِ وَلَا بِالْفَصِيحَةِ

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِنْشَاكَ كَانَ شَيْءٌ رَفِيًّا مَدَّ عَيْنَهُ -

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدًا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ رَكْعَتُهُ يُبْلَغُ شَحْمَةُ اُذُنِهِ رَأْيَتُهُ فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ لَهُ اَسَاسَتَيْنِ قَطْرًا أَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُوْسُفُ بْنُ اَبِي اسْحٰقَ عَنْ اَبِيهِ اَلِيْ مِنْكِبِهِ

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِي اسْحٰقَ قَالَ سَأَلَ الْبَرَاءَ - اَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ الْبُغْلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَغُوْرِيُّ بِالْمَصِيغَةِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَجِيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ اِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَتْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيَّنَّ مِيَدَيْهِ عَزْرَةً وَرَأَى اَدْنِيَهُ عَوْنٌ عَنْ اَبِيهِ

گڑا ہوا تھا۔ عون نے اپنے والد کے واسطے سے اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نیرے کے آگے سے آنے جانے والے آجا رہے تھے۔ پھر صحابہ آپ کے پاس آ گئے اور آپ کے ہاتھ کو لے کر اپنے چہرہ پر سے پھیرنے لگے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے بھی دست مبارک کو اپنے چہرے پر رکھا۔ اس وقت وہ برف سے بھی زیادہ ٹھنڈے عسوس ہوتے تھے اور ان کی خوشبو مشک سے بھی زیادہ خوشبو آ رہی تھی۔

۶۶۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں، جب آپ سے جبریل علیہ السلام ملاقات کے لیے آیا کرتے تھے، آپ کی سخاوت اور بھی بڑھ جایا کرتی تھی جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کے لیے تشریف لاتے اور آپ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر و بھلائی کے معاملے میں باوجود سخی سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے۔

۶۶۷۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی، انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں بہت مسرور اور خوش داخل ہوئے، خوش اور مسرت سے چہرہ مبارک کھلایا کرتا تھا، پھر حضور اکرم نے فرمایا تم نے سنا نہیں مجھ زید بن زکریا نے زید واسامہ کے صرف قدم دیکھ کر کیا بتا کہی ہاں سے کہا کہ ایک کے پاؤں دوسرے کے پاؤں سے لگے معلوم ہوتے ہیں۔

عَنْ أَبِي حَظِيفَةَ قَالَ كَانَ يَمْرُؤًا
دَسَّاءًا يَمْسُكُ الْمَاءَ وَ قَامَ النَّاسُ فَنَحَلُوا
يَا حَذُوتَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهِمَا
وَحُجُوهَهُمْ فَاحْذَتْ بِبَيْدِهِ
فَوَضَعَتْهَا عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا
هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الشَّلَجِ وَأَطْيَبُ رَاحَتِهِ
مِنَ الْبَسَلِ

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
يُونُسُ عَنْ الزَّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ - كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْوَدَ النَّاسِ وَأَخْوَدَ مَا يَكُونُ فِي
رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرِيلُ - وَكَانَ
جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ
مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْوَدُ بِالْخَيْرِ
مِنَ الْبَرِّ فِي الْمِرْسَلَةِ -

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
حَدَّثَنَا ابْنُ جَبْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ عَلَيْهِمَا مَسْرُورًا فَتَبَوَّعَ أَسَافِيرَ
وَجْهِهِ فَقَالَ لَأَكْفُ تَسْبِيحِي مَا قَالَ الْمَدَائِجِيُّ لَزَيْدٍ
وَأَسَامَةُ وَرَأَى أَفْئِدَةً مَهْمًا إِنْ تَبَعَضَ
هَذِهِ الْأَفْئِدَةُ مِنْ بَعْضٍ

لے اسامہ رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اور زید رضی اللہ عنہ آپ کے والد لیکن اسامہ رضی اللہ عنہ بہت سیاہ رنگ کے تھے۔ ادھر زید رضی اللہ عنہ سرخ و سفید اس لیے، جیسا کہ علوم میں ہوتا ہے، بعض لوگ ان کے نسب پر ہی شبہ کرنے لگے تھے کہ ایک سرخ و سفید باپ کا بیٹا اتنا سیاہ کیسے ہو سکتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بہت ناگوار تھی۔ اتفاق سے ایک قیافہ شناس آیا۔ اس وقت یہ دونوں حضرات ایک چادر میں سوئے ہوئے تھے اور صرف قدم باہر دکھائی دے رہے تھے۔ قیافہ شناس نے صرف قدم دیکھ کر کہا کہ معلوم ہوتا ہے ان میں سے ایک باپ اور دوسرا بیٹا ہے۔ (اسلام کی نظر میں) (تغییر الگے صفحہ)

۷۶۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب نے اور ان سے عبد اللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ غزوہ تبوک میں اپنی قوم شرکت کا واقعہ بیان کر رہے تھے جب اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی تھی، انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے حاضر ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو حجرہ مبارک مسرت و خوشی سے چمک رہا تھا کعب رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول ہو جانے کی وجہ سے جب بھی حضور اکرم کسی بات پر مسرور ہوئے تو حجرہ مبارک چمک اٹھتا، ایسا معلوم ہوتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اور آپ کی مسرت کو ہم اسی سے سمجھ جاتے تھے۔

۷۶۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انقلاب زمانہ کے ساتھ ساتھ مجھے بنی آدم کے بہترین خانوادوں میں منتقل کیا جاتا رہا۔ اولاد خردمند میں میرا وجود ہوا جس میں کمقدر تھا۔

۷۷۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عبد اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مر کے آگے کے بال کو پیشانی پر) پڑا رہنے دیتے تھے۔ اور مشرکین کی یہ عادت تھی کہ وہ مر کے آگے کے بال

(متعلقہ صفحہ پر مشتمل) قیاد کی کوئی اہمیت نہیں اور اثبات نسب یا کسی بھی معاملے میں اس سے کوئی مدد لی جاسکتی ہے۔ لیکن چونکہ عرب جاہلیت اس پر اعتقاد کرتے تھے اور جو لوگ ان دونوں حضرات کے نسب کے سلسلے میں شبہ کرتے تھے انہیں اسی طرح کی چیزیں ملتی تھیں۔ اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس تاثر غیبی پر انتہائی مسرت اور خوش محسوس کر رہے تھے۔

(متعلقہ صفحہ پر) مطلب یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کے بعد، آل حضور کے نسب کے جتنے بھی سلسلے ہیں وہ سب آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے بہترین خانوادے تھے۔ آپ کے اجداد میں ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ پھر اسماعیل علیہ السلام ہیں جو بالعرب ہیں۔ اس کے بعد عربوں کے جتنے سلسلے ہیں ان سب میں آنحضرت کا خاندان سب سے زیادہ بلند تر اور رفیع المنزل تھا۔ آپ کا تعلق اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کی شاخ کناند سے، پھر قریش سے پھر بنی ہاشم سے ہے۔

المشركون يَفْهَمُونَ مَا وَدَّعَهُمْ فَكَانَ
أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْتَبْشِرُونَ رَدَّ سَهْمِ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُعِيبٌ مُوَافَقَةً أَهْلَ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ
يُؤْمَرْ بِهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ ۖ

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَزْمَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ
يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا حِشًا وَ
لَا مُنْفَعِشًا وَكَانَ يَقُولُ - إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ
أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا -

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خِبرَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
أَمْرَيْنِ إِلَّا أَحَدًا يَسْرَهَا مَا لَمْ يَكُنْ إِشْثًا
وَبِأَنَّ كَانَ إِشْثًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ
وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ
فَيَنْتَقِمَ لَهَا بِهَا ۖ

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ مَا مَسَّنَتْ حَرِيرًا وَلَا دِيْبَا جَا الْبَيْنَ
مَنْ كَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِئَتْ
رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرَفَا قَطُّ أَطِيبُ مِنْ رِيحِ آدَمَ
عَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتْبَةَ عَنْ

کو دو حصوں میں تقسیم کر لیتے تھے (پیشانی پر پڑا نہیں رہنے دیتے تھے)
اور اہل کتاب (سرتکے آگے کے بال پیشانی پر) پڑا رہنے دیتے تھے۔
حضور اکرم، ان معاملات میں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم آپ کو
نہ ملا ہوتا، اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے (اور حکم نازل
ہونے کے بعد وحی پر عمل کرتے تھے) چچہ حضور اکرم بھی آگے کے بال کے
دو حصے کرنے لگے تھے (اور پیشانی پر پڑا نہیں رہنے دیتے تھے)
۷۷۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے،
ان سے اعمش نے، ان سے ابو داؤد نے، ان سے مسروق نے اور ان
سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بد زبان اور لڑنے جھگڑنے والے نہیں تھے، آپ فرمایا کرتے
تھے کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب
سے اچھے ہوں۔

۷۷۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک
نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے اور ان
سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
جب بھی دو چیزوں میں کسی ایک کے اختیار کرنے کے لیے کہا گیا تو
آپ نے ہمیشہ اسی کو اختیار فرمایا جس میں زیادہ سہولت ہوئی (بیطریقہ)
اس میں کوئی گناہ کا پہلو نہ نکلتا ہو، کیونکہ اگر اس میں گناہ کا کوئی شائبہ بھی
ہوتا۔ تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے اور ان حضوروں نے
اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، لیکن اگر اللہ کی
حرمت کو کوئی توڑتا تو آپ اس سے ضرور انتقام لیتے تھے۔

۷۷۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے
حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متھیلی سے زیادہ نرم و
نازک کوئی حریر و دیبا ج میرے ہاتھوں نے کبھی نہیں چھوا (اور نہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو یا آپ کے پسینے سے
زیادہ بہتر اور پاکیزہ کوئی خوشبو یا عطر سونگھا۔

۷۷۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے عبد اللہ بن ابی عتبہ

نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ فشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے۔

۴۴۵۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی اور ان سے سحی اور ابن مہدی نے حدیث بیان کی، اور ان سے شعبہ نے اسی طرح حدیث بیان کی (اس اضافہ کے ساتھ کہ جب کوئی خاص بات پیش آتی تو آل حضورؐ کے چہرے پر اس کا اثر ظاہر ہو جاتا۔

۴۴۶۔ مجھ سے علی بن حیدر نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں اعمش نے، انھیں ابوجازم نے اور ان سے ابوبرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر آپ کو مرغوب ہوتا تو تناول فرماتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

۴۴۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے بکرم بن مسفر نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیع نے ان سے اعرج نے، ان سے عبداللہ بن مالک بن بکیمہ اسدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں بازوؤں کو اتنا کشا دے رکھتے کہ ہم آپ کی بغل دیکھ سکتے تھے۔ بیان کیا کہ ابن بکیر نے روایت کی اور ان سے بکرم نے حدیث بیان کی کہ ہم آل حضورؐ کی بغل کی سفیدی دیکھ سکتے تھے۔“

۴۴۸۔ ہم سے عبداللہ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا استسقاء کے سوا اور کسی دعا میں دُعا (مبارک) ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے، اس دعا میں آپ اتنا ہاتھ اٹھاتے کہ بغل مبارک کی سفیدی دیکھی جاسکتی تھی۔

۴۴۹۔ ہم سے حسن بن صبار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عون بن ابی جحیفہ سے سنا، وہ اپنے والد کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ میں باقاعدہ وارادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

ابی سعید الخدریؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي حِذْرِهَا ۚ

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يُحْيَىٰ وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ۖ مَثَلَهُ إِذَا صَرَ شَيْئًا عَرَفَ فِي وَجْهِهِ ۚ

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ أَنْ اسْتَفْخَا أَكَلَهُ وَلَا تَرَكَهُ ۚ

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مَسْرُوعٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ۖ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَسَدِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَتَدْرَجُ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّىٰ نَرَىٰ أَبْطِيئَهُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُكَيْرٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مَسْرُوعٍ ۖ

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّىٰ يُرَىٰ بَيَاضُ أَبْطِيئِهِ ۚ

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِتٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِي جَحِيفَةَ ذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دُفِنْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْأَبْطَمِ

فِي قُبَّةٍ كَانَ بِالْمَاجِرَةِ فَخَرَجَ بِلَالٌ
فَنَادَى بِالصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ
فَضْلًا وَصُوفِيًّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَأْخُذُونَ
مِنْهُ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ الْعَنْزَةَ وَ
خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَافِي النَّظَرِ إِلَى دُبَيْقِ سَاقِيهِ فَرَكَزَ
الْعَنْزَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رُكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ
رُكْعَتَيْنِ يَمْرُبِينَ بِيَدَيْهِ الْحِمَارَ وَالسَّرَاةَ -

۷۷۹ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّازُ
حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجَدِّثُ حَدِيثًا
لَوْ أَنَّ الْعَادَةَ لَحَفَمَاءُ وَقَالَ
النَّبِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ
أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ - لَا يُجَبُّكَ أَبُو
فُلَانٍ حَالًا وَفُلَانٌ إِلَى حَايِبٍ مُجَبِّدٍ فِي مُجَدِّثٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ ذَلِكَ وَ
كُنْتُ أَسْأَلُهُ فَقَامَ أَقْبَلَ أَنْ أَقْضَى سَبْعَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتَهُ
لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمْ يَكُنْ يَسْتَوْدِعُ حَدِيثَ كَسٍّ ذِكْرًا :

۷۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمِقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۸۱ -

۷۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمِقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

خدمت میں حاضر ہوا تو آپ البطح میں (مکہ سے باہر) خیمہ کے اندر
تشریف رکھتے تھے، بھری دوپہر کا وقت تھا۔ پھر بلال رضی اللہ
عنه نے باہر نکل کر نماز کے لیے اذان دی اور اذکار کئے۔ اس کے
بعد بلال رضی اللہ عنہ نے اہل حضورؐ کی وضو کا سچا ہوا پانی نکالا تو صحابہ
اسے لینے کے لیے ٹوٹ پڑے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے اندر سے ایک
نیزہ نکالا اور حضور اکرمؐ باہر تشریف لائے گویا آپ کی پینڈلیوں کی
چمک اب بھی میری نظروں کے سامنے ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے نیزہ
گاڑ دیا (سترہ کے لیے) اور اہل حضورؐ نے فہر اور عصی و دودھ رکھت
نماز پڑھاٹی۔ گدھے اور عورتیں آپ کے سامنے سے گزر رہی تھیں۔

۷۷۹ - مجھے حسن بن صباح بزار نے حدیث بیان کی، ان
سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ
نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذاتی
منازلت اور تزیل کے ساتھ باتیں کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص آپؐ
کے الفاظ شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ
سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ
عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا
کہ ابوظہل کے طرز عمل پر یحییٰ تعجب نہیں ہوا، وہ آئے اور میرے حجرہ
کے ایک طرف بیٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے احادیث
بیان کرنے لگے۔ میں اس وقت نماز پڑھ رہی تھی۔ پھر وہ نماز ختم کرنے
سے پہلے ہی اٹھ کر چلے گئے۔ اگر وہ مجھے مل جاتے تو انھیں میں کوئی
(گراپ جلدی جلدی حدیث بیان کیوں کرتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تو تمھاری طرح یوں جلدی جلدی باتیں نہیں کیا کرتے تھے۔

۷۸۰ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں مگر
قلب اس وقت بھی بیدار رہتا تھا

اس کی روایت سعید بن میناء نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے
سے کی ہے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
حوالے سے۔

۷۸۱ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے
ان سے سعید بن مقرئ نے، ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور انھوں نے

عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟ آپ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ رمضان المبارک یا دوسرے کسی بھی مہینے میں (آخر شب میں) گیا وہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، پہلے آپ چار رکعت پڑھتے وہ رکعتیں کتنی لمبی ہوتی تھیں، کتنی ان میں دلاویزی ہوتی تھی، اس کے متعلق نہ پوچھیو۔ پھر آپ چار رکعتیں پڑھتے۔ یہ رکعتیں بھی کتنی لمبی ہوتی تھیں اور کتنی دلاویز، اس کے متعلق نہ پوچھیو۔ پھر آپ تین رکعت پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ وتر پڑھے بغیر کیوں سوتے ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل بیدار رہتا ہے۔

۷۸۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے شریک بن عبد اللہ بن ابی نر، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ مسجد حرام سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج سے متعلق ان سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ (معراج سے پہلے) تین فرشتے آئے، یہ آپ پر وحی نازل ہونے سے بھی پہلے کا واقعہ ہے، اس وقت آپ مسجد حرام میں (دو آدمیوں کے درمیان میں) سو رہے تھے، ایک فرشتے نے پوچھا، وہ کون ہیں؟ دوسرے نے کہا کہ وہ درمیان والے ہیں، وہی سب سے بہتر ہیں۔ تیسرے نے کہا کہ مجھ پر سب سے بہتر ہیں انھیں ساتھ لے چلو۔ اسی رات صرف اتنا ہی واقعہ پیش آیا۔ پھر آنحضرتؐ نے انھیں نہیں دیکھا لیکن یہی حضرات ایک رات اور آئے۔ اسی حالت میں جب صرف آپ کا قلب بیدار تھا حضور اکرم کی آنکھیں جب سوتی تھیں، قلب آپ کا اس وقت بھی بیدار رہتا تھا تمام انبیاء کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ جب آنکھیں سوتی ہیں، قلب اس وقت بھی بیدار رہتا ہے۔ پھر جبریل علیہ السلام نے انتظام و اہتمام کیا اور آپ کو آسمان پر لے گئے۔

۷۸۲۔ بعثت کے بعد نبوت کی علامات

۷۸۲۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے سلم بن زید نے حدیث بیان کی، انھوں نے البرجاء سے سنا کہ ہم سے عمران بن حصین رضی اللہ

انہ سأل عائشة رضي الله عنها كيف كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان قالت ما كان يزيد في رمضان ولا غير على إحدى عشرة ركعة يصلي أربع ركعات فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي أربع ركعات فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي ثلاثاً فقلت يا رسول الله تتأمر قبل أن تؤم قال لا تأمر عيني ولا ينام قلبي

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَبْرٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَحْدُثُنَا عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى بِالْبَنِي صُلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرَاتِلَ أَنْ تُؤْخَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَفَاتَ أَوَّلَهُمْ أَوَّلُهُمْ هُوَ فَقَالَ أَذْهَبُ هُوَ خَيْرٌ هُمُ فَقَالَ آخِرُهُمْ خَيْرٌ هُمُ فَقَامَتْ ثَلَاثُ فَلَمَّ بِرُؤُسِهِمْ حَتَّى حَيَّاءُ وَاللَّيْلَةُ أَخْذَى فِيهَا مِرَى قَبْلَهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةً عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ فَثَلَبَهُ وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَتَوَلَّى حَبْرِي ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ

۷۸۲۔ بِأَنَّ عَلَمَاتِ النَّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عِمْرَانُ بْنُ حَصِينٍ إِتَمَّكُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَيْمَرٍ نَادِلَجُوا
لَيْكَلَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ وَجْهَهُ الصُّبْحِ
مَهْدَسُوا فَعَلَبْنَهُمْ أَعْيَمَهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ
الشَّمْسُ وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَيْقَظَ
مِنْ مَنَامِهِ أَبُو مُبَكَّرٌ وَكَانَ لَكَ يُوقِظُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ نَا سَتَيْقِظَ عُمَرُ
فَنَقَعَهُ أَبُو مُبَكَّرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ فَجَعَلَ
مُبَكَّرٌ وَتَرَفَعُ مَوْتُهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَلَّ
وَمَلَئَ بِنَا الْعَدَاءُ فَاَعْتَذَلَ رَحُلٌ
مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا
انْصَرَفَ قَالَ يَا مُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ
أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ أَمَّا بَنِي
حَبَابَةَ فَأَمَرُوا أَنْ يَنْتَحِمُوا
بِالصَّعِيدِ ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَحَتَّى
عَطِشْنَا عَطِشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ
نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِأُمْرَةٍ سَادِلَةٍ رَحِيلَتَا
سَبَيْنَ مَرَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ
فَقَالَتْ إِنَّهُ لَا مَاءَ فَقُلْنَا كَذِبَتَيْنِ أَهْلِيكَ
وَسَبَيْنَ السَّمَاءِ كَالْتِ يَوْمِ وَلَكِنَّهُ فَقُلْنَا
إِنْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللَّهِ وَكَلَّمُ
نُمْلِكُهُمَا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلَنَا بِهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ
بِمِثْلِ السَّيِّئِ حَدَّثَنَا عَنْهَا حَدَّثَهُ

عمر نے حدیث بیان کی کہ یہ حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک
سفر میں تھے رات بھر سب لوگ چلتے رہے تھے، پھر صبح کا وقت
قرب ہوا تو پڑاؤ کیا، اس لیے سب لوگ اتنی گہری نیند سوتے رہے کہ
سورج پوری طرح نکل آیا۔ سب سے پہلے ابو بکر رضی اللہ عنہ جاگے۔
لیکن آپ حضور اکرم کو، جب آپ سوتے ہوئے ہوتے، انہیں جگانے تھے
تاکہ آپ حضور خود ہی بیدار ہو جاتے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ بھی بیدار
ہو گئے۔ آخر ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک
کے قریب بیٹھ گئے اور ہنڈا آواز سے اللہ اکبر کہنے لگے۔ اس سے آنحضرت
بھی جاگ گئے (آپ حضور وہاں سے بغیر نماز پڑھے کچھ فاصلے پر تشریف
لائے) اور یہاں آپ اتنے اور ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ ایک صاحب ہم
سے دور کھڑے تھے اور انھوں نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی
آپ حضور جب فارغ ہوئے تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا، اے
فلاح! ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز تمھیں مانع بنی؟ انھوں
نے عرض کیا کہ مجھے غسل کی حاجت ہو گئی ہے (اور پانی نہیں ہے) آنحضرت
نے انھیں حکم دیا کہ پاک مٹی سے تیمم کر لو۔ پھر انھوں نے بھی تیمم کے بعد
نماز پڑھی پھر آپ حضور نے مجھے چند سواریوں کے ساتھ آگے بھیج دیا۔
میں بڑی شدید پیاس لگی ہوئی تھی اب ہم اسی حالت میں چل رہے
تھے کہ ہمیں ایک عورت ملی جو دو مشکوں کے درمیان (رسواری پر) اپنے
باؤل لٹکائے ہوئے جا رہی تھی۔ ہم نے اس سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟
اس نے جواب دیا کہ پانی نہیں ہے۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ تمہارے
گھر سے پانی کتنے فاصلے پر ہے؟ اس نے بتایا کہ ایک دن رات کا فاصلہ
ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ اچھا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں چلو۔ وہ بولی، رسول اللہ کیا چیز ہوتی ہے؟ آخر ہم آپ حضور کی
خدمت میں اسے لائے۔ اس نے آپ سے وہی باتیں کیں جو ہم سے
کر چکی تھی۔ اتنا اور کہا کہ وہ تیمم بچوں کی مال ہے۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے حکم سے دو دنوں مشکوں کو آتا را گیا اور آپ نے ان کے منہ پر دست
مبارک کو پھیرا۔ ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے اس میں سے خوب سیراب
ہو کر پیا اور اپنے تمام مشکینے اور برتن بھی بھر لیے، صرف ہم نے
اونٹوں کو پانی نہیں پلایا۔ اس کے باوجود اس کی منگیں پانی سے اتنی بھری

ہوئی تھیں کہ معلوم ہوتا تھا ابھی سہمڑی کی دھنور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پھرنے کی برکت سے) اس کے بعد آل دھنور نے فرمایا کہ جو کچھ تمہارے پاس (کھانے کی چیز باقی رہ گئی ہے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اس عورت کے سامنے ٹکڑے اور کھجوریں لاکر جمع کر دی گئیں پھر جب وہ اپنے قبیلے میں آئی تو اپنے آدمیوں سے اس نے کہا کہ آج میں سب سے بڑے ساحر سے مل کر آئی ہوں یا پھر جیسا کہ اس کھانے والوں کا خیال ہے۔ وہ واقعی نبی ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس قبیلے کو اسی عورت کی وجہ سے ہدایت دی، وہ خود بھی اسلام لائی اور قبیلے والے بھی اسلام لائے۔

۷۸۳۔ مجھ سے محمد بن ایشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ہدی نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن حاضر کیا گیا (پانی کا) دھنور اکرمؑ اس وقت مقام زوراء میں تشریف رکھتے تھے۔ دھنور اکرمؑ نے اس برتن پر اپنا ہاتھ رکھا تو اس میں سے پانی، آپ کی انگلیوں کے درمیان سے لیٹنے لگا اور اسی پانی سے پوری جماعت نے وضو کی۔ قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے، انہوں نے فرمایا کہ تین سو یا تقریباً تین سو۔

۷۸۴۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، عمر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا اور لوگ وضو (کے لیے پانی) کی تلاش کر رہے تھے لیکن پانی کا کہیں پتہ نہیں تھا۔ پھر آل دھنور کی خدمت میں وضو (کا پانی برتن میں) لایا گیا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ اس برتن پر رکھا اور لوگوں سے فرمایا کہ اسی پانی سے وضو کریں۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے ابل رہا تھا چنانچہ لوگوں نے وضو شروع کیا اور ہر شخص نے وضو کر لی۔

۷۸۵۔ ہم سے عبد الرحمن بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے حزم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے حسن سے سنا، کہا کہ ہم سے انس بن

أَنَّمَا مَوْحِمَتُهُ فَأَمَرَ بِمَزَادَ تَيْمًا فَتَسَحَّ فِي الْعَزَلِ وَبَيْنَ قَشْرَيْنَا عَطَا شَا أَرْفَعَيْنِ رَحْلًا حَتَّى رَدِيْنَا فَمَلَا نَا كُلَّ قَدْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَادٌ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بِغَيْرِهَا وَهِيَ تَكَادُ تَنْصُصُ مِنَ الْمِلْءِ نَحْنُ قَالَ هَاتُوا مَا عِنْدُكُمْ فَجَبَّحَ لَهَا مِنَ الْكُسْرِ وَالْثَمَرِ حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقَيْتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ بَشِي كَمَا دَعِمُوا فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الصِّرَاطَ بِبَيْتِكَ الْكُسْرُ أَتَرَ فَأَسْلَمْتُ وَ أَسْلَمُوا ۝

۷۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ ثَنَا ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَانَاءً وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعُ بِيَدِهِ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِمَ نَسَبُكُمْ كُنْتُمْ قَالَ تَلَمَّشْتُ أَفْضَلَ هَاءِ ثَلَاثًا ۝

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَانَتْ مَلَكَةُ الْعَقْرِ فَانْمَسَ الْوَضُوءُ فَكَلَّمَ جَبْدُوكُهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّأُوا مِنْهُ فَوَافَتْ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّأَ ذَا مِثْرَةٍ أَخْبَرَهُ ۝

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَبْرُكٍ حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ

مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ صحابہ کی بھی ایک جماعت تھی۔ لوگ چلتے رہے جب نماز کا وقت ہوا تو وضو کے لیے کہیں پانی نہیں ملا۔ آخر جماعت میں سے ایک صاحب اٹھ کر ایک بڑے پیالے میں تھوڑا سا پانی لے کر حاضر خدمت ہوئے آل حضور نے اسے لیا اور اس کے پانی سے وضو کی۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ پیالے پر پھینکا دیا اور فرمایا کہ اؤ وضو کر۔ پوری جماعت نے وضو کی اور تمام آب و سن کے ساتھ پوری طرح کی ستر یا اسی کے لگ بھگ افراد تھے۔

۷۸۶۔ ہم سے عبد اللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے زید سے سنا، انھیں حمید نے خبر دی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، نماز کا وقت ہو چکا تھا مسجد نبوی سے جن کے گھر قریب تھے انھوں نے تو وضو کر لیا لیکن بہت سے لوگ باقی رہ گئے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھر کی بنی ہوئی ایک لگن لائی گئی، اس میں پانی تھا۔ حضور اکرم نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا، لیکن اس کا منہ اتنا تنگ تھا کہ آپ اس کے اندر اپنا ہاتھ پھینکا کر نہیں رکھ سکتے تھے، چنانچہ آپ نے انگلیاں ملا لیں اور لگن کے اندر ہاتھ کو ڈال دیا۔ پھر (اسی پانی سے) جتنے لوگ باقی رہ گئے تھے سب نے وضو کی۔ میں نے پوچھا کہ ان کی تعداد کیا تھی؟ انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اتنی آدمی تھے۔

۷۸۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے

عبد العزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے حصیب نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر لوگوں کو پیاس لگی ہوئی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھانگل رکھا جوا تھا۔ آپ نے اس سے وضو کی، اتنے میں لوگ آنحضرت کے پاس آ گئے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس پانی کے سوا جو آپ کے سامنے ہے، نہ تو ہمارے پاس وضو کے لیے کوئی دوسرا پانی ہے اور نہ پینے کے لیے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ چھانگل میں رکھ دیا۔ اور پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان میں سے چھٹنے کی طرح ابلنے لگا۔

مَالِكٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ خُتَابِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنْطَلَقُوا يَسِيرُونَ فَخَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَكَلَّمُوا نَبِيَّنا وَابْنَهُ يَتَوَضَّأُونَ فَأَسْطَلْنَا رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ نَجَاءً بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ يَسِيرُ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَصَابَهُ الرِّسَّ بَعْدَ عَلَى الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ قَوْمُوا فَتَوَضَّؤُوا فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتَّى يَكُونُوا فِيَا مُبِيدًا وَنَ مِنَ الْوُضُوءِ وَكَانُوا سَبْعِينَ أَوْ ثَمَانِينَ ۝

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ سَمِعَ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَغَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُونَ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِغْضَبٍ مِنْ حِجَابَةٍ مَاءٍ قَوْضَعٌ كَفَّاهُ فَغَضَّ الْمِغْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ رِجْلَهُ فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِغْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ حَبِيبًا قُلْتُ كَمْ كَانُوا قَالَ ثَمَانُونَ رَجُلًا ۝

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَصِيبٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْنَ مَيْدٍ رَكُودًا فَتَوَضَّأَ فَخَمَسَ النَّاسُ مَخْوَةً فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوا السِّنَ عَيْنُ نَا مَاءٍ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرِبُ إِلَّا مَا حَتَيْنَ يَدَاكَ فَوَضَعَهُ يَدَا فِي الرِّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَتَوَدَّدُ مَبِينًا

اور ہم سب نے اس پانی کو پی بھی اور اس سے وضو بھی کی۔ میں نے پوچھا، آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے؟ فرمایا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی کافی ہوتا، ویسے ہماری تعداد اس وقت پندرہ سو تھی۔ پ:

۷۸۸۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم چودہ سو کی تعداد میں تھے۔ حدیبیہ ایک کنوئیں کا نام ہے ہم نے اس سے اتنا پانی کھینچا کہ ایک قطرہ بھی اس میں باقی نہیں رہا۔ (حب حضور اکرم کو صورت حال کی اطلاع ہوئی تو آپ تشریف لائے) اور کنوئیں کے کنارے بیٹھے کہ پانی طلب فرمایا، پانی سے غرغہ کیا اور کلی کا پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ ابھی تھوڑی دیر بھی نہیں ہوئی تھی کہ کنوئیں پھر پانی سے بھر گیا تھا، ہم بھی اس سے خوب سیراب ہوئے اور ہماری سواریاں بھی۔

۷۸۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے حضور اکرم کی آواز سنی تو آپ کی آواز میں بہت ضعف محسوس ہوا میرا خیال ہے کہ آپ فاتے سے ہیں، کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔ چنانچہ انھوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنی اور دھنی نکالی اور اس کے ایک حصے سے روٹیوں کو لپیٹ کر میرے ہاتھ میں اسے چھپا دیا اور اس کا دوسرا حصہ میرے اوپر رکھ دیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سکھ بھیجا، انھوں نے بیان کیا کہ میں گیا تو اُن حضور مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ کے ساتھ بہت سے صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں آپ کے پاس کھڑا ہو گیا تو آپ نے دریافت فرمایا، کیا ابوطلحہ نے تمھیں بھیجا ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں، آپ نے دریافت فرمایا کھانے کے لیے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ جو صحابہ آپ کے ساتھ اس وقت بیٹھے ہوئے

أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْغُيُونِ فَشَرَبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَلَمْ نَكُنْ كُنْهُ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكُنَّا كَعَنَا حَسْرَ عَشْرَةِ مِائَةٍ

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ مِائَةً وَالْحَدَّ يَدِيَّتِهِ

حَتَّى لَمْ يَبْقَ قَطْرَةٌ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيرِ الْبُئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ وَمَعَ عَلَيْهِ فِي الْبُئْرِ فَكَثُنَا عَلَيْهِ بَعِيدٌ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوَيْنَا وَرَوَيْتُ أَوْ صَدَرَتْ سَكَبْنَا

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَالْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْعِيفًا أَعْرَفُ الْجُوعِ فَقُلَ هَذَا بَنُ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَامًا مِنْ شُعَيْرِ ثُمَّ أَخْرَجَتْ حِمَارًا لَهَا فَلَقَّتِ الْخُبْرَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّهَ حَتَّى مَدَى وَلَا فُتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أُرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذْ هَبْتُ بِهِ فَوَحَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْسَلْتُ أَوْ بُوَ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمِنْ مَعَهُ قَوْمًا
فَانْطَلَقَ وَانْطَلَعَتْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئَتْ
أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا
أُمِّ سَلِيمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا نَارِسَ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَاظْنَنْ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى
لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْبِي
يَا أُمِّ سَلِيمٍ مَا عِنْدَكَ فَاثْنِ بِذَلِكَ الْخَبْرَ
فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَفُتَّ وَعَفَّرَتْ أُمُّ سَلِيمٍ مُكَّةً فَأَدُمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
يَقُولَ ثُمَّ قَالَ أَثْنِ بَعْشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ
فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ
أَثْنِ بَعْشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى
شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ أَثْنِ بَعْشَرَةٍ فَأَذِنَ
لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ
أَثْنِ بَعْشَرَةٍ فَأَكَلُوا كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَانْقَوْمَ
سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَحِلًا ۝

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ
الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَسْرُوعٍ
أَبِرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا
نَعُدُّ الْآيَاتِ بِبَرَكَةِ وَأَمَلْنَا نَعُدُّ وَفَعَّاهُ خَوْنِيًّا
كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سَفَرٍ فَقَالَ السَّاءُ فَقَالَ أَطْلُبُوا فَضْلَةً
مِنْ مَا خَلَاءُ ذَابَاتًا فِيهِ مَا قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ
مِعْدَةً فِي الْأَنَاءِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلَى الظُّهْرِ الْمُبَارَكِ
وَبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُتُ مِنْ

تھے، ان سب حضرات سے آپ نے فرمایا کہ چلو۔ اُن حضور تشریف لائے
لگے اور میں آپ کے آگے آگے چل رہا تھا۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر
پہنچ کر میں نے انھیں اطلاع دی۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ام سلمہ !
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو بہت سے لوگوں کو ساتھ لائے ہیں، ہمارے
پاس اتنا کھانا کہاں ہے کہ سب کو کھلایا جاسکے ؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا
نے کہا، اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، یعنی آپ سے صورت
حال کوئی چھپی ہوئی نہیں ہے، پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ استقبال کے
لیے آئے اور حضور اکرم سے ملاقات ہوئی۔ اب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ آپ بھی چل رہے تھے (گھر پہنچ کر حضور کریم
نے فرمایا، ام سلمہ ! تمہارے پاس جو کچھ ہے، یہاں لاؤ۔ ام سلمہ نے وہی
روٹی لا کر آپ کے سامنے رکھ دی۔ پھر اُن حضور کے حکم سے روٹیوں
کا چیرا کر دیا گیا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے اس پر کھی ڈال دیا جو گویا اس
کو سالن تھا۔ اُن حضور نے اس کے بعد اس پر دو عادی کی، جو کچھ بھی
اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو اندر آکر کھانے کے
لیے ابلاؤ۔ انھوں نے البیابہ کیا، ان سب حضرات نے دو ہی گھی
میں چڑھی ہوئی روٹی، سپٹ بھر کر کھائی اور جب یہ حضرات باہر آ گئے
تو اُن حضور نے فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو بلاؤ، انھوں نے بلایا، اُن
اس جماعت نے بھی سپٹ بھر کر کھایا۔ جب باہر گئے تو اُن حضور نے
فرمایا کہ پھر دس ہی آدمیوں کو اندر بلاؤ۔ اس طرح سب حضرات نے
سپٹ بھر کر کھایا جن کی تعداد ستر یا اسی تھی۔

۹۰۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو احمد
زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان
سے مسرور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیات و معجزات کو ہم
باعث برکت سمجھتے تھے اور تم لوگ اسے باعث خوف جانتے ہو۔
ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور
پانی تقریباً ختم ہو گیا، اُن حضور نے فرمایا کہ جو کچھ بھی پانی بیچ گیا ہو
اسے تلاش کرو۔ چنانچہ صحابہ ایک برتن میں حضور اس پانی لائے۔ اُن
حضور نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈال دیا اور فرمایا کہ بابرکت پانی کی طرف آؤ

اور برکت تو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی ابل رہا تھا اور ہم بعض تو اس کھانے کو تسلیع کرتا ہوا بھی سنتے تھے جو (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) کھایا جاتا تھا۔

۶۹۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عامر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ان کے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ، جبکہ اُحد میں اشرک ہو گئے تھے اور مقرر تھے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے والد اپنے اوپر قرض چھوڑ گئے ہیں، ادھر میرے پاس سوا اس پیداوار کے جو نخلستان سے ہوتی ہے اور کچھ نہیں اور اس کی پیداوار سے تو دس سال میں بھی قرض ادا نہیں ہو سکتا اس لیے آپ میرے ساتھ تشریف لے چلے تاکہ قرض خواہ میرے ساتھ سخت معاملہ نہ کریں (یعنی ان سے کوئی معاملہ طے کر دیجئے لیکن وہ نہیں مانتے) تو آپ کھجور کے جو ڈھیر لگے ہوئے تھے پیچے ان میں سے ایک کے چادر دل طرف چلے اور دعا کی، اسی طرح دوسرے ڈھیر کے بھی۔ پھر آپ وہاں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ کھجوریں نکال کر انھیں دو۔ چنانچہ آپ نے سارا قرض ادا کر دیا اور جتنی قرض میں دی تھی اتنی ہی پیچ بھی گئی۔

۶۹۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ اصحاب صفہ محتاج و غریب تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ جس کے گھر میں دو آدمیوں کا کھانا ہو، اور اس کے گھر کھانے والے بھی دو ہوں، تو وہ ایک تیسرے کو بھی اپنے ساتھ لیتا جائے اور جس کے گھر چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ ایک یا دو کو بھی اپنے ساتھ لیتا جائے یا چھٹے کو بھی اصحاب صفہ میں سے، اوکا قال۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ تین اصحاب صفہ کو اپنے ساتھ لائے تھے اور آنحضرت اپنے ساتھ دس اصحاب کو لے گئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں تین آدمی تھے، میں میرے والد اور میری والدہ۔ مجھے یا نہیں کہ انھوں نے اپنی بیوی کا بھی ذکر کیا تھا یا نہیں

سَبِينَ اصَابِعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ تَوَفَّى وَ عَلَيْهِ دِينَ فَا تَبَيَّتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يَخْرُجُ سَبِينَ مَا عَلَيْهِ فَا تَطْلُقُ مَعِيَ سَكِيًّا لَا يَفْخِشُ عَلَيَّ الْغُرْمَاءُ فَمَشَى حَوْلَ بَيْتِي مِنْ بَيْتِي إِلَى التَّسْبِيحِ فَدَعَا ثُمَّ أَخْرَجَهُمْ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ اخْرُجُوا فَادْنَاهُمْ الشَّيْءَ لَهُمْ وَ بَقِيَ مِثْلُ مَا أَغْطَاهُمْ

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ اصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا إِنْسَاءً فَقَرَأَ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً - مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَتَيْنَاهُ فَلَيْدًا هَبْ يَسْأَلُ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَسْأَلْتَهُ فَلَيْدًا هَبْ يَسْأَلُ أَوْ سَأَدِي سِ أَوْ كَمَا قَالَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَاءَ بَنَاتِهِ وَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَشْرَةٍ وَ ابُو بَكْرٍ وَ ثَلَاثَةٌ قَالَ فَهُوَ

أَنَا دَابِي دَابِي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ امْرَأَتِي
وَحَادِي بَيْنِي بَيْنَا وَبَيْنَ بَيْتِ ابْنِ مَكْر
وَأَن أَيْمَا مَكْر تَعْتَشِي عِنْدَ ابْنِي مَكْرَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثْتُ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءُ
ثُمَّ رَجَعْتُ فَلَبِثْتُ حَتَّى تَعْتَشِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ
مَاضِي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ
لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَهْلِيكَ
أَوْ صَبِيغِكَ قَالَ أَوْ عَشِيَّتِهِمْ قَالَتْ
أَتَبْرَأُ حَتَّى تَجِي قَدْ عَرَضْتُمْ عَلَيْهِمْ
فَغَلَبَوْهُمْ فَذَهَبْتُ فَقَالَ يَا عَنُودُ
فَحَبَدٌ وَسَبٌّ وَقَالَ كَعْلُوا وَقَالَ
لَا أَطْعَمُ أَبَدًا قَالَ - وَابْنُ اللَّهِ مَا كُنَّا
نَأْخُذُ مِنَ اللَّقْمَةِ إِلَّا رِبَا مِنْ
أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا حَتَّى شَبَحُوا وَصَارَتْ
أَكْثَرُ مَا كَانَتْ قَبْلَ فَنَظَرَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا
شَيْءٌ أَوْ أَكْثَرُ قَالَ لِمَ صَارَتْ يَا اخْتِ
بَنِي فِرَاسٍ قَالَتْ لَكَ وَقَرَّةٌ عَيْنِي
لَهُي الْأَنْ أَكْثَرُ مَا قَبْلَ بِشَلَاتٍ
مَرَاتٍ نَا كُلِّ مَتْعَةٍ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا
كَانَ الشَّيْطَانُ يَبْنِي يَمِينُهُ ثُمَّ أَهْكَلَ مِنْهَا لَقْمَةً
ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى ابْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَمْسَجَتْ عَيْنَا لَا دُكَّانَ يَبْنِي وَكَبِيرٍ فَكُوِّرَ
عَمَلُهُ فَمَضَى الْأَجَلَ فَتَقَدَّرَتْ أَشَاءُ عَشْرَ رَجُلَةٍ
مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَا اللَّهُ أَعْلَمُ كَو
مَعَ كُلِّ رَجُلٍ عَيْنُ آتَةٍ بَعَثَ مَعَهُ
قَالَ كَعْلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ - أَوْ
كَمَا قَالَ -

۴۹۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَمَادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ

اور ان کے خادم جوان کے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر مشترک طور پر
کام کیا کرتا تھا۔ لیکن خود ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ کھانا کھایا۔ پھر وہاں کچھ دیر تک ٹھہرے رہے اور عشاء
کی نماز پڑھ کر واپس ہوئے۔ وہاں کو پہلے ہی بھیج چکے تھے اس
کے لیے انھیں اتنی دیر ٹھہرنا پڑا کہ ان حضروں نے کھانا تناول فرما
لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو جتنا منظور تھا حسبِ رت کا اتنا حصہ کڈ دیا تو آپ
گھر لوٹ آئے۔ ان کی بیوی نے ان سے کہا، کیا بات ہوئی، آپ کو
اپنے بہان یا دہنیں رہے یا ان کی حیا فت یا دہنیں رہی۔ انھوں نے
آپ کو بتایا کہ وہاں نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کیا،
ان کے سامنے حاضر پیش کیا گیا تھا لیکن وہ نہیں مانے۔ تو میں حدی سے
چھپ گیا (ابو بکر رضی اللہ عنہ غصہ ہو گئے تھے)۔ آپ نے ڈانٹا اے
مہجنت! اور بہت برا بھلا کہا۔ پھر فرمایا (وہاں سے) آپ حضرات تین
خرمائی، میں تو اسے قطعاً نہیں کھاؤں گا۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ خدا گواہ ہے، پھر ہم جو لقمہ بھی (اس کھانے میں سے) اٹھاتے
تھے تو جیسے نیچے سے کھانا اور زیادہ ہو جاتا تھا (اتنی اس میں برکت ہوئی)
سب حضرات نے شکم سیر ہو کر کھایا اور کھانا پیسے سے زیادہ بچ رہا۔ ابو بکر
رضی اللہ عنہ نے جو دیکھا تو کھانا جوں کا توں تھا یا پیسے سے بھی زیادہ اس
پر انھوں نے اپنی بیوی سے کہا، اے اخت بنی فراس! (دیکھو تو ہسی یہ کیا
معلہ ہوا) انھوں نے کہا، کچھ بھی نہیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی
قسم! کھانا تو پیسے سے تین گنا زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ پھر وہ کھانا ابو بکر رضی
اللہ عنہ نے بھی تناول فرمایا اور فرمایا کہ یہ تو شیطان کا کرشمہ تھا، آپ کا اشارہ
اپنی قسم کی طرف تھا۔ ایک لقمہ کھا کر اسے آپ حضور اکرم کی خدمت میں لے
گئے۔ وہاں صبح ہو گئی۔ اتفاق سے ایک قوم جس کا ہم (مسلمانوں) سے
معاہدہ تھا اور معاہدہ کی مدت ختم ہو چکی تھی (اس لیے اس سلسلے میں گفتگو
کرنے وہ آئے ہوئے تھے) ہم نے بارہ آدمیوں کو نمائندہ کے طور پر منتخب
کر لیا۔ ہر شخص کے ساتھ ایک جماعت تھی۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کی
تعداد کیا تھی، البتہ وہ کھانا ان کی تحویل میں دے دیا گیا اور سب نے
اسی کھانے کو شکم سیر ہو کر کھایا۔ اوکا قال۔

۴۹۴ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حارث نے حدیث بیان کی

عن انس وعن یونس عن ثابت عن انس رضی اللہ عنہ قال اصاب اهل المدينة قط علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینما هو یخطب یوم جمعة اذ قام رجل فقال یا رسول اللہ هلکت انکراکم هلکت الشاء فادع اللہ یسقینا فندیبہ و دعاً قال انس وان السماء لمثل الرجاء حیر فهاجت ریح انشأت سحاباً ثم احتمع ثم اُرسلت السماء عند البیہا فخرجنا فغوص الماء حتی اتینا منازلنا فلم نزل نطر الی الجمعة الاخری فقام الیہ ذلک الرجل اوغیرہ فقال یا رسول اللہ تھد مت السبوت فادع اللہ تجیبہ فَنَبَّیْتُمْ لَکُمْ قَالَ حَوَّالِینَا وَلَا عَلَیْنَا فَنظَرْتُ اِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِیْنَةِ **صَاحِبِ**

الاعلیل -

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا یحییٰ بن کثیر ابو عسان حدَّثَنَا ابو حفص واسمه عمر بن العلاء و اخو ابی عمرو بن العلاء قال سمعت نافعا عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الی حذو فلما اتخذ المنبر یجول الیہ فَنَحْنُ الْجُذُوعُ فَأَنَا لَا فَمَسَّخَ بیده عَلَیہ۔ و قَالَ عبد الحمید اخبرنا عثمان بن عمر اخبرنا معاذ بن العلاء عن نافع بمعنا۔ و رواه ابو عاصم عن ابن ابی سرائج عن نافع عن ابن

ان سے عبد العزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے۔ اور یونس سے روایت ہے، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک سال قحط پڑا، آپ جمعہ کی نماز کے لیے خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صاحب نے اٹھ کر کہا، یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہو گئے، بکریاں ہلاک ہو گئیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں سیراب کر دے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف و شفاف تھا۔ آسمان میں ایک ہوا اٹھی۔ بادل کا ایک ٹکڑا دکھائی دیا اور پھر بہت سے ٹکڑے جمع ہو گئے اور بارش شروع ہو گئی۔ ہم جب نکلے تو گھر پہنچتے پہنچتے پانی میں ڈوب چکے تھے۔ بارش یوں ہی دوسرے جمعہ تک برابر ہوتی رہی دوسرے جمعہ کو دوسری صاحب یا کوئی اور، پھر کھڑے ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! مکانات گر گئے، دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ بارش روک دے۔ اُن حضور اس پر مسکرائے اور فرمایا، ہمارے چاروں طرف بارش برسائے (جہاں اس کی ضرورت ہے) ہم پر (مدینہ میں) بارش نہ برسائے۔ میں نے جو نظر اٹھائی تو بادل کے ٹکڑے چاروں طرف پھیل گئے تھے اور مدینہ تاج کی طرح نکل آیا تھا۔

۴۹۴۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عسان یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حفص نے، ابن کثیر نے، عمر بن علاء ہے، ابو عمر بن علاء کے بھائی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نافع سے سنا اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک تنے کا سہارا لے کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ پھر جب منبر بن گیا تو آپ (خطبہ دینے کے لیے) اس پر تشریف لے گئے۔ اس پر اس تنے سے رونے کی آواز سنائی دی تو آنحضرتؐ اس کے قریب تشریف لائے اور اپنا ہاتھ اس پر پھیرا اور عبد الحمید نے کہا کہ ہمیں عثمان بن عمر نے خبر دی، انھیں معاذ بن علاء نے خبر دی اور انھیں نافع نے، اسی حدیث کی۔ اور اس کی روایت ابو عاصم نے کی، ان سے ابو درداء نے، ان سے نافع نے اور ان سے

محدث عن حذيفة ان عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال اتيكم يحفظ قول رسول الله صلى الله عليه وسلم في الفتنة فقال حذيفة انا احفظ كما قال قال هات انتا لحبري قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنه الرجل في اهله وماله وجاهه فكفروها الصلوة والصلة والامر بالمعروف والنهي عن المنكر قال ليست هذه ولكن التي تموج كموج البحر قال يا امير المؤمنين لا بأس عليك منها ان بينك وبينها بابا مخلفا قال يفتح الباب او يكسر قال لا بل يكسر - قال ذلك احدي ان لا يخلق قلنا علم الباب قال نعم كما ان دون عبد النبوة افي حديثه ليس بانه غاليط فهمنا ان ناله واهربا مسروقا ناله فقال من الباب قال عمر

۷۹۸- حَدَّثَنَا ابو اليمان اخبرنا شعيب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقا تلوا فتوما نعالهم الشعر وحشي قفا متلوا الشرك صغار العجيز خذر الجودر ذلف الا نوف كان

سیمان نے، انھوں نے ابو وائل سے سنا، وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا فتنہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کسے یاد ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے زیادہ یاد ہے۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر بیان کرو، تم جو بھی سمجھتے۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کی ایک آزمائش (فتنہ) تو اس کے گھر، مال اور پردوس میں ہوتی ہے جس کا کفارہ نماز روزہ، صدقہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بن جاتی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے متعلق میں نہیں پوچھتا، بلکہ میری مراد اس فتنہ سے ہے جو سمندر کی طرح (ٹھاٹھیں مارتا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ اس فتنہ کا آپ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ آپ کے اور اس فتنے کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، وہ دروازہ کھولا جائے گا، فتنوں کے داخل ہونے کے لیے؟ یا توڑ دیا جائے گا؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ توڑ دیا جائے گا۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ پھر تو بند ہو سکے گا۔ ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ اسی طرح جانتے تھے جیسے دن کے بعد رات کے آنے کو ہر شخص جانتا ہے۔ میں نے ایسی حدیث بیان کی جو غلط نہیں تھی۔ یہیں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے (دروازہ کے متعلق) پوچھتے ہوئے ڈر معلوم ہوا، اس لیے ہم نے مسروق سے کہا۔ انھوں نے جب پوچھا کہ وہ دروازہ کون صاحب ہیں؟ تو آپ نے بتایا کہ عمر رضی اللہ عنہ۔

۷۹۸- ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک نہیں برپا ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم کے ساتھ جنگ نہ کرو گے جن کے جو تے بال کے ہوں گے اور جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کرو گے، جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے، ناک چھوٹی اور چپٹی ہوگی۔ چہرے ایسے ہوں گے جیسے پی ہوئی ٹھکان

اور تم سب سے زیادہ مناسب شخص اسے پاؤ گے جو اس معاملہ دخلت کی ذمہ داری اٹھانے سے سب سے زیادہ دور بھاگتا ہو لایہ کہ اسے اٹھانا ہی پڑ جائے (تو اخلاص کے ساتھ اس سے عہدہ برآ ہونے کی ہر طرح کوشش کرتا ہے) لوگوں کی مثال کان کی سی ہے۔ جو افراد جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہتر ہیں۔ اور تم پر ایک ایسا دور بھی آنے والا ہے (مفسر اکرمؒ کی دعوات کے بعد) کہ مجھے دیکھنے کی تمنا اسے اپنے اہل و مال سے بھی بڑھ کر ہوگی۔

۶۹۹۔ مجھ سے کچھ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی۔ جب تک تم عجم کے مالک خوزد و کرمان سے جنگ نہ کرو گے چہرے ان کے سرخ ہوں گے، ناک چھپی ہوگی، آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ چہرے ایسے ہوں گے جیسے بچی ہوئی ڈھال ہوتی ہے اور ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ عبدالرزاق کے واسطے سے اس حدیث کی متابعت کچھ کے علاوہ دوسروں نے بھی کی ہے۔

۸۰۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ اسماعیل نے بیان کیا، انھیں قیس نے خبر دی، انھوں نے بیان کیا کہ ہم ابوبہرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں تین سال رہا ہوں، اپنی پوری عمر میں مجھے حدیث یاد کرنے کا اتنا شوق کبھی نہیں ہوا جتنا ان تین سالوں میں تھا۔ میں نے ان حضور کو یہ فرماتے سنا تھا، آپ نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کر کے فرمایا کہ قیامت کے قریب تم لوگ مسلمان (ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے، مراد یہی اہل عجم ہیں سفیان نے ایک مرتبہ روایت یوں بیان کی ”وہم اهل المبارز“ (وہو هذا المبارز کے بھائے)

۸۰۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، انھوں نے حسن سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ

وَجَبَّوْهُمْ الْمَعْبَانُ الْمَطْرَقَةُ وَجَبَّوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ هُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعُ فِيهِ النَّاسُ مَعَادِنْ خِيَارِهِمْ فِي الْأَجَابِلِ خِيَارُهُمْ فِي الرِّسَالَةِ وَكَيْتَبِينَ عَلَى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَدُنْ يَرَانِي أَجَبُ الْبَسِيرِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ

۶۹۹۔ حَدَّثَنِي حَبِيبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلُوا خَوْزَنَا وَكَرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ حُنُورًا لَوْجُوهَ فُطُسَ الْأَنْوَفِ صِبَاغَ الْأَعْيُنِ يُجَبُّوهُمْ الْمَعْبَانُ الْمَطْرَقَةُ نِعَا لِيَهُمُ الشَّعْرُ - تَابِعَهُ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ -

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ لَمْ أَكُنْ فِي سَيِّئٍ أَحْرَصَ عَلَى أَنْ أَعَى الْحَدِيثَ مِنْهُ فَيَجِدَ سَمْعَهُ يَقُولُ وَتَقَالَ هَكَذَا مَبِيدَةً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَقَاتِلُونَ قَوْمًا نِعَا لِيَهُمُ الشَّعْرُ وَهُوَ هَذَا الْبَارِزُ وَقَالَ سَفْيَانُ مَرَّةً دَهُمَ أَهْلَ الْبَارِزِ

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ يَقُولُ حَدَّثَنَا

عمر بن تغلب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بين يدي الساعة ثَقَاتٌ يَلُونُ قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ وَتَعَاتِلُونَ قَوْمًا كَانَ وَجُوهُهُمْ الْمَحْجَانِ الْمُسْطَرَقَةِ ۝

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ . ثَقَاتٌ يَلْكُمُ الْيَهُودُ فَتَسْلَبُطُونَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُولُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَ سَأَتِي فَأْتِلْهُ ۝

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا قِيَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُغْزَوْنَ فَيُقَالُ فَيْكُمُ مَنْ مَحَبِّبُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ ثُمَّ يُغْزَوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ هَذَا فَيْكُمُ مَنْ مَحَبِّبُ مَنْ مَحَبِّبُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ۝

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا النُّصَيْرُ أَخْبَرَنَا سَعْدُ الطَّائِي أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاتَةَ ثُمَّ أَتَاهُ

ہم سے عمر بن تغلب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، قیامت کے قریب تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جو بالوں کا جوتا پہنتے ہوں گے اور ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے چہرے پیٹ ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے۔

۸۰۲۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ تم یہودیوں سے ایک جنگ کرو گے اور اس میں ان پر غلبہ آ جاوے گا۔ اس وقت یہ کیفیت ہو گی کہ اگر کوئی یہودی جان بچانے کے لیے کسی پہاڑ میں چھپ جائے گا تو پتھر پونے گا کہ اسے مسلم اہل یہودی میری آڑ میں چھپا ہوا ہے۔ اسے قتل کر دو۔

۸۰۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ غزوہ کے لیے فوج جمع ہوگی۔ پوچھا جائے گا کہ فوج میں کوئی صحابی بھی ہیں، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہو؟ معلوم ہوگا کہ ہاں ہیں، تو ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی، پھر ایک غزوہ ہوگا، پوچھا جائے گا۔ کیا فوج میں کوئی تابعی ہیں، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی صحبت اٹھائی ہو؟ معلوم ہوگا کہ ہاں ہیں تو ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی۔

۸۰۴۔ مجھ سے محمد بن حکیم نے حدیث بیان کی، انھیں نصر نے خبر دی، انھیں سعید طائی نے خبر دی، انھیں محل بن خلیفہ نے خبر دی۔ ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک صاحب آئے اور آں حضور ص سے فقر و فاقہ کی شکایت کی، پھر دوسرے صاحب آئے اور دراستوں

أَخَذَ فَشَكَ قَطَعَ السَّنْبِيلَ فَقَالَ يَا عَدِي
هَلْ رَأَيْتَ الْحَيْرَةَ قُلْتَ كَلَمْ أَرَهَا وَقَدْ
أَنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَإِنْ طَأَلْتُ بِكَ
حَيَاةً لَسَدَتَيْنِ الطَّعِينَةَ تَرْجَعُ مِنْ
الْحَيْرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ كَمَا
تَخَافُ إِذَا أَتَى اللَّهُ قُلْتَ فِيمَا
بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَا مِثْنِ دُعَاءِ
طَبِئِ السَّابِقِينَ قَدْ سَعَرُوا الْبِلَادَ وَ
لَسُنْ طَأَلْتُ بِكَ حَيَاةً لَتَقْتَنَعَنَّ كُنُوزُ
كِسْرَى قُلْتَ كِسْرَى بِنِ هُرْمَزٍ قَالَ
كِسْرَى بِنِ هُرْمَزٍ وَلَسُنْ طَأَلْتُ بِكَ
حَيَاةً لَسَدَتَيْنِ الرَّحْلُ يُخْرِجُ مِلْ
كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ
يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ
لَيَلْفَنَنَّ اللَّهُ أَحَدٌ كَمْ يَذْمُرُ سَلَفًا وَ
كَيْسَ مِنْهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُحَانِ يُتَرَجِّمُ
لَهُ فَيَقُولُ لَكُمْ أَنْبِئْتُ إِلَيْكَ رَسُولًا
فَيُبَلِّغُكَ فَيَقُولُ سَلَى فَيَقُولُ لَكُمْ
أَعْطَيْكَ مَالًا وَ أَفْضَلُ عَلَيْكَ فَيَقُولُ
سَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا
جَهَنَّمَ وَ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يَرَى
إِلَّا جَهَنَّمَ قَالَ عَدِي سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْقُضُوا
النَّارَ وَ لَوْ بِشِقَّةِ شَمَةِ فَمَنْ لَمْ
يَجِدْ شِقَّةَ شَمَةٍ فَيَكَلِّمَهُ طَبِئَةَ
قَالَ عَدِي فَرَأَيْتَ الطَّعِينَةَ تَرْجَعُ
مِنَ الْحَيْرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ
وَلَا تَخَافُ إِذَا أَتَى اللَّهُ وَ كُنْتُ بَيْنَ افْتِتَحِ
كُنُوزِ كِسْرَى بِنِ هُرْمَزٍ وَلَسُنْ

کے غیر محفوظ ہونے کی شکایت کی، اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا: عدی! تم
نے مقام حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے نہیں دیکھا ہے
البتہ اس کے متعلق مجھے معلومات ضرور ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر تم
کچھ دنوں اور زندہ رہ سکتے تو دیکھو گے کہ ہودج میں ایک عورت
حیرہ سے سفر کرے گی اور دم پہنچ کر (کعبہ کا طواف کرے گی اور اللہ
کے سوا اسے کسی کا بھی خوف نہیں ہوگا) (کیونکہ راستے محفوظ ہوں گے)
میں نے (حیرت سے) اپنے دل میں کہا: پھر قبیلہ طے کے ان ڈاکوؤں
کا کیا ہوگا جنہوں نے ہر جگہ مشر و فساد مچا رکھا ہے! اور آنحضرتؐ
نے مزید ارشاد فرمایا اگر تم کچھ دنوں زندہ رہ سکتے تو کسری کے خزانوں
کو کھولو گے۔ میں (حیرت میں) بول اٹھا، کسری بن ہرمز (ایران کا بادشاہ)
آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں کسری بن ہرمز!۔ اور اگر تم کچھ
دنوں زندہ رہے تو دیکھو گے کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں سونا یا چاندی
مبھر کر نکلتے گا، اسے کسی ایسے آدمی کی تلاش ہوگی جو اسے قبول کرے،
لیکن اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اسے قبول کرے اللہ تعالیٰ
سے ملاقات کا جو دن مقرر ہے (قیامت کا) اس دن انسان اللہ سے
اس حال میں ملاقات کرے گا کہ درمیان میں کوئی ترجمان نہ ہوگا۔
اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائیں گے، کیا میں نے تمہارے پاس
رسول نہیں بھیجے تھے جس نے تم تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض
کرے گا، آپ نے بھیجا تھا۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے، کیا میں
نے تمہیں مال نہیں دیا تھا؟ کیا میں نے اس کے ذریعہ تمہیں فضیلت نہیں
دی تھی؟ وہ عرض کرے گا آپ نے دیا تھا۔ پھر وہ اپنی داہنی طرف
دیکھے گا اور سوا جہنم کے اسے اور کچھ نظر آئے گا۔ پھر بائیں طرف دیکھے
گا اور ادھر بھی جہنم کے سوا اور کچھ نہیں نظر آئے گا۔ عدی رضی اللہ
عنه کے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ
فرما رہے تھے کہ جہنم سے ڈرو۔ اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ
ہو (اسے صدقہ میں دے کر) اگر کسی کو کھجور کی گٹھلی ملیں آسکے تو
(کسی سے) ایک اچھا کلمہ ہی کہہ دے۔ عدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ میں نے ہودج میں بیٹھی ہوئی عورت کو تو خود دیکھ لیا کہ حیرہ سے
سفر کے لیے نکلی اور (دم پہنچ کر) کعبہ کا اس نے طواف کیا اور اسے

ذَیْنِبُ بِنْتُ جَحْشٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فِزَعًا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَنَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَسِدٍ اقْتَدَبَ فَتَحَ الْيَوْمَ مِنْ سَادِيمٍ يَأْجُوجُ وَمَا جُوجُ مِثْلُ هَذَا وَجَلَّتْ بِاصْبَعِهِ وَبِالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ ذَیْنِبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَتَهْتَدُكَ وَفِيْنَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ وَعَنِ الرَّهْطِ حَدَّثَنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَيَحْيَا اللهُ مَا ذَا اَنْزَلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَا ذَا اَنْزَلَ مِنَ الْفِتَنِ -

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي أَبِي اَسْرَأْتُ مَتَبَ الْغَنَمِ وَتَتَخَنُّهَا فَاَمْلَحُهَا وَاصْلَحُ رُعَامَهَا فَا فِي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا قَدْ عَلَيَّ النَّاسُ مِنْ مَادَاتٍ تَكُونُ الْغَنَمُ فِيْهِ خَيْرٌ مَّا لِلْمُسْلِمِ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ اَوْ سَعَفَ الْجِبَالِ فِي مَوَاقِعِ الْقَطْرِ يَفْقِدُ بِهَا نِيَمَهُ مِنَ الْفِتَنِ -

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَابِي

ذَیْنِبُ بِنْتُ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لائے تو آپ بہت پریشان نظر آ رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، عرب کے لیے تباہی اس شر سے آئے گی جس کے واقع ہونے کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ آج یا جوج ماجوج کے سد میں اتنا شگاف پیدا ہو گیا ہے اور آپ نے انگلیوں سے حلقہ بنا کر اس کی وضاحت کی۔ ام المؤمنین زینب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن ابی بکر صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی صالِح افراد ہوں گے، پھر بھی ہم ہلاک کر دیئے جائیں گے، ان حضوروں نے فرمایا کہ ہاں جب خباثتیں بڑھ جائیں گی تو ایسا بھی ہوگا، اور زہری سے روایت ہے، ان سے مہذب بنت الحارث نے حدیث بیان کی کہ کم سلمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے بیان کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میدان ہونے کو فرمایا سبحان اللہ! کیسے کیسے خزانے اور کیسے کیسے فتنے نازل ہوتے ہیں۔

۸۰۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ بن الماجشون نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ابی صعصعہ نے، ان سے ان کے والد نے کہ ان سے ابو سعید خدری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے فرمایا، میرا خیال ہے کہ انھیں بکریوں سے بہت لگاؤ ہے اور تم انھیں پالتے ہو۔ تو تم ان کی نگہداشت کیا کرو اور ان کی ناک سے نکلنے والی آلائش کی صفائی کا بھی خیال رکھا کرو (جو عموماً بیماری کی وجہ سے نکلتی ہے) کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ مسلمان کا سب سے عمدہ مال اس کی بکریاں ہوں گی۔ جنھیں لے کر وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھ جائے گا۔ یا (آپ نے فرمایا) اسعف الجبال۔ بارش کے پانی گرنے کی جگہوں میں (یعنی وادیوں اور پہاڑ کے دامن میں جہاں گھاس اور چرچہ کی افراط ہوتی ہے) اس طرح وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے وہ فرانا اختیار کرے گا۔

۸۰۹۔ ہم سے عبد العزیز ابیسی نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن شہاب نے، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب اور ابی سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے

سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ النَّاشِئِ وَالْمَاشِئُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِئِ وَمَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَشَرَّفَ وَمَنْ وَحَدَّ مَلْحًا أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُدَّ بِهِ وَعَنْ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو مَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَطِيحٍ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاذٍ وَجَبَّ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا إِلَّا أَنْ يَأْتِيَكَ مِنْ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مِنْ فَاتَتْهُ فَكَاتَمًا وَتَذَاهُكَ وَمَالُهُ ۖ ۸۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سَفِيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ أُمَّةٌ وَأُمُورٌ تُشْكِرُوكَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُودُ دُونَ الْخَقِّ الَّذِي عَلَىكُمْ سَأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ ۖ

۸۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي السَّمِيحِ عَنْ أَبِي ذَرَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلُكُ النَّاسَ هَذَا النَّحْيُ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فتنے کا دور جب آئے گا تو اس میں بیٹھنے والا کھڑے رہنے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو اس میں جھانکے گا فتنہ بھی اسے اچکھی لے گا اور اس وقت جسے جہاں بھی جائے پناہ مل جائے پس وہیں پناہ پکڑ لے (اپنے دین کو قتل و کشتی سے بچانے کے لیے)۔ اور ابن شہاب سے روایت ہے، ان سے ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن مطیع بن اسود نے اور ان سے نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اسی حدیث کی طرح، العبد ابو بکر (راوی حدیث) نے اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے کہ جس سے چھوٹ جائے گویا اس کے اہل و عیال برباد ہو گئے۔

۸۱۰ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اعمش نے، انھیں زید بن وہب نے اور انھیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میرے بعد تم پر ایک ایسا دور آئے گا جس میں تم پر دوسروں کو ترجیح دیا جائے گی اور ایسی باتیں سامنے آئیں گی (دین کے معاملات میں) جن میں تم اجنبیت محسوس کرو گے۔ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اس وقت ہمیں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے؟ انھوں نے فرمایا کہ جو حقوق تم پر واجب ہوں انھیں ادا کرتے رہنا اور اپنے حقوق کی طلب پس اللہ تعالیٰ ہی سے کرنا۔

۸۱۱ - محمد سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ اسفیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے، ان سے ابو ذر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس قبیلہ قریش کے بعض افراد و طلب دنیا و سلطنت کے پیچھے لوگوں کو ہلاک و برباد کر دیں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا، ایسے وقت کے لیے اُن حضوروں کا ہمیں کیا حکم؟

فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كَوْنُوا أَنْتَ النَّاسَ اغْتَزَلُوهُمْ
قَالَ مَحْمُودُ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا
شُعْبَانُ أَنَّ ابْنَ السِّيَاحِ سَمِعَ أَبَا زُرْعَةَ
حَدَّثَ ثَنِيَّ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيَّ حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ عِيْسَى بْنُ سَعِيدٍ الرَّمَكِيُّ عَنْ
هَبَدَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَابْنِ هَرِيرَةَ
فَسَمِعْتُ أَبَا هَرِيرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ الصَّادِقَ
الْمَصْدُوقَ يَقُولُ هَلَاكَ أُمِّي عَلَى يَدَيِ
غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ غِلْمَةٌ -
قَالَ أَبُو هَرِيرَةَ إِنْ شِئْتَ أَنْ
أُسَيِّبَهُمْ بَنِي فُلَانٍ وَ
بَنِي فُلَانٍ ؟

۸۱۲- حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَ ثَنِيَّ ابْنُ جَابِرٍ قَالَ
حَدَّثَ ثَنِيَّ يُسْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَضَرِيُّ
قَالَ حَدَّثَ ثَنِيَّ أَبُو دَرِيسٍ الْغَوَلِيُّ فِي
أَنَّهُ سَمِعَ حَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ
كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكَانَتْ
أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يَمْدِدَ رُكْنِي
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كُنْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ
وَشَرَفْتُ بِنَا إِلَهًا جِهْدًا الْخَيْرِ فَمَهْلُ
بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرِّ؟ قَالَ نَعَمْ
قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ
خَيْرٍ؟ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دُخَانٌ قُلْتُ
وَمَا دُخَانُهُ قَالَ قَوْمٌ يَهْدُونَ بِخَيْرٍ
هَذِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ
فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرِّ؟ قَالَ
نَعَمْ دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مِنْ

اُن حضورؐ نے فرمایا، کاش لوگ اس سے بس علیحدہ ہی رہتے !
محمود نے بیان کیا کہ ہم سے ابو داؤد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ
نے خبر دی، انھیں ابوالسیاح نے اور انھوں نے ابو زرعہ سے سنا
تھا۔ مجھ سے احمد بن محمد مکی نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو
بن یحییٰ بن سعید اموی نے حدیث بیان کی ان سے ان کے دادا
نے بیان کیا کہ میں مروان بن حکم اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت
میں بیٹھا ہوا تھا، اس وقت میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے الصادق والمصدوق صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا حضور اکرمؐ فرما رہے تھے کہ میری امت کی بربادی قریش کے
چند نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔ مروان نے پوچھا نوجوانوں (علمتہ)
کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا چچا ہے تو میں ان کے
نام لے دوں ! بنی فلال، بنی فلال !

۸۱۲- ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ
سے یسر بن عبد اللہ خضریٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابو
دریس غولانی نے حدیث بیان کی، انھوں نے حذیفہ بن الیمان رضی اللہ
عنہ سے سنا تھا، آپ بیان کرتے تھے کہ دوسرے صحابہ تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق سوال کیا کرتے تھے، لیکن میں شر کے
متعلق پوچھتا تھا، اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں ہی نہ پیدا
ہو جائے۔ اس لیے اس دور کے متعلق اُن حضورؐ کے احکام مجھے
معلوم ہونے چاہئیں، تو میں نے ایک مرتبہ حضور اکرمؐ سے سوال کیا،
یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے زمانے میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے
ہمیں یہ خیر اسلام عطا فرمائی۔ اب کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا کوئی زمانہ
آئے گا، اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں نے سوال
کیا، اور اس شر کے بعد پھر خیر کا زمانہ آئے گا؟ اُن حضورؐ نے فرمایا
کہ ہاں، لیکن اس خیر پر کچھ دھبے ہوں گے۔ میں نے عرض کی۔ وہ دھبے
کیسے ہوں گے؟ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میری
سنت اور طریقہ کے علاوہ طریقے اختیار کریں گے، تم ان میں (خیر کو)
سچاؤ لو گے۔ اس کے باوجود (ان کی بدعات کی وجہ سے) انھیں ناپسند

کر دے گے۔ میں نے سوال کیا، کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئے گا؟
 اہل حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے
 پیدا ہو جائیں گے اور جو ان کی پذیرائی کرے گا اسے وہ جہنم میں
 جھونک دیں گے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ان کے اوصاف
 بھی بیان فرما دیجئے۔ اہل حضورؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ سہاری ہی قوم
 و مذہب کے ہوں گے، سہاری ہی زبان بولیں گے۔ میں نے عرض
 کی پھر اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو آپ کا میرے لیے کیا حکم ہے؟
 اہل حضورؐ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کا ساتھ
 نہ چھوڑنا۔ میں نے عرض کی۔ اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہوئی اور
 ان کا کوئی امام نہ ہوا؟ حضور اگر تم نے پھر فرمایا، پھر ان تمام فرقوں سے
 اپنے کو الگ رکھنا، اگرچہ تمہیں اس کے لیے کسی درخت کی چرہ دانت
 سے پکڑنی پڑے (خواہ کسی قسم کے بھی مشکل حالات کا سامنا ہو، یہاں
 تک کہ تمہاری موت آجائے اور تم اسی حالت میں ہو۔

۸۱۳۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے
 حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابو سلمہ نے خبر دی
 اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک دو
 جماعتیں (مسلمانوں کی) باہم جنگ نہ کریں گی اور دونوں کا دعویٰ
 ایک ہوگا۔

۸۱۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق
 نے حدیث بیان کی، انھیں معمر بن جریڈ، انھیں سہام نے اور انھیں
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت
 اس وقت تک برپا نہ ہوگی جب تک دو جماعتیں باہم جنگ نہ کریں
 گی، دونوں میں بڑی زبردست جنگ ہوگی، حالانکہ دونوں کا دعویٰ
 ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تقریباً
 تیس جھوٹے وصال نہ پیدا ہو لیں گے، ان میں ہر ایک کا یہی دعویٰ
 ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

۸۱۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی
 ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور

أَخَا بَيْنَهُمَا إِلَيْهَا فَأَنزَلْنَاهُ فِيهِمَا قُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا فَقَالَ هُمْ
 مِنْ حَيْدَتِنَا وَتَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا
 قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكْتَنِي
 ذَلِكَ قَالَ تَلَدَّمْ جَمَاعَةً
 الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ
 فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ
 وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ
 الْفِرْقَ كُلَّهَا وَتَوَأَّنْ
 تَقَعَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى
 يُدْ بِكَ كَفَّ التُّوفُّ
 وَأَنْتَ عَلَى

ذَلِكَ ۝

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا
 شُعَيْبٌ عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
 أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ
 فِئَتَانِ دَعَاؤُهُمَا وَاحِدَةً ۝

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ هَامٍ عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ
 فِئَتَانِ نِيكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعَاؤُهُمَا
 وَاحِدَةً وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ
 دَجَائِلُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ
 كُلُّهُمْ يُدْعِي بِأَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ۝

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
 الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ان ابا سعید الخداری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے اور آپ تقسیم کر رہے تھے اتنے میں بنی تمیم کا ایک شخص، ذوالخویصرہ نامی آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! انصاف سے کام لیجئے، اہل حمزہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا، افسوس! اگر میں بھی انصاف نہ کر دوں گا تو پھر کون کرے گا، اگر میں انصاف نہ کروں تو میں بھی تباہ و برباد ہو جاؤں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اس کے بارے میں آپ اجازت دیں، میں اس کی گردن مار دوں، اہل حمزہ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو، اس کے لیے ساتھی پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں (بظاہر) کم درجے کی سمجھ گئے، وہ قرآن کی تلاوت کریں گے، لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، یعنی دل مومن نہیں ہوں گے، اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے، جیسے کمان سے تیر نکلتا ہے، اس تیر کے پھل کو اگر دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز نظر نہ آئے گی، پھر اس کے بیٹھے کو اگر دیکھا جائے جو چھڑ میں اس کے پھل کے داخل ہونے کی جگہ سے اوپر لٹکا یا جاتا ہے تو وہاں بھی کچھ نہ ملے گا، اس کے نفی۔ (نفی تیر میں لٹکا جانے والی لکڑی کو کہتے ہیں) کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کچھ نہیں ملے گا، اسی طرح اگر اس کے پر کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملے گا، حالانکہ گندگی اور خون سے وہ تیر گدرد چکا ہے۔ ان کی علامت ایک سیاہ شخص ہوگا۔ اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح (اٹھا ہوا) ہوگا۔ یا گوشت کے ٹوٹنے کی طرح ہوگا اور حرکت کر رہا ہوگا۔ یہ لوگ مسلمانوں کے افضل طبقہ کے خلاف بغاوت کریں گے اور شر و فساد پھیلائیں گے، ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی تھی (یعنی خولان) اس وقت میں بھی علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے تلاش کیے

لے بین جس طرح ایک تیر کمان سے نکلنے کے بعد شکار کو بھیجتا ہوا گزرتا ہے اور جب اسے دیکھا جاتا ہے تو بالکل صاف نظر آتا ہے حالانکہ اس سے شام زخمی ہو کر خاک و خون میں ترپ رہا ہے۔ وہ شکار کے جسم کی تمام آلائشوں اور خون سے گزرا کر کہیں دور گرا ہے لیکن چونکہ نہایت سرعت کے ساتھ اس نے اپنا فاصلہ طے کیا تھا اس لیے خون و فیروزہ کا کوئی اثر اس کے کسی حصہ پر بھی دکھائی نہیں دیتا، اسی طرح وہ لوگ بھی دین سے بہت دور ہوں گے، لیکن بظاہر دین سے انحراف کے اثرات ان میں کہیں نظر نہ آئیں گے۔

فَاتِي مَهًا حَتَّى نَظُرْتَ إِلَيْهِ

عَلَى نَوْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الَّذِي نَفَخَ فِي

۸۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

عَنِ الْأَعْشَرِ عَنْ خَبِيثَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ

عَفْلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثَ ثُنْكَهُ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَنْ

أَخْبِرَ مِنَ السَّيِّئِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا

إِذَا حَدَّثَ ثُنْكَهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَإِنَّ الْحَرْبَ

حَدَّثَ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ يَا نَبِيَّ فِي الْخَبَرِ لِمَنْ قَوْمُ حَدَّثَ النَّاسَ سَفَهًا

الْأَخْلَامَ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبُرْيَةِ تَمْرُقُونَ مِنَ

الْوَسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّمُّ مِنَ الرَّمِيَةِ لَا مَجْبَا وَرَأَى

إِنَّمَا هُمْ خَنَازِرُهُمْ فَإِنَّمَا لَقِيَهُمُوهُمْ فَأَقْتَلُوهُمْ فَإِنَّ

قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِيَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۸۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ

عَنْ إسماعيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خُبَّابِ بْنِ

الْأَسَدِ قَالَ قَالَ شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بِرِدَّةٍ

لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ قُلْنَا لَهُ - أَلَا تَسْتَنْصِرُنَا

أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا قَالَ كَانَ الرَّحِيلُ

فِي يَمِينِ قَبْلَكَ يُقْفَرُ لَهُ فِي الدَّخَانِ

فَيُجْعَلُ فِيهِ نَبِيٌّ فَيُجْعَلُ بِالْمَشَارِقِ نَبِيُّنَا عَلَى

رَأْسِهِ فَيُسْقَى بِثَلَاثِينَ وَمَا يُصَدُّ ذَلِكَ

عَنْ يَمِينِهِ وَ يُنْشَطُ بِأَمْسِطِ الْحَدِيدِ

مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ

وَمَا يُصَدُّ ذَلِكَ عَنْ يَمِينِهِ وَاللَّهُ

لَيُثِمَّتَ هَذَا النَّوْءَ حَتَّى يَمِيرَ

الرَّاكِبُ مِنْ مَنَعَاءِ إِلَى حَصَرِ مَوْتٍ

جانے کا حکم دیا جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کی علامت کے طور

پر بیان فرمایا تھا، چنانچہ اس کی تلاش ہوئی اور آخروہ لایا گیا، میں نے

اسے دیکھ کر اس کا پورا حلیہ بعینہ آنحضرت کے بیان کردہ اوصاف کے مطابق پایا۔

۸۱۶ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی،

انھیں ائش نے انھیں خلیفہ نے، ان سے سدید بن غفلہ نے بیان کیا کہ علی

رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب تم سے میں کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے واسطے سے بیان کر دوں، تو میرے لیے آسمان پر سے گر جانا اس

سے بہتر ہے کہ آنحضرت کی طرف کسی جھوٹ کی نسبت کر دوں۔ العتبہ جب

مہادی بھی معاملات کی بات چیت ہو تو جھگ ایک چال ہے میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ آخر زمان میں

ایک جماعت پیدا ہوگی، نو عمر دل اور بے وقوفوں کی، زبان سے ایسی

باتیں کہیں گے جو دنیا کی بہترین بات ہوگی۔ لیکن اسلام سے اس طرح

نکل چکے ہوں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے، ان کا ایمان ان

کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، تم انھیں جہاں بھی پاؤ، قتل کر دو، کیونکہ

ان کا قتل قاتل کے لیے قیامت کے دن باعث اجر ہوگا۔

۸۱۷ - مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے

نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے حدیث بیان

کی، ان سے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی، آپ اسی وقت اپنی ایک چادر اوڑھے

کعبہ کے سائیں ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے آپ کی خدمت

میں عرض کی کہ آنحضرت ہمارے لیے مدد کیوں نہیں طلب کرتے، ہمارے

یہ اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتے۔ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ (ایمان لانے کی سزا میں) گزشتہ امتوں کے افراد کے لیے گر لٹا کھودا

جاتا تھا اور انھیں اس میں ڈال دیا جاتا تھا، پھر اگر ان کے سر پر رکھ کر

ان کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے اور یہ سزا بھی انھیں ان کے دین سے

روک نہیں سکتی تھی، تو ہے کہ کنگھے ان کے گوشت میں دھنسا کر ان کی

پڑیوں اور سیٹھوں پر پھیرے جاتے تھے اور یہ سزا بھی انھیں ان کے دین

سے نہیں روک سکتی تھی۔ خدا گواہ ہے کہ یہ امر (اسلام) بھی کمال کو پہنچے

گا اور ایک نادر آئے گا کہ ایک سوار مقام صنعاء سے حضرت موت تک سفر کرے گا۔

لَهُ يُجَاوِزَ رَأْيَ اللَّهِ - أَوَالِدٌ مُبَّ
عَلَى عَنِينِهِ وَ لَكِنَّهُمْ
سَتَعَجِلُونَ ۖ

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ
بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُوسَى
بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَقَدَ
ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا
أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ فَإِنَّا لَا فَوْجِدَهُ حَالِسًا
فِي بَيْتِهِ مُنْكِسًا رَأْسَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ
فَقَالَ شَرَّكَانِ مِدْفَعُ صَوْتِهِ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَفَدَ حَبْطَ عَمَلِهِ وَهُوَ مِنْ
أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ فَاخْبِيئْ إِنَّهُ قَالَ كَذَا
وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ فَرَجَعَ السَّارِقُ
الْآخِرَةُ بِبَشَارَةِ عَظِيمَةٍ فَقَالَ إِذْ هَبَّ إِلَيْهِ
فَقَالَ لَمَّا إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنْ
مِنْ أَهْلِ الْحَيَّةِ ۖ

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَرُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ
الْبُرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَدَأُ رَجُلٌ الْكَهْفَ فِي الدَّارِ الدَّائِيَّةِ
فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَنَسَلَ فَأَرَادَ ضَبًّا مَبَهُ
أَوْ سَحَابَةً عَنَشِيَّةً فَنَزَرَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْزِلْ
فَنَزَلَ فَأَرْتَحَا السَّكِينَةَ
نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ

لِلْقُرْآنِ ۖ

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِسْرَاهِيمَ الْبُجَالِيسِيُّ الْعَمْرَاقِيُّ

لیکن را استول کے قطعاً مامون ہونے کی وجہ سے اسے اللہ کے سوا کوئی
کا خوف نہیں ہوگا یا پھر اسے پھر لوں کا خوف ہوگا کہ کہیں اس کی بکریوں کو نہ
کھا جائے، لیکن تم عجلت سے کام لیتے ہو۔

۸۱۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر بن
سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، انھیں
موسیٰ بن انس نے خبر دی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہہ کر
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نہیں ملے تو ایک
صحابی نے کہا، یا رسول اللہ! میں آپ کے بیٹے کی خبر لاتا ہوں۔ چنانچہ
وہ ان کے بیان آئے تو دیکھا کہ اپنے گھر میں سر جھکاٹے بیٹھے ہیں۔
انھوں نے کہا کہ برا حال ہے، یہ بد بخت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز
کے سامنے آں حضور سے بھی اونچی آواز سے بولا کرتا تھا اور اسی لیے
اس کا عمل عذارت گیا اور یہ دوزخیوں میں ہو گیا ہے۔ وہ صحابی آں حضور
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اطلاع دی کہ ثابت رضی اللہ عنہ
یوں کہہ رہے ہیں موسیٰ بن انس نے بیان کیا، لیکن دوسری مرتبہ وہی
صحابی ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عظیم بشارت لے کر واپس ہوئے۔
آں حضور نے ان سے فرمایا تھا کہ ثابت کے پاس جاؤ اور اس سے کہو
کہ وہ اہل جہنم میں سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

۸۱۹۔ محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غزالی نے
حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالحاق نے
اور انھوں نے برادر بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان فرمایا کہ
ایک صحابی نے (نماز میں) سورۃ کہف کی تلاوت کی۔ اسی گھر میں گھوڑا بندھا
ہوا تھا۔ گھوڑے نے اچھٹنا کو دنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد جب انھوں
نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ بادل کے ایک ٹکڑے نے ان پر سایہ کر رکھا ہے۔
اس واقعہ کا ذکر انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے
فرمایا کہ تلاوت کو مردہ طول دیتا چاہیے تھا، کیونکہ یہ سکینت تھی جو
قرآن کی وجہ سے نازل ہوئی تھی یا (اس کے بجائے) راوی نے تفرلت
للقرآن (کے الفاظ کہے)۔

۸۲۰۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن یزید
بن ابراہیم ابوالحسن حرانی نے حدیث بیان کی ان سے زہیر بن معاویہ نے

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَعَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسحاق سمعت
البراء بن عازب يقول جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَأَسْتَوَى مِنْهُ رَحَلًا
فَقَالَ لِعَازِبِ ابْعَثْ ابْنَكَ يَحْمِلُهُ مَعِيَ
قَالَ فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ
ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي
كَيْفَ صَنَعْتَا حِينَ سَرَّيْتُمَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ
إِسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْقَدْحِ حَتَّى قَامَ
قَائِمُ الظُّمِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقَ لَا
مِيرْفِيهِ أَحَدٌ فَرَفَعْتُ لَنَا صَخْرَةً
طَوِيلَةً لَهَا ظِلٌّ كَمَنَاتٍ عَلَيْهِ الشَّمْسُ
فَنَزَلْنَا عَنْهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بَعِيدَ يَنَامُ عَلَيْهِ وَ
بَسَطْتُ فِيهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَأَنَا أَنْفَعُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَتَأَمَّرَ
وَحَرَجْتُ أَنْفَعُ مَا حَوْلَهُ فَأَذَا أَمَا
مَبَاجِعُ مُقْبِلٍ بَغْنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يَرْمِيهِ
مِنْهَا مِثْلَ الذَّنْدِ إِذَا دَنَا فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ
يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ
أَوْ مَكَّةَ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ
نَعَمْ قُلْتُ أَفَتُحِبُّ قَالَ نَعَمْ فَآخَذَ
شَاةً فَقُلْتُ أَنْفَعُ الصَّرْعِ مِنَ التَّرَابِ
وَالشَّعْرِ وَالْقَنْدِيِّ قَالَ فَزَايْتُ الْبِرَاءَ
بِضَرْبِ أَحَدِي يَدِيهِ عَلَى الْآخِرِ
فَيَنْفُضُ فَيَحْلِبُ فِي قَعِيٍّ كُشْبَةٍ مِنْ لَبَنٍ
وَمَعِيَ إِذْ آوَيْتُهُ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَذْثَوِي مِنْهَا لِيَشْرَبَ وَهِيَ وَضَا
فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُرِّهَتْ

حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی اور انھوں نے براہین
عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے والد
کے پاس ان کے گھر آئے اور ان سے ایک کجا وہ خرید کر پھر انھوں نے والد
سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کے ذریعہ اسے میرے ساتھ بھیج دیجئے جابر رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا، چنانچہ میں اس کجا کو اسے آپ کے ساتھ چلا
اور میرے والد بھی قیمت لیے آئے میرے والد نے آپ سے پوچھا
اے ابوبکر! مجھے وہ واقعہ بتائیے جب آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی تو آپ دونوں حضرات نے کیسے وقت گزارا
تھا۔ اس پر انھوں نے بیان کیا کہ کجی ہل رات بھر تو ہم چلتے رہے اور
دوسرے دن صبح کو بھی، لیکن جب دوپہر کا وقت ہوا اور راستہ بالکل
سنان چڑ گیا کہ کوئی بھی متنفس گزارنا ہوا دکھائی نہیں دیتا تھا تو ہمیں
ایک لمبی چٹان دکھائی دی، اس کے دھج پور اسانے میں دھوپ نہیں
آتی تھی ہم وہیں اتر گئے اور میں نے خود دہنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
ایک جگہ اپنے ہاتھ سے آپ کے آرام فرمانے کے لیے ٹھیک کر دی اور
ایک پرستین دال بچا دی۔ پھر عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ آرام فرمائیں
میں پاسپانی کے ذرائع انجام دوں گا۔ آل حضور سوجھے اور میں
چاروں طرف دیکھنے بھالنے کے لیے نکلا۔ اتفاق سے مجھے ایک چرواہا
ملا۔ وہ بھی اپنی بکریوں کے دیوڑ کو اسی چٹان کے سائے میں لانا چاہتا
تھا جس مقصد کے تحت ہم نے دال پڑاؤ کیا تھا، وہی اس کا بھی مقصد
تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارا کس قبیلے سے تعلق ہے؟ اس نے
بتایا کہ مکہ یا درادی نے بیان کیا کہ مدینہ کے ایک شخص سے! میں نے پوچھا
کیا تمہارے دیوڑ سے دودھ بھی حاصل ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں
میں نے پوچھا، کیا ہمارے لیے تم دودھ دودھ دے سکتے ہو؟ اس نے کہا
کہ ہاں۔ چنانچہ وہ بکری پکڑ کے لایا، میں نے اس سے کہا کہ پہلے تم کو مٹی
بال اور دوسری گند گریں سے صاف کر لو، ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے
براہین عازب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے
پر مار کر تمھیں کو جھاڑنے کی کیفیت بیان کی، اس نے مکرہ کی ایک
پیالے میں دودھ دیا۔ میں نے آل حضور کے لیے ایک برتن اپنے ساتھ
رکھ لیا تھا، آپ اس سے پانی پیا کرتے تھے، اس سے پانی پیا جاسکتا تھا

ان اوقظہ فوافقته حين استيقظ
فصَبَبْتُ من السماء على الدين حتى
مرد اسفلہ فَقُلْتُ اشرب يا رسول الله
قال مشرب حتى رُميت - ثُمَّ قَالَ
أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُدْتُ بِلِي
قال فادخلنا بعد ما مالت الشمس
وَاتَّبَعْنَا سُرَاقَةَ بن مالك
فقلت اتينا يا رسول الله فقال
لَا تَحْزَنُ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فدا
عليه النبي صلى الله عليه وسلم
فاسْتَطَمْتُ بِهِ فَرَسَهُ إِلَى
بَطْنِهَا ارمي في جلد من الارض
شك زهير فقال إني أراكما
فقد دُعوتما علي فادعوا لي
فان الله لَكُما ان ارد عنكما
الطلب فدا عالم النبي صلى
الله عليه وسلم فزجنا فجعل
لا يلقى احداً إِلاَّ قَالَ
كَفَيْتُكُمْ ما هنا فدا يلقى
احداً إِلاَّ سَدَا

قال ووفى

لَنَا -

۸۲۱- حَدَّثَنَا مَعْلَى بن اسد حدثنا
عبد العزيز بن مختار حدثنا خالد
عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله
عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم
دخل على اعرابي يعودہ قال و
كان النبي صلى الله عليه وسلم
اذا دخل على مريض يعودہ قال لا

اور وضو بھی کی جاسکتی تھی۔ پھر میں آں حضورؐ کے پاس آیا۔ میں آپ
کو جگانا پسند نہیں کرتا، لیکن جیب میں حاضر ہوا تو آں حضورؐ
بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے پیٹے وودھ کے برتن پر پانی بہایا جب
اس کے نیچے کا حصہ تر ہو گیا تو میں نے عرض کی، نوش فرمائیے،
یا رسول اللہ! انھوں نے بیان کیا کہ پھر آں حضورؐ نے نوش فرمایا جس
سے مجھے سکون اور مسرت حاصل ہوئی۔ پھر آپؐ نے دریافت فرمایا،
کیا ابھی کوچ کا وقت نہیں ہوا ہے؟ میں نے عرض کی کہ ہو گیا ہے۔
انھوں نے بیان کیا کہ جب سورج ڈھل گیا تو ہم نے کوچ کیا تھا۔
سراقہ بن مالک ہمارا پیچھا کرتا ہوا ہیں آپؐ پہنچا تھا۔ میں نے کہا، اب تو
یہ ہمارے قریب پہنچ گیا یا رسول اللہ! آں حضورؐ نے فرمایا، غم نہ کرو
اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ آں حضورؐ نے پھر اس کے حق میں بددعا کی اور
اس کا گھوڑا اسے لیے ہوئے پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ میرا
خیال ہے کہ زمین بڑی سخت تھی، یہ شک (راوی حدیث) زہیر کو تھا
سراقہ نے اس پر کہا، میں سمجھتا ہوں کہ آپؐ لوگوں نے میرے لیے
بددعا کی ہے اگر آپؐ لوگ میرے لیے اس مصیبت سے نجات
کی ادعا کریں تو خدا کی قسم میں آپؐ لوگوں کی تلاش میں آنے والے تمام
لوگوں کو واپس لے جاؤں گا۔ چنانچہ آنحضورؐ نے اس کے لیے دعا کی اور
وہ نجات پا گیا دودھ کے مطابق (جو بھی اسے راستے میں ملتا تھا اس
سے وہ کھتا تھا کہ میں بہت تلاش کر چکا ہوں، یہاں قطعی طور پر وہ موجود
نہیں ہیں! اس طرح جو بھی ملتا اسے واپس اپنے ساتھ لے جاتا تھا۔
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا
اسے پورا کیا۔

۸۲۱- ہم سے معلى بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز
بن مختار نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے
عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے،
آں حضورؐ جب بھی کسی مرید کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو
فراتے کوئی مضائقہ نہیں، انشاء اللہ (گن ہوں گو) دھل دے گا،
آپؐ نے اس اعرابی سے بھی یہی فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں، انشاء اللہ!

گناہوں کو محل دے گا۔ اس نے اس پر کہا، آپ کہتے ہیں گناہوں کو دھلنے والا ہے، قطعاً غلط ہے۔ یہ تو نہایت شدید قسم کا بخار ہے یا (راوی نے) تنویر کہا، دونوں کا مفہوم ایک ہے، کہ اگر کسی بوڑھے کو آجاتا ہے تو قبر کی زیارت کرائے بغیر نہیں رہتا۔ انحفوض نے فرمایا کہ پھر یوں ہی ہوگا۔

۸۲۲ھ سے ابومحمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے اس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص پہلے عیسائی تھا، پھر اسلام میں داخل ہو گیا تھا، سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھ لی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (رحمہ کی) کتابت بھی کرنے لگا تھا۔ لیکن پھر وہ شخص عیسائی ہو گیا اور کہنے لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو کچھ میں نے لکھ دیا ہے اس کے سوا اسے اور کچھ بھی معلوم نہیں (نعمو باللہ) پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق اس کی موت واقع ہو گئی اور اس کے آدمیوں نے اسے دفن کر دیا۔ لیکن صبح ہوئی تو انھوں نے دیکھا کہ اس کی لاش زمین سے باہر پڑی ہوئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے ساتھیوں (رضی اللہ عنہم) کا فعل ہے۔ چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا۔ اس لیے انھوں نے اس کی قبر کھودی اور لاش کو باہر نکال کے پھینک دیا ہے چنانچہ دوسری قبر انھوں نے کھودی، بہت زیادہ گہری! لیکن صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی۔ اس مرتبہ بھی انھوں نے یہی کہا کہ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے ساتھیوں کا فعل ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) علی آلہ وصحبہ وبارک وسلم) چونکہ ان کا دین اس نے ترک کر دیا تھا۔ اس لیے اس کی قبر کھود کر انھوں نے لاش باہر پھینک دی ہے۔ پھر انھوں نے قبر کھودی اور جتنی گہری ان کے بس میں تھی، کر کے اسے اس کے اندر ڈال دیا۔ لیکن صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی۔ اب انھیں یقین آیا کہ کسی انسان کا کام نہیں ہے چنانچہ انھوں نے اسے یونہی (زمین پر) چھوڑ دیا۔

بِأَسْ طَهُورٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مُقَالَ لَهُ لَا يَأْسَ
طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثَلَاثَ طَهُورٍ كَلَامُ
هِيَ حَقٌّ قَفُورٌ أَوْ تَشَوَّرَ عَلَى شَيْءٍ كَبِيرٍ
تَزِيْرُهُ الْقَبُورُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذَا:

٨٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْرُوحٌ شَأْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَزِيزِ عَنْ ابْنِ رُمَيْثٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ
وَجَلَّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَاسْلَمَ وَ
قَرَأَ الْمِيقْرَةَ وَالْعَمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَادَ
نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُولُ مَا يَدْرِي
مُعَمَّدٌ إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ فَأَمَاتَهُ
اللَّهُ فَدَفَنُوهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ
الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا فَعَلَ مُحَمَّدٌ وَ
أَصْحَابُهُ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوا عَنْ
صَاحِبِهِ فَأَلْقَوْهُ فِي خُفٍّ وَاسْتَفْتَوْا
فَأَعْمَقُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ
الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا فَعَلَ مُحَمَّدٌ
وَأَصْحَابُهُ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِهِ
لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ
فَحَفَرُوا لَهُ وَاعْمَقُوا لَهُ
فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ
قَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوا
أَنَّهُ لَيْسَ مِنْهُمْ

الفاس

عاقبة:

٨٢٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ وَ
أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جب کسری ہلاک ہو جائے گا۔ تو پھر کوئی کسری پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو پھر کوئی قیصر پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد کی جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔

۸۲۴۔ ہم سے قیصر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن عمیر نے اور ان سے جابر بن سمور رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، کہ جب کسری ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو کوئی قیصر پھر پیدا نہیں ہوگا اور انھوں نے (پہلی حدیث کی طرح اس حدیث کو بھی) بیان کیا اور کہا (اے حضورؐ نے فرمایا) تم ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔

۸۲۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن ابی حسین نے، ان سے نافع بن جبر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسیلما کذاب پیدا ہوا تھا اور یہ کہنے لگا تھا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم (امیر) یعنی نبوت و خلافت کو اپنے بعد مجھے سونپ دیں تو میں ان کی اتباع کے لیے تیار ہوں۔ مسیلما اپنی قوم کی ایک بہت بڑی فوج لے کر مدینہ کی طرف آیا تھا لیکن (اوتار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس (اسے سمجھانے کے لیے) تشریف لے گئے، آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا ٹکڑا تھا۔ آپ جب وہاں پہنچے جہاں مسیلما اپنے آدمیوں کے ساتھ موجود تھا تو آپ نے اس سے فرمایا، اگر تم مجھ سے یہ ٹکڑا (لکڑی کا جو آپ کے ہاتھ میں تھا، بھی مانگو گے اس عنوان پر تو میں نہیں دے سکتا، تمہارے باؤسے میں اللہ کا جو حکم ہو چکا ہے اس سے تم آگے نہیں جا سکتے اور اگر تم نے کوئی سرتابی کی تو اللہ تعالیٰ تمھیں زندہ نہیں چھوڑے گا میں تو سمجھتا ہوں کہ تم وہی بوجھ مجھے (خواب میں) دکھائے گئے تھے، تمھارے ہی بارے میں میں نے دیکھا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، میں سو ہوا ہوا تھا کہ میں نے (خواب میں) سونے کے دو کفن اپنے ہاتھوں میں

انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا هلك كسرى فلا كسرى بعده و اذا هلك قيصر فلا قيصر بعده والذی نفس محمد بيده لتنفقن كنوزهما في سبيل الله

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُورَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَ ذَكَرَ وَ قَالَ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مَسِيلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَجَلَ يَقُولُ إِن جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ أَلَا مَوْمَنٌ بَعْدَهُ تَبِعْتُهُ وَقَدَّمَهَا فِي بَشِيرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ شِمَاسٍ وَ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةً جَرِيرٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَسِيلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ نَعُدَّ وَ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّكَ وَ لَسْتُ أَذْبَلُ لِيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ وَ إِنْ لَمْ سَأَلْكَ الشَّيْءَ أَرَأَيْتَ فَبَيْتِكَ مَا رَأَيْتَ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا

دیکھے، مجھے اس خواب سے بہت تسخیر ہوا۔ پھر خواب میں ہی وحی کے ذریعہ مجھے ہدایت کی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں۔ چنانچہ جب میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ میں نے اس سے یہ تادل لی کہ میرے بعد دو جھوٹے پیدا ہوں گے۔ پس ان میں سے ایک تو اسود عسفی تھا اور دوسرا ایامہ کا مسیہ کذاب۔

۸۲۶۔ مجھ سے محمد بن عطاء سنہ حدیث بیان کی، ان سے حماد بن اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے دادا ابوبردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے، مزید خیال ہے (امام بخاری نے فرمایا) کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا، میں نے خواب دیکھا تھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں، جہاں کھجور کے باغات ہیں۔ اس پر میرا ادھر منتقل ہوا کہ یہ مقام مہاجر یا ہجر ہوگا لیکن وہ مہاجر نکلا، شرب، اور اسی خواب میں، میں نے دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو وہ بیچ میں سے ٹوٹ گئی، یہ اس نفعان اور مصیبت کی طرف اشارہ تھا جو احد کی لڑائی میں مسلمانوں کو اٹھائی پڑی تھی۔ پھر میں نے دوسری مرتبہ اسے ہلایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی صورت میں جڑ گئی۔ یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کی فتح دی تھی، اور مسلمانوں کو اجتماعی زندگی میں قوت و توانائی عنایت فرمائی تھی، میں نے اسی خواب میں ایک گائے دیکھی اور اللہ تعالیٰ کی تقدیرات میں جھلائی ہی ہوتی ہے، ان گائیوں سے ان مسلمانوں کی طرف اشارہ تھا جو احد کی لڑائی میں قتل کئے گئے تھے۔ اور نیمہ و جھلائی وہ تھی جو ہمیں اللہ تعالیٰ سے صدق و سچائی کا بدلہ بدر کی لڑائی کے بعد عنایت فرمایا (خیر اور کہہ کی تسخیر کی صورت میں)

۸۲۷۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے فراس نے، ان سے عامر نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، آئیں، ان کی چال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے بڑی مشابہت تھی، حضور اکرمؐ نے فرمایا: اچھی، مرحبا! اس کے بعد آپؐ نے انھیں اپنی دہش طرف دیا، ان میں طرف بٹھایا، پھر ان کے کان میں آپؐ نے کوئی بات کہی تو وہ رو دیں۔

ثُمَّ دَأَيْتُ فِي مِدَّتِي سَوَاسَ بَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهَا فَأُدْعِي إِلَى فِي الْمَنَامِ أَنْ أَنْفُخَهُمَا فَتَنْفُخُهُمَا فَطَارَا فَأَذَلَّتْهُمَا كَذَابُ الْبَنِيِّ تَحْرُجَانِ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعُسْفِيُّ وَالْآخَرُ مُسَيِّمَةُ الْكَذَّابِ مَهَابِ الْيَمَامَةِ۔

۸۲۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي جَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَسَاةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ يَحَا نَحُلُّ ذَهَبَ وَهَبِي إِلَى أُنْتَهَا الْيَمَامَةِ أَفْهَجَرُ فَإِذَا جِئْتُ الْمَدِينَةَ كَثُرْتُ وَرَأَيْتُ فِي ذِيَائِي هَذِهِ أَفِي هَزْنَتٍ سَيِّفًا فَأَنْقَطَعَ صَدْرِي فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ كَثُرْتُ ثُمَّ بَاخَرِي فَغَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ بَيْنَهُمَا بَقْرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْغَنِيُّ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْغَنِيِّ وَثَوَابِ الصِّدْقِ السَّادِئِ إِنَّا يَا اللَّهَ عَبْدًا يَوْمَ مَكَّةَ بِرَبِّهِ

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ فَرَّاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَتَلَبْتُ فَاطِمَةَ تَمَثَّلِي كَانَ مِثْلَ مِثْلِهَا مِثْلِي الْبَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْحَبًا يَا مَبْنِي ثُمَّ اجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ اسْتَرَّ إِلَيْهَا

حَدَّثَنَا فَبِكْتَ فَقُلْتَ لَهَا لَمْ يَبْكِيَنَّ ثُمَّ
اسر الیہا حدیثا فضحکت فقالت ما
رايت کالیوم فوجھا اقرب من حرثي
فسالتہا عما قال فقالت ما کذت لا
مشی سَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وسلم حتی قبض النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فسالتہا فقالت اسر الخ
إِنَّ جَبْرِيلَ كَانَ بِجَارِ الْقُرْآنِ
كُلَّ سَنَةٍ مَدَّةَ وَاثْنِ عَادَ صِنْفِي الْعَامِ
مَدَّتَيْنِ وَلَا أَسَاهُ إِلَّا حَضْرًا هَلِي
وَأَنَّكَ أَذَلُّ أَهْلِ بَيْتِي لِحَاقًا بِحُفْ
فَبِكَيْتُ فَقَالَ أَمَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي
سَيِّدَةً لِنِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ
الْمُؤْمِنِينَ فَضَحِكْتَ لِذَلِكَ
۸۲۸- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا
ابراہیم بن سعد عن ابيه عن عروة
عن عائشة رضى الله عنها قالت دعا
النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة
اجننته في شكواة الذي قبض فيها
فسأها بشئ فبكيت ثم دعاها فساأها
فضحكت قالت فسألتها عن ذلك
فقالت سألت النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فاخبرني أمته يقبض في وجهه
السدي ثوبي فبكت ثم سألتني
فاخبرني أي أذل أهل بيتي
انبعث فضحكت

۸۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا
شعبة عن أبي بشر عن سعيد بن جبير عن
ابن عباس قال كان عمر بن الخطاب رضى الله

میں نے ان سے پوچھا آپ رونے کیوں لگی تھیں ؟ پھر دوبارہ آنحضرتؐ
نے ان کے کان میں کچھ کہا تو وہ سنیں دیں۔ میں نے کہا آج عم کے فرزند
بعد ہی خوشی کی جو کیفیت میں نے آپ کے چہرے پر محسوس کی، اس کا
مشاہدہ میں نے کبھی نہیں کیا تھا۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ آنحضرتؐ
نے کیا فرمایا تھا (ان کے کان میں)۔ انھوں نے کہا کہ جب تک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم با حیات ہیں میں آپ کے راز کو کسی پر نہیں کھول سکتی۔
چنانچہ میں نے راکھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پوچھا تو انھوں
نے بتایا کہ اُن حضورؐ نے میرے کان میں یہ کہا تھا کہ جبریل علیہ السلام ہر سال
قرآن مجید کا ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اسی سال انھوں نے دُور
مرتبہ دور کیا، مجھے یقین ہے کہ اب میری موت کا وقت قریب آچکا ہے
اور میرے گھرانے میں سب سے پہلے مجھ سے آئنے والی تم ہوگی، میں
(آپ کی اس گفتگو پر) رونے لگی تو آپ نے فرمایا، کیا تم اس پر راضی
نہیں کہ جنت کی عورتوں کی سردار ہو۔ یا (اُن حضورؐ نے فرمایا کہ) مومنہ
عورتوں کی، اور میں اسی پر منہسی تھی۔

۸۲۸- مجھ سے یحییٰ بن قزاعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن
سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عروہ نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے زمانہ مرض میں اپنی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پایا اور آہستہ
سے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پھر آپ نے انھیں بلایا اور
آہستہ سے کوئی بات کہی تو وہ ہنسیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھ میں نے
فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے بتایا کہ پہلی مرتبہ
جب آنحضرتؐ نے مجھ سے آہستہ سے جو گفتگو کی تھی تو اس میں آپ نے
فرمایا تھا کہ آپ کی اسی مرض میں وفات ہو جائے گی جس میں واقعی آپ کی
وفات ہوئی، میں اس پر روتی رہی۔ پھر دوبارہ اُن حضورؐ نے آہستہ
سے مجھ سے جوابات کہی اس میں آپ نے فرمایا کہ آپ کے اہل بیت میں
میں سب سے پہلے اُن حضورؐ سے جا ملوں گی اس پر منہسی۔

۸۲۹- ہم سے محمد بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ابی بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ

مید فی ابن عباس فقال له عبد الرحمن بن عوف ان لنا ابناء مثلہ فقال امته من حيث تعلم فقال عمر بن عباس عن هذه الآية اذا جاء نصر الله والفتح فقال اجل رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلمه اياه فقال ما اعلم من هذا مما تعلم

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الْقَسْبِيلِ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِبَلْعَفَةِ مَدَعَصِبٍ بِجُصَابَةِ دِسْمَاءٍ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ خَمْدًا اللَّهُ وَاشْتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا لَعَنُوكَ يَا نَاسَ كَيْفَ تَرُدُّونَ دَقِيقَ الْأَنْفَارِ حَتَّى تَكُونُوا فِي النَّاسِ بَيْنَتِي الْمُنْجِ فِي الطَّعَامِ مَنُوعٌ وَفِي مَنَعِكُمْ شَيْئًا يَنْفِي بَيْنِي قَوْمًا وَكَفَقُمْ بَيْنِي آخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ عُسْتِهِمْ وَكَيْفَا وَذَعْنُ مَيْسِقِهِمْ فَكَانَ آخِرَ جُلُوسِ حَلَسٍ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْحَجَّافِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ فَضَعَدَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ابْنِي هَذِهِ سَيِّدٌ ذَلَعَلَّ اللَّهُ أَنْ يُضِلَّكُمْ بِهِ مَبْنًى فَيُخْذِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

عز کو اپنے قریب بٹھاتے تھے۔ اس پر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ ان جیسے تو ہمارے لڑکے میں لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ مجھ سے ان کے علم و فضل کی وجہ سے ہے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت اذ جاء نصر الله والفتح کے متعلق دریافت فرمایا تو انھوں نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تھی جس کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جو مفہوم تم نے بتایا میں بھی وہی سمجھتا تھا

۸۳۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن سلیمان بن حنظلہ بن غیل نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مرضی الوفا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، آپ سر مبارک پر ایک سیاہی باندھے ہوئے تھے (مسجد نبوی میں تشریف لائے اور) منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا، امان بعد رائے فائے دور میں، دوسرے لوگوں کی تعداد بہت بڑھ جائے گی لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے اور ایک زمانہ آئے گا کہ دوسروں کے مقابلے میں ان کی تعداد اتنی کم ہو جائے گی جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے پس اگر تم میں سے کوئی شخص کہیں کا والی ہو اور اپنی ولایت کی وجہ سے وہ کسی کو نقصان اور نفع بھی پہنچا سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ انصار کے نیکیوں کی نیکی قبول کرے اور جو نیک نہ ہوں انھیں معاف کیا کرے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری مجلس تھی۔

۸۳۱۔ محمد سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے حسین جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو موسیٰ نے، ان سے حسن نے اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حسن رضی اللہ عنہ کو ایک دن ساتھ لے کر باہر تشریف لائے اور منبر پر فرودکش ہوئے، پھر فرمایا، میرا بیٹا مروا ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو جا عزتوں میں صلح کرائے گا۔

۸۳۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن

زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کرنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر اور زید رضی اللہ عنہما کی شہادت کی اطلاع (کاخذ جنگ سے) اطلاع آنے سے پہلے ہی صحابہ رہ کو دے دی تھی (کیونکہ آپ کو وحی کے ذریعہ معلوم ہو گیا تھا) اس وقت حضور اکرم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۸۳۳۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ہبیری نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ان کی شادی کے موقع پر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس غلط (ایک خاص قسم کے بسترے) ہیں؟ میں نے عرض کیا، ہمارے پاس غلط کس طرح ہو سکتے ہیں؟ اس پر ان حضروں نے فرمایا، یاد رکھو، ایک وقت آئے گا کہ تمہارے پاس غلط ہوں گے۔ اب جب میں اس سلسلے میں عرض در اپنی بیوی سے بھی کہتا ہوں کہ اپنے غلط بٹاؤ تو وہ کہتی ہے کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے نہیں کہا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب تمہارے پاس غلط ہوں گے، چنانچہ میں نہیں وہیں بسنے دیتا ہوں۔

۸۳۴۔ مجھ سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابی اسحاق نے، ان سے عمرو بن مہیون نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عہد کے ارادہ سے (کہ تم آئے اور ابوسفوان امیہ بن خلف کے یہاں قیام کیا امیہ بھی شام جاتے ہوئے) تجارت وغیرہ کے لیے (جب مدینہ سے گزرتا تو سعد رضی اللہ عنہ کے یہاں قیام کرتا تھا۔ امیہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ابھی تمہارے جب نصف النہار کا وقت ہو جائے اور لوگ غافل ہو جائیں (تو طواف کرنا، چنانچہ میں اس کے کہنے کے مطابق آیا اور طواف کرنے لگا۔ سعد رضی اللہ عنہ ابھی طواف کر رہے تھے کہ ابو جہل آگیا اور کہنے لگا، یہ کعبہ کا طواف کون کر رہا ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں سعد ہوں، ابو جہل بولا، تم کعبہ کا طواف محفوظ و مامون حالت میں کر رہے ہو حالانکہ تم نے محمد اور اس کے ساتھیوں کو پیادہ سے رکھی ہے صلی اللہ علیہ وسلم!

بن زید عن ایوب عن حمید بن ہلال عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعی جعفرًا وزیدًا قبل ان یجئ خبرہم وعینا ۴۴

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عمرو بن عباس حدثنا ابن مہدی عن سفیان عن محمد بن المنکدر عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم هل لکم من اَنْماطٍ قلتُ وَاَفَاَءٌ یَکُونُ لَنَا اِلَّا اَنْماطٌ قَالَ اَمَّا اِنَّہُ سَیَکُونُ لَکُمُ الْاَنْماطُ فَاَنَا اَقُولُ لَہَا یعنی امراتہ اخیری عنی اَنْماطٌ فَتَقُولُ الہ یقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنہا ستکون لکم الْاَنْماطُ فَاَدْعُہَا ۴۴

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بن اسحاق حَدَّثَنَا عبید اللہ بن موسیٰ حَدَّثَنَا اسرائیل عن ابی اسحاق عن عمرو بن مہیون عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال انطلق سعد بن معاذ معتمرًا قال فَنَزَلَ عَلٰی امیۃ بن خلف ابی صفوان وَکَانَ اُمَیۃً اِذَا انطلق الی الشام فَمَرَّ بِالْمَدِیْنَةِ نَزَلَ عَلٰی سَعْدٍ فَتَقَالَ امیۃ لِسَعْدٍ اَنْتَ ظَرَحْتِیْ اِذَا اَنْتَصَفَ النَّهَارَ وَغَفَلَ النَّاسُ اَنْطَلَقْتُ فَطَلَعْتُ فَبِیْنَا سَعْدٌ یَطُوفُ اِذَا ابُو جَہْلٍ فَقَالَ مِنْ هَذَا الَّذِیْ یَطُوفُ بِالْکَعْبَةِ فَقَالَ سَعْدُ اَنَا سَعْدٌ فَقَالَ ابُو جَہْلٍ تَطُوفُ بِالْکَعْبَةِ اَمَّا وَقَدْ اَدِیْتُمْ مُحَمَّدًا وَاصْحَابَہُ

فَقَالَ نَحْمُ فَتَلَحُّبًا بَيْنَهُمَا فَقَالَ امِيَّةُ لَسَعْدُ
لَا تَرْفَعُ صَوْتًا عَلَى ابْنِ الْحَكَمِ فَإِنَّهُ
سَيَدُ أَهْلَ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ سَعْدُ
وَاللَّهِ لَسَبْنُ مَنَعْتَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ
لَا قَطْعَنَ مَتَجَرِّكَ بِالشَّأْمِ قَالَ فَجَعَلَ
امِيَّةُ يَقُولُ لَسَعْدُ لَا تَرْفَعُ صَوْتًا
وَجَعَلَ يَمْسِكُهُ فَمَضِبَ سَعْدُ فَقَالَ دَعْنَا
عَنْكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَّهُ قَاتَلَكَ قَالَ أَيْيَا
قَالَ نَحْمُ قَالَ وَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدًا إِذَا
حَدَّثَ فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ مَا
تَعْلِمِينَ مَا قَالَ لِي أَخِي الْيَثْرِبِيُّ ؟
قَالَتْ وَمَا قَالَ ؟ قَالَ زَعَمَ أَنَّهُ
سَمِعَ مُحَمَّدًا أَنَّهُ قَاتَلَكَ قَالَتْ
فَوَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ
فَقَالَ فَلَمَّا خَرَجُوا إِلَى بَدْرٍ
وَحَالَ الصَّرِيحُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ
أَمَا ذَكَرْتُ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ
الْيَثْرِبِيُّ قَالَ فَاسَادَ أَنْ لَا يَخْرُجَ
فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ أَنْتَ مِنْ أَشْرَافِ
الْوَادِي فَسَرِ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ
فَسَارَ مَعَهُمْ فَقَتَلَهُ
اللَّهُ -

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمَغِيرَةِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقِبَةَ عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ يُحِبُّونَ

واصحابہ وبارک وسلم! انھوں نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے۔ اس طرح
بات بڑھ گئی۔ پھر امیہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا، ابوالحکم (ابوہل)
کے سامنے اونچی آواز کر کے نہ بولو، وہ اس وادی کا سردار ہے۔ اس پر
سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم! اگر تم نے مجھے بیت اللہ کے
طواف سے روکا تو میں بھی تمھاری شام کی تجارت بند کر دوں گا۔
اسی طرح شام جانے کا صرف ایک ہی راستہ دینے سے جاتا تھا بیان کیا کہ
امیہ سعد رضی اللہ عنہ سے برابر ہی کہتا رہا کہ اپنی آواز بلند نہ کرو اور
(مقابلہ سے) نہ روکتا رہا سعد رضی اللہ عنہ کو اس پر غصہ آگیا اور آپ
نے فرمایا، اس حمایت جاہلیت سے باز آ جاؤ، میں نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اُن حضوروں کو قتل کر دیں
گے! امیہ نے پوچھا مجھے؟ آپ نے فرمایا، ہاں۔ اس پر وہ کہنے لگا،
بھڑا، محمد جب کوئی بات کہتے ہیں تو غلط نہیں ہوتی۔ پھر وہ اپنی بیوی
کے پاس آیا اور اس سے کہا یہ تمھیں معلوم نہیں، میرے یثربی بھائی
نے مجھے کیا بات بتائی ہے؟ اس نے پوچھا، انھوں نے کیا کہا؟ اس
نے بتایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ چکے ہیں کہ وہ مجھے قتل کریں گے وہ
کہنے لگی، بھڑا، محمد غلط بات زبان سے نہیں نکالتے۔ بیان کیا کہ پھر
اہل مکہ بدر کی لڑائی کے لیے روانہ ہونے لگے اور کوچ کی اطلاع دینے
والا آیا تو امیہ سے اس کی بیوی نے کہا، تمھیں یاد نہیں رہا، تمھارا بیٹا یثربی بھائی
تمھیں کیا اطلاع دے گیا تھا؟ بیان کیا کہ اس کی یاد دہانی پر اس کا ارادہ
ہو گیا تھا کہ اب جنگ میں شرکت کے لیے نہیں جائے گا لیکن ابوجہل نے
کہا، تم وادی مکہ کے اشرف میں سے ہو، اس لیے کم از کم ایک یا دو دن
کے لیے ہی تمھیں چلنا چاہیئے۔ اس طرح وہ ان کے ساتھ جنگ میں شرکت
کے لیے نکلا اور اللہ تعالیٰ نے بدرجنت کو قتل کر دیا۔

۸۳۵۔ مجھ سے عبد الرحمن بن شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن
بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے موسیٰ
بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے (خواریج)
دیکھا کہ لوگ ایک میدان میں جمع ہیں۔ پھر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اٹھے اور
ایک یا دو ڈول پانی بھر کر انھوں نے نکالا، پانی نہکانے میں بعض اوقات

ان میں کمزوری محسوس ہوتی تھی اور اللہ ان کی مغفرت کرے پھر ڈول عمر رضی اللہ عنہم نے سنبھالی جس نے ان کے ہاتھ میں ایک بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی، میں نے ان جیسا مدیر اور بہادر انسان نہیں دیکھا جو اس درجہ جرأت اور حسن تدبیر سے کام کا عادی ہو اور انھوں نے اتنے ڈول کھینچے کہ لوگوں نے انڈول کے بیٹھنے کی جگہ کو پانی سے بھر لیا۔ اور ہام نے بیان کیا۔ ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ڈول کھینچے تھے۔

۸۳۶۔ مجھ سے عباس بن الولید ترسی نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی کہ مجھے یہ حدیث معلوم ہوئی ہے، کہ جبریل علیہ السلام ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے گفتگو کرتے رہے۔ اس وقت حضور اکرم کے پاس ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب حضرت جبریلؑ چلے گئے تو حضور اکرم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا، یہ کون صاحب تھے؟ اوکا قال، ابو عثمان نے بیان کیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ تھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، خدا گواہ ہے، میں سمجھے بیٹھی تھی کہ وہ وحیہ کلبی ہیں آخر جب میں نے حضور اکرم کا خطبہ سنا جس میں آپ جبریل علیہ السلام (کی آمد کی) اطلاع دے رہے تھے تو میں سمجھی کہ وہ جبریل علیہ السلام ہی تھے اوکا قال۔ بیان کیا کہ میں نے ابو عثمان سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی تھی؟ تو انھوں نے بتایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔

۸۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اہل کتاب نبی کو اس طرح

پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بیشک ان میں سے ایک فریق حق کو جاننے ہوئے چھپاتا ہے“

۸۳۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک بن انس نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ یہود، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

فِي صَنْعِهِ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَتَذَعُ ذَنْبًا
أَوْ ذَنْبَيْنِ وَفِي بَعْضٍ تَذَعُهُ ضَعْفٌ
وَاللَّهُ يُغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ
فَأَسْتَحَالَتْ بِيَدِهِ عَذَابًا فَلَمْ أَسَ
عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ تَغْفِرِي خَرِيَّةً حَتَّى
ضَرَبَ النَّاسَ بِحَبْلٍ - وَقَالَ هَمَامُ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَعُ أَبُو بَكْرٍ ذَنْبَيْنِ؟

۸۳۷۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ
الْتَرَسِيُّ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ سَمِعْتُ
أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ قَالَ أَتَيْتُ
أَنْ حَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ
سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَحْدُثُ ثُمَّ قَامَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامُ سَلَمَةَ
مِنْ هَذَا أَدَكُمَا قَالَ، قَالَ قَالَتْ هَذَا
وَحْيَةٌ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَيْمَنَ اللَّهُ
مَا حَسِبْتَهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ
خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْبِرُ حَبْرِيلَ أَدَكُمَا قَالَ - قَالَ
فَقُلْتُ لَا بِي عَثْمَانَ مِنْ سَمِعْتُ
هَذَا قَالَ مِنْ اسَامَةَ

بَنِ زَيْدٍ - بِ

۸۳۷۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يُغْفِرُ فَوْقَهُ
كَمَا يُغْفِرُونَ أَنْبَاءَهُمْ وَإِنَّ هَرِيقًا
مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا
 لہم ان رجلاً منهم وامرأۃ زنیۃ فقال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ما یجذون فی التوراة فی شان الرحیم
 فقالوا انفضحہم و یجذون فقال
 عبد اللہ بن سلام کذبتہم انت
 فیما الرحیم فأتوا بالتوراة
 فنشروها فوضع احدہم یدہ
 علی اية الرحیم فقرأ ما قبلہا
 وما بعدہا فقال لہ عبد اللہ
 ابن سلام من ذلک فرفع یدہ
 فاذا نبعاً اية الرحیم فقالوا صدق یا محمد نبیاً اية
 الرحیم فامرہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فوجہا قال عبد اللہ فذابت الرجل
 مجتاً علی الامرۃ یقیمہا الحجارۃ :-

۳۸۰۔ سوال المشرکین ان یدیکہ
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم امیۃ

فارہم اشتقاق القمر

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا
 ابْنُ عَيْنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ جَاهِدٍ
 عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْتِ الْقَمَرَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتِّينَ نَجْمًا فَقَالَ
 ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا :-

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا
 يُونُسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ
 بْنِ مَالِكٍ - وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مِزِيدُ
 بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
 أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ

اور آپ کو بتایا کہ ان کے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔
 ان حضور نے ان سے دریافت فرمایا، رجم کے بارے میں تو رات میں کیا
 حکم ہے؟ انھوں نے بتایا کہ ہم انھیں بے عزت اور شرمندہ کریں
 اور انھیں کوڑے لگائے جائیں۔ اس پر عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا دھوا سلام لانے سے پہلے تو رات کے بہت بڑے عالم سمجھے
 جاتے تھے، کہ تم لوگ غلط بیانی سے کام لے رہے ہو، تو رات میں
 رجم کا حکم موجود ہے۔ پھر یہی تو رات لانے اور اسے کھولا۔ لیکن رجم
 سے متعلق جو آیت تھی اسے ایک یہودی نے اپنے ہاتھ سے چھپا لیا اور
 اس سے پہلے اور اس کے بعد کی آیتیں پڑھ ڈالیں۔ عبد اللہ بن سلام
 رضی اللہ عنہ نے کہا کاجھا اب اپنا ہاتھ اٹھاؤ، جب اس نے ہاتھ اٹھایا
 تو وہاں آیت رجم موجود تھی۔ اب وہ سب کہنے لگے کہ عبد اللہ بن سلام
 رضی اللہ عنہ نے سچ کہا تھا، اے محمد! تو رات میں رجم کی آیت موجود ہے۔
 چنانچہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان دونوں کو رجم کیا گیا عبد اللہ
 بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، میں نے دیکھا کہ رجم کے وقت امر و
 نہی کی فریادیں سے عورت کو بچانے کے لیے اس پر گر پڑا تھا۔

۳۸۰۔ مشرکین کے اس مطالبہ پر کہ انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی معجزہ دکھائیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شق قمر

کا معجزہ دکھایا تھا۔

۸۳۸۔ ہم سے صدق بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے
 خبر دی، انھیں ابن ابی نجیح نے، انھیں جہاد نے، انھیں ابو معمر نے اور
 ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم کے عہد میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے (حضور اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم کے معجزہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اور ان حضور نے فرمایا
 تھا کہ اس پر گواہ رہنا۔

۸۳۹۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے
 حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کیا، ان سے قتادہ
 نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان
 کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث
 بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے یونس بن مالک رضی اللہ عنہ نے

حدیث بیان کی کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا تھا کہ انھیں کوئی معجزہ دکھائیں تو ان حضوروں نے شقی قمر کا معجزہ دکھایا تھا۔

۸۲۰۔ مجھ سے خلف بن خالد قرشی نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن معمر نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیع نے، ان سے عراق بن مالک نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔

باب ۳۸۱

۸۲۱۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے دو صحابہ اٹھ کر اپنے گھر واپس ہوئے، اُلات تار یک تھی، لیکن دو چراغ کی طرح کی کوئی چیز ان کے آگے روشنی کرتی جاتی تھی۔ پھر جب یہ دونوں حضرات راستے میں اپنے اپنے گھر کی طرف جانے کے لیے جدا ہوئے تو وہ چیز دونوں حضرات کے ساتھ الگ الگ ہو گئی اور اس طرح وہ اپنے گھر پہنچ گئے۔

۸۲۲۔ مجھ سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی اور انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت کے کچھ افراد ہمیشہ غالب رہیں گے، یہاں تک کہ جب قیامت آئے گی جب بھی وہ غالب ہی ہوں گے یعنی اپنے فضل و کمال اور باطل کے مقابلے میں پامردی اور استقلال کے ساتھ۔

۸۲۳۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمیر بن قانی نے حدیث بیان کی اور انھوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ فرما رہے تھے کہ میری امت میں ہمیشہ ایک طبقہ ایسا موجود رہے گا جو

ان اهل مكة ساءوا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يريهم آية فآراهم اشتقاق القمر۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنِي خَلْفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاقِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۸۲۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِثْنَى حَدَّثَنَا مَعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مَطْلَعَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمَصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدًا حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسُ سَمِعْتُ الْمُغْبِرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ مُرَاثَةُ دَاهِيٍّ وَنَظَاهِرُونَ۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِيرُ بْنُ هَافٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ

مَنْ خَذَ لَهُمْ وَلًا مِنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى
يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ
عُمَيْرٌ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ عَمِيْرٍ قَالَ
مَعَاذُ اللَّهِ بِالسَّامِ فَقَالَ مَعَاوِيَةُ هَذَا
مَالِكٌ يَزْعُمُ إِنَّهُ سَمِعَ مَعَاذًا
يَقُولُ وَهُمْ بِالسَّامِ

ترجمہ:

۸۴۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَفِيَانُ
حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ عُرْقَةَ قَالَ
سَمِعْتُ الْحُجَّاجَةَ بِنْتَ ثَوْنٍ عَنْ عَمْرٍو
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ
وَيْسَاءً يَشْتَرِي لَهَا بِهِنَّ ثَوْبًا فَاشْتَرَى
لَهَا بِهِنَّ ثَمَانِينَ فَبَاعَ أَحَدَاهُمَا
بِذِيَارٍ وَجَاءَهُ بِذِيَارٍ
ثَوْبًا فَدَعَا لَهُ بِالْبُرْكَاتِ
فِي بَيْعِهِ وَكَانَ لَوْ اشْتَرَى
الْثَوْبَ لَرَجِمَ فِيهِ قَالَ سَفِيَانُ
كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو حَبَاوَنًا
هَذَا الْحَدِيثُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعَ شَيْبَةُ بْنُ عُرْقَةَ فَامْتَنَ
فَقَالَ شَيْبَةُ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ
عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ الْحُجَّاجَةَ بِنْتَ ثَوْنٍ
عَنْهُ وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ الْغَيْرُ مَعْقُودٌ بِثَوْبٍ أَحْيَى الْجَنَّةِ الْحَيَّ
كَذِبَ الْقِيَامَةِ قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُ فِي دَارِكَ سَبْعِينَ
فَرَسًا قَالَ سَفِيَانُ يَشْتَرِي لَهَا ثَوْبًا كَمَا تَعْلَمُ
۸۴۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عَبِيدَةَ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَافِقٌ عَنْ ابْنِ
عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ کی شریعت پر قائم رہے گا، انھیں ذلیل کرنے کی کوشش
کرنے والے اور اسی طرح ان کی مخالفت کرنے والے انھیں کوئی نقصان
نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ قیامت آئے گی اور امت کا یہ طریقہ حق
پر اسی طرح قائم رہے گا۔ عمر نے بیان کیا کہ اس پر مالک بن نجار نے
کہا۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ وہ طبقہ شام میں ہوگا،
معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ مالک یہاں موجود ہیں اور کہہ رہے ہیں
کہ انھوں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ وہ طبقہ شام میں ہوگا۔

۸۴۴- مجھ سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر
دی، ان سے شیبہ بن عرقہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے اپنے قبیلہ
کے لوگوں سے سنا تھا وہ لوگ عروہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے
تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک دینار دیا کہ اس کی بکری
خرید لائیں۔ انھوں نے اس دینار سے دو بکریاں خریدیں، پھر ایک بکری
کو ایک دینار میں بیچ کر دینار بھی واپس کر دیا اور ایک بکری بھی پیش کر
دی حضور اکرم نے اس پر ان کی خرید و فروخت میں برکت کی دعا کی،
پھر توان کا یہ حال تھا کہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی انھیں نفع ہر جاتا۔
سفیان نے بیان کیا کہ حسن بن عمارہ نے ہمیں یہ حدیث پہنچی تھی
شیبہ بن عرقہ کے واسطے سے حسن بن عمارہ نے بیان کیا کہ شیبہ
نے حدیث عروہ رضی اللہ عنہ سے خود سنی تھی۔ چنانچہ میں شیبہ کی موت
میں حاضر ہوا واقفہ کی تحقیق کے لیے انھوں نے بتایا کہ میں نے حدیث
خود عروہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی تھی، البتہ میں نے اپنے قبیلہ کے
لوگوں کو ان کے حوالے سے بیان کرتے سنا تھا۔ البتہ یہ حدیث خود میں نے
ان سے سنی تھی، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا، آپ نے فرمایا، خیر اور بھلائی گھوڑوں کی پیشانی کے ساتھ قیامت
تک والسبتہ رہے گی۔ شیبہ نے بیان کیا کہ میں نے عروہ رضی اللہ عنہ
کے گھر میں ستر گھوڑے دیکھے تھے۔ سفیان نے بیان کیا کہ عروہ رضی
اللہ عنہ نے حضور اکرم کے لیے بکری خریدی تھی، غالباً وہ قربانی کے لیے تھی۔
۸۴۵- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان
کی، ان سے عبد اللہ نے بیان کیا انھیں سافق نے خبر دی اور انھیں ابن عمر
رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑے کی پیشانی

کے ساتھ خبر و بھلائی قیامت تک کے لیے والسبتہ کر دی گئی ہے۔
۸۴۶۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن
حارث نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے
ابو التیاح نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ
عنه سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا گھوڑے کی پیشانی کے
ساتھ خبر و بھلائی والسبتہ کر دی گئی ہے۔

۸۴۷۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے
ان سے زید بن اسلم نے ان سے ابوالحسن سمان نے اور ان سے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑے کا انجانم
تین قسم کا ہے ایک شخص کے لیے تو وہ باعث اجر و ثواب ہے، ایک
شخص کے لیے وہ صرف پردہ ہے اور ایک شخص کے لیے وبال ہے
جس شخص کے لیے گھوڑا باعث اجر و ثواب ہے، یہ وہ شخص ہے جو
جہاد کے لیے اسے پالتا ہے اور چراگاہ یا باغ میں اس کی رسی کو جس
سے وہ بندھا ہوتا ہے خوب دراز کر دیتا ہے رتا کہ خوب اچھی طرح
چر سکے، تو وہ اپنے اس طول و عرض میں جو کچھ بھی چرتا چمکتا ہے وہ
سب اس کے لیے نیکیاں بن جاتی ہیں۔ اور اگر کبھی وہ اپنی رسی ٹٹا
کر دو چار قدم دوڑ لیتا ہے تو اس کی بید بھی مالک کے لیے باعث اجر و
ثواب بن جاتی ہے اور کبھی اگر وہ کسی نہر سے گزرتے ہوئے اس میں سے
پانی پی لیتا ہے اگرچہ مالک کے دل میں پہلے سے اسے پلانے کا خیال
بھی نہیں تھا، پھر گھوڑے کا پانی پینا اس کے لیے اجر و ثواب بن جاتا
ہے۔ اور ایک شخص وہ ہے جو گھوڑے کو لوگوں کے سامنے اظہار
استغناء، پردہ پوشی اور سوال سے بچے رہنے کی غرض سے پالتا ہے
اور اللہ تعالیٰ کا جو حق اس کی گردن اور اس کی پیٹھ کے ساتھ والسبتہ ہے
اسے بھی وہ فراموش نہیں کرتا تو یہ گھوڑا اس کی خواہش کے مطابق اس
کے لیے ایک پردہ ہوتا ہے اور ایک شخص وہ ہے جو گھوڑے کو فخر اور
دکھاوے اور اہل اسلام کی دشمنی میں پالتا ہے تو وہ اس کے لیے وبال
جان ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا
تو آپ نے فرمایا کہ اس جامع اور منفرد آیت کے سوا مجھ پر اس کے بارے
میں اور کچھ نازل نہیں ہوا کہ جو شخص ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی کرے گا تو

وسلم قال الخیل فی ذوالصیغہ الخیر الی یوم القیامۃ
۸۴۶۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ
بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ
قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْخَيْلُ مَخْفُودٌ فِي نَوَاصِيهَا
الْخَيْرُ

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ
لَشَدَّةٍ ثَلَاثٌ لِرَجُلٍ آخِرٌ وَلِرَجُلٍ سَيِّئٌ
وَعَلَى رَجُلٍ وَشَرٌّ فَأَمَّا الَّذِي لَسَلٍ
أَحَبُّ فَرَجُلٍ رَبَّطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَطَا
لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْحَةٍ فَمَا أَمَانَتْ
فِي طَبَائِعِهَا مِنَ الْمَرْجِ أَوْ الرِّوْحَةِ كَأَنَّ
لَهَا حَسَنَاتٍ وَكَوَأَنَّهَا قَطَعَتْ
طَبَائِعَهَا فَاسْتَنْتَتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ
كَأَنَّهَا حَسَنَاتٌ لَهُ وَكَوَأَنَّهَا
مَرَّتْ بِغَيْرِ مُشْرَبَةٍ وَلَمْ يَمِزْ أَنْ يَسْقِيَهَا
كَأَنَّ ذَلِكَ لَهُ حَسَنَاتٌ وَرَجُلٌ رَبَّطَهَا
تَغَنِيًا وَسَيِّئًا وَتَعَقُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ
اللَّهِ فَوَارَقَاجَهَا وَظَهَرُوا بِهَا فَهِيَ لَهَا
كَأَنَّ ذَلِكَ سَيِّئٌ وَرَجُلٌ رَبَّطَهَا فَخَرَّ وَرَبَّاءٌ
وَنَبَواءٌ يَكْهَلُ الرَّسْلَ مِرْفَهً وَنَزْدٌ
وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْحَمْرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ
عَنِّي فَيَنْفَعُ إِيَّاهُ هَذِهِ الذِّمَّةُ
الْحَبَّ مَعَهُ الْفَادَةُ فَسَمِعْتُ نَعْلَ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا مِيزَةً وَمَنْ

يَعْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَجِدْهُ -
 ۸۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
 حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ اِبْنَ
 مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ بَكْرَةٍ وَ
 قَتْلَ خَرَجٍ بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا
 مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ وَأَخَالُوا إِلَى الْحِصْنِ
 يَسْعَوْنَ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَ
 قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرَجَتْ خَيْرٌ أَتَانَا أَنْزَلْنَا
 بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَيَأْتِي مَبَاحُ الْمُنْدَرِينَ -

۸۴۹۔ حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ الْمُنْذِرُ حَدَّثَنَا ابْنُ
 أَبِي الْفَتْحَةِ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ الْمُقْبَرِيِّ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا
 كَثِيرًا فَأَمَّا مَا قَالَ أَسْطُرِدَاةً لَكَ
 فَبَسَطْتُ فَعَرَفْتُ بِبَيْدَةٍ فِيهِ شَهْدٌ
 قَالَ هُمُ ثُمَّ فَضَمُّهُ ثُمَّ فَمَا نَسِيتُ
 حَدِيثًا بَعْدَهُ :

۳۸۲۲۔ فَقَاتِلُوا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَأَرَاةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ
 عَلَى النَّاسِ شَيْءٌ مَانٌ فَيَعْزُودُ فَيَأْتِي مِنَ النَّاسِ
 فَيَقُولُونَ فَبِكُمْ مَنْ مَاحَبَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ
 ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ شَيْءٌ مَانٌ فَيَعْزُودُ فَيَأْتِي مِنَ

اس کا بدلہ پائیکا اور جو شخص ایک ذرہ کے برابر بھی برائی کرے گا تو اس کا بدلہ بھی پائیکا۔
 ۸۴۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
 حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے
 اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم خیر میں صبح تر کے ہی پہنچ گئے تھے۔ خیر کے یہودی اس وقت
 اپنے بچھاؤ کے لیے کہ دھیتوں اور بیانات وغیرہ پر اجماع ہے تھے
 کہ انھوں نے آپ کو دیکھا اور یہ کہتے ہوئے کہ محمد لشکر کے کمانڈر
 قلعہ کی طرف بھاگے۔ اس کے بعد ان حضوروں نے اپنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا
 اللہ اکبر! خیر تو برباد ہوگا کہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں (جنگ کے
 لیے) اتر جاتے ہیں تو پھر ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہوجاتی ہے۔
 ۸۴۹۔ محمد سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی
 الفتح نے حدیث بیان کی، ان سے ابی ذئب نے، ان سے مقبری
 نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی،
 یا رسول اللہ! میں نے آج حضور سے بہت سی احادیث اب تک
 سنی ہیں لیکن میں انھیں بھول جاتا ہوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ اپنی چادر پھیلاؤ، میں نے چادر پھیلا دی اور آپ نے اپنا ہاتھ
 اس پر ڈال دیا اور فرمایا کہ اسے اب سمیٹ لو، چنانچہ میں نے سمیٹ لیا،
 اور اس کے بعد کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا۔

۳۸۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی فضیلت

مسلمانوں کے جس فرد نے بھی ان حضوروں کی صحبت اٹھائی

ہو یا آپ کا دیدار اسے نصیب ہوا ہو وہ آپ کا صحابی ہے

۸۵۰۔ محمد سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے
 حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا اور انہوں نے جابر بن عبد اللہ
 رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو سعید خدری رضی اللہ
 عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک ایسا زناڈ آئے
 گا کہ مسلمانوں کی جماعت غزوہ کرے گی تو لوگ پوچھیں گے کہ کیا تمہارے
 ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی صحابی بھی ہیں؟ جواب ملے گا کہ ہاں
 ہیں، تو انھیں کے ذریعہ فتح کی دعا کی جائے گی۔ پھر ایک ایسا زناڈ آئے گا
 کہ مسلمانوں کی جماعت غزوہ کرے گی اور اس موقع پر یہ سوال اٹھے گا کہ کیا

ابوبکر صدیق یعنی عبداللہ بن ابی قحظہ رضی اللہ عنہ بھی مہاجرین کی جماعت میں شامل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”ان حاجتہم مہاجرین کا یہ خاص طور پر اہم ہے جو اپنے گھر وں اور اپنے مالوں سے جدا کر دیئے گئے ہیں، اللہ کے فضل اور رضا مندی کے طلبگار ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ یہی لوگ تو صادق ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”اگر تم لوگ ان کی (یعنی رسول کی) مدد کرو گے تو ان کی مدد تو خود اللہ کر چکا ہے“ ارشاد ”ان اللہ معنا“ تک۔

حضرت عائشہ، ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھے (ہجرت کرتے ہوئے)۔

۵۳۸۔ ہم سے عبد اللہ بن رجاہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسراہیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (ان کے والد) عازب رضی اللہ عنہ سے ایک کجاوہ تیرہ درہم میں خریدی پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عازب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ براہ (رضی اللہ عنہ) سے کہئے کہ وہ میرے یہاں ایک کجاوہ اٹھا کر بیٹھا دیں۔ اس پر عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک آپ وہ واقعہ نہ بیان کر دیں کہ آپ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے (ہجرت کے ارادہ سے) کس طرح نکلے نہیں کامیاب ہوئے تھے جبکہ مشرکین آپ حضرات کو تلاش بھی کر رہے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ مکہ سے نکلنے کے بعد ہم رات بھر چلتے رہے اور دن میں بھی سفر جاری رکھا، لیکن جب دوپہر ہو گئی تو میں نے چاروں طرف منظر دوڑائی کہ کہیں کوئی سایہ نظر آجائے اور ہم اس میں پناہ لے سکیں، آخر ایک چٹان دکھائی دی اور میں نے اس کے قریب پہنچ کر سائے کے طول و عرض کا جائزہ لیا۔ پھر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک فرش ریاں میں نے بچھا دیا اور عرض کی یا رسول اللہ! اب آپ آرام فرمائیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہوا میں نکلا کہ مکہ سے کوئی انسان نظر آجائے۔ اتفاق سے بکر بن کا

منہم ابوبکر عبد اللہ بن ابی قحظہ التیمی رضی اللہ عنہ و قول اللہ تعالیٰ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَبْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَقَالَ إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ مَعَآ۔

قالت عائشة و ابوسعید

و ابن عباس رضی اللہ عنہم

وكان ابوبکر مع النبی

صلی اللہ علیہ وسلم فی الغار۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا

اسراہیل عن ابی اسحاق عن البراء

قال اشتری ابوبکر رضی اللہ عنہ

من عازب رجلاً بثلاث عشرة درهماً

فقال ابوبکر لعازب مر البراء فليحمل

إني رجلي فقال عازب لا حتى تجد لنا

كيف صنعت انت ورسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم حين خرجتا من مكة

والمشركون يطلبونكم قال ارتحلنا

من مكة فاحيينا اوسيينا ليكتنا و

يوما حتى اظهرنا قامة فاشهد

الظهيرة فرميت ببصري هل اري

من ظلة فادري اليه فاذا اصبحتا انيتهما

فنظرت بفتية ظل لها فتوئيت ثم

فرشت للنبي صلی اللہ علیہ وسلم فيه

ثم قلت له اضطجع يا نبي الله فاضطجع

النبي صلی اللہ علیہ وسلم ثم انطلقت انظر

ما حولی هل اری من الطلب احدًا فاذا
انا بداعی غنم بسوق غنمه الى الصخره
میرید منھا الذی اردنا فسالته فقلت له
لین انت یا علام قال لرجل من قریش
سما لا فعد فتم فقلت هل فی غنمک
من لبن قال نعم قلت فہل انت
حالب لبنا قال نعم فامرته فاعتقل
شاة من غنمه ثم امرته ان ینفص
ضرعھا من الغبار ثم امرته ان
ینفص کفیه فقال ہکذا فترک احدی
کفیه بالآخری فلب فی کثبۃ من
لبن وقد جعلت لرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ادا وۃ علی فمھا خرقة
فصنبت علی اللبن حتی یمد آسفله
فانطلقت بہ الی البی صلی اللہ علیہ وسلم
فواقفت قد استمقظ فقلت اشرب یا
رسول اللہ فنشرب حتی رضیت ثم قلت
قد آن الرحیل یا رسول اللہ قال بلی
فادخلنا والقوم یطلبونا فلم یدرکنا احد
منہم غیر سراقۃ بن مالک بن جعشم علی فرس
لہ فقلت ہذا الطلب قد لحقنا فیا رسول اللہ
فقال لا تحزن ان اللہ معنا

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا
هشام عن ثابت عن انس عن ابی بکر
رضی اللہ عنہ قال قلت للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم وانا فی الغار لوان احدہم نظر
تحت قد مہ لک بصرتنا فقال ما ظنک
یا ابا بکر یا ثنین اللہ ثالثنما۔

پہلے پہلے پہلے پہلے

چرواہا دکھائی دیا جو اپنی بکریاں مانگتا ہوا اسی چٹان کی طرف بڑھ رہا
تھا، جو کام ہم نے اس چٹان سے لیا تھا وہی اس کا بھی ارادہ ہوگا۔
میں نے بڑھ کر اس سے پوچھا کہ رط کے ہتھارا تعلق کس قبیلے سے
ہے؟ اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا تو میں نے اسے پہچان لیا
پھر میں نے اس سے پوچھا کیا تمہاری بکریاں میں دودھ ہوگا؟ اس
نے کہا کہ جی ہاں ہے۔ میں نے کہا، تو کیا تم دودھ دودھ سکتے ہو؟
اس نے کہا کہ ہاں، چنانچہ میں نے اس سے کہا اور اس نے اپنے رٹو کی ایک
بکری باندھ دی، پھر میرے کہنے پر اس نے اس کے حق کو مبارک سے
جھاڑا۔ اب میں نے کہا کہ اپنا ہاتھ جھاڑو، اس نے یوں اپنا ایک ہاتھ
دوسرے پر مارا اور میرے لیے تھوڑا سا دودھ دوا۔ حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے ایک برتن میں نے پہلے ہی سے ساتھ لے لیا تھا،
اور اس کے نزدیک کپڑے سے بند کر دیا تھا۔ پھر میں نے دودھ کے برتن
پر پانی بہا یا دھنڈا کرنے کے لیے اور جب اس کے نیچے کا حصہ ٹھنڈا
ہو گیا تو اسے حضور اکرم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ میں جب
حاضر خدمت ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے میں نے عرض کی، نوش فرمائیے
یا رسول اللہ! آل حضور نے نوش فرمایا اور مجھے مسرت حاصل ہوئی۔
پھر میں نے عرض کیا، کوچ کا وقت ہو گیا ہے یا رسول اللہ! حضور اکرم
نے فرمایا، ہاں ٹھیک ہے۔ چنانچہ ہم آگے بڑھے اور مکہ والے ہماری
تلاش میں تھے، لیکن سراقہ بن مالک بن جعشم کے سوا ہمیں کسی نے نہیں
پایا، وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔ میں نے اسے دیکھتے ہی کہا کہ
ہمارا پیچھا کرنے والا ہمارے قریب پہنچا، یا رسول اللہ! حضور اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فکر نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

۸۵۴۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے
حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور
ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم غار میں تھے تو میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اگر مشرکین کے کسی فرد نے
اپنے قدموں کے قریب سے (جھپک کر) ہمیں تلاش کیا تو وہ ضرور ہمیں
دیکھ لے گا۔ حضور اکرم نے اس پر فرمایا، اے ابوبکر! ان دو کے بارے
میں تمہارا کیا خیال ہے جن کا تئیر اللہ تعالیٰ ہے۔

۳۸۴ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ابوبکر کے دروازے کو چھوڑ کر مسجد نبوی کے انعام دروازے بند کر دو۔
اس کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۸۵۵ - محمد سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ محمد سے سالم ابو النضر نے حدیث بیان کی، ان سے بسر بن سعید نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دینا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے ان دونوں میں سے کسی ایک کا اختیار دیا تو اس بندے نے اسے اختیار کر لیا جو اللہ کے پاس تھا، انھوں نے بیان کیا کہ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ روئے گئے۔ ہمیں ان کی اس گریہ نازی پر حیرت ہوئی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی بندے کے متعلق خبر دے رہے ہیں جسے اختیار دیا گیا تھا لیکن بات یہ تھی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنھیں اختیار دیا گیا تھا اور ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ آل حضور نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ اپنی صحبت اور مال کے ذریعہ محمد پر ابوبکر کا سب سے زیادہ احسان ہے اور اگر میں اپنے رب کے سوا خلیل بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا۔ لیکن اسلام کی انھوت اور موت کافی ہے مسجد کے تمام دروازے جو صحابہ کے گھروں کی طرف کھلتے تھے بند کر دیئے جائیں، سو ابوبکر کی طرف کے دروازے کے۔

۳۸۵ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فقیہیت۔

۸۵۶ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں عیب نہیں صحابہ کے درمیان انتخاب کے لئے کہا جاتا تو سب میں منتخب اور ممتاز ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو، پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو۔
۳۸۶ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ اگر میں کسی کو

یا ۳۸۴ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم سَدُّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۵۵ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خُطِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَأَخْتَارَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ قَالَ فَبُكِيَ أَبُو بَكْرٍ فَعَجِبْنَا لَبِغًا أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ وَكَوْنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا فَخَيَّرْتُ لِي لَا تَخْذُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أَخَوَا لِي فَاسْتَلْزِمُوا مَوَدَّتَهُ كَمَا يَنْفَعُنِي فِي السُّجْدِ بَابُ الرَّسُولِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ

باب ۳۸۵ فَضْلُ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مُخَيَّرِينَ بَيْنَ النَّاسِ فِي مَنْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

باب ۳۸۶ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم

كَوْصَتْ مُتَّخِذًا خَلِيلًا
قَالَ أَبُو سَعِيدٍ

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَكُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَا تَخَذُنْتُ
أَيًّا مِنْكُمْ وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي حَدَّثَنَا
مَعْلَى بْنُ أَسَدٍ وَمَوْسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ عَنْ
أَيُّوبَ وَقَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا
لَا تَخَذُنْتُ عَنْهُ خَلِيلًا وَلَكِنْ أَخِي أَوْ خَوَاتِمُ الْأَرْسَلِيمِ
أَفْضَلُ حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
عَنْ أَيُّوبَ مِثْلَهُ ۝

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ
زَمِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَلِيكَةَ
قَالَ كَتَبَ أَهْلُ الْكُوفَةِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ
فَالْحَبِيدُ فَقَالَ أَمَا الَّذِي قَالَ رَسُولُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكَّعْتُ
مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَا تَخَذُنْتُ
أَنْزَلْتُ أَبَا يَعْنِي أَبَا مَكْرُ ۝

خلیل بنا سکتا۔

اس کی روایت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کی ہے۔

۸۵۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے
حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے
اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، اگر اپنی امت کے کسی فرد کو میں خلیل بنا سکتا تو ابو بکر کو بنانا،
لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں۔ ہم سے معلی بن اسد اور
موسیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی،
ان سے ایوب نے (اس روایت میں یوں ہے) کہ آل حضورؐ نے فرمایا
اگر میں کسی کو خلیل بنا سکتا تو ابو بکر کو بنانا لیکن اسلام کی آخرت سب
سے بہتر ہے۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب
نے حدیث بیان کی اور ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، سابق کی طرح۔
۸۵۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، انھیں حماد بن زید
نے خبر دی، انھیں ایوب نے ان سے عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کیا۔
کہ کوفہ والوں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے دادا (کی میراث کے سلسلے میں)
استفتاء کیا تو آپ نے انھیں جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تھا، اگر اس امت میں کسی کو میں اپنا خلیل بنا سکتا تو ابو بکر کو بنانا
اور انھوں نے دادا کو باپ کے درجے میں قرار دیا تھا۔ آپ کی مراد ابو بکر
رضی اللہ عنہ سے تھی۔

باب ۳۸۷

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ مَطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
أَمَّا امْرَأَتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَامْرَأَتَانِ تَرْجِعُ إِلَيْهِ قَالَتِ امْرَأَتُ ابْنِ جُنَّةٍ وَلَمْ
أَجِدْكَ كَأَنَّهُمَا يَقُولُ الْمَوْتُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
إِنْ لَمْ تَجِدِي بَنِي فَابِي أَبَا مَكْرُ ۝

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَعَالِدٍ حَدَّثَنَا بِلَالُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ

۸۵۹۔ ہم سے حمیدی اور محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم
سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے
محمد بن حبیب بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ایک عاتق
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے ان سے دوبارہ
آنے کے لیے فرمایا۔ انھوں نے کہا، لیکن اگر میں نے آپ کو دیا یا پھر آپ
کا کیا خیال ہے؟ غالباً وہ وفات کی طرف اشارہ کر رہی تھیں جس پر انہیں
نے فرمایا اگر تم مجھے نہ پاسکیں تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جانا۔

۸۶۰۔ ہم سے احمد بن ابی طیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل
بن معالید نے حدیث بیان کی۔ ان سے بیان بن بشیر نے حدیث بیان کی،

ان سے ذریعہ بن عبد الرحمن نے، ان سے ہمام نے بیان کیا کہ میں نے عمار رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا تھا جب آپ کے ساتھ اسلام لانے والوں میں پانچ غلام، دو عورتوں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم کے سوا اور کوئی نہ تھا۔

۸۶۱۔ مجھ سے ہشام بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے صدقہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن واقد نے حدیث بیان کی، ان سے بسر بن عبید اللہ نے، ان سے عائذ اللہ ابوالدیس نے اور ان سے ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کاٹا وہ پکڑے ہوئے آئے، (کپڑا اٹھوں نے اس طرح پکڑ رکھا تھا کہ اس سے گھٹنا کھل گیا تھا حضور اکرمؐ نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا، معلوم ہوتا ہے تمہارے دوست کسی سے رو گئے ہیں۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے اور ابن خطاب کے درمیان کچھ بات ہو گئی تھی اور اس سلسلے میں میں نے جلد بازی سے کام لیا، لیکن بعد میں مجھے مذمت ہوئی تو میں نے ان سے معافی چاہی، اب وہ مجھے معاف کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اسی لیے میں آپ کی خدمت حاضر نہ ہوں حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ اے ابوبکر! تمہیں اللہ تعالیٰ معاف کئے، تین مرتبہ یہ جملہ ارشاد فرمایا۔ آخر عمر رضی اللہ عنہ کو بھی مذمت ہوئی اور وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور پوچھا، یہاں ابوبکر موجود ہیں؟ معلوم ہوا کہ موجود نہیں ہیں تو آپ بھی حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ حضور اکرمؐ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا (انگواری کی وجہ سے) اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور کھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کرنے لگے، یا رسول اللہ! خدا گواہ ہے زیادتی میری طرف سے تھی، دو مرتبہ یہ جبکہ اس کے ان حضورؐ نے فرمایا، اللہ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا تھا، اور تم لوگوں نے کہا تھا کہ تم جھوٹے بولتے ہو، لیکن ابوبکرؓ نے کہا تھا کہ میں سچا ہوں اور اپنی جان ادرال کے ذریعہ اٹھوں نے میری مدد کی تھی تو کیا تم لوگ میرے ساتھ کسی کو مجھ سے الگ کر دو گے۔ دو مرتبہ ان حضورؐ نے یہ جملہ فرمایا اور اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کبھی کسی نے تکلیف نہیں پہنچائی۔

ویدۃ بن عبد الرحمن عن ہمام قال سمعت عماراً يقول ۱۴ بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما معہ الا خمسة اعدی و اعدائنا و ابو بکر

۸۶۱۔ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ بَسْرِ بْنِ عَبِيدَةَ عَنْ عَائِذِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ خَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَبَلَ أَبُو بَكْرٍ أَخَذَ بَطَوْفٍ ثَوْبِهِ حَتَّى الِصْدَى عَنْ رِجْلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مَا حَبَبَكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلِمَ وَقَالَ إِنْ كَانَ مَبْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ مَا سُرِعْتَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَدِمْتَ فَسَأَلْتَهُ إِنْ يَغْضُرُنِي فَاذِنِي فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ يَغْضُرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَلَا تَأْتِئَهُ أَنْ هَمَزْتُمْ فَاذِنِي فَغَضُرَ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلِمَ فَعَمِلَ وَحِبَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَمَعَّرُ حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ فَنَحَا عَلَى رِجْلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ أَظْلَمُ صَدِيقَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ قَالَ أَجُوبُكُمْ بِصِدْقٍ إِنْ سَأَلْتُمْ بِنَفْسِي وَمَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَأْذِرُونِي مَا حَبَبَنِي صَدِيقَيْنِ فَمَا أَوْدَى بَعْدَ هَٰذَا

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مَعْلَى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ خَالَدُ الْحَذَاءُ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِي
عِثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ
اَللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى حَبِيشَ ذَاتِ السَّلَاسِلِ
فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ
فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ اَبُو هَا
فَقُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
وَعَدُ رَجُلًا۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ اخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزَّهْرِيِّ قَالَ اخْبَرَنِي ابُو سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اَللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا زَاغَ فِيْ
عَيْنَيْهِ عِنْدَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَحَدٌ مِّنْهَا
مِثْلُ شَاةٍ فَطَلَبَ السَّادِعِيَّ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ
السَّادِعِيُّ فَقَالَ مَنْ لِّمَا يَوْمَ السَّيِّعِ يَوْمَ
لَيْسَ لِّمَا زَاغَ عَيْنِي وَبَيْنَا رَجُلٌ مِّمَّنْ
يَقْرَأُ نَكْرَةً حَمَلَهَا عَلَيْنَا فَاَلْتَفَتْتُ اِلَيْهِ
فَكَفَّمْتُهُ فَقُلْتُ اَيُّ لِمَا خَلَقْتَ لِهَذَا اَوَّلِكِي خَلَقْتُ لِّلْخَرَجِ
قَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اَللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
اَوْمِنُ بِذَلِكَ وَالْبُكْبُورُ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُمَا۔

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَنُ اخْبَرَنَا عَبْدُ اَللّٰهِ عَنْ
يُوْسُفَ عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ اخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ
سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا اَنَا
مَائِمٌ كَاُحْيِيْتُ عَلَى كَلْبٍ عَلَيْنَا وَلَوْ
فَكَّرْتُ عَنْ مِمَّا مَا شَاءَ اَللّٰهُ ثُمَّ اَحَدٌ هَا
ابْنُ اَيُّ لِمَا فَكَفَّمْتُهُهَا ذُنُوبًا اَوْ تَوْنِيْنِ

۸۶۲۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز
بن المختار نے حدیث بیان کی کہ خالد حذافہ ہم سے ابو عثمان کے واسطے
سے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے
حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں غزوہ ذات
السلاسل کے لیے بھیجا، عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم میں آپ
کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ سب سے زیادہ محبت آپ کو
کس شخص سے ہے؟ آپ نے فرمایا کہ عائشہ سے۔ میں نے پوچھا،
اور مردوں میں؟ فرمایا اس کے والد سے۔ میں نے پوچھا اس کے بعد
فرمایا کہ عمر بن خطاب سے۔ اس طرح آپ کے کئی اشخاص کے نام لیے۔

۸۶۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر
دی، ان سے زہری نے بیان کیا انھیں ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر
دی اور ان سے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک چرواہا اپنی بکریاں چرا
رہا تھا کہ بھیڑیا آگیا اور ریوڑ سے ایک بکری اٹھا کر لے جانے لگا۔
چرواہے نے اس سے بکری چھڑائی چاہی تو بھیڑیا بول پڑا یوم السبع
میں اس کی دکھائی کرنے والا کون ہوگا جس دن میرے سوا اور کوئی اس کا
چرواہا نہ ہوگا؟ اسی طرح ایک شخص بیل لیے جا رہا تھا اس پر سوار ہو کر،
بیل اس کی طرف متوجہ ہو کر گویا ہوا اور کہا کہ میری تخلیق اس کے لیے
نہیں ہوتی ہے، میں تو عیسیٰ باڑی کے کاموں کے لیے پیدا گیا ہوں۔
شخص بول پڑا، سبحان اللہ! (چانور اور انسانوں کی طرح باتیں
کرنا ہے!) حضور اکرم نے پھر فرمایا کہ میں ان واقعات پر ایمان لاتا ہوں
اور ابوبکر اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بھی۔

۸۶۴۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی
انھیں یونس نے، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابن المسیب
نے خبر دی اور انھوں نے ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں سو
رہا تھا کہ خواب میں، میں نے خود کو ایک کنوئیں پر دیکھا، اس پر ایک ڈول
تھا، اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا میں نے اس سے پانی کھینچا۔ پھر اسے
ابن ابی قحاذ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے لے لیا اور انھوں نے ایک یا دو ڈول

کھینچے، ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری محسوس ہوئی اور اللہ ان کے اس کمزوری کو معاف کرے۔ پھر اس ڈول نے ایک بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی اور اسے ابن خطاب نے اپنے ہاتھ میں لے لیا میں نے اتنا قوی اور باہمت انسان نہیں دیکھا جو عمرؓ کی طرح ڈول کھینچ سکتا ہو، یہ حال تھا کہ لوگوں نے اونٹوں کے پانی پینے کی جگہ کو بھربھرا دیا تھا۔

۸۶۵۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا یا جامہ یا تہبند وغیرہ کمر و ڈول کی وجہ سے زمین پر گھسیٹتا چلے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میرے کپڑے کا ایک حصہ لٹک جایا کرتا ہے اللہ اگر میں پوری طرح نگہداشت رکھوں (تو اس سے بچتا ممکن ہوگا) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ایسا تکبر کے طور پر نہیں کرتے اس لیے آپ اس حکم کے تحت داخل نہیں ہیں (موسیٰ نے بیان کیا کہ میں نے سالم سے پوچھا، کیا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ جو اپنے تہبند کو گھسیٹے ہوئے چلا تو انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے متعلق سنا تھا (تہبند وغیرہ کی تحفیس کے ساتھ نہیں سنا تھا)۔

۸۶۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے راستے میں کسی چیز کا ایک سوڑا خرچ کیا تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا کہ اسے اللہ کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے پس جو شخص اہل نمازیں سے ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا جو شخص اہل جہاد میں سے ہوگا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا، جو شخص اہل صدقہ میں سے ہوگا اسے صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص اہل صیام (روزہ) میں سے ہوگا اسے

وَفِي تَرْجَمَةٍ مُنْعَفٍ وَاللَّهُ يَخْفِرُ لَهُ
مَنْعَةً ثُمَّ اسْتَحَالَتْ
ابن الخطاب فكم عبقرياً
من الناس يترجم
عمر حتى صوب
الناس يعطون

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا
عبد الله أخبرنا موسى بن عقبه عن خبره
بن عبد الله عن عبد الله بن عمر رضي
الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من جر ثوبه خيلاً لم
يسطر الله إليه يوم القيامة فقال
ابو بكر ان احد شقي ثوبي يسطرني فقال
الا ان العاهد ذلك منه فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان الله
كنت تظنم ذلك خيلاً قال
موسى فقلت ليس له اذ
عبد الله من جر ثوبه اركا قال لا اسمعه
ذ كذا قال بيه

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ اخبرني حميد بن
عبد الرحمن بن عوف ان ابا هريرة
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول من انفق ذواجن من
شيء من الاشياء في سبيل الله دعي
من ابواب الجنة يا عبدا الله هذا
خير فممن كان من اهل الصلوة دعي
من باب الصلوة ومن كان من اهل الجهاد
دعي من باب الجهاد ومن كان من اهل

الصَّادِقَةُ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّادِقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّيَّامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّيَّامِ وَبَابُ الْبَيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَيَّ هَذَا لَدَى يَدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ وَقَالَ هَلْ يَدْعَى مِنْهَا كَلِمًا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ حَتَّى آتَا بِكُنْزٍ

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا إسماعيل بن عبد الله حدثنا سليمان بن بلال عن هشام بن عروة عن عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مات و أبو بكر بالسَّخَنَاءِ قَالَ إسماعيل يعني بالعالية فقال عمر يقول والله ما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت وقال عمر والله ما كان يقع في نفسي إلا ذاك وليبعثه الله فليقطعن أيدي رجال وأرجلهم فجاء أبو بكر فكشف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقبله قال باني أنت و أحي طبت حيا و ميتا و الذي نفسي بعده لا يبدى نفيك الله الموتنين ابدا ثم خوم فقال أيها الخالف هلي رسلك فلما تكلم أبو بكر جلس عمر فحمد الله أبو بكر واثني عليه و قال لا من كان يعبد محمداً صلى الله عليه وسلم فان محمداً قد مات ومن كان يعبد الله فان الله حي لا يموت و قال إِنَّكَ مَيِّتٌ و

صیام اور ربان دسیرانی کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی جس شخص کو ان تمام ہی دروازوں سے بلایا جائے گا پھر تو اسے کسی قسم کا خوف و اندیشہ باقی نہیں رہے گا۔ اور پوچھا، کیا کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے۔ یا رسول اللہ! آن حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں اور مجھے توقع ہے کہ آپ بھی انھیں میں سے ہوں گے اے ابو بکر!

۸۶۸۔ مجھ سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضور اکرمؐ کی جب وفات ہوئی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ اس وقت مقام سخن میں تھے۔ اسماعیل نے کہا کہ آپ کی مدافہ مریضہ بالائی علاقہ سے تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر یہ کہنے لگے کہ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا دل اس کے سوا کسی اور بات کے لیے تیار نہیں تھا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ آنحضرتؐ کو مبعوث فرمائیں گے اور آپ ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیں گے (جو آپ کی موت کی باتیں کہتے ہیں)۔ اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے: اور حضور اکرمؐ کی نعش مبارک کو کھول کر بوسہ دیا اور کہا، میرے باپ اور مال آپ پر نذاہوں، آپ زندگی میں بھی پاکیزہ تھے اور وفات کے بعد بھی، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ آپ پر درجہ اموات ہرگز طاری نہیں کرے گا۔ اس کے بعد آپ باہر تشریف لائے اور کہا کہ اسے قسم کھانے والے! خطاب عمر رضی اللہ عنہ سے تھا، جو قسم کھا کھا کر کہہ رہے تھے کہ حضور اکرمؐ کی وفات نہیں ہوئی ہے! عجلت نہ کیجئے۔ پھر حبیب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی تو عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی اور پھر فرمایا (ہاں) اگر کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ محمدؐ کی وفات ہو چکی ہے اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ ہی ہے اس پر موت کبھی طاری نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ نے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے، فرمایا تھا کہ آپ پر بھی

موت طاری ہوگی اور انھیں بھی موت کا سامنا کرنا ہوگا، اور اللہ تعالیٰ اپنے فرمایا تھا کہ محمد صرف رسول ہیں، اس سے پہلے بھی بہت سے رسول گذر چکے ہیں، پس کیا اگر ان کی وفات ہو جائے تو انھیں شہید کر دیا جائے تو تم ارتداد اختیار کر لو گے اور جو شخص ارتداد اختیار کرے گا تو اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اللہ عنقریب شکر گزار بندوں کو بدلہ دینے والا ہے، بیان کیا یہ سن کہ لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ بیان کیا کہ انصار حقیقہ بنی ساعدہ میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے تھے اور کہنے لگے تھے کہ ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر ہم (مہاجرین) میں سے ہوگا۔ پھر ابوبکر عمر بن الخطاب اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم ان کی مجلس میں پہنچے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی ابتدا کرنی چاہی لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے خاموش رہنے کے لیے کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ خدا گواہ ہے میں نے ایسا صرف اس وجہ سے کیا تھا کہ میں نے پہلے سے ہی ایک تقریر تیار کر لی تھی جو مجھے بہت پسند آتی تھی، پھر بھی مجھے ڈر تھا کہ ابوبکرؓ کی برابری اس سے بھی نہیں ہر سکے گی۔ آخر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی، انتہائی بلاغت کے ساتھ انھوں نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہم (قریش) امراء ہیں اور تم جماعت انصار، وزراء ہو۔ اس پر جناب بن منذر رضی اللہ عنہ بولے کہ نہیں، خدا گواہ ہے، ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے، ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک تم میں سے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا کہ نہیں ہم امراء ہیں اور تم وزراء ہو (حدیث کی رو سے)۔ قریش گھرانے کے اعتبار سے بھی سب سے بہتر شمار کئے جاتے ہیں اور اپنے عادات و اخلاق میں عربیت کی بہت سے زیادہ نمائندگی کرتے ہیں۔ اس لیے عمرؓ ابوبعبیدہ کے ہاتھ پر بیعت کر لو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، نہیں، ہم آپ سے ہی بیعت کریں گے آپ ہمارے سردار ہیں۔ ہم میں سب سے بہتر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ پھر سب لوگوں نے بیعت کی۔ اتنے میں کسی کی آواز آئی کہ بیعت عبادہ رضی اللہ عنہ کو تم لوگوں نے نظر انداز اور بے وقعت کر دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انھیں

انْتُمْ مَيِّتُونَ وَقَالَ مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَغَنِي اللَّهُ شَيْئًا وَ سَيُجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ قَالَ فَنَشَحَ النَّاسُ يَمِينَهُ قَالَ وَاجْتَمَعَ الْأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالُوا مَتَا امِيرٌ وَمَنْكَ امِيرٌ فَذَهَبَ إِلَيْهِمُ ابُوبَكْرٌ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَالْبُعَيْبِيُّ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَهَبَ غَمٌّ يَتَكَلَّمُ فَاَسْكَنَهُ ابُوبَكْرٌ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا اسَادَتْ بِيْذَلِكَ إِلَّا إِلَى قَدِّ حَيَاتٍ كَلَامًا قَدَّ اعْجَبَنِي خَشْيَتُ أَنْ لَا يَبْلُغَ ابُوبَكْرٌ ثُمَّ تَكَلَّمَ ابُوبَكْرٌ فَتَكَلَّمَ ابْلُغَ النَّاسُ فَقَالَ فِي كَلَامِهِ فَمَنْ الْأَمْرَاءُ وَالْمَنْذَرُ السُّوْرَاءُ فَقَالَ حَبَابُ بْنُ الْمُنْذَرِ لَا وَاللَّهِ لَا فَعَلَ مَتَا امِيرٍ وَمَنْكُمْ امِيرٌ فَقَالَ ابُوبَكْرٌ كَا وَ لَكِنَّ الْأَمْرَاءَ وَالْمَنْذَرُ السُّوْرَاءُ هُوَ أَوْسَطُ الْعُذْبِ دَائِرًا. وَأَعْرَبَهُمْ اخْتِبَاءً قَبًا يَحْذَرُوا عُمَرَ أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ نَبَا يَعْلَمُ أَنْتَ فَأَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَ أَحِبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَدَّ عُمَرُ بَيْدَةَ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ تَنْتَ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللَّهُ - وَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ الزَّمِيْدِيِّ

قال عبد الرحمن بن القاسم اخبرني
القاسم ان عائشة رضي الله عنها
قالت شخص بصر النبي صلى الله عليه
وسلم ثم قال في الرقيق الاعلى ثلاثا
وقصص الحديث قالت فما كانت
من خطبتها من خطبة الا فزع الله بها
لقد خوف عمر وان فيهم لنفا قافهم
الله بذلك ثم لقد نصر ابو بكر
الهمدي وعرفهم الحق الرني
عليهم وخرجوا به يتلون
وما محمد الا رسول قد
خلت من قبله الرسل
الى الشاكدين -

۸۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سَعِيدُ بْنُ جَامِعٍ ابْنُ أَبِي رَاشِدٍ
حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ
قَالَ قُلْتُ لِي أَيُّ النَّاسِ
بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ
ثُمَّ عُمَرُ وَخَشِيْتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ
قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ

۸۶۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ
أَوْ بِذَاتِ الْعَبِيشِ الْقَطْعُ عَقِدْتُ لِي فَأَقَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

انھیں اللہ تعالیٰ نے نظر انداز کیا ہے یعنی اللہ کے حکم سے وہ خلافت کے
مستحق نہیں ہیں اور عبد الرحمن بن قاسم نے زبیدی کے واسطے سے بیان کیا
کہ عبد الرحمن بن قاسم نے بیان کیا انھیں قاسم نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی
اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک اٹھی (وفات سے
پہلے) اور آپ نے فرمایا کہ (اے اللہ مجھے) رفیق علی میں داخل کیجئے۔ آپ نے
یہ حدیثیں مرتب فرمائی۔ اور پوری حدیث بیان کی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ
ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما دونوں ہی خطبوں سے نفع پہنچا (عمر رضی اللہ عنہ نے
لوگوں کو دھمکایا) کیونکہ ان میں بعض منافق بھی تھے، اس لئے انھیں
اللہ تعالیٰ نے اس طرح باز رکھا (غلط افواہیں پھیلانے سے) اور (بعد میں)
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو صحیح راستہ دکھایا اور انھیں بتایا کہ جو کچھ ان کے علم
میں آچکا ہے وہی صحیح ہے اللہ یہی چاہتی تھی کہ جب لوگ باہر گئے تو یہ آیت تلاوت
کہ رہے تھے محمد ایک رسول ہیں اور ان سے پہلے بھی رسول گذر چکے
ہیں، الشاکرین تک۔

۸۶۸- ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سعید بن جبیر
دئی، ان سے جامع بن ابی راشد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سعید نے
حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حنفیہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد علی
رضی اللہ عنہ سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے
افضل صحابی کون ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ ابوبکرؓ میں نے پوچھا اس کے
بعد؟ انھوں نے فرمایا کہ اس کے بعد عمرؓ مجھے اس کا اندیشہ تھا کہ (اگر
مچھری نے نسا پوچھا کہ اس کے بعد؟ تو کہہ دیں گے کہ عثمانؓ اس لیے
میں نے عرض کی۔ اس کے بعد آپ کا درجہ ہے؟ فرمایا کہ میں تو صرف مسالزل
کی جماعت کا ایک فرد ہوں۔

۸۶۹- ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے،
ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ چلے جب ہم مقام بیداء یا مقام ذات العیش پر پہنچے
تو میرا ایک ہار گم ہو گیا۔ اس لیے حضور اکرمؐ اس کی تلاش کے لیے دہلی
مٹھہ گئے اور صحابہؓ بھی آپ کے ساتھ مٹھہ گئے لیکن نہ اس جگہ پانی کا نام
نشان تھا اور نہ ان کے ساتھ پانی تھا۔ لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا کون
معه یومی هذا قال فجاہ المسجید
فقال عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقالوا خرجوا و وجہہا فخرجت
علی اشارة اسال عنه حتی دخل مئذرا ریس
فجلست عند الباب ویا بها من حریج حتی
فتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حاجہ فتوضا وقت الیہ فاذا هو جالس
علی مئذرا ریس وتوسط قفہا وكشف
عن ساقیه وذلہما فی المئذرا فسلمت
علیہ ثم انصرف فجلست عند الباب
فقلت لا کوننک لبواب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الیوم فجاہ ابو بکر فدفع
الباب فقلت من هذا فقال ابو بکر
فقلت علی دسلک ثم ذهبت فقلت یا
رسول اللہ هذا ابو بکر یتستأذن فقال
استذن لہ وبشیرة بالجنة فافلت حتی
قلت لا فی بکر ادخل ورسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یشیرک بالجنة
فدخل ابو بکر فجلس عن یمین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معه فی القب
ردیاً وجلیہ فی البئر كما صنع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وكشف عن ساقیه، ثم
رجعت فجلست وقد ترکت اخي یتوضا
و یلیحقی فقلت ان یرد اللہ بفلان خیراً
سیرید اذ لا یأتیہم فاذا انسان عجول
الباب فقلت من هذا فقال عمر بن
الخطاب فقلت علی دسلک ثم حبثت الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت

وسلم کی رفاقت میں گزاروں گا۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر آپ مسجد نبوی
میں حاضر ہوئے اور حضور اکرم کے متعلق پوچھا تو وہاں موجود لوگوں نے
بتایا کہ اُن حضورؐ تو تشریف لے جا چکے ہیں اور آپ اس طرف تشریف
لے گئے۔ چنانچہ میں اُن حضورؐ کے متعلق پوچھتا ہوا آپ کے پیچھے
پچھپ نکلا اور آخر میں نے دیکھا کہ آپ (قباء کے قریب ایک باغ)
مئذرا ریس میں داخل ہو رہے ہیں۔ میں دروازے پر بیٹھ گیا اور اس کا
دروازہ کھجور کی شاخوں سے بنا ہوا تھا۔ جب حضور اکرمؐ قضاہ حاجت
کر چکے اور وضو بھی کر لی تو میں آپ کے پاس گیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ
مئذرا ریس اس باغ کے کنویں کے من پر بیٹھے ہوئے تھے، اپنی نیند لیان
آپ نے کھول رکھی تھیں اور کنوئیں میں پاؤں ٹکائے ہوئے تھے۔ میں
نے آپ کو سلام کیا اور پھر واپس آکر باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا۔
میں نے سوچا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان دہوں گا
پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور دروازہ کھولنا چاہا تو میں نے پوچھا کہ کون
صاحب ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ ابو بکر! میں نے کہا تھوڑی دیر ٹھہر
جائیے۔ پھر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض
کی کہ ابو بکرؓ دروازے پر موجود ہیں اور آپ سے اجازت چاہتے ہیں (اور
آنے کی) اُن حضورؐ نے فرمایا کہ انھیں اجازت دے دو اور رحمت کی بشارت
بھی! میں دروازہ پر آیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اندر تشریف لے
جائیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو رحمت کی بشارت دی
ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور اسی کنویں کے من پر حضور
اکرمؐ کی داہنی طرف بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کنوئیں میں ٹکائیے
جس طرح حضور اکرمؐ ٹکائے ہوئے تھے اور اپنی نیند لیوں کو بھی کھول
لیا تھا پھر میں واپس آکر اپنی جگہ بیٹھ گیا۔ میں آتے وقت اپنے بھائی کو
وضو کرتا ہوا چھوڑ آیا تھا۔ وہ میرے ساتھ آنے والے تھے۔ میں نے
اپنے دل میں کہا: کاش اللہ تعالیٰ فلاں کو خبر دے دیتا ان کی مراد اپنے
بھائی سے تھی اور انھیں یہاں کسی طرح پہنچ دیتا۔ اتنے میں کسی صاحب
نے دروازہ پر دستک دی۔ میں نے پوچھا کون صاحب ہیں؟ کہا کہ عمر بن
خطاب۔ میں نے کہا کہ تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جائیے۔ چنانچہ میں حضور
اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کے بعد عرض کیا کہ عمر بن خطاب

علیہ فقلت هذا عمرو بن الخطاب
يستأذن فقال ائذن له وبتشه
بالجنة فجلت فقلت ادخل وبتشرك
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة
فدخل فجلس مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم في القف عن يساره ودعى رجلا
في البئر ثم رجعت فجلت فقلت ان
يبرء الله بفلان خيرا بات به حباء
انسان بجرىك الباب فقلت من هذا فقال
عثمان بن عفان فقلت على رسلك فجلت
رسول الله فاخبرته فقال ائذن له و
بتشه بالجنة على بنو نضيبه فجلت
فقلت له ادخل وبتشرك رسول
الله صلى الله عليه وسلم بالجنة على بنو
نضيبك فدخل فوجد القف قد
ملى فجلس وجاهد من الشق
الآخر قال بربك قال سعيد بن
المسيب فاؤلتما قبورهم :-

۸۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ انسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ
الله عَنْهُ حَدَّثَنَا أَن النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَحَابًا أَحَدًا وَابْنًا وَابْنًا وَابْنًا
عُثْمَانُ فَرَحِفَ بِهِمْ فَقَالَ اثْبَتِ أَحَدًا
فَأَيْمًا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ :-

۸۷۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْبُوعَدِيُّ
حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ
نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُنْتُمَا أَنَا عَلَى بَيْتٍ أُنْزِعُ مِنْهَا حَبَاءٌ رِي

وروازي پر کھڑے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں۔ آن حضور نے فرمایا
کہ انھیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی پہنچا دو۔ میں
واپس آیا اور کہا کہ اندر تشریف لے جائیے اور آپ کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہے آپ بھی داخل ہوئے
اور حضور اکرم کے ساتھ اسی من پر بائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں
کونٹوں میں لٹکائیے۔ میں پھر دروازہ پر آکر بیٹھ گیا اور سوچتا رہا کہ
کاش اللہ تعالیٰ فلاں (آپ کے بھائی) کے ساتھ خیر چاہتے اور
انھیں یہاں پہنچا دیتے۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور دروازے
پر دستک دی۔ میں نے پوچھا، کون صاحب ہیں؟ بولے کہ عثمان بن عفان
میں نے کہا حضور ہی دیر کے لیے توقف کیجئے۔ میں حضور اکرم کے پاس
آیا اور آپ کو ان کی آمد کی اطلاع دی۔ آن حضور نے فرمایا کہ انھیں
اجازت دے دو اور ایک مصیبت پر جو انھیں پہنچے گی جنت کی بشارت
پہنچا دو۔ میں دروازے پر آیا اور ان سے کہا کہ اندر تشریف لے جائیے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے ایک
مصیبت پر جو آپ کو پہنچے گی۔ آپ جب داخل ہوئے تو دیکھا کہ چوڑے
پر جگہ نہیں ہے۔ اس لیے آپ دوسری طرف حضور اکرم کے سامنے بیٹھ
گئے۔ شریک نے بیان کیا کہ سعید بن مسیب نے فرمایا، میں نے اس سے
ان حضرات کی قبول کی تاویل لی۔ (کہ اسی ترتیب سے بنیں گی)۔

۸۷۲ - محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے
حدیث بیان کی، ان سے سعید نے ان سے قتادہ نے، اور ان سے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر احد پہاڑ پر چڑھے
تو احد کا پل اٹھا۔ حضور اکرم نے فرمایا، اُحد! قرار پڑے کہ تجھ پر ایک
نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

۸۷۳ - محمد سے ابو عبد اللہ احمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے
دہب بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے صخر نے حدیث بیان کی، ان
سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں ایک کونٹوں پر (خواب میں) کھڑا اس
سے پانی کھینچ رہا تھا کہ میرے پاس ابوبکر اور عمر بھی پہنچ گئے پھر ابوبکر

أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدُّنُو
فَنَزَعَ دُنُونًا أَوْ دُنُونَيْنِ فِي مَدْعِهِ
ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَنْفَعُكُمْ ثُمَّ أَخَذَهَا
ابْنُ الْخَطَّابِ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي
بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ عَذَابًا فَلَمَّا سَأَلَ
عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَقْرِي مَدْرِيَهُ فَنَزَعَ
حَتَّى حَذَبَ النَّاسُ يَعْطَلُونَ قَالَ وَهَبَ
الْعَطَنُ لَكَ الْإِبِلَ يَقُولُ حَتَّى رَوَى بَيْتُ
الْإِبِلِ فَأَنَاجَتْ -

۸۷۴ - حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَمِيْنُ
بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ
الْمَكِّيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُكَيْمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَفِي لَوَاقِفٍ فِي قَوْمٍ فَدَعَا
اللَّهُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وَصَّيْتَهُ عَلَى
سَرِيحَةٍ إِذَا رَجَلَ مِنَ النَّتْفِ فَدَعَا مَرْفَقَهُ
عَلَى مَنْكَبِي يَقُولُ رَحِمَكَ أَنْ كُنْتَ لِرَاجِلٍ
يَجْعَلُكَ اللَّهُ مَعَ مَا جَبَيْكَ لَدُنِّي كَثِيرًا مَا
كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ وَ أَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ وَ فَعَلْتُ وَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
مَنْ كُنْتُ لِرَاجِلٍ أَنْ يَجْعَلُكَ
اللَّهُ مَعَهُمَا مَاذَا هُوَ عَلَى

بْنِ الْخَطَّابِ
۸۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْزَانَ الْكُوفِيُّ
حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْأَوْثَانِ عَنْ
يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
أَبِي هَيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ
سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ أَشْدَّ مَا
صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

رضی اللہ عنہ نے ڈول لے لیا اور ایک یا دو ڈول کھینچے۔ ان کے
کھینچنے میں ضعف تھا اور اللہ ان کی مغفرت کرے گا پھر ابو بکر رضی
اللہ عنہ کے ہاتھ سے ڈول عمر رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور ان کے ہاتھ
میں سینچتے ہی وہ ایک بہت بڑے ڈول کی صورت میں تبدیل ہو
گیا۔ میں نے کوئی باہمت اور قوی انسان نہیں دیکھا جو اتنی حسن
تدبیر اور مضبوط قوتِ ارادی کے ساتھ کام کرنے کا عادی ہو چنانچہ انھوں
نے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں نے اونٹوں کو پانی پلانے کی جگہیں بھر لیں
وہاب نے بیان کیا "العطن" اونٹوں کے پیٹھ کی جگہ کو کہتے
ہیں، بولتے ہیں اونٹ اتنا سیراب ہوئے کہ وہیں (بلوٹھ) گئے۔
۸۷۴ - ہم سے ولید بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن یونس
نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید بن ابی الحسین مکی نے حدیث
بیان کی ان سے ابن ابی ملیک نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے بیان کیا کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ کھڑا تھا جو عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ کے لیے دعائیں کر رہے تھے، اس وقت آپ کا جنازہ تابوت
پر رکھا ہوا تھا اتنے میں ایک صاحب نے میرے پیچھے سے آکر میرے
شانوں پر اپنی کہنیاں رکھ دیں اور عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہنے
لگے اللہ آپ پر رحم کرے۔ مجھے تو یہی توقع تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو
آپ کے دونوں ہاتھوں (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی
اللہ عنہ) کے ساتھ (دفن) کرے گا۔ میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا کرتا تھا کہ میں، ابو بکر اور عمر تھے۔
میں نے اور ابو بکر اور عمر نے یہ کام کیا۔ میں اور ابو بکر اور عمر نے
اس لیے مجھے تو یہی توقع تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو انھیں دونوں حضرات
کے ساتھ رکھے گا۔ میں نے مڑ کر جو دیکھا تو آپ علی رضی اللہ عنہ تھے۔

۸۷۵ - محمد بن محمد بن یزید کوئی نے حدیث بیان کی، ان سے
ولید نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے، ان سے یحییٰ بن ابی
کثیر نے ان سے محمد بن ابراہیم نے اور ان سے عروہ بن زبیر نے
بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مشرکین مکہ کے
سب سے زیادہ شدید اور سنگین معاملے کے متعلق پوچھا جو انھوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا تو انھوں نے فرمایا کہ

میں نے دیکھا کہ عقبہ بن ابی معیط حضور اکرمؐ کے پاس آیا۔ آپ اس وقت نماز پڑھا رہے تھے اس بد بخت نے اپنی چادر گردن مبارک میں ڈال کر کھینچی جس سے آپ کا گلا بڑی شدت کے ساتھ پھنس گیا اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور بد بخت کو دفع کیا اور فرمایا، کیا تم ایک ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور وہ تمہارے پاس اپنے پروردگار کی طرف سے بیانات (معجزات و دلائل) بھی لایا ہے؟

۳۸۸۔ ابن خضوعی عن ابن عمر بن خطاب فرشی عدوی رضی اللہ

عنه کے مناقب

۸۷۶۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز ماحثیون نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن مسکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (جنت میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک عورت دیکھی جس نے بیوی دیکھا اور میں نے قدموں کے چابک کی آواز سنی تو میں نے پوچھا، یہ کون صاحب ہیں؟ بنایا گیا بلال رضی اللہ عنہ اور میں نے ایک محل دیکھا، اس کے سامنے ایک عورت تھی میں نے پوچھا، یہ کس کا محل ہے؟ تو بتایا گیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا میرے دل میں آیا کہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھوں لیکن مجھے عمرؓ کی غیرت یاد آئی اور اس لیے اندر داخل نہیں ہوا، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میرے مال باپ آپ پر قدامتوں کیا میں آپ سے بھی غیرت کروں گا یا رسول اللہ!

۸۷۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں لیث نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، ان حضوروں نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں جنت دیکھی، میں نے دیکھا کہ ایک عورت ایک محل کے کنارے دھوکہ دہی ہے میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ عورت کا، پھر مجھے ان کی غیرت و حمیت یاد آئی اور میں وہیں سے لوٹ آیا۔ اس پر عمرؓ

علیہ وسلم قال رایت عقبہ بن ابی معیط جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فوضعه يده في عنقه فخنقه بها خنقا شديدا فجاؤ ابو بكر حتى دفعه عنه فقال اتقتلون رجلا ان يقول ربي الله وقد جاءكم بالبينات من ربكم۔

باب ۳۸۸ مناقب عمر بن الخطاب الى

الفرشي العدوي رضي الله عنه

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرَّغِيصَاءِ إِمْرَأَةً أَبِي طَلْحَةَ وَ سَمِعْتُ خَفَافَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا يَدُلُّ دَمَآئِي قَصْرًا مَضْعَاةَ جَارِيَةٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالَ لِعُمَرَ فَأَسَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيَّ فَمَا كَرِهْتُ عَيْدَتِكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا بَنِي وَابْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَعْلِيكَ بَأْعَارِي

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ مِرَّةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مِثْلًا مَعْنَى عَبْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ تَبَيَّنَا أَنَا ثَائِرٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا إِمْرَأَةً فَتَوَصَّيْتُ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ فَأَبْوَا لِعُمَرَ

رضی اللہ عنہ روایت کی اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے ساتھ بھی غیرت کر دوں گا۔

۸۷۸۔ مجھ سے محمد بن صلت ابو جعفر کوئی نے حدیث بیان کی ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں حمزہ نے خبر دی اور انھیں ان کے والد نے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دو دھوپیا اور سیرابی کے اثر کو اپنے ناخنوں تک پر محسوس کیا۔ پھر میں نے پیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کہ دے دیا صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! اس خواب کی تعبیر کیا ہوگی؟ اُن حضور نے فرمایا کہ علم۔

۸۷۹۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو بکر بن سالم نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنوئیں سے ایک اچھا بڑا ڈول کھینچ رہا ہوں۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے بھی ایک یا دو ڈول کھینچے صنف کے ساتھ اور ان شان کی مغفرت کرے گا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ہاتھ میں وہ ڈول بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر گیا، میں نے ان جیسا قوی اور با عظمت شخص تھیں دیکھا جو اتنی مضبوط قوت ارادی کے ساتھ کام کا عادی ہو انھوں نے اتنا کھینچا کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اونٹوں کے سیراب ہونے کی جگہوں کو مگر محفوظ کر لیا۔

۸۸۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے، انھیں عبد الحمید نے خبر دی، انھیں محمد بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ اور مجھ سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید نے، ان سے محمد بن سعد بن ابی وقاص نے اور ان سے

مَذْكَرْتُ عَيْدَ تَكَّةَ فَوَلَّيْتُ مَدِينًا فَبَكَى عُمَرُ
وَقَالَ اَعَدَيْكَ اَعَادَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ۔

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ الصَّلَاتِ أَبُو جَعْفَرٍ
السُّكُوفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ
عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ نَبِيًّا أَنَا نَجِيمٌ مُشْرِئٌ لِيُحْيِيَ اللَّيْلَ حَتَّى أَنْظُرَ
إِنْ الرَّبِّيَّ يَجْرِي فِي ظَهْرِي أَوْ فِي أَظْهَرِي ثُمَّ
تَأَوَّلْتُ عُمَرَ فَقَالُوا فَمَا أَوَّلَتْكَ قَالَ الْوَلَهَةُ
۸۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبِيرٍ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَالِحٍ عَنْ سَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرَانِي فِي الْمَنَامِ أُنْجِي
أَمْرًا مِنْ بَدْوٍ بَكْرَةً عَلَى قَلْبٍ فَجَاءَ أَجْوَبُ بَكْرٍ
فَنَزَعَهُ وَنَوَّأَ أَوْ ذُنُوبَيْنِ نَزَعَا ضَعِيفًا
وَاللَّهُ يُعْزِلُهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَأَسْتَحَالَتْ عَزْبًا أَنَّمَا عَقَبِيًّا فَرِيَةً حَتَّى
رَوَى النَّاسُ وَصَفَهُ كَوَالِيعُ قَالَ ابْنُ جَبْرِ
الْعَبْقَرِيُّ عَنَّا قِ الدَّرَاقِطِيِّ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ زَوَّادٍ
الْبَطْنَانِيُّ لَهَا خَمَلٌ رَقِيقٌ مَبْثُوثَةٌ كَثِيرَةٌ ۔

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ
بْنُ إِدْرِاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ
ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدِ الْحَمِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا قَالِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِدْرِاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ
عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ بِنِ
أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ

الخطاب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وَعَنْهُ نُسُوءٌ مِنْ قَرِيشٍ يُكَلِّمُهُ وَ
 سِتْكَثْرُهُ عَالِيَةً اَصْحَابُهُمْ عَلَى صَوْتِهِ فَمَا
 اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَمَنْ قَبَا ذَرْنَ
 الْحِجَابَ فَأْذَنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فَقَالَ عُمَرُ أَصْحَابُ
 اللَّهِ سَلُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ابْنِي صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ الْمَلِكِيُّ
 كُنْ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْتَ صَوْتَكَ اسْتَأْذَنَ
 الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ فَاَنْتَ احَقُّ اَنْ يَهْبِئَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ
 اَنْفُسِهِنَّ اَتَهْبِئُنَّيْ وَلَا تَهْبِئُنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعْدَانِ
 اَقْبَلْ وَاعْلَظْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ
 الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَقْبِيكَ الشَّيْطَانُ
 سَالِكًا خَافَ قَطْرَ الْإِسْلَامِ خَافَ عِنْدَ لَحْدِكَ
 ۸۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسْتَنِي حَدَّثَنَا
 عِيسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَبِيصُ قَالَ
 قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا زِلْنَا أُعِزَّةً مُنْذُ
 أَسْلَمَ عُمَرُ

۸۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ
 أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَجِئَ عُمَرُ عَلَى
 سَوِيرَةٍ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيَصْلُونَ
 قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمَّا بَرَعَنِي إِلَّ رَجُلٌ
 اخْتَصَمَنِي فَأَذَا عَلِيٌّ فَتَرَحَّمْ عَلَيَّ
 عُمَرُ وَقَالَ مَا خَلَفْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ

ان کے والد نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انذار کرنے کی اجازت چاہی اس وقت حضور اکرم کے پاس قریش کی چند عورتیں راہبات المؤمنین میں سے بیٹھی باتیں کر رہی تھیں اور آل حضور کی آواز سے بھی بلند آواز کے ساتھ آپ سے تنقہ میں زیادتی کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ یوں ہی عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو وہ تمام خواتین کھڑی ہو کر پردے کے پیچھے چل دیں بھاگ کھڑی ہوئیں۔ آخر حضور اکرم نے انھیں اجازت دی اور وہ داخل ہوئے تو آل حضور مسکرا رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے حضور اکرم نے فرمایا، مجھے ان عورتوں پر ہنسی آرہی تھی جو ابھی میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں، لیکن آپ کی آواز سننے ہی پر دے کے پیچھے بھاگ گئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! ڈرنا تو انھیں آپ سے چاہیے تھا پھر انھوں نے (عمر تک سے) کہا، اے اپنی جانوں کی دشمن! تم مجھ سے تو ڈرتی ہو اور حضور اکرم سے نہیں ڈرتیں۔ عورتوں نے کہا کہ ہاں، آپ ٹھیک کہتے ہیں حضور اکرم کے مقابلے میں آپ کہیں زیادہ سخت ہیں۔ پس پر آل حضور نے فرمایا، اے ابن خطاب! اس ذات کی قسم جس کے رقبہ و قدرت میں میری جان ہے، اگر کبھی شیطان آپ کو کسی راستے پر چلتا دیکھ لیتا ہے تو اسے چھوڑ کر کسی دوسرے راستے پر چلے جاتا ہے۔

۸۸۳ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی، ان سے عمر بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی صلیح نے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ ان کے نائب پر (شاہدت کے بعد) دکھا گیا تو تمام لوگوں نے نقش مبارک کو گھیر لیا۔ اور ان کے لیے دعا و صلاہ پڑھنے لگے، نقش ابھی اٹھائی نہیں گئی تھی میں بھی وہیں موجود تھا۔ اسی حالت میں اچانک ایک صاحب نے میرا شانہ پکڑ لیا، میں نے دیکھا تو وہ علی کریم اللہ وجہہ علیہ تھا۔ پھر انھوں نے

عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعاء رحمت کی اور ان کی لغزش کو مخاطب کر کے فرمایا، آپ نے اپنے بعد کسی بھی شخص کو نہیں چھوڑا کہ جسے دیکھ کر مجھے یہ تمنا ہوتی کہ عمل جیسا عمل کرتے ہوئے میں اللہ سے جاہلوں، اور خدا کی قسم مجھے تو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ہی رکھے گا میرا یہ یقین اس وجہ سے تھا کہ میں نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے تھے کہ میں، ابوبکر اور عمر گئے۔ میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے۔ میں، ابوبکر اور عمر باہر آئے۔“

۸۸۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن دریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اور محمد سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے محمد بن سواد اور کھس بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے تو آپ کے ساتھ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ پہاڑ کا نینے لگا تو حضور اکرم نے اپنے پاؤں سے اسے تھپکی دی اور فرمایا، اُحُد! ٹھہرا کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔

۸۸۴۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے بیان کیا، اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اپنے والد عمر رضی اللہ عنہ کے بعض حالات پوچھے، جو میں نے انھیں بتا دیئے تو انھوں نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں نے کسی شخص کو معاملات میں اتنی انتھک کوشش کرنے والا اور اتنا زیادہ سختی نہیں دیکھا اور یہ خصال عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر ہی ختم ہو گئے۔

۸۸۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت

أَنَّ الْيَوْمَ اللَّهُ بِمَثَلِ عَمَلٍ مِنْكَ وَ أَيْمُ
اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنَّ يَجْعَلَ اللَّهُ
مَعَ مَا جَعَلْتَ وَ حَسِبْتُ أَنَّ كُنْتُ
كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ ذُهِبْتُ أَنَا وَ أَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ وَ كُنْتُ أَنَا وَ أَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ وَ خَرَجْتُ أَنَا وَ أَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مسدد حدثنا يزيد بن
دریج حدثنا سعید وقال لي خليفة
حدثنا محمد بن سواد و كهمس
ابن المنهال قال حدثنا سعید عن
قتادہ عن انس بن مالك رضي الله
عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه
وسلم الى احد ومعهم ابوبكر وعمر وعثمان
فخرجهم فضربهم برجله وقال اثبت اُحُد
فما عليك انك نبی اذمیدتی اذ شہیدان ؟

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا يحيى بن سليمان قال حدثني
ابن وهب قال حدثني عمر هو ابن
محمد ان زيدا بن اسلم حدثه عن
ابيه قال سألني ابن عمر عن بعض
شأنه يعني عمر فاخبرته فقال
ما رأيت احدا قط بعد رسول
الله صلى الله عليه وسلم من حين
قبض كان احداً و آخو و حتى انتهي
من عمر بن الخطاب .

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا سليمان بن حرب حدثنا
حماد بن زید عن ثابت عن انس رضي
الله عنه ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه

کے متعلق پوچھا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ اس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا ادرتم نے قیامت کے لیے تیاری کیا کی ہے؟ انھوں نے عرض کی کچھ بھی نہیں سوا اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں۔ ان حضورؐ نے فرمایا کہ پھر تمھارا حشر بھی انھیں کے ساتھ ہوگا جن سے تمھیں محبت ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں کبھی اتنی خوشی کسی بات سے بھی نہیں ہوئی ہوگی جتنی آپ کے اس ارشاد سے ہوئی کہ تمھارا حشر انھیں کے ساتھ ہوگا جن سے تمھیں محبت ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور ان سے اپنی اس محبت کی وجہ سے امیدوار ہوں کہ میرا حشر انھیں حضرات کے ساتھ ہوگا اگرچہ میرے عمل ان کے جیسے نہیں ہیں۔

۸۸۶۔ ہم سے یحییٰ بن قزح نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوسریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سے پہلی امتوں میں محدث و جن کی زبان پر حق اور فیصلہ خداوندی خود بخود اللہ کے حکم سے جاری ہوچکا کرتا تھا، ہڑا کرتے تھے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ زکریا بن زائدہ نے اپنی روایت میں سعد کے واسطے سے یہ اضافہ کیا ہے کہ ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور ان سے ابوسریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سے پہلے بنی اسرائیل کی امتوں میں کچھ لوگ ایسے ہڑا کرتے تھے کہ نبی نہیں ہوتے تھے اور اس کے باوجود، فرشتوں کے ذریعہ ان سے کلام ہڑا کرتا تھا۔ اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

۸۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ ہم نے ابوسریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک چرواہا اپنا ریوڑ چرا رہا تھا کہ ایک بھڑیئے نے اس کی ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور بکری کو اس سے

وَسَلَّمَ عَنْ السَّاعَةِ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَ مَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِ احْبَبِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَا أَحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاسْرَجُوا أَنِ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحَبَّتِي رَأَيْتُمْ هُمْ وَأَنَا لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَحٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ كَانَتْ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ حُدَّتْ تُونَ قَانِ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَأَمَّا عُمَرُ سَادَ زَكَرِيَّا وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ كَانَتْ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلِّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ سَكُنَ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعَمْرُ

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلًا سَمِعْنَا فِي غَنَمِهِ عَدَاةً لَدَيْتُ فَأَخَذَ مِنْهَا

چھڑا لیا۔ چھڑا لیا اس کی طرف متوجہ ہوا اور بولا (خزق عادت کے طور پر) یوم السبع میں اس کی حفاظت کرنے والا کون ہوگا، حبيب میرے سوا اس کا کوئی چر دانہ ہوگا، صحابہؓ اس پر بول اٹھے سبحان اللہ! حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں اس واقعہ پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکرؓ و عمرؓ بھی حالانکہ ابوبکرؓ و عمرؓ رضی اللہ عنہما موجود نہیں تھے۔

۸۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انھیں ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے خبر دی اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو تمبیس پیئے ہوئے تھے۔ ان میں سے بعض کی قمیص صرف سینے تک کی تھی اور بعض کی اس سے بھی چھوٹی اور میرے سامنے عمر پیش کئے گئے تو وہ اتنی بڑی قمیصیں پیئے ہوئے تھے کہ چلتے ہوئے کھسکتی تھیں صحابہؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپؐ نے اس کی تعبیر کیا لی؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ دین۔

۸۸۹۔ ہم سے صلت ابن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابومیکہ نے اور ان سے مسور بن خمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی کر دیئے گئے تو بڑی کرب وبے چینی کا اظہار آپؐ کی طرف سے ہوا۔ اس موقع پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپؐ سے تسلی و تسفی کے طور پر کہا کہ یا امیر المؤمنین! آپؐ اس درجہ بگڑا کیوں رہے ہیں، آپؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور ان حضورؐ کی صحبت کا پورا حق ادا کیا، پھر جب آپؐ اس حضورؐ سے جدا ہوئے تو ان حضورؐ آپؐ سے خوش اور راضی تھے۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت اٹھائی اور ان کی صحبت کا بھی آپؐ نے پورا حق ادا کیا اور جب جدا ہوئے تو وہ بھی آپؐ سے راضی اور خوش تھے، آخر میں مسلمانوں کی صحبت آپؐ کو حاصل رہی، ان کی صحبت کا بھی آپؐ نے پورا حق ادا کیا ہے اور اگر آپؐ ان سے جدا ہوئے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انھیں بھی آپؐ اپنے سے خوش اور راضی ہی چھوڑ دیں گے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آپؐ نے جو رسول اللہ

سَلَاةً فَلَمَّا بَعَا حَتَّى اسْتَنْفَذَ نَهَا فَاَنْفَقَتْ اِلَيْهِ الَّذِي فَقَالَ لَمَّا مِنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ لَمَيِّنَ نَهَا رَا عَ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاْتَنِي اَوْ مِنْ يَمِيْنِ وَالْبُكْرُ وَعُسْرُ وَمَا تُحَدِّثُ ابُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ۝ ۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ اخْبَرَنِي ابُو اِمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ عَنْ ابِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَبِيًّا اَنَا نَاهٍ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قَمِيصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الشَّدَى وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ اخْبَرَهُ شَاوِيْزًا اَدْلَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ السَّيِّئِينَ ۝

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا اِبْنُ مَعْمَدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْمُسَوِّرِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ عُمَرُ جُلُوسًا يَأْتِيهِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَانَ مَجْبُورًا عَلَيْهِ يَا اَسِيْرَ السُّوْمِيَّةِ وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ لَقَدْ صَحَبْتَ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْسَنْتَ صَحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عِنْدَكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحَبْتَ اِبَا بَكْرٍ فَاحْسَنْتَ صَحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عِنْدَكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحَبْتَ صُحْبَتَهُمْ فَاحْسَنْتَ صَحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتَفَارِقْتَهُمْ وَهُمْ عِنْدَكَ رَاضُونَ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صَحْبَتِهِ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاكَ فَاتِّمَّا ذَاكَ مِنْ مَنِ اللَّهُ تَعَالَى مَتَّ بِهٖ عَلَيَّ وَامَّا مَا

ذَكَرْتُ مِنْ مَعْجَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَامَّا
ذَلِكَ مَنْ مِنْ اللَّهِ حَلَّ ذِكْرُهُ مَنْ بِهِ
عَلَى وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ حِزْبِي فَمِنْ
مَنْ أَجَلْتُ وَأَجَلْتُ مَعَايِشَ، وَاللَّهُ
لَوْ أَنَّ لِي طَلْعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَا
فَتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَذُو
حَلَّ قَبْلَ أَنْ أَرَاكَ قَالَ حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ
أَبْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ دَخَلْتُ عَلَى

عمر بھذا:

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا أَبُو
اسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَانُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عُمَانَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِذَا بَطِئَ مِنْ حَيْطَانِ الْمَدِينَةِ تَجَاءَ رَجُلٌ مَسْتَقْفٍ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّ
لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَنَحَّ لَهُ فَآذَى أَبُو بَكْرٍ
فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مَسْتَقْفٍ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَقْفِ
أَفْتَمُّ لَنَا وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَنَحَّ
لَهُ فَآذَى هُوَ عَمْرٌ فَخَبَرْتُهُ بِمَا قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَمِدَ اللَّهُ
ثُمَّ اسْتَقْفِ رَجُلٌ فَقَالَ لِي أَفْتَمُّ لَكَ
وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تَصِيبُهُ
فَآذَى عُمَانُ فَخَبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ
قَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ :

صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا اور ان حضوروں کی رضا و خوشی کا جو ذکر کیا ہے
تو یقیناً یہ صرف اللہ تعالیٰ کا ایک فضل اور احسان ہے جو اس نے مجھ پر
کیا ہے اسی طرح جو آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت اور ان کی رضا
و خوشی کا ذکر کیا ہے تو یہ بھی مجھ پر اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان تھا،
لیکن جو گھبراہٹ اور پریشانی مجھ پر طاری آپ دیکھ رہے ہیں وہ آپ کی
وجہ سے اور آپ کے ساتھیوں کی وجہ سے ہے اور خدا کی قسم اگر
میرے پاس زمین بھر سونا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا سامن کرنے
سے پہلے اس کا فدیہ دے کر اس سے نجات کی کوشش کرتا، حماد بن
زید نے بیان کیا، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابویہ
نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت
میں حاضر ہوا۔ یہی حدیث۔

۸۹۰۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالسّامہ
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عثمان بن غیاث نے حدیث بیان کی
ان سے ابوعثمان ہندی نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوموسیٰ اشعری
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینے کے ایک باغ میں، میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک صاحب نے آکر دروازہ کھلوا دیا،
حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ان کے لیے دروازہ کھول دو اور انھیں جنت
کی بشارت سنا دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں
نے انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق جنت کی بشارت سنائی
تو انھوں نے اس پر اللہ کی حمد و ثنا کی پھر ایک صاحب آئے اور دروازہ
کھلوا دیا حضور اکرمؐ نے اس موقع پر بھی یہی فرمایا کہ دروازہ ان کے کھول دو اور
انھیں جنت کی بشارت سنا دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو عمر رضی اللہ عنہ
تھے۔ انھیں بھی جب حضور اکرمؐ کے ارشاد کی اطلاع سنائی تو انھوں
نے اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر ایک تیسرے صاحب نے دروازہ کھلوا دیا۔ ان
کے لیے بھی حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انھیں جنت کی
بشارت سنا دو۔ ان مصائب اور آزمائشوں کے بعد جن سے انھیں
(دنیا میں) دو چار ہونا پڑے گا۔ آپ عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ جب
میں نے آپؐ کو حضور اکرمؐ کے ارشاد کی اطلاع دی تو آپ نے اللہ کی
حمد و ثنا کے بعد یہی فرمایا کہ اللہ مدد کرنے والا ہے۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبَةُ بْنُ مَعْبُدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِبِدْعَةِ بَنِي الْخَطَّابِ

۸۹۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حبیبہ بن معبد نے حدیث بیان کی اور انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہم ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حضور اکرمؐ اس وقت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے تھے۔

بَابُ ۳۸۹ مناقب عثمان بن عفان ابی عمرو القرشی رضی اللہ عنہ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَغْرِزْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَكُلُهُ الْجَنَّةُ فَنَفَرَ هَا عُمَانُ وَخَالَ مِنْ جَهَنَّمَ حَبِيشَ الْعُسْرِ فَفَكَهُ الْغَبَّةُ فَجَهَزَ لَا
عثمان

۳۸۹۔ ابو عمر عثمان بن عفان القرشی رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص بئر رومہ ایک کنواں کو خرید کر سب کے لیے عام کر دے گا وہ جنت کا مستحق ہوگا۔ تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے خرید کر عام کر دیا تھا اور ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص حبشہ (غزوہ تبوک کے لشکر) کو سامان سے لیس کرے گا وہ جنت کا مستحق ہوگا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ عَنْ أَبِي يُوَيْبٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَامْرَأَتِي بِحِفْظِ الْحَائِطِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِسْتَاذِنٌ فَقَالَ أَتُذِنُ لَكَ وَبَشِيرَةٌ بِالْجَنَّةِ فَأَذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرٌ مِسْتَاذِنٌ فَقَالَ أَتُذِنُ لَكَ وَبَشِيرَةٌ بِالْجَنَّةِ فَأَذَا عُمَرَ. ثُمَّ جَاءَ آخَرٌ مِسْتَاذِنٌ فَسَكَتَ هَدِيئَةً ثُمَّ قَالَ أَتُذِنُ لَكَ وَبَشِيرَةٌ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَكْوَى سَتَمِيبَةٍ فَأَذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ قَالَ حَمَادٌ وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ خُوَلٍّ وَعَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ سَمِعَا أَبَا عَمَّ

۸۹۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی اُن سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابویوب نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے ابویوسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ کے اندر تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا کہ میں دروازہ پر حفاظت کرتا رہوں۔ پھر ایک صاحب آئے اور اجازت چاہی، اُن حضورؐ نے فرمایا کہ انھیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری بھی سنا دو۔ آپ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے پھر دوسرے صاحب آئے اور اجازت چاہی۔ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ انھیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری سنا دو۔ آپ عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر تیسرے صاحب آئے اور اجازت چاہی۔ اُن حضورؐ نے تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئے، پھر فرمایا کہ انھیں بھی اجازت دے دو اور (دنیا میں) ایک آزمائش سے گزرنے کے بعد جنت کی بشارت بھی سنا دو۔ آپ عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ حماد نے بیان کیا۔ اور ہم سے عاصم اسول اور علی بن حکم نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو عثمان سے

عید ث عن ابی موسیٰ بنحوہ و زاد فیہ
عاصم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان قاعداً فی مکان فیہ ماء قد انکشف
عن رکبتیه او رکبتہ فلما دخل
عثمان غطاها۔

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ عَنْ سَعْدِ
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَنِ ابْنِ شَهَابٍ
أَخْبَرَنِي عَنْ ابْنِ عَبِيدٍ أَنَّ ابْنَ عَبْدِ بْنِ
الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبِيدٍ بْنَ خُرَيْمَةَ
وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ السُّودِ ابْنِ عَبِيدٍ بَعُوثُ
قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكَلَّمَ عَثْمَانَ لِأَخِيهِ
الْوَلِيدِ فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيهِ فَقَصَدَتْ
لِعَثْمَانَ حَتَّى خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ أَنْ
لِيَ إِلَيْكَ حَاجَةٌ وَهِيَ نَصِيحَةٌ لَكَ قَالَ
يَا أَعْيَا السَّوْدِ مِنْكَ قَالَ مَعْرُوفًا قَالَ
أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَأَنْصَرَفْتُ فَرَجَعْتُ
إِلَيْهِمْ إِذْ جَاءَ رَسُولُ عَثْمَانَ فَأَمَاتِيَهُ
فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ سَبَّحَاتُ
بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْحَقِّ وَانْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِمَّنْ
اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَهَاجَرْتُ إِلَيْهِ هَاجِرَتَيْنِ وَصَحَبْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعْتُ مِنْهُ هَذِهِ وَفَدَا أَكْثَرَ النَّاسِ
فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ أَدْرَكَتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا وَلَكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا
يُخْلِصُ إِلَى الْعَدَسَاءِ فِي سِتْرِهِ هَا
قَالَ أَمَا نَعْبُدُ فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى

سنا اور وہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح حدیث بیان
کرتے تھے، لیکن عام نے اپنی اس روایت میں یہ اضافہ بھی کیا ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے جس کے
اندر پانی تھا اور آپ اپنے دونوں گھٹنے یا ایک گھٹنہ کھولے ہوئے تھے
لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو آپ نے چھپا لیا تھا۔

۸۹۳۔ ہم سے احمد بن شعیب بن سعد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ
سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، کہ ابن شہاب
نے بیان کیا اور انھیں عروہ نے خبر دی، انھیں عبید اللہ بن عدی بن
حنیاء نے خبر دی کہ مسور بن محمد اور عبد الرحمن بن اسود بن عبد بھوت
رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا کہ آپ عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کے
بھائی ولید کے بارے میں جسے عثمان رضی اللہ عنہ نے کوڑے کا گورنر
بنایا تھا، کیوں گفتگو نہیں کرتے، لوگوں میں اس مسئلہ پر بڑی بے چینی
پائی جاتی ہے۔ چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا اور جب وہ نماز کے
لیے باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کی کہ مجھے آپ سے ایک ضرورت
ہے اور وہ ہے آپ کے ساتھ ایک خیر خواہی! اس پر عثمان رضی اللہ
عنہ نے فرمایا، اے میاں! تم سے میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں! پھر
نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا، "اعوذ
باللہ منک"، میں واپس ان حضرات کے پاس آ گیا۔ اتنے میں عثمان
رضی اللہ عنہ کا قاصد بلاسنے کے لیے آیا۔ میں جب اس کے ساتھ عثمان
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہاری
خیر خواہی (نصیحت) کیا تھی؟ میں نے عرض کی، اللہ سبحانہ تعالیٰ نے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور ان پر کتاب نازل کی۔
آپ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول
کی دعوت پر لبیک کہا تھا۔ آپ نے دو بجز تیں کہیں حضور اکرم کی محبت
اسٹھائی اور آپ کے طریقے اور سنت کو دیکھا لیکن لوگوں میں ولید کی
وجہ سے بڑی بے چینی پیدا ہو گئی ہے (اس کے خلاف شریعت کامل
کی وجہ سے)۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس پر پوچھا۔ آپ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں، اگرچہ
پیداؤں حضور اکرم کے دور ہی کی ہے! لیکن حضور اکرم کی احادیث

اِنَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ فَكَفْتُ
مَنْ اسْتَجَابَ اِلَهٗ وَلِرَسُولِهٖ
وَاَمْتُ بِمَا بَعَثَ بِهِ وَهَاجَرْتُ
الْهَجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتُ وَصَحِيَّتُ
رَسُولُ اِلَهٗ مَعِيَ اِنَّهُ عَلَيَّ
وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللَّهِ مَا
عَصَيْتُهُ وَلَا عَشَشْتُهُ حَتّٰى
تَوَفَّاهُ اِلَهٗ ثُمَّ اَبُو بَكْرٍ
مِثْلُهُ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُهُ ثُمَّ
اسْتُخْلِفْتُ اَفْلَحْتُ لِيْ مِنْ
الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي لِهَمَّ
قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَمَا هَذِهِ
الْاِحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِيْ
عَنْكُمْ اَمَّا مَا ذَكَرْتُ مِنْ شَأْنِ
الْوَلِيْدِ فَسَنَأْخُذُ فِيْهِ
بِالْحَقِّ اِنْ شَاءَ اِلَهٗ ثُمَّ
دَعَا عَلِيًّا فَاَمَرَهُ اَنْ يَّجْلِدَهُ
فَجَلَدَهُ بِثَمَانِيْنَ

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْدٍ بْنُ سَالِحٍ عَنْ بَنِيْ بَزْزِيعٍ
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

ایک کنواری لڑکی تک اس کے تمام پردوں کے باوجود جب پہنچ چکی ہیں
تو مجھے کیوں نہ معلوم ہوتی ہے اس پر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ،
الاعیاء بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا
اور میں اللہ اور اس کے رسول کی دعوت کو قبول کرنے والوں میں ہی تھا جولو
اکرم جس دعوت کو سنے کر بھیجے گئے تھے میں اس پر مکمل طریقے سے ایما
لایا اور جیسا کہ آپ نے کہا وہ ہجرتیں بھی کیں ، میں حضور اکرم کی صحبت
سے بھی فیض یاب ہوا ہوں اور آپ سے بیعت بھی کی ہے ، پس خدا
گواہ ہے کہ میں نے کبھی آپ کے حکم سے سر تابی نہیں کی اور نہ آپ کے
ساتھ کبھی کوئی فریب کیا ، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات
دی ، اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی میرا یہی معاملہ رہا اور
عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی یہی معاملہ رہا ۔ تو کیا جب کہ مجھے ان کا
جانشین بنا دیا گیا ہے تو مجھے وہ حقوق حاصل نہیں ہوں گے جو
انھیں تھے ؟ میں نے عرض کی کہ کیوں نہیں ، آپ نے فرمایا کہ پھر ان باتوں
کے لیے کیا حوازیہ جاتا ہے جو آپ لوگوں کی طرف سے مجھے پہنچتی رہتی
ہیں لیکن آپ نے جو ولید کے حالات کا ذکر کیا ہے تو انشاء اللہ ہم
اس معاملے میں حق پر ہی قائم رہیں گے۔ پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو
بلایا اور ان سے فرمایا کہ ولید کو کوڑے لگوائیں چنانچہ آپ نے اسے
انسی کوڑے لگوائے۔

۸۹۴۔ محمد سے محمد بن حاتم بن بزیر نے حدیث بیان کی ، ان سے شاذان
نے حدیث بیان کی ، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ الماحضون نے حدیث

۱۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کی اشاعت اتنی عام اور شائع و منالغ ہے کہ ان کے علم سے کوئی مسلمان خالی نہیں ۔ کنواری
لڑکی جو اپنی شرم و حجاب کے لیے مشہور ہے ۔ وہ بھی آپ کے فرمودات کا علم رکھتی ہے تو پھر مجھے کیوں نہ ہوگا جبکہ میں انھیں حاصل کرنے کے
لیے کوششیں بھی کرتا رہوں ۔

۲۔ ولید کی دوسری سہراہ روی کے تذکروں کے ساتھ جو خاص واقعہ اس وقت پیش آیا تھا وہ اس کے شراب پینے کا تھا اور اس پر مسلمانوں
میں بڑی بے چینی ہو گئی تھی ۔ چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے انتظامات کے خلاف بعض لوگ صرف فتنہ پردازی کی غرض سے نکتہ چینی کیا
کرتے تھے ، اس لیے جب عبید اللہ بن عدی بن خیاری رضی اللہ عنہ نے ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا اور عوام و خواص کی اس واقعہ پر عام بے چینی
کا ذکر کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے بھی اولاً اس نقطہ نظر کی ترجمانی سمجھی اور اس پر ایک حد تک ناراضگی کا بھی اظہار فرمایا لیکن بعد
میں واقعہ کی تحقیق کی طرف متوجہ ہوئے اور جب دو آدمیوں کی گواہی اس کے شراب استعمال کرنے پر ہو گئی تو اسے انسی کوڑے لگوائے ، جو شراب
پینے کی اسلامی شریعت میں منہر ہے ۔

بن ابی سلمۃ الماحضون عن عبد اللہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کتا فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تعدل بابی بکراحداً ثم عمر ثقت عثمان ثم منکر امی ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا فاضل بنیہم تابعہ عبد اللہ عن عبد العزیز :

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ وَحَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالَ هَؤُلَاءِ قَدِيشٌ قَالَ فَمَنْ الشَّيْخُ فِيهِمْ قَالُوا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ لِحَدِيثِي هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ نَعَمْ۔ فَقَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغْيِبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ۔ قَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغْيِبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْ هَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ۔ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَى مَبِيتُكَ لَكَ أَمَا فَدَارَكَ يَوْمَ أُحُدٍ فَاشْهَدَ أَنَّ اللَّهَ عَقَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَأَمَّا تَغْيِبُكَ عَنْ بَدْرٍ فَامَّا كَانَتْ حَتَّى بَدَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَدِينَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَحَبَّ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسُحُفًا۔ وَأَمَّا تَغْيِبُكَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدًا عَزَا بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبِغْتَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارگاہی کو نہیں قرار دیتے تھے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو، اس کے بعد حضور اکرم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کوئی محبت نہیں کرتے تھے اور کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے۔ اس روایت کی متابعت عبد اللہ نے عبد العزیز کے واسطے سے کی۔

۸۹۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن مہذب نے حدیث بیان کی کہ اہل مصر میں سے ایک صاحب آئے اور حج بیت اللہ کیا۔ پھر کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ ان حضرات کا تعلق کس قبیلے سے ہے؟ کسی نے کہا کہ یہ حضرت قریش ہیں۔ انھوں نے پوچھا کہ ان میں بزرگ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔ انھوں نے پوچھا، اے ابن عمر! میں آپ سے ایک بات پوچھتا چاہتا ہوں، امید ہے کہ آپ مجھے بتائیں گے، کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے احد کی لڑائی سے رام فرار اختیار کی تھی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں ایسا ہوا تھا، پھر انھوں نے پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا کہ ہاں، ایسا ہوا تھا، انھوں نے پوچھا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بقیع رضوان میں بھی شریک نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا کہ ہاں یہ بھی صحیح ہے۔ میں کہان کی زبان سے نکلا، اللہ اکبر! تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، قریب آ جاؤ، میں تمہیں ان واقعات کی تفصیل سمجھاؤں گا۔ احد کی لڑائی سے فرار کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا ہے۔ بدر کی لڑائی میں عدم شرکت کا واقعہ یہ ہے کہ ان کے نکاح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں اور اس وقت بیمار تھیں اور حضور اکرم نے فرمایا تھا لڑائی میں عدم شرکت کی اجازت دیتے ہوئے، کہ تمہیں اتنا ہی اجر و ثواب ملے گا جتنا اس شخص کو جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوگا اور اسی کے مطابق مال غنیمت سے حصہ بھی! اور بقیع رضوان میں عدم شرکت کا واقعہ یہ ہے کہ اس موقع پر وادی مکہ میں کوئی بھی شخص مسلمانوں کی طرف کا عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ ہر دلعزیز اور بااثر ہوتا تو حضور اکرم

وَسَلَّمَ عَثْمَانُ وَكَانَتْ بَعْدَ الرِّضْوَانِ
بَعْدَ مَا ذَهَبَ عَثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيِّدَا الْيَمِينِ هَذِهِ
مَيْدَا عَثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا
مَنْ مِيَدَا فَقَالَ هَذِهِ
بِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ
عَمْرٍو أَذْهَبَ بِهَا الْآنَ
مَعَكَ -

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَسْبَأَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
حَدَّثَهُمْ قَالَ مَعَدَّ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ
وَعَثْمَانُ فَوَجَّهَ فَقَالَ اسْكُنْ أَحَدًا أَظْنَعُ
بِرَجُلِهِ فَكَلِمَتَيْنِ عَلَيْكَ إِذَا سَبَّيْتُ وَ
مِيَدَا بَيْدَا وَشَمِيدَا بَيْدَا

باب ۳۹ قِصَّةُ الْبَيْعَةِ وَالْإِتِّفَاقِ عَلَى
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَاثَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ
قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَبْلَ أَنْ يَصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِينَةِ
وَقَفَ عَلَى حَدِيثِ يَفَّةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعَثْمَانَ
بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ كَيْفَ فَعَلْتُمَا إِتِّفَاقًا
أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَلْتُمَا الدَّرْسَ مَنْ مَا لَا
تَطِيقُ قَالَ حَمَلْنَا هَا أَمْرًا هِيَ لَنَا
مَطِيقَةٌ مَا فِيهَا كِبِيرٌ فَضَلَّ قَالَ أَنْظِرْ
أَنْ تَكُونَا حَمَلْتُمَا الدَّرْسَ مَنْ مَا لَا تَطِيقُ
قَالَ قَالَ لَا فَقَالَ عُمَرُ لَنْ سَلِمَتِي اللَّهُ

اسی کو آپ کی جگہ وہاں بھیجتے، یہی وجہ ہوئی تھی کہ ان حضوروں نے انہیں
مکہ بھیج دیا تھا اتنا کہ قریش کو یہ باور کرایا جاسکے کہ ان حضوروں کو صرف عمرہ
کی غرض سے آئے ہیں، (طوائف سرگرم مقصود نہیں) اور جب بیعت رضوان
ہو رہی تھی تو عثمان رضی اللہ عنہ مکہ جا چکے تھے۔ اس موقع پر حضور
اکرمؐ نے اپنے دامپنہ ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا تھا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے
اور پھر اسے اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا تھا کہ یہ بیعت عثمان
کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کرتے ہوئے
شخص سے فرمایا کہ جاؤ ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ (تاکہ عثمان رضی اللہ
عنہ کے خلاف کوئی جذبہ نہ پیدا ہو)۔

۸۹۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے
انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب
احمد پہاڑ پر چڑھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ
عنہم بھی تھے تو پہاڑ کا نیچے لگا حضور اکرمؐ نے اس پر فرمایا، احد
ٹھہر جا۔ میرا خیال ہے کہ ان حضوروں نے اسے اپنے پاؤں سے
مارا بھی تھا۔ کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔

۳۹۰۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت اور آپ

کی خلافت پر اتفاق کا واقعہ

۸۹۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو ہریرہ
نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے عمر بن مہمون نے
بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شہادت سے چند دن
پہلے مدینہ میں دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف رضی اللہ
عنہما کے ساتھ کھڑے تھے اور ان سے فرما رہے تھے کہ (عراق کی
آرامی کے لیے جس کا انتظام خلافت کی جانب سے ان حضرات کے سپرد
کیا گیا تھا) آپ لوگوں نے کیا کیا؟ کیا آپ لوگوں کو یہ خطرہ ہے کہ اس
زمین دالوں پر اتنا بوجھ پڑ گیا ہے جسے برداشت کرنے کی ان میں طاقت
نہیں ہے؟ ان حضرات نے جواب دیا کہ ہم نے ان پر (جزیرہ و خراج کا)
اتنا ہی بار ڈالا ہے جسے ادا کرنے کی ان میں طاقت ہے، اس میں کوئی
زیادتی نہیں کی گئی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر حال ہمیشہ اس کا

لَدَعَتْ اِرامَ اهل العراق لا یجتنبن الی
رجل بعدی ابداً - قال تما انت علیہ
الاسرا بعة حتی اصاب ، قال انی نقا ٹٹ
ما بینی و بینہ الا عبد اللہ بن
عباس عداۃ اُصیب و کان اذا مر
بین الصفین قال اسئلو و احی
اذا لم یبق فیمعن خلک فقتل
فکبر و ربما قد اسورة یوسف
او النحل او نحو ذلک فی الرکعت
الاولی حتی یجتمہ الناس فلما هو
الا ان کبر فسمعه یقول تکتبی
او اکتبی انکب حین طعنہ
فطار العلیہ یسکین ذات
طرفین لا یمر علی احد
یمیناً ولا شیماناً الا طعنہ
حتی طعن ثلاثۃ عشر رجلاً
مات منهم سبعة فلما رای
ذلک رجل من المسلمین طرح
علیه برشاً فلما ظن العلیہ
انه ماخوذ نحو نفسه و تناول
عمر بن عبد الرحمن بن عوف
فقدّمه فمکن بلی عمر فقد رای
الذی ارى - و اما نواحی المسجد
فانهم لا یدرون غیر انهم قد فقهوا
صوت عمرو هم یقولون سبحان اللہ
سبحان اللہ فصلی بھم عبد الرحمن صلاۃ
خفیفة فلما انصرفوا قال یا ابن عباس
انظر من تکتبی فمال ساعة ثم جاء
فقال غلام المغیرۃ قال الصنم

طاو رکھنا کہ اسی زمین پر نراج کا اتنا بار نہ پڑے جو زمین والوں کی طاقت سے
باہر ہو۔ بیان کیا کہ ان دو حضرات نے کہا کہ ایسا نہیں ہونے پائے گا۔
اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندہ رکھا تو میں
عراق کی بیوہ عورتوں کے لیے اتنا کر دوں گا کہ پھر میرے بعد وہ کسی کی
محتاج نہیں رہیں گی۔ بیان کیا کہ ابھی گفتگو پر چوتھا دن ہی آیا تھا کہ عمر
رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے۔ عمر ابن مہیون نے بیان کیا کہ جس صبح کو
آپ شہید کئے گئے، میں فجر کی نماز کے انتطار میں، صف کے اندر
کھڑا تھا اور میرے اور آپ کے درمیان عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔ آپ کی عادت تھی کہ جب صبح سے گزرتے
تو فرماتے جاتے کہ صفیں سیدھی کر لو اور جب دیکھتے کہ صفوں میں کوئی
خلل باقی نہیں رہ گیا ہے تب آگے (مصلے پر) بڑھتے اور تکبیر کہتے۔
آپ (فجر کی نماز کی) پہلی رکعت میں عموماً سورۃ یوسف، سورۃ نحل یا اتنی
ہی طویل کوئی سورت پڑھتے۔ یہاں تک کہ لوگ جمع ہو جاتے اس دن ابھی
آپ نے تکبیر کہی ہی تھی کہ میں نے سنا، آپؐ فرما رہے ہیں کہ مجھے قتل کر دیا
یا کہنے لگا کیا۔ ابو لؤلؤ نے آپؐ کو زخمی کر دیا تھا اس کے بعد بد بخت
اپنا دودھاری مٹھیا رہیے دوڑنے لگا اور دائیں بائیں جدھر بھی پھرتا
تو لوگوں کو زخمی کرنا جاتا اسی طرح اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کر دیا جن میں
سات حضرات نے شہادت پائی مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے جب
یہ صورت حال دیکھی تو انھوں نے اپنی لمبی ٹوپی (ربنس) اس پر ڈال دی۔ بخت
کو جب یقین ہو گیا کہ اب پکڑ لیا جائے گا تو اس نے خود اپنا بھی گلا کاٹ دیا
پھر عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انھیں
آگے بڑھا دیا (نماز پڑھانے کے لیے)۔ (عمر بن مہیون نے بیان کیا کہ ابھی
لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے قریب تھے انھوں نے بھی وہ صورت حال دیکھی جو میں
دیکھ رہا تھا، لیکن جو لوگ مسجد کے کنارے پر تھے (تہجیح کی صفوں میں) تو
انھیں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ چونکہ عمر رضی اللہ عنہ کی آواز (نمازیں) انھوں
نے نہیں سنی تو کہتے رہے کہ سبحان اللہ سبحان اللہ! حیرت تعجب کی وجہ سے
آخر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بہت ہلکی نماز پڑھائی پھر
جب لوگ واپس ہونے لگے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابن عباس! دیکھو
مجھے کس نے زخمی کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تھوڑی دیر گھوم پھر کر

قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاتَّكَلَّ اللَّهُ لَقَدْ أَمَرْتُ
بِهِ مَعْرُوفًا الْحَكَمَ اللَّهُ الَّذِي لَمْ
يَجْعَلْ مَيْتَنِي بَيِّدٍ وَجَلَّ مَيْتَنِي
الْإِسْلَامُ قَدْ كُنْتُ أَنْتَ وَأَبُوكَ
حَبِيبَانِ أَنْ تَكْتُمَا الْعُلُوجَ بِالْمَدِينَةِ
وَكُنَا أَكْثَرَهُمْ رَقِيقًا فَقَالَ
أَنْ شِئْتَ فَعَلْتُ أَيْ أَنْ شِئْتَ
قَتَلْنَا قَالَ كَذَبْتَ بَعْدَ مَا
تَكَلَّمُوا بِلِسَانِكُمْ وَصَلُّوا
قَبْلَتَكُمْ وَحَجُّوا حَجَّكُمْ فَاحْتَمِلْ
إِلَى بَيْنِهِ فَاَنْطَلَقْنَا مَعَهُ وَكَانَ
النَّاسُ لَمْ تَصْبِهِمْ مَصِيبَةَ قَبْلِي
مُؤْمِنَةً فَقَاتِلْ يَقُولُ لَا يَأْسَ وَ
قَاتِلْ يَقُولُ أَخَافُ عَلَيْهِ فَاتَى
بَنِيذَ فَنَشْرَبُهُ فَنُخْرِجُ مِنْ حُجُوفٍ
ثُمَّ أَتَى بَلْبَنَ فَنَشْرَبُهُ فَنُخْرِجُ
مِنْ جَرَحِهِمْ فَعَلِمُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ
فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ
يُثْنُونَ عَلَيْهِ وَجَاءَ رَجُلٌ
مُشَابٌّ فَقَالَ الْبُشَيْرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
بِبَشَرِي اللَّهُ لَكَ مِنْ مَحَبَّةٍ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَدِمَ فِي الْإِسْلَامِ
مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وَ لَيْتَ
فَعَدَلْتُ ثُمَّ شَهَادَةً - قَالَ
وَدِدْتُ أَنَّ ذَا لِكَ كَفَّاتُكَ
عَلَيَّ وَلَكِنِّي فَلَمَّا دُرِجَ إِذَا
إِسْرَارُكَ يُسْئِرُ الْإِسْرَارَ قَالَ
رَدُّوا عَلَيَّ الْخِلَافَ قَالَ ابْنَ

دیکھا اور فرمایا کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کے غلام (ابو لؤلؤ) نے آپ کو زخمی کیا
ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا وہی جو کارِ یگر ہے؟ جواب دیا کہ
جی ہاں۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا اسے برابر کرے۔ میں نے
تو اسے اچھی بات کہی تھی جس کا اس نے یہ بدلہ دیا، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے
کہ میری موت اس نے کسی ایسے شخص کے ہاتھوں نہیں مقدر کی جو اسلام
کا مدعی ہو۔ تم اور تمھارے والد (عباس رضی اللہ عنہ) اس کے بہت
خواہشمند تھے کہ عجمی غلام دینے میں زیادہ سے زیادہ لائے جاویں،
یوں بھی ان کے پاس غلام بہت تھے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے عرض کی، اگر آپ فرمائیں تو ہم بھی کر گزریں، مقصد یہ تھا کہ اگر آپ
چاہیں تو ہم مدینہ میں مقیم عجمی غلاموں کی قتل کر ڈالیں۔ عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا۔ یہ انتہائی غلط فکر ہے۔ خصوصاً جبکہ تمھاری زبان میں گفتگو
کرتے ہیں، تمھارے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں اور تمھاری
طرح حج ادا کرتے ہیں (یعنی جب وہ مسلمان ہو گئے ہیں پھر ان کا قتل کس
طرح جائز ہو سکتا ہے) پھر عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر آٹھا کر لایا گیا اور
ہم آپ کے ساتھ ساتھ آئے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے لوگوں پر کبھی اس سے
سچے اتنی بڑی مصیبت آئی ہی نہیں تھی عمر رضی اللہ عنہ کے زندہ پنج جانے
کے متعلق لوگوں کی رائے بھی مختلف تھی (بعض تو یہ کہتے تھے کہ کچھ نہیں
ہوگا) (اچھے ہو جائیں گے) اور بعض یہ کہتے تھے کہ آپ کی زندگی خطرہ
میں ہے۔ اس کے بعد کھجور کا پانی لایا گیا اور آپ نے اسے نوش فرمایا
تو وہ آپ کے پیٹ سے باہر نکل آیا۔ پھر دودھ لایا گیا۔ اسے بھی
جول ہی آپ نے پیاز خرم کے راستے وہ بھی باہر نکل آیا۔ اب لوگوں کو
یقین ہو گیا کہ آپ کی شہادت یقینی ہے۔ پھر ہم اندر گئے اور لوگ
آپ کی تعریف و توصیف کرنے لگے۔ اتنے میں ایک نوجوان اندر آیا اور
کہنے لگا، ایا امیر المؤمنین! آپ کو خوشخبری ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے
کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی۔ ابتداء میں اسلام
لانے کا شرف حاصل کیا جو آپ کو معلوم ہے (یعنی جو بشارتیں اللہ
تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ملی ہیں)۔ پھر آپ والی بنا لئے گئے اور عدل و
انصاف سے حکومت کی اور پھر شہادت پائی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہیں
تو اس پر بھی خوش تھا کہ ان باتوں کی وجہ سے برابر پر میلر معاملہ ختم ہو جاتا،

اخي ارحم شوبك ابقى لشوبك واتقي
 لربك يا عبد الله بن عمر انظر
 ما عني من الرين تحبوه فوجدوه
 سيئة و شامنين الفاء اوخذ ده
 مال ان وفي له مال ال عمر فاده
 من اموالهم وال فضل في بيتي
 عدي بن كعب فان لم تع
 اموالهم فدل في قد يش ولا نقد هم
 الى غيدهم فاد عني هذا المال
 انطلق الى عائشة ام المؤمنين
 فقل يقرا عليك عمر السلام
 ولا تقل امير المؤمنين فاني
 لست اليوم للمؤمنين اميراً و
 قل سيئاً ذن عمر بن الخطاب
 ان سيد فن مع صاحبيه فسلم و
 استاذن ثم دخل عليها فوجدها
 قاعداً تيكي فقال يقرا عليك
 عمر بن الخطاب الاسلام ويستاذن
 ان سيد فن مع صاحبيه - فقلت
 كنت اريدك لنفسى ولا وثرناً
 به اليوم على نفسي فلما اقبل
 قيل هذا عبد الله بن عمر قد
 جاء قال ارفعوني فاسنداه رجل
 السيد فقال مالك ليك قال الذي
 تحب يا امير المؤمنين اذ انت
 قال الحمد لله ما كان من شئ
 اهتم الي من ذلك فاذا انا قضيت
 فاحملوني ثم سلم فقل يستاذن
 عمر بن الخطاب فان اذ انت لي

نہ عقاب ہوتا اور نہ ثواب، جب وہ فوجوان جانے لگا تو اس کا تہنید
 (انذار) لٹک رہا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لڑکے کو میرے پاس واپس
 بلا لاؤ۔ (جب وہ آئے تو) آپ نے فرمایا۔ میرے بیٹے! یہ اپنا کپڑا
 اٹھا لے (کھوڑ زمین سے) کہ اس سے تمہارا کپڑا بھی زیادہ دونوں تک چلے
 گا اور تمہارے رب سے تقویٰ کا بھی باعث ہے۔ اے عبد اللہ بن
 عمر! دیکھو مجھ پر کتنا قرض ہے؟ جب لوگوں نے آپ پر قرض کا شمار
 کیا تو تقریباً چھتالیس ہزار نکلا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ
 اگر یہ قرض آل عمر کے مال سے ادا ہو سکے تو انھیں کے مال سے اس کی
 ادائیگی کرنا، ورنہ پھر بنی عدی بن کعب سے کہنا، اگر ان کے
 مال کے بعد بھی ادائیگی نہ ہو سکے تو قریش سے کہنا، ان کے سوا اور کسی
 سے ادراطلب نہ کرنا اور میری طرف سے اس قرض کی ادائیگی کر دینا۔ اچھا
 اب ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں جاؤ اور ان سے عرض کرو
 کہ عمر نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے، امیر المؤمنین (میرے
 نام کے ساتھ) نہ کہتا کیونکہ اب میں مسلمانوں کا امیر نہیں رہا ہوں۔ تو ان
 سے عرض کرنا کہ عمر بن خطاب نے آپ سے اپنے دونوں ساتھیوں کے
 ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے
 رعائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا اور اجازت
 لے کر اندر داخل ہوئے، دیکھا کہ آپ بیٹھی رو رہی ہے۔ پھر کہا کہ عمر
 بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے آپ کو سلام کہا ہے اور اپنے دونوں ساتھیوں
 کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
 میں نے اس جگہ کو اپنے لیے منتخب کر رکھا تھا، لیکن آج میں انھیں اپنے
 پر ترجیح دوں گی۔ پھر جب ابن عمر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو لوگوں نے
 بتایا کہ عبد اللہ گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر مجھے اٹھاؤ، ایک
 صاحب نے سہارا دے کر آپ کو اٹھایا۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا
 خبر لائے؟ کہا کہ جو آپ کی تنہائی یا امیر المؤمنین، عمر رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا، الحمد للہ! اس سے ام حبیب میرے لیے کوئی نہیں رہ گئی تھی
 لیکن جب میری وفات ہو چکی اور مجھے اٹھا کر دفن کے لیے لے چلو
 تو پھر میرا سلام ان سے کہنا اور عرض کرنا کہ عمر بن خطاب نے آپ سے
 اجازت چاہی ہے، اگر وہ میرے لیے اجازت دے دیں تب مجھے دال

فَادْخُلُونِيْ وَاِنْ رُدَّتْنِيْ رُدُّوْنِيْ اِلَى
مَقَابِلِ الْمُسْلِمِيْنَ وَجَاءَتْ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ
حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيْرًا مَعَهَا فَلَمَّا رَاِيْنَاهَا
قَمْنَا فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ فَبَكَتْ عَنْهُ
سَاعَةً وَاسْتَاْذَنَ الرَّجَالُ فَوَلَجَتْ
وَاخْلَتْ لَهُمْ فَمَسَعْنَاهَا قَمْنًا مِّنَ
الدَّخْلِ فَقَالُوا اَوْصِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اسْتَخْلَفَ قَالَ مَا اَحْبَدَ اَحَقَّ جِهْدًا
الْاَمْرَ مِنْ هَوْلِهِ النَّفَرِ وَالرَّهْطِ الَّذِيْنَ
تَرَفَّقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ عَنْهُمْ سَاحِضٌ نَفْسِيْ عَلِيًّا وَ
عُثْمَانَ وَالزَّبِيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ
وَقَالَ يَشْهَدُكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَيْسَ
لَهُ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهُ
فَانْصَابَتْ اِلَيْهِ مَرَّةً سَعْدًا فَهَوَّ ذَاكَ وَ
اَلَا فَلَيْسَتْغَنِيْ بِهِ اُتَيْكُمْ مَا اُمِرَ فَاَنِيْ لَمْ
اعْزَلْهُ عَنْ عِجْزٍ وَكَأَحْيَانَةٍ وَقَالَ اَوْصِي
الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ
اَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ
حُرْمَتَهُمْ وَاَوْصِيَهُ بِالْاَنْصَارِ خِيَالِ الَّذِيْنَ
تَبَوَّأُوْا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ اَنْ
يَقْبَلَ مِنْهُمْ وَانْ يَعْنِيْ عَنْ
مُسَيْتِهِمْ وَاَوْصِيَهُ بِالْاَنْصَارِ خِيَالِ
فَانْقَضَ سَدُّ الْاِسْلَامِ وَحُبَابَةُ الْمَالِ وَ
غَيْظُ الْعَدُوِّ وَانْ لَا يُوْخَذَ مِنْهُمْ اِلَّا
فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهِهِمْ - وَاَوْصِيَهُ بِالْاَعْرَابِ
خَيْرًا فَانْهَمُ اَصْلَ الْعَرَبِ وَبَادَةَ
الْاَسْلَامِ اَنْ يُوْخَذَ مِنْ حَوَاشِيْ
اَمْوَالِهِمْ وَتَنْزِدَ عَلَى فَقَرَانِهِمْ - وَاَوْصِيَهُ

دفن کرنا اور اگر اجازت نہ دیں تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا۔
اس کے بعد امام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا آئیں، ان کے ساتھ کچھ
دوسری خواتین بھی تھیں، حجب ہم نے انہیں دیکھا تو ہم اچھٹ گئے،
آپ عمر رضی اللہ عنہ کے قریب آئیں اور وہاں تھوڑی تک اُٹو بہاتی
رہیں پھر حجب مردوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپ مکان
کے اندر دینی حصہ میں چلی گئیں اور ہم نے ان کے رونے کی آواز سنی۔
پھر لوگوں نے عرض کی، امیر المؤمنین! کوئی وصیت کر دیجیے، خلافت
کے متعلق! فرمایا کہ خلافت کا میں ان حضرات سے زیادہ اور کسی
کو مستحق نہیں پاتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک
جن سے راضی اور خوش تھے، پھر آپ نے علی، عثمان، زبیر، طلحہ،
سعد اور عبدالرحمن رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نام لیا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ
عبداللہ بن عمر کو بھی صرف مشورہ کی حد تک شریک رکھنا، لیکن خلافت
سے انہیں کوئی سروکار نہیں رہے گا، جیسے آپ نے ابن عمر رضی اللہ
عنہ کی تسکین کے لیے یہ فرمایا ہو۔ پھر اگر خلافت سعد کو مل جائے تو
وہ اس کے اہل ہیں اور اگر وہ نہ ہو سکیں تو جو شخص بھی خلیفہ ہو وہ اپنے
زمانہ خلافت میں ان کا تعاون حاصل کرتا رہے، کیونکہ میں نے انہیں
(کو ذرا گورنری سے) نااہلی یا کسی خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا
ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو
مہاجرین اولین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کے حقوق
کو پہچانے اور ان کے احترام و عزت کو ملحوظ رکھے، اور میں اپنے بعد
ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ انصار کے ساتھ بہتر معاملہ
کرے، جو دارالہجرت اور دارالایمان (مدینہ منورہ) میں (رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے سے) مقیم ہیں، (خلیفہ کو چاہیے)
کہ وہ ان کے نیکیوں کو نوازش سے اور ان کے بُروں کو معاف کر دیا کرے۔
اور میں ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ شہری آبادی کے ساتھ
بھی اچھا معاملہ رکھے کہ یہ لوگ اسلام کی مدد، مالی جمع کرنے کا ذریعہ اور اسلام
کے دشمنوں کے لیے ایک مصیبت ہیں اور یہ کہ ان سے وہی وصول کیا جائے
جو ان کے پاس فاضل ہو اور ان کی خوشی سے لیا جائے۔ اور میں ہونے والے
خلیفہ کو اعراب کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ اصل

بِسْمِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سَيِّئِي لَهُمْ بِقَهْمِهِمْ هُوَ وَإِنْ يُعَاتِلَ مِنْهُمْ وَمَا أَثِمَهُمْ وَلَا يَكْلَفُوا إِلَّا طَاعَتَهُمْ فَلَمَّا قَبِضَ خُرَجَاتُهُ بَنِي لُقْمًا نَمَشِي فَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَتْ أَدْخِلُوكَ فَاَدْخَلَ فَوَضَعَ هَذَاكَ مَعَ صَاحِبِيهِ فَلَمَّا فَرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةِ مِنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عِثْمَانَ وَقَالَ سَعْدُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَيْكُمْ مَا تَبَدُّوا مِنْ هَذَا إِلَّا مَرَفَعَةً إِلَيْهِ وَاللَّهُ وَالْإِسْلَامُ لَيَنْتَظِرُونَ أَنْظَرَهُمْ فِي نَفْسِهِ فَأُسْكِبَتِ الشَّيْخَانُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ افْتَجِعِلُونِي إِلَى وَاللَّهِ عَلَى أَنْ لَا آسُوا عَنْ أَفْضَلِكُمْ قَالَ نَعَمْ فَاخُذْ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَمُ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَإِنَّهُ عَلَيْكَ لَشْنُ أَمْرُتُكَ لَتَعْدَ لَكَ وَلَشْنُ أَمْرُتُ عِثْمَانَ لَسْتَمَعْنِ وَلَتَطِيعْنِ.

عرب میں اور اسلام کی جڑ ہیں۔ اور یہ کہ ان سے ان کا بچا کچھا مال وصول کیا جائے اور انھیں کے محتاجوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور میں ہونے والے خلیفہ کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کے نیکوئی کی (جو اسلامی حکومت کے تحت غیر مسلموں سے کیا ہے) وصیت کرتا ہوں کہ ان سے کئے گئے عہد کو پورا کیا جائے، ان کی حفاظت کے لیے جنگ کی جائے اور ان کی حیثیت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ ڈالا جائے جب عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تو ہم دہل سے (عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی طرف) آئے۔ (دفن کے لیے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (عائشہ رضی اللہ عنہا کو) اسلام کیا اور عرض کی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی ہے۔ ام المومنین نے فرمایا، انھیں یہیں دفن کیا جائے۔ چنانچہ وہیں دفن ہوئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کے حجرہ میں) اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ آرام فرما ہیں۔ پھر جب لوگ دفن سے فارغ ہو چکے تو وہ جماعت دہن میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کرنا تھا، جمع ہوئی۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمہیں اپنا معاملہ اپنے ہی میں سے تین آدمیوں کے سپرد کر دینا چاہیے۔ اس پر زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنا معاملہ علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا، طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنا معاملہ عثمان رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا اور سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنا معاملہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔ اس کے بعد عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے (عثمان اور علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے) فرمایا کہ آپ حضرات میں سے جو بھی خلافت سے اپنی براءت ظاہر کرے گا ہم خلافت اسی کو دیں گے اور اللہ اس کا نگران و نگہبان ہوگا اور اسلام کے حقوق کی ذمہ داری اس پر لازم ہوگی۔ ہر شخص کو غور کرنا چاہیے کہ اس کے خیال میں کون افضل ہے اس پر حضرات شیخین خاموش ہو گئے تو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا آپ حضرات انتخاب کی ذمہ داری مجھ پر ڈالتے ہیں۔ خدا گواہ ہے کہ میں آپ حضرات میں سے اسی کو منتخب کر دوں گا جو سب میں افضل ہوگا۔ ان حضرات نے فرمایا کہ جی ہاں، پھر آپ نے ان حضرات (حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہا) میں سے ایک کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ آپ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت بھی ہے اور اجتہاد میں اسلام

لانے کا شرف بھی! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے: پس اللہ آپ کا نگران ہے کہ اگر میں آپ کو خلیفہ بنا دوں تو کیا آپ عدل و انصاف سے کام میں گئے اور اگر عثمان کو بنا دوں تو کیا آپ ان کے احکام کو سنیں گے اور ان کی اطاعت کریں گے؟ اس کے بعد دوسرے صاحب کو تنہائی میں لے گئے اور ان سے بھی یہی کہا اور جب ان سے وعدہ لے لیا تو فرمایا، اے عثمان آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے۔ چنانچہ آپ نے ان سے بیعت کی اور علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے بیعت کی۔ پھر اہل مدینہ آئے اور سب نے بیعت کی۔

۳۹۱۔ ابوالحسن علی بن ابی طالب القرشی الہاشمی رضی اللہ عنہ کے مناقب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک آپ سے راضی اور خوش تھے۔

۸۹۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جبکہ خیبر کے موقع پر) فرمایا۔ کل میں ایک ایسے شخص کو اسلامی علم و دل کا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتوح عنایت فرمائے گا۔ بیان کیا کہ رات کو لوگ یہ سوچتے رہے کہ دیکھئے علم کسے ملتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سب حضرات (جو سرگرم تھے) حاضر ہوئے سب کو امید تھی کہ علم انھیں ہی ملے گا۔ لیکن آل حضور نے دریافت فرمایا، علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں آشوب ہو گیا ہے۔ یا رسول اللہ! آل حضور نے فرمایا کہ پھر ان کے یہاں کسی کو بھیج کر بدلو۔ جب وہ آئے تو آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ میں اپنا تھوک ڈالا اور ان کے لیے دعا کی۔ اس سے انھیں ایسی شفا حاصل ہوئی جیسے کوئی مرض پہلے تھا ہی نہیں۔ چنانچہ آپ نے علم انھیں کو عنایت فرمایا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں ان سے اتنا طول کا کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں۔ حضور اکرم نے فرمایا، اسی طرح چلے جاؤ، جب ان کے میدان میں اترو تو پہلے انھیں اسلام کی دعوت دو اور انھیں بتاؤ کہ اللہ کے ان پر کیا حقوق واجب ہیں،

لَا خَلَائِلَ بَالًا خَرَفًا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا اخَذَ الْمِيثَاقَ قَالَ ارْجِعْ يَدُكَ يَا عِثْمَانُ فَبَايَعَهُ فَبَايَعَهُ لَهُ عَلَى دَوْلَةِ أَهْلِ الدَّارِ فَبَايَعُوا:

تنہائی میں لے گئے اور ان سے بھی یہی کہا اور جب ان سے وعدہ لے لیا تو فرمایا، اے عثمان آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے۔ چنانچہ آپ نے ان سے بیعت کی اور علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے بیعت کی۔

باب ۹۱ مناقب علی بن ابی طالب القرشی

الہاشمی ابی الحسن رضی اللہ عنہ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَعَلِّي أَنْتَ مِنِّي ذَا نَأْمٍ مِنْكَ - وَ

قَالَ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ -

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

عبدالعزیز عن ابی حازم عن سہل بن

سعد رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم قال لَا أُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ

عَنْدًا رَحْبَةً فَيُفْتَمُّ اللَّهُ مُلْكًا يَبُورُ

قال فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُمْ لَيْلَتَهُمْ اِيَهُمْ

يُعْطَاهَا فَلَمَّا اصْبَحَ النَّاسُ عُدُوا عَلَى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كَلِمَهُمْ يَرْجِعُوا اِنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيٍّ

بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ

اللہ قال فَارْجِعُوا اِلَيْهِ فَاَنْزَلْنَا بِهِ فَلَمَّا

حَامَ بِصَقِّ فِي عَيْنَيْهِ دَعَا لَهُ خَبْرًا

حتیٰ کان لہ دیکھن بہ وجہ فاعطاه الراية

فقال عَلِيٍّ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَقَاتِلْهُمْ حَتَّى

يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ اَنْفُذْ عَلَى رِسَالِكَ

حَتَّى تَنْزِلَ بَيْنَا حَتْمُهُ ثُمَّ ادْعُهُمْ

اِلَى الْإِسْلَامِ وَارْجِعْهُمْ يَمَا يَحِبُّ عَلَيْهِمْ

خدا گواہ ہے کہ اگر تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

۸۹۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن یزید بن ابی عبیدہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجر آشوب چشم کے نہیں آسکے تھے پھر انھوں نے سرجاہ میں حضور اکرم کے ساتھ غزوہ ہی شریک نہ ہو سکو کہ دو تو بڑی ہنستی ہوگی، چنانچہ گھر سے نکلے اور حضور اکرم کے لشکر سے جا ملے جب اس رات کی شام آئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عنایت فرمائی تھی تو ان حضور نے فرمایا، کل میں ایک ایسے شخص کو علم دوں گا یا (آپ نے یوں فرمایا کہ کل) ایک ایسا شخص علم کرنے کا جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں، یا آپ نے یہ فرمایا کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائے گا۔ اتفاق سے علی رضی اللہ عنہ آگئے، حالانکہ ان کے آنے کی کوئی توقع نہیں تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ ہیں علی رضی اللہ عنہ، انھوں نے علم انھیں کو دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائی۔

۹۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے کہ ایک شخص سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے یہاں آیا اور کہا کہ یہ فلاں، اس کا انا رہ امیر مدینہ (مروان بن حکم) کی طرف تھا، برسرِ منبر علی رضی اللہ عنہ کو مجھایا کہتا ہے۔ ابو حازم نے بیان کیا کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا، کیا کہتا ہے، اس نے بتایا کہ انھیں "التراب" کہتا ہے۔ اس پر سہل رضی اللہ عنہ منہنے لگے اور فرمایا کہ خدا گواہ ہے۔ یہ تم تو ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا اور خود علی رضی اللہ عنہ کو اس نام سے زیادہ اپنے لیے اور کوئی نام پسند نہیں تھا یہ سن کر میں نے سہل رضی اللہ عنہ سے واقعہ کی تفصیل بیان کرنے کی خواہش ظاہر کی اور عرض کی، اے ابو عباس بس اس کا واقعہ کیا ہے، بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ علی رضی اللہ عنہ، فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئے اور پھر باہر اگر مسجد میں لیٹ رہے پھر آں حضور نے (عالم رضی اللہ عنہا) سے دریافت فرمایا، تمہارے چچا زاد بھائی علی رضی اللہ عنہ

مِنْ حَقِّ اللَّهِ بَيْنَهُمْ قَوْلُهُ لَكَ مِنْ بَيْتِي اللَّهُ مُبَارَكٌ رَحْمَةً فَاَحَدًا اخْبَرْتُكَ مِنْ اَنْ يَكُونَ لَكَ حُزْرُ النَّجْمِ ۝ ۸۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ فِيهِ رَمَدٌ فَقَالَ اِنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَ عَلِيٌّ فَالْحَقَّ بِالْبَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ الْمَلِيلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي مَبَا حِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى عَطِيَّةَ الرَّايَةِ اَوْ لَيْتَا خَذَنَ الرَّايَةَ عِنْدَ رَحِلٍ يَجِيءُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ اَوْ قَالَ تَالِ مُحَمَّدٍ اللَّهُ وَرَسُولُهُ لَيَجْتَنِي اللَّهُ عَنْكُمَا فَاِذَا اخْتُنُ بِعَلِيٍّ وَمَا تَوَجَّوْهُ فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ فَاَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَنْكُمَا ۝ ۹۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ اَنْ رَحِلًا جَاءَهُ ابْنُ سَهْلٍ بْنُ سَعْدٍ فَقَالَ هَذَا فَلَانٌ لَا مِيرَ الْمَدِينَةِ مَدْعُوًا عَلِيًّا هَذَا الْمَنْبَرُ قَالَ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ يَقُولُ لَهُ اَبُو تَرَابٍ فَضَحَكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا سَمَاكَ اِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لِي اسْمُ اَحِبِّ اِلَيْهِ مِنْهُ فَاَسْتَطَعْتُ الْحَدِيثَ سَهْلًا وَقُلْتُ يَا اَبَا عَبَّاسَ كَيْفَ قَالَ وَجَلَّ عَلِيٌّ عَلَيَّ فَاَطْلَمْتُ ثُمَّ حَدَّثَنِي فَاَصْطَحَجَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ ابْنُ عَمَلِكَ قَالَتْ فِي الْمَسْجِدِ فَاَخْرَجَ اِلَيْهِ فَوَحِدَ سَادَاعًا قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ

کہاں ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ مسجد میں ہیں۔ اُن حضورؐ میں تشریف لائے
دیکھا تو ان کی چادر پیٹھ سے نیچے آگئی ہے اور ان کی پیٹھ اچھی طرح
خاک آلود ہو چکی ہے۔ اُن حضورؐ مٹی ان کی پیٹھ سے صاف کرنے لگے
اور فرمایا، اٹھو، اب تڑپ۔ (دو مرتبہ آپؐ نے یہ فرمایا)۔

۹۰۱۔ ہم سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے، ان
سے زائدہ نے، ان سے ابوسعید نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے بیان
کیا کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عثمان رضی
اللہ عنہ کے متعلق پوچھا، آپؐ نے ان کے محاسن کا ذکر کیا پھر فرمایا،
غالباً یہ باتیں تھیں بری لگی ہوں گی۔ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ ابن عمر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا، اللہ تجھے ذلیل کرے۔ پھر اس نے علی رضی اللہ عنہ کے متعلق
پوچھا اور ان کے بھی آپؐ نے محاسن ذکر کئے اور فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ کا
گھرانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کا مہابت عمدہ گھرانہ ہے۔ پھر فرمایا
غالباً یہ باتیں بھی تھیں بری لگی ہوں گی۔ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ ابن عمر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا، خدا تجھے ذلیل کرے۔ جاؤ اور میرا بگاڑنا چاہتے ہو
بگاڑ لینا۔

۹۰۲۔ ہم سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان
کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ
سے سنا، کہا کہ ہم سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فاطمہ علیہا السلام نے
رضی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی۔ اس کے
بعد اُن حضورؐ کے یہاں کچھ تیزی آئے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا آپؐ کے یہاں
آئیں لیکن آپؐ موجود نہیں تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کی ملاقات
ہوئی تو ان سے اس کے متعلق انھوں نے بات کی۔ پھر جب اُن حضورؐ
تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا
کے آنے کی اطلاع دی۔ اس پر اُن حضورؐ علیہ السلام خود ہمارے
یہاں تشریف لائے، اس وقت ہم اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے۔
میں نے چایا کہ کھڑا ہو جاؤں، لیکن اُن حضورؐ نے فرمایا کہ یوں ہی لیٹے
رہو۔ اس کے بعد آپؐ ہم دونوں کے درمیان میں بیٹھ گئے اور میں نے
آپؐ کے قدموں کی ٹھنڈ اپنے سینے پر محسوس کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا،
تم لوگوں نے جو مطالبہ مجھ سے کیا ہے، کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات

وخلص التراب الى ظهره
فجعل يمسح التراب عن ظهره
فيقول اخبرني يا ابا تراب
مَدَّ تَيْبٌ۔

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ
عَنْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ
عَبِيدَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ
فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ فَذَكَرَ عَنْ مُحَاسِنِ عَمَلِهِ
قَالَ لَعَلَّ ذَلِكَ يُسَوِّدُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ
فَارَضَهُ اللَّهُ بِأَنْفَلٍ ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ
فَذَكَرَهُ مُحَاسِنَ عَمَلِهِ قَالَ ذَلِكَ
مَبِيتُهُ أَوْسَطُ بَيُوتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ ذَلِكَ يُسَوِّدُكَ قَالَ
أَجَلٌ قَالَ فَأَرَضَهُ اللَّهُ بِأَنْفَلٍ فَانْطَلَقَ
فَاجْعَدُ لِي كَيْفَ جَعَدَكَ؟

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى
قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ
شَكَتَ مَا تَلْقَى مِنْ أَثَرِ الرَّحَامَاتِ فِي النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجِي فَاَنْطَلَقَتْ فَلَمَّا
تَجَدَّدَ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَاخْبَرَتْهَا فَلَمَّا
جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْبَرَتْهُ
عَائِشَةُ بِبَعْضِ فَاطِمَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذَنَا
مَعَنَا جَعَلًا فَنَذَّهَبَتْ لَدَى حُومٍ فَقَالَ عَلِيٌّ
مَا كُنَّا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدَتْ
بِمَدْقِهِ مِثْرَةً عَلَى مَدْرِي وَقَالَ لَا أُعْطِيهَا
خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا فِي إِذَا أَخَذْتُمَا
مَعَنَا جَعَلًا تَكْبَرًا أَوْ نَبْعًا وَشَلْتَيْنِ وَ

ذباؤں، جب سونے کے لیے بستر پر لیٹے تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر بتینیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لیے کسی خادم سے بہتر ہے۔

۹۰۳۔ مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غز نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابراہیم بن سعد سے سنا، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، کیا تم اس پر رضی نہیں ہو کہ تم میرے ساتھ اس درجہ میں رہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام تھے۔

۹۰۴۔ ہم سے علی بن جبہ نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی۔ انہیں الیوب نے، انہیں ابن سیرین نے، انہیں عبیدہ نے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اہل عراق سے) کہ جس طرح تم پہلے فیصلہ کیا کرتے تھے وہی اب بھی کیا کرو، کیونکہ میں اختلاف کو پسند نہیں کرتا، تاکہ لوگوں کی ایک جماعت رہے اور تاکہ میری بھی موت انہیں حالات میں برجن میں میرے ساتھی (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کی ہوئی تھی۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ عام طور سے (ارو غن) جو علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات بیان کرتے ہیں اسٹخین کی مخالفت میں، وہ قطعاً جھوٹ ہیں۔

۳۹۲۔ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم صورت اور سیرت میں مجھ سے زیادہ مشابہ ہو۔

۹۰۵۔ ہم سے احمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابراہیم بن دینار ابو عبد اللہ جہنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بہت احادیث بیان کرتا ہے۔ حالانکہ پیٹ بھر نے کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر وقت رہتا تھا میں غیری روٹی نہیں کھاتا تھا اور نہ عمدہ لباس پہنتا تھا (کہ اس کے حاصل کرنے میں مجھے وقت لگانا پڑتا)، اور نہ میری خدمت کے لیے کوئی غلام یا غلامی تھی۔ بلکہ میں بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا،

وَسَمَاءُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ ثَمَدًا ثَلَاثَةً وَ ثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ خَاوِشٍ۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلَىٍّ أَمَّا مَرَضِي أَنْ تَكُونَ مَعِيَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُبَيْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَفَضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ فَإِنِّي أَصْعَرُ إِلَّا خِلَافَ حَتَّى يَكُونَ لَنَا مِنْ جَمَاعَةٍ أَوْ أُمُورَةٍ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي فَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ مَبْرُورًا عَنِ عَامَّةٍ مَا يَرَوْنَ عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبَ۔

باب ۳۹۲ مناقب جعفر بن ابی طالب و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشبهت خاتمی و خلقی

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ بْنِ دِينَارٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ جَهَنِيَّ حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَقُولُونَ أَكْثَرُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقٍ كُنْتُ أَلْزِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَطِئَ حَتَّى لَا أَكُلَ الْخَمِيرَ وَلَا الْبَسَ الْحَبِيرَ وَلَا يَحْدُمُنِي غِلَاظٌ وَلَا فُلَاظٌ وَكُنْتُ الْفَصِيحَ

سَطَنِي بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْخُيُوعِ وَارَ كُنْتُ
لَا سَتَقَرُّ الرَّجُلَ الْيَتِي هِيَ مَعِيَ كِي يَنْقَلِبَ
فِي فَيْطَلَعَنِي وَكَانَ أَخْبَرَ النَّاسَ لِلْمُسْكِينِ
حَجْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَنْقَلِبُ بَنًا فَيْطَلَعُ مَا
مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى أَنْ كَانَ لِيُخْرِجُ إِلَيْنَا
أَنْعَمَ الشَّيْءُ لَيْسَ فِيهِمَا شَيْءٌ فَتَشَقَّقَهَا
فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا ۝

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ
عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذْ سَلَّمَ عَلَى
ابْنِ حَجْفَرٍ قَالَ أَسَلَّمَ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَّةِ حِينَ ۝
يَا ۳۹۳۔ ذَكَرَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمَطْلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
۹۰۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الدُّنَاقِيُّ حَدَّثَنَا فِي
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْثَرِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
النَّسِّ عَنْ النَّسِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَمْرٍو بْنَ
الْخَطَّابِ كَانَ إِذْ قَطَعُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ
بْنِ عَبْدِ الْمَطْلِبِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا
نَتَوَسَّلُ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ هَمَّ نَبِينَا
مَا سَقْنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ ۝

يَا ۳۹۴۔ مَا قَبَّ قَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَصَفِيَّةُ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ ۝

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الْذَهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَرْسَلَتْ
إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُ مِيلًا أَتَمَّهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَقَامَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ

بعض اوقات میں کسی کو کوئی آیت اسی لیے پڑھ کر اس کا مطلب پوچھتا
مقا کر وہ اپنے گھر لے جا کر مجھے کھانا کھلا دے، حالانکہ مجھے اس کا
مطلب معلوم ہوتا تھا۔ مسکینوں کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرنے
والے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے، ہمیں اپنے گھر لے جاتے
اور جو کچھ بھی موجود ہوتا اس سے ہماری ضیافت کرتے تھے۔ بعض
اوقات تو ایسا ہوتا کہ صرف گھی کی خالی کچی نکال کر لاتے اور ہم اسے
مچا کر اس میں جو کچھ لگا رہتا اسے چاٹ لیتے تھے۔

۹۰۶۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون
نے حدیث بیان کی، اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انھیں
شعبی نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب جعفر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے
کو سلام کرنے تو یوں فرماتے "السلام علیکم یا ابن ذی الجناحین" ۳۹۳۔
عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

۹۰۷۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ
انصاری نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابی عبد اللہ بن ثنی نے حدیث بیان
کی، ان سے ثمامہ بن عبد اللہ بن النس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے
کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھپکے زمانہ میں عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ
کو آگے بڑھا کر دعاء استسقاء کرتے تھے اور فرمانے تھے کہ اے اللہ
پہلے ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعاء استسقاء کرتے تھے
اور آپ ہمیں سیرابی عطا فرماتے تھے اور اب ہم اپنے نبی کے چماکے ذریعہ
استسقاء کی دعاء کرتے ہیں اس لیے ہمیں سیرابی عطا فرمائیے۔
بیان کیا کہ اس کے بعد خوب بارش ہوئی۔

۳۹۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ وادوں کے مناقب
اور فاطمہ علیہا السلام بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب۔
آئی حضور نے فرمایا تھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

۹۰۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی،
ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زہیر نے بیان کیا اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فاطمہ علیہا السلام نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہاں
اپنا آدمی بھیج کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے والی اپنی میراث کا مطالبہ
کیا۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کافی کی صورت میں دی تھی

یعنی آپ کا مطالبہ مدینہ کی اس جائداد سے متعلق تھا جو آپ حضور مصداق خیر میں خرچ کرتے تھے اور اسی طرح مذک کی جائیداد اور خیر کے خمس کا بھی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ حضور خود فرما گئے ہیں، ہماری میراث نہیں ہوتی، ہم (انبیاء) جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے اور یہ کہ آل محمد کے اخراجات اسی مال میں سے پورے کئے جائیں گے اگرچہ انھیں یہ حق نہیں ہوگا کہ پیدوار کے مقدمہ حصہ سے زیادہ لیں۔ اور میں اخلاقی قسم، حضور اکرم کے مصارف خیر میں جو خود آپ کے عہد مبارک میں اس کا نظم تھا۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کر دوں گا۔ بلکہ وہی نظام جاری رکھوں گا۔ جسے آنحضرتؐ نے قائم کیا تھا۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھ کر فرمایا، اے ابو بکر! ہم آپ کی فضیلت و منزلت سے خوب واقف ہیں۔ اس کے بعد آپ نے آپ حضورؐ سے اپنی قرابت کا اور اپنے حق کا ذکر کیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، اپنی قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کرنے سے بھی زیادہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت ہے۔ مجھے عبداللہ بن عبد الوہاب نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واقد نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی آپ کے اہل بیت کے ساتھ محبت رکھنے میں سمجھو۔

۹۰۹۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عبیدہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے ابن ابی ملیک نے، ان سے مسور بن مخزوم نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس لیے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

۹۱۰۔ ہم سے یحییٰ بن قزوع نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے مرض کے موقع پر بلایا جس میں آپ کی

صلی اللہ علیہ وسلم تطلب صدقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم التي بالمدينة وقدك وما بقی من خمس خیر فقال ابو بکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نؤسث ما نؤکث فہو صدقۃ انما یا کل ال محمد من ہذا المال یعنی مال اللہ لیس لہم ان یزیدوا علی الماکل وافی واللہ لا غیر شیئاً من صدقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم التي کانت علیہا فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا غمک فیہما عمل فیہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متشہد علی ثب قال انما عرفت یا ابا بکر فضیلتک و ذکر قرابتہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحقہم فتکلم ابو بکر فقال والذی نفسی بیدہ لقرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الی ان اصل من قرابتی۔ اخبرنی عبد اللہ بن عبد الوہاب ثنا خالد حدیثاً شعبۃ عن واقد قال سمعت ابی یحییٰ عن ابن عمر عن ابی بکر رضی اللہ عنہم قال ارقبوا محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم فی اہل بیتہ۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا ابُو الْوَلِید حَدَّثَنَا ابْن عیینۃ عن عمرو بن دینار عن ابن ابی ملیکۃ عن السَّوْدِ بْنِ قَحْطَمَةَ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاطمۃ بضعةٌ مِنِّیْ فَحَنَّتْ اَعْضَبَہَا اَعْضَبَیْ۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا یحییٰ بن قزعة حَدَّثَنَا ابراہیم بن سعد عن اسیہ عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قال کث دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ ابنتہ فی شکوۃ الذی قبض

وفات ہوئی تھی پھر ہستہ سے کوئی بات کہی تو آپ رونے لگیں۔ پھر آنحضورؐ نے انہیں بلایا اور آہستہ سے کوئی بات کہی تو آپ ہنسنے لگیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میری نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے بتایا کہ پہلے جب مجھ سے آل حضورؐ نے آہستہ سے یہ کہا تھا کہ آل حضورؐ اپنی اس بیماری میں وفات پا جائیں گے جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ میں اس پر رونے لگی۔ پھر مجھ سے آل حضورؐ نے آہستہ سے فرمایا کہ آپ کے اہل بیت میں سب سے پہلے میں آپ سے جا ملوں گی۔ اس پر میں ہنسی مٹی۔

۳۹۵۔ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری تھے اور حواری انھیں (عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین کو) اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے کپڑے سفید ہوتے تھے۔

۹۱۱۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ مجھے مروان بن حکم نے خبر دی کہ جس سال نکسیر بھڑٹنے کی بیماری پھوٹ پڑی تھی، اس سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اتنی سخت نکسیر پھوٹی کہ آپ حج کے لیے بھی نہ جاسکے اور زندگی سے مایوس ہو کر مدینہ بھی کہو دی۔ پھر ان کی خدمت میں قریش کے ایک صاحب گئے اور کہا کہ کسی کو اپنے بوجھ خلیفہ بنا دیجیے عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا، کیا یہ سب کی خواہش ہے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کسے بناؤں؟ اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ایک دوسرے صاحب گئے۔ میراجیل ہے کہ وہ حرث تھے۔ انھوں نے بھی یہی کہا کہ آپ کسی کو خلیفہ بنا دیجیے۔ آپ نے ان سے بھی دریافت فرمایا کہ کیا یہ سب کی خواہش ہے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ لوگوں کی رائے کس کے متعلق ہے؟ اس پر وہ بھی خاموش ہو گئے تو آپ نے فرمایا، غالباً زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف لوگوں کا رجحان ہے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میرے علم کے مطابق بھی وہ ان میں سب سے بہتر ہیں اور

فِيهَا سَارَّهَا نَبِيٌّ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاَهَا فَمَارَّهَا فَضَحَكَتْ قَالَتْ مَا لَتَمَّا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَارَّ فِي الْبَنِي صُلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجْهِ الشَّيْءِ تُؤْفَى فِيهِ فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَّ فِي فَخْبَرَنِي أَنِّي أُولُ الْأَهْلِ بَيْتِهِ أَتَبَعُوا فَضَحَكَتْ ۝

یا ۳۹۵ مناقب الزبیر بن العوام

وقال ابن عباس هو حواری

النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسمی

الحواریون لیباض ثیابهم

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثنا عَلِيُّ

بْنِ مُهْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ

أَصَابَ عُثْمَانَ بْنُ عَفَانَ رُعْفٌ شَبَّهِ يَدُ

سَنَةِ الرُّعْفِ حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ وَ

أَوْصَى أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ

قَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقَالُوا قَالَ

نَعَمْ قَالَ وَمَنْ تُسَكِّتُ فَدَخَلَ

عَلَيْهِ رَجُلٌ أَخْرَجَ حَبْلَهُ الْحَرِثَ

فَقَالَ اسْتَخْلِفْ فَقَالَ عُثْمَانُ

وَقَالُوا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ

هُوَ فَسَكَّتْ قَالَ فَلَعَلَهُمْ قَالُوا

الزُّبَيْرِيُّ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَمَا

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّمَا

لَخَسِيدُهُمْ مَا عَلِمْتُ وَإِنِّي

كَانَ لَدَى حَبْلِهِمْ إِلَى رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بلاشبہ وہ رسول اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھی ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب تھے۔

۹۱۲۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عِثْمَانَ بْنِ أَثَالَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنِّي لَأَكُونُ فِيكُمْ نَبِيًّا وَنَبِيًّا لَكُمْ» قَالَ قَالُوا: «وَمَاذَا بَدَأَ بِكَ بِهَذَا؟» قَالَ: «أَنَا نَبِيٌّ لَكُمْ وَأَنْتُمْ نَبِيٌّ لِي» قَالَ قَالُوا: «وَمَاذَا بَدَأَ بِكَ بِهَذَا؟» قَالَ: «أَنَا نَبِيٌّ لَكُمْ وَأَنْتُمْ نَبِيٌّ لِي» قَالَ قَالُوا: «وَمَاذَا بَدَأَ بِكَ بِهَذَا؟» قَالَ: «أَنَا نَبِيٌّ لَكُمْ وَأَنْتُمْ نَبِيٌّ لِي»

۹۱۲۔ محمد سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، انھیں ان کے والد نے خبر دی کہ میں نے مروان سے سنا کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور کہا کہ کسی کو اپنا خلیفہ بنا دیجئے۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا اس کی خواہش کی جارہی ہے؟ انھوں نے بے یاکہ جی ہاں، زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف لوگوں کا رجحان ہے۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ ٹھیک ہے تحقیق بھی معلوم ہے کہ وہ تم میں بہتر ہیں۔ تین مرتبہ یہ جملہ فرمایا۔

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ هُرَاجٍ عَنْ سُلَيْمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «إِنِّي لَأَكُونُ فِيكُمْ نَبِيًّا وَنَبِيًّا لَكُمْ» قَالَ قَالُوا: «وَمَاذَا بَدَأَ بِكَ بِهَذَا؟» قَالَ: «أَنَا نَبِيٌّ لَكُمْ وَأَنْتُمْ نَبِيٌّ لِي» قَالَ قَالُوا: «وَمَاذَا بَدَأَ بِكَ بِهَذَا؟» قَالَ: «أَنَا نَبِيٌّ لَكُمْ وَأَنْتُمْ نَبِيٌّ لِي»

۹۱۳۔ ہم سے مالک بن اسماعیل حدیث عبد العزیز بن ہراج بن سلیمہ عن محمد بن عبد اللہ بن المثنیٰ عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جَعَلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي النَّسَاءِ فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى فَرْسِهِ يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ يَا أَبَتِ بَأْسُكَ تَخْتَلِفُ قَالَ أَوَلَا رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ بَنِي قُرَيْظَةَ قِيَامَتِي يَجْزِيهِمْ مَا نَطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جُمِعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ أَتَى

۹۱۴۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ احزاب کے موقع پہ مجھے اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کو عورتوں میں چھوڑ دیا گیا تھا (کیونکہ دونوں حضرات بچے تھے) میں نے اچانک دیکھا کہ زبیر رضی اللہ عنہ (آپ کے والد) اپنے گھوڑے پر سوار بنی قرظہ پہنچنے کی طرف آ جا رہے ہیں، دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا۔ مجھ کو جب وہاں سے واپس آیا تو میں نے عرض کی، والد صاحب! میں نے آپ کو کئی مرتبہ آتے جاتے دیکھا، آپ نے فرمایا بیٹے! کیا واقعی تم نے بھی دیکھا تھا؟ میں نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو بنو قرظہ کی طرف جا کر ان کی (نقل و حرکت کے متعلق) اطلاع میرے پاس لا سکتا ہے؟ اس پر میں گیا اور جب میں واپس آیا تو اُن حضرات نے (فرط مسرت میں) اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کر کے فرمایا کہ میرے مال باپ تم پر فدا ہوں۔

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ

نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی اور انھیں ان کے والد نے کہ جنگ یرموک کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہا آپ حملہ کیوں نہیں کرتے، تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کریں۔ چنانچہ آپ نے ان پر (دوسوں پر) حملہ کیا۔ اس موقع پر انھوں نے آپ کے دو کاوی زخم شانے پر لگائے درمیان میں وہ زخم تھا جو بدر کے موقع پر آپ کو لگا تھا۔ عروہ نے بیان کیا کہ ایز زخم اتنے گہرے تھے کہ اچھے ہو جانے کے بعد، بچپن میں ان زخموں کے اندر اپنی انگلیاں ڈال کر کھیدا کرتا تھا۔

۳۹۴۔ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ۔

عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق فرمایا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک ان سے راضی اور خوش تھے۔

۹۱۶۔ محمد بن محمد بن ابی بکر متقی نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض ان جنگوں میں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود شریک ہوئے تھے (احد کی جنگ) طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہما کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہتا تھا۔ ۹۱۷۔ ہم سے سعد دے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی خالد نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کا وہ ہاتھ دیکھا ہے جس سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (جنگ احد میں) حفاظت کی تھی کہ بالکل سیکا رہ چکا تھا۔

۳۹۷۔ سعد بن ابی وقاص الزہری رضی اللہ عنہ کے مناقب

نبو زہرہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مامول ہوتے تھے۔ آپ کا اصل نام سعد بن ابی مالک ہے۔

۹۱۸۔ محمد بن محمد بن شتی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے یحییٰ سے سنا، کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، کہا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جنگ احد کے موقع پر میرے بیٹے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کیا اور فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر فزا ہوں (پر فزا ہوں)

اخبرنا ہشام بن عروہ عن ابیہ ان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا للزبیر یوم الیرموک الا تشد فقتل معك فحمد علیہم فکثر جودہ ضربتین علی عاتقہ بینہما ضربة ضربت بها یوم بدر قال عروہ فکنت اذ خیل اصابعی فی ثلث الضربات العی وانا صغیر۔

پارہ ۳۹۶ ذکر طلحہ بن عبید اللہ

وقال عمر قوفی النبی صلی اللہ علیہ

وسلم وهو عنہ سراج

۹۱۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُتَّقِي

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمَّا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ ثَلَاثِ الْيَوْمِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ طَلْحَةَ وَسَعْدَ عَنْ حَدَّثَنَا

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ

طَلْحَةَ الَّتِي وَقَى بِهَا

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَ سَلَّطَتْ

پارہ ۳۹۷ مناقب سعد بن ابی وقاص الزہری

وبنوه هرة اخوال النبي صلى الله عليه

وسلم وهو سعد بن مالك

۹۱۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ

سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ

بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا

يَقُولُ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَى اَحَبُّنِي وَ اَنَا مَثَلُ الرَّسُولِ ۝

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ ابِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ غُثَيْبَةَ بْنِ ابِي وَقَاصٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ ابِي وَقَاصٍ يَقُولُ مَا اسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي اسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَّنْتُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَاَفِي لَثَلْتُ الْاِسْلَامَ تَابِعَهُ اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ ۝

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَرُوفٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ اِسْمَاعِيلَ عَنْ تَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ اَفِي رَدَّ اَوَّلِ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكُنَّا نَغْزُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرَةِ حَتَّى اِنْ اَحَدًا لَيَصْنَعُ كَمَا يَصْنَعُ الْبُعِيدُ اَوْ الشَّاةُ مَا لَهْ خَلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحْتُ بِنَوَاسِدٍ تَعْزُرُنِي عَلَى الْاِسْلَامِ لَقَدْ جَنَّتْ وَهَلْ عَلَى وَكَانُوا وَشَعْرَابَهُ عَلَى عَمْرٍو قَالُوا لَا تَحْسِنُ لِيصْلِي ۝

يَا أَيُّهَا زَكَرِيَّا هَذَا نَبِيُّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْهُمْ اِبْنُ الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا ابُو اَلْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَلزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنْ

۹۱۹۔ ہم سے یحییٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہاشم بن ہاشم نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ مجھے خوب یاد ہے میں (مردوں میں) تیسرا شخص تھا جو اسلام میں داخل ہوا تھا۔

۹۲۰۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن ابی زائدہ نے خبر دی، ان سے ہاشم بن ہاشم بن غثیبہ بن ابی وقاص نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، کہا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جس دن میں اسلام لایا ہوں، اسی دن دوسرے (سب سے پہلے اسلام میں داخل ہونے والے حضرات صحابہ) بھی اسلام میں داخل ہوئے ہیں اور میں سات دن تک اسی حیثیت میں رہا کہ میں اسلام کا تیسرا فرد تھا۔ اس روایت کی متابعت ابواسامہ نے کی، اور ان سے ہاشم نے حدیث بیان کی تھی۔

۹۲۱۔ ہم سے عمرو بن عرواف نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن تیس نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ عرب میں سب سے پہلے اللہ کے راستے میں، میں نے تیر اندازی کی تھی۔ راستہ اسلام میں (پہنچ کر) صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح غزوات میں شرکت کرتے تھے کہ ہمارے ساتھ درختوں کے پتوں کے سر اسر کھانے کے لیے بھی کچھ نہ ہوتا تھا۔ اس سے ہمیں اونٹ اور بکریوں کی طرح اجابت ہوتی تھی (میٹینگینوں کی طرح) یعنی ٹی ہوتی نہیں ہوتی تھی لیکن اب بنی اسد کا یہ حال ہے کہ اسلامی احکام پر عمل میں میرے اندر عیب نکالتے ہیں راگراں کے کہنے کے مطابق، میں واقعی نماز اچھی طرح نہیں پڑھ پاتا تو میں ناکام و نامرد اور میرا عمل برباد ہو گیا۔ واقعہ یہ پیش آیا تھا کہ بنی اسد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے عہد میں، آپ سے شکایت کی تھی کہ سعد رضی اللہ عنہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے۔

۳۹۸۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد۔

ابوالاعص بن ربیع بھی آپ کے داماد تھے۔

۹۲۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب بن خضر بنی ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے علی بن حسین نے حدیث بیان کی اور

الْمُسَوِّرِينَ مَخْرَجَةً قَالَ اِنْ عَلِيًّا خَطَبَ
بَنَاتِ اَبِي جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بَنَاتُ فاطمة
فَاَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ قَبِضْهُمْ قَوْمُكَ أَتَيْتُكَ كَلًا...
تَغَضُّبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا عَلِيٌّ فَأَكْرَمَهُ.
بَنَاتُ أَبِي جَهْلٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْهُ حِينَ تَشْهَدُ
يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ اُنْكَحْتُ اَبَا الْعَاصِ
مِنْ الرَّبِيعِ فَحَدَّثْتُيْ وَصَدَّقْتِي
وَإِنَّ فاطمةَ بِبُغْضَةٍ مِنِّي وَرَأَيْتُ
أَكْرَمَهُ أَنْ يَسُوْءَ هَا وَانَّهُ لَا يَجْتَمِعُ
بَنَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبَنَاتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ
فَتَرَكْتُ عَلَى الْخُطْبَةِ وَنَادَى مُحَمَّدُ
بْنُ عَمْرٍو بَنَ حَلْحَلَةَ عَنْ ابْنِ
شَهَابٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ مَيْسُورٍ سَمِعْتُ
السَّبْيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَكَرَ صَهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَاتَتْهُ عَلَيْهِ فِي
مَصَاهِرَتِهِ أَيْ كَا فَاحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي نَصَبٌ
وَوَعَدَ فِي قَوْفِي لِي :-

باب ۳۹۹ مناقب زید بن حارثہ مولی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وقال البراء عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم أنت أخونا و
مؤثرنا۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
سَلِيمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
لَعَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَجْثًا وَ

ان سے مسور بن محمد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل
کی بیٹیوں کو جو مسلمان تھیں اپنی منکاح دیا، اس کی اطلاع جب فاطمہ
رضی اللہ عنہا کو ہوئی تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں
اور عرض کی کہ آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کی خاطر حب
انھیں کوئی تکلیف دے (کسی پر غصہ نہیں آتا، اب دیکھئے یہ علی رضی
اللہ عنہ) ابو جہل کی بیٹیوں سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر آنحضرت
نے صحابہ کو خطاب فرمایا، میں نے آپ کو کلمہ شہادت پڑھتے سنا بھر
آپ نے فرمایا، انا براء! میں نے ابو العاص بن ربیع سے (زینب رضی
اللہ عنہا) کو حنفور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی
نشادی کی تو انھوں نے جوابات بھی کہی اس میں وہ سچے اترے، اور
بلانشبہ فاطمہ بھی میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے اور مجھ پر پسند نہیں
کہ کوئی بھی اسے تکلیف دے، خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہیں ہو
سکتیں چنانچہ علی رضی اللہ عنہ نے نشادی کا ارادہ ترک کر دیا محمد بن عمرو
بن حنظلہ نے ابن شہاب کے واسطے سے یہ اعنا فرمایا ہے، انھوں نے
علی بن حسین کے واسطے سے اور انھوں نے مسور رضی اللہ عنہ کے واسطے
سے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے بنی عید
شمس کے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور حقوق دامادی کی ادائیگی میں ان کی
وقع الفاظ میں تعریف فرمائی اور پھر فرمایا کہ انھوں نے مجھ سے جوابات
بھی کہی سچی کہی اور جو وعدہ بھی کیا پورا کر دکھایا۔

۳۹۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولا زید بن حارثہ رضی اللہ
عنہ کے مناقب۔

براء رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان
کیا کہ آل حنفور نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا تم ہمارے
بھائی اور سہارے مولا ہو۔

۹۲۲۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک مہم بھیجی اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بنایا۔ ان کے

امیر بنائے جانے پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا تو ان حضوروں نے فرمایا اگر کج تم اس کے امیر بنائے جانے پر اعتراض کر رہے ہو تو اس سے پہلے اس کے باپ کے امیر بنائے جانے پر بھی تم نے اعتراض کیا تھا اور خدا گواہ ہے کہ وہ زید رضی اللہ عنہ امارت کے مستحق تھے اور مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے۔ اور یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) اب ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

۹۲۳۔ ہم سے یحییٰ بن قزعة نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے عروہ سے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک قیافہ شناس میرے بیان آیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وہیں تشریف رکھتے تھے، اور اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما (ایک چادر میں لیٹے ہوئے دمنہ اور جسم کا سارا حصہ قدموں کے سوا چھپا ہوا تھا) اس قیافہ شناس نے کہا کہ یہ باطل، بعض بعض سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں (یعنی باپ بیٹے کے ہیں) قیافہ شناس نے پھر بتایا کہ آلِ حفصہ اس سے اس اندازہ پر بہت مسرور ہوئے اور پھر ان حضوروں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی واقعہ بیان فرمایا۔

۴۰۰۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا ذکر

۹۲۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے زہری سے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قریش مخزومیہ عورت کے محلے کی وجہ سے جس نے غزوہ فستج مکہ کے موقع پر چوری کر لی تھی، بہت ملول اور رنجیدہ تھے تو انھوں نے یہ فیصلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی عزیز ہیں اس عورت کی سفارش کی، اور کون جرأت کر سکتا ہے۔ اور ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے زہری سے مخزومیہ کی حدیث پوچھی تو مجھ پر بہت غصہ ہو گئے، میں نے اس پر سفیان سے پوچھا تو پھر آپ کسی اور ذریعہ سے اس حدیث کی روایت نہیں کرتے؟ انھوں نے بیان کیا کہ ایوب بن موسیٰ کی لکھی ہوئی ایک کتاب میں، میں نے یہ حدیث دیکھی، وہ زہری کے واسطے سے روایت کرتے تھے۔

أَشْرَعِيَهُمْ إِسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي أَمَارَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان تَطْعُنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَأَيُّكُمْ إِنْ كَانَ لِحُكْمِي فَلَا مَارَةَ وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسُ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسُ إِلَيَّ نَعْلَمُ ۚ

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ قَافِلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَإِسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مَضْطَجِعَانِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْتَدَامَ نَعَضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَالَ فَسَرَّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْجَبَهُ فَأَخْبَرَ بِهِمَا عَائِشَتُهُ ۚ

بَابُ ذِكْرِ إِسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمُّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُومِيَّةِ فَقَالُوا مَنْ يُجْبِتُ عَلِيَهُ إِلَّا إِسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَفْيَانَ قَالَ ذَهَبَتْ إِسَالُ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَدِيثِ الْمَخْزُومِيَّةِ فَصَاحَ فِي قَدَمَيْ سَفْيَانَ فَلَمْ يَحْتَمِلْهُ عَنْ أَحَدٍ قَالَ وَحَدَّثَهُ فِي كِتَابِ كَانِ كَتَبَهُ أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

ان امراة من بیئ مخزوم سرقه
فقالوا من یکلم فیها النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فلم یجترئ احد ان ینکلمہ
فکلمہ اسامة بن زید فقال ان ینبی
اسمائیل کان اذا سرق فیہ
الشریف ترکوه واذ سرق
الضیف قطعوه لو کانت فاطمة
لقتلت مہا

۹۲۵۔ حدیثی الحسن بن محمد حدیثا
ابو عبد الجی بن عباد حدیثا الماچشون
اخیرنا عبد اللہ بن دینار قال نظر
ابن عمر یوما وهو فی المسجد الی
رجل ینحی ثیابه فی ناحیة من
المسجد فقال انظر من ہذا لیت ہذا
عندی قال لہ انسان اما تعرف ہذا
یا ابا عبد الرحمن ہذا اسامة قال فطاطا
ابن عمر راسہ ونقر بیدہ فی الارض ثم قال
لو لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحبہ

۹۲۶۔ حدیثا موسی بن اسماعیل حدیثا
معتبر قال سمعت ابی حدیثا ابو عثمان
عن اسامة بن زید رضی اللہ عنہما حدیث
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان
یا حنک والحسن فیقول اللہم اجیبما
فا فی اجیبہما و قال نعیم عن ابن المبارک
اخبرنا معمر عن الزہری اخبر فی مولی
لا سامة بن زید ان الحاج بن ائیم بن
امرأئیم کان ائیم بن امرأئیم آخا
اسامة لاسمہ وهو رجل من الانصار
فراہ بن عمر لم یتجر رکوعہ ولا سجودہ

وہ عروہ کے واسطے سے اور وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے کہ بنی
مخزوم کی ایک عورت نے چوری کر لی تھی قریش نے یہ سوال اٹھایا (اپنی
مجلس میں) کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسی عورت کی سفارش
کون سے جاسکتا ہے؟ کوئی اس کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ آخر اسامہ
بن زید رضی اللہ عنہ نے سفارش کی تو آنحضورؐ نے فرمایا بنی اسرائیل میں یہ
دستور بن گیا تھا کہ جب کوئی شریف چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے،
لیکن اگر کوئی معمولی درجے کا آدمی چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹتے،
اگر آج ناظرؓ نے چوری کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹتا۔

۹۲۵۔ مجھ سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عبد الجی
بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ماحشون نے حدیث بیان کی،
انھیں عبد اللہ بن دینار نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن ایک
شخص کو مسجد میں دیکھا کہ اپنا کپڑا ایک کونے میں پھیلا رہے تھے،
آپؐ نے فرمایا، دیکھو، یہ کون صاحب ہیں، کاش میرے قریب ہوتے
(تو میں انھیں نصیحت کرتا) ایک شخص نے کہا۔ یا ابا عبد الرحمن! کیا آپ
انھیں نہیں پہچانتے، یہ محمد بن اسامہ ہیں۔ ابن دینار نے بیان کیا کہ یہ
سننے ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پاس سر جھکا لیا اور اپنے اٹھوں سے
زمین کریدنے لگے، پھر فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں دیکھتے
تو یقیناً آپ انھیں عزیز رکھتے۔

۹۲۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے
حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے ابو عثمان نے
حدیث بیان کی اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی،
کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں اور حسن کو (رضی اللہ عنہما) پکڑ لیتے تھے
اور فرماتے تھے، اے اللہ! آپ انھیں اپنا محبوب بنا لیجئے کہ میں ان
سے محبت کرتا ہوں۔ اور نعیم نے ابن المبارک کے واسطے سے بیان کیا،
انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں اسامہ بن زید کے ایک
مولا (حمزہ) نے خبر دی کہ حجاج بن امین بن امیہ کو ابن عمر رضی اللہ عنہ
نے دیکھا کہ (منازمیں) اٹھوں نے رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں ادا کیا
ہے۔ امین بن امیہ، اسامہ رضی اللہ عنہ کے مال کی طرف سے بھائی تھے،
امین رضی اللہ عنہ قبیلہ انصار کے ایک فرد تھے۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ

سے کہا کہ خوف نہ کھاؤ میں نے اپنا بیخواب جحفہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا اور انھوں نے آل حنفورہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، تو ان حضرات نے فرمایا کہ عبداللہ بہت اچھا لڑکا ہے۔ کاش رات میں بھی نماز پڑھا کرتا۔ سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد رات میں بہت کم سو یا کرتے تھے۔

۹۲۸۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ذہری نے، ان سے سالم نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہا نے اپنی بہن جحفہ رضی اللہ عنہا کے والد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا، عبداللہ مرد صالح ہے۔

۴۰۳۔ عمار اور حذیفہ رضی اللہ عنہما کے مناقب

۹۲۹۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں جب شام آیا تو میں نے دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کوئی صالح ہمیشہ عطا فرمائے پھر میں ایک قوم کے پاس آیا اور ان کی مجلس میں بیٹھ گیا معطوری ہی دیر بعد ایک بزرگ آئے اور میرے قریب بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا، آپ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ۔ اس پر میں نے دریافت فرمایا، آپ کا وطن کہاں ہے؟ میں نے عرض کی، کوفہ۔ آپ نے فرمایا، کیا تمہارے یہاں ابن ام عبد، صاحب المغین،

صاحب دسادہ و مطہرہ (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نہیں ہیں؟ کیا تمہارے ہاں وہ نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی شیطان سے پناہ دے چکا ہے وکہ وہ انہیں کبھی غلط راستے پر نہیں لے جاسکتا۔ مراد عمار رضی اللہ عنہ سے ہے) کیا تم میں وہ نہیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے بہت سے راز نامے مہرستہ کے حامل ہیں، جنہیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا؟ پھر ان کی موجودگی کے باوجود وہ ان سے آنے کی کیا ضرورت تھی؟ اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا، عبداللہ رضی اللہ عنہ آیت ووالیل اذا بغضت، کی تلاوت کس طرح کرتے ہیں؟ میں نے انہیں

الذار فلقیہما ملک آخر فقال لی لن ترأی فقصصتها علی حفصۃ فقصتها حفصۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال نفع الرجل عبد اللہ لہ لو کان یصلی باللیل قال سالم کان عبد اللہ لا یأمر من اللیل الا قلیلاً ۛ

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا یحییٰ بن سلیمان حدَّثَنَا ابن وہب عن یونس عن الذہری عن سالم عن ابن عمر عن اختہ حفصۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لَمَّا لَئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ ۛ

بِالنَّیْلِ مَنَاقِبَ عَمَارٍ وَحَذِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ۛ

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مالک بن اسماعیل حدَّثَنَا اسرائیل عن المغیرۃ عن ابراہیم عن علقمۃ قال قد مت الشام فصلیت رکعتین ثم قلت اللہم یسری حبیبنا صالحاً فانیت قوماً فجلست الیہم فاذا شیخ قد جاء حتی جلس الی جنبی قلت من هذا قالوا ابوالدرداء فقلت انی دعوت اللہ ان یمیسری حبیبنا صالحاً فیسرک لی قال ممن انت قلت من اهل الکوفۃ قال

اولیس عندکم ابن اُمّ عبد صالحی الثعلبیین والنوساد والمطہرۃ؟ فینکون الذی احبہ اللہ من الشیطان علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم اولیس فیکم صاحب سر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی لا یعلمہ احد غیرہ ثم قال کیف یقرأ عبد اللہ واللیل اذا بغضت فقرأت علیہ واللیل اذا بغضت والقیار اذا بغضت وما خلق الذکر

وَالْأَنْثَى قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَقْرَأَ بِنْتَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَيْدٍ إِلَى فَيْدٍ

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَغِيرَةَ عَنْ أَبِي بَرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الثَّامِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ اللَّهُمَّ بَسِّرْ لِي جَلِيئًا مَالِحًا فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَهْ أَنْتَ قَالَ مَنْ أَهْلُ الْكَوْفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فَيْكُمُ ادُّنِكُمْ صَاحِبُ السَّرَّالِ الَّذِي لَا يَعْلِمُهُ عَيْنٌ يَعْنِي حَدِيثُهُ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فَيْكُمُ ادُّنِكُمُ الَّذِي أَجَاءَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَارًا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فَيْكُمُ ادُّنِكُمُ صَاحِبُ السُّوَالِ ادُّنِكُمُ السَّيْرَارِ قَالَ بَلَى قَالَ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلُ إِذَا تَغَشَّى وَالنَّهَارُ إِذَا تَجَيَّأ قَالَ إِذَا تَجَيَّأ قُلْتُ وَاللَّهِ كَثُرَ وَالْأَنْثَى قَالَ مَا زَالَ فِي هَوَاجٍ حَتَّى كَادَ أَنْ يَسْتَنْزِلُوهُ فِي هُنَّ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا يَكُنْ مِنْكُمْ مَنْ أَقْبَى ابْنِ عَبِيدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ كُلَّ أُمَّةٍ أُمِّيَّةٌ وَإِنَّا أُمِّيَّةٌ أَيْضًا أَلَا أُمِّيَّةُ ابْنِ عَبِيدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي هَرِيمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

بِرُّهُ كَرَسَانِي كَرَّ وَاللَّيْلُ إِذَا تَغَشَّى وَالنَّهَارُ إِذَا تَجَيَّأ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرُ وَالْأَنْثَى اس اس پر آپ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان مبارک سے مجھے اسی طرح یاد کرایا تھا۔

۹۳۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے، ان سے ابراہیم نے بیان کیا کہ علقمہ شام تشریف لے گئے اور مسجد میں جا کر یہ دعا کی، اے اللہ! مجھے ایک صالح ہمنشین عطا فرما۔ چنانچہ آپ کو ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا آپ کا تعلق کہاں سے ہے؟ عرض کی کہ کوفہ سے۔ اس پر آپ نے فرمایا کیا تمہارے یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار نہیں ہیں کہ جنہیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ آپ کی مراد ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے تھی۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، جی ہاں موجود ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا، کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی کی زبانِ شیطان سے اپنی پناہ دی تھی، آپ کی مراد عمار رضی اللہ عنہ سے تھی۔ میں نے عرض کی کہ جی ہاں وہ بھی موجود ہیں۔ اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آیت وہ دلیل اذ الغشی والنہار اذ التجی کی قرأت کس طرح کرتے تھے؟ میں نے کہا کہ آپ رخصت کے حذف کے ساتھ ”الذکر والانثی“ پڑھا کرتے تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ بیشام والے ہمیشہ اس کو شش ہی رہے کہ جس طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی اس کی توثیق ہوئی اس سے مجھے ہٹا دیں۔

۹۳۱۔ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۳۱۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ اعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوقلابہ نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر امت میں امین ہوتے ہیں۔ اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں (رضی اللہ عنہ)

۹۳۲۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے ان سے صلہ کرنے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہل نجران سے فرمایا میں تمہارے یہاں ایک امین کو بھیجوں گا جو حقیقی معنوں میں اس نجران کا تمام صحابہ کو اشتیاق تھا لیکن آل حضورؐ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

۴۰۵۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

۴۰۶۔ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے مناقب

نافع بن جبیر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رضی اللہ عنہ کو گئے سے لگایا۔

۴۰۳۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث

بیان کی، ان سے ابو موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے انھوں

نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا، آل حضورؐ منبر پر تشریف رکھتے تھے اور حسن رضی اللہ عنہ آپ

کے پیڑ میں تھے۔ آل حضورؐ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور پھر حسن

رضی اللہ عنہ کی طرف اور فرماتے، میرا یہ بیٹا سر وار ہے اور امید ہے کہ

اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دوجا عتوں میں صلح کر لے گا۔

۴۰۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان

کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عثمان

نے حدیث بیان کی اور ان سے ابواسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں اور حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر دعا کرتے

تھے کہ اے اللہ! مجھے ان سے محبت ہے آپ بھی ان سے محبت

رکھئے۔ اور کہا قال۔

۴۰۵۔ محمد سے محمد بن حسین ابن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ محمد

بن حسین بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی،

ان سے محمد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ جب حسین

علیہ السلام کا سر مبارک عبید اللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا اور ایک طشت

میں رکھ دیا گیا تو بد بخت اس پر کڑی سے سارنے لگا اور آپ کے

حسن و خوبصورتی کے بارے میں بھی کچھ کہا کہ میں نے اس سے زیادہ

خوبصورت چہرہ نہیں دیکھا، اس پر انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت حسین

رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ تھے

عن ابی اسحاق عن صلیہ عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ھل نجران

لا یقتل یعنی علیکم اُمیناً حتیٰ اُمین ناصوف

اصحابہ فبعت اباعبیدۃ رضی اللہ عنہ

باب ۵۱ ذکر مصعب بن عمیر

باب ۵۲ مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما

قال نافع بن جبیر عن ابی ہریرۃ عاتق

النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحسن

۴۰۳۔ حدثنا صدقة حدثنا ابن عیینہ حدثنا

ابو موسیٰ عن الحسن سمع ابا بکرۃ

سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

علی المنبر والحسن الی جنبہ ینظر الی الناس

مرۃ والیہ مرۃ ویقول ابی ہذا

سید و لعل اللہ ان یصلح بہم بین

فبتین من المسلمین

۴۰۴۔ حدثنا مسدد حدثنا المعتمر قال

سبعت ابی قال حدثنا ابو عثمان عن اسامۃ

بن زید رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ

علیہ وسلم انه کان یأخذہ و

الحسن ویقول اللهم افرہ احبہما

فاحبہما اذکما قال

۴۰۵۔ حدثنی محمد بن الحسن ابن ابراہیم

قال حدثنی حسین بن محمد حدثنا جریر عن

محمد عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ

اُتی عبید اللہ بن زیاد براس الحسن

علیہ السلام فجعل فی طشت

فجعل ینکث و قال فی حسنیہ

شیئاً فقال انس کان استبہم برسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کان

مَخْصُوبًا بِأَنَّهُ سَمِيَ - ۴۳۶

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ الْمَتِّحَالِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنَ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِأَخِي أَحَبُّهُ فَأَحَبُّهُ ۝

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَمْلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ بِأَخِي شَبِيهُهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيهُهُ لِيَحْيَىٰ وَعَلَىٰ يُضَحَّكُ ۝

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ مَعِينٍ وَصَدَقَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أُرَىٰ ذُبُوًا لِحَمْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ - ۝

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي هَرَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ مَخْمُورٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدًا أَشَبَّهُهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ۝

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو سَأَلَ عَنْ الْمُحَرَّمِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسَبُهُ يَقْتُلُ السُّبَابَ فَقَالَ أَهْلُ الْعَوَاقِ يَسْأَلُونَ عَنْ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

أَبُو تَعَالَى وَنَحْنُ كَأَنْفُسِهِمْ لَمْ يَكُنْ أَحَدًا أَشَبَّهُهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ۝

۴۳۶۔ ہم سے حجاج بن متیحال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جس میں رضی اللہ عنہ آپ کے شانہ مبارک پر تھے اور آپ یہ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! مجھے اس سے محبت ہے، آپ بھی اس سے محبت لکھئے۔

۴۳۷۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے عمر بن سعید بن ابی حسین نے خبر دی انھیں ابن ابی ملیکہ نے ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھائے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں میرے باپ ان پر فدا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ ہیں علی سے نہیں علی رضی اللہ عنہ وہیں مسکرا رہے تھے۔

۴۳۸۔ مجھ سے یحییٰ بن معین اور صدقہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے انھیں واقد بن محمد نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی آپ کے اہل بیت کے ساتھ رحمت و خدمت کے ذریعہ، تلاش کرو۔

۴۳۹۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں معمر نے انھیں زہری نے اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے اور عبد الرزاق نے بیان کیا کہ میں نے خبر دی، انھیں زہری نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ اور کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ نہیں تھا۔

۴۴۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی یعقوب نے، انھوں نے ابن ابی نعیم سے سنا اور انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا اور کسی نے ان سے محرم کے بارے میں پوچھا تھا شعبہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص (احرام کی حالت میں) مکھی مار دے تو اسے کیا کفارہ دینا پڑے گا؟ اس پر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عراق کے لوگ مکھی کے بارے میں سوال کرتے ہیں،

جبکہ سہی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کر چکے ہیں جن کے بارے میں آلِ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں حضرات حسن و حسین رضی اللہ عنہما دنیا میں میرے لیے دو پھول ہیں۔

۴۰۷۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مولا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جنت میں اپنے آگے میں نے تمھارے قدموں کی چاپ سنی تھی۔

۹۴۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خود ہی کہہ کر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ ابو بکر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کو انھوں نے آزاد کیا ہے، آپ کی ہر ادا بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے تھی۔

۹۴۲۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبدی نے ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے قیس نے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا، کہ اگر آپ نے مجھے اپنے لیے خریدا، تو پھر اپنے پاس ہی رکھیے، اور اگر اللہ کے لیے خریدا ہے تو پھر مجھے آزاد کر دیجیے اور اللہ کے راستے میں عمل کرنے دیجیے۔

۴۰۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ

۹۴۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا، اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا فرما۔

۴۰۹۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۴۴۔ ہم سے احمد بن واقد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن ذہب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے حمید بن بلال نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اطلاع کے پہنچنے سے پہلے زید، جعفر اور ابن رواحہ رضوان اللہ علیہم کی شہادت کی خبر صحابہؓ کو سنا دی تھی، آپ نے فرمایا کہ اب اسلامی علم کو زید رضی اللہ عنہ سے ہوتے ہیں اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا
نَحْنَا نَتَايَ مِنْ
النَّبِيَاءِ

یا بکرم مناقب بلال بن رباح مولیٰ ابی
بکر رضی اللہ عنہما۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ۔

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ أَخْبَرَنَا
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدَنَا وَ
أَعْتَقَ سَيِّدَنَا بَعْنَى بَدَلًا ۖ

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسٍ أَنَّ
بَدَلًا قَالَ لَأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتُ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي
لِنَفْسِكَ فَا مَسْكَنِي وَإِنْ كُنْتُ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي
لِللَّهِ فَدَعْنِي وَعَمِلْ لِلَّهِ۔

۴۰۸۔ ذِكْرُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ ضَمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
صَدْرِهِ وَ قَالَ أَلَتَّكُمْ عَلِمَةُ الْحِكْمَةِ۔
۴۰۹۔ مناقب خالد بن الوليد رضی اللہ عنہ

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حَمِيدٍ بْنِ هِلَالٍ
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْنُ نَتَايَ وَ جَعْفَرُ بْنُ رَوَاحَةَ
لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَيْرُهُمْ فَقَالَ أَحَدُ
الرَّأْيَةِ زَيْدٌ فَأَصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرُ فَأَصِيبَ

ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے علم اٹھایا اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے اب ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے علم اٹھایا ہے اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے جعفر اکرم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور آخر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اٹھایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی قیادت میں مسلمانوں کو فتح عنایت فرمائی۔

۴۱۰۔ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولا سالم رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

۹۴۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے ابراہیم نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے بیان عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا میں ان سے ہمیشہ محبت رکھوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے چاہے اشخاص سے قرآن سیکھو عبداللہ بن مسعود، آل حفصہ نے ابتداء عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہی کی، اور ابو حذیفہ کے مولا سالم، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم انھوں نے بیان کیا کہ مجھے پوری طرح یاد نہیں کہ آل حفصہ نے پہلے ابی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا یا معاذ رضی اللہ عنہ کا۔

۴۱۱۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

۹۴۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے بیان کیا۔ انھوں نے ابو دائل سے سنا کہ انہوں نے مسروق سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر کوئی برا کلمہ نہیں آتا تھا اور نہ آپ کی ذات سے یہ ممکن تھا۔ اور آپ نے فرمایا تھا کہ تم میں سب سے زیادہ عزیز مجھے وہ شخص ہے جس کے عادات و اخلاق سب سے عمدہ ہوں۔ اور آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید چار افراد سے سیکھو عبداللہ بن مسعود ابو حذیفہ کے مولا سالم، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہم)۔

۹۴۷۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے معمر نے، ان سے علقمہ نے کہ میں شام پہنچا تو سب سے پہلے میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور یہ دعا رکی، اے اللہ! مجھے کسی صالح ہمنشین

ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ سَدَاحَةَ فَأَجِيبَ وَعَيْنَا لَا تَذُوبَانِ حَتَّى أَخَذَهَا سَيْفٌ مِنْ سَيُوفِ اللَّهِ حَتَّى قَتَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ ۝

یا ابی مناقب سالم مولى ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ۔

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أَحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَفْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَسْبَغَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَبَدَأَ بِهِ وَسَالِمٍ مَوْلَى ابِي حَذِيفَةَ وَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَ مُعَاذَ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَكَ اِدْرِي سِدَا يَا بَنِي اَوْ بَعَاذَ۔

یا ابی مناقب عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَرْبِكُنْ فَأَجِثْا وَلَوْ مَتَفَحِشًا وَقَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا وَقَالَ اسْتَفْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ اَسْبَغَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَ سَالِمٍ مَوْلَى ابِي حَذِيفَةَ وَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَ مُعَاذَ بْنِ جَبَلٍ ۝

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ ابِي عَوَانَةَ عَنْ مُعِيزَةَ عَنْ عُلُقَمَةَ دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ وَكَعْتُيْنِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ تَبَسَّرِي جَلِيلًا قَرَأْتُ سُبْحًا

کی صحبت سے فیض یابی کی توفیق عطا فرمائیے، چنانچہ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ اُردسے تھے۔ جب وہ قریب آگئے تو میں نے سوچا شاید میری دعا قبول ہوگئی ہے۔ انھوں نے دریافت فرمایا، تمہارا وطن و موطن کہاں ہے؟ میں نے عرض کی کہ کوفہ کا رہنے والا ہوں اس پر آپ نے فرمایا کیا تمہارے یہاں صاحبِ نعلین، صاحبِ وسادہ و مطہرہ و عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نہیں ہیں؟ کیا تمہارے یہاں وہ صحابی نہیں ہیں جنھیں شیطان سے (اللہ کی پناہ مل چکی ہے؟ کیا تمہارے یہاں سرسبزہ رازدوں کے جاننے والے نہیں ہیں؟ جنھیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ دھچھورِ ریافت فرمایا کہ ام عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) آیت و دلیل کی قرأت کس طرح کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی کہ ”واللہ اذا یغشی والنہار اذا تجلی واخلق الذکر والانثی“ آپ نے فرمایا کہ مجھے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان مبارک سے اسی طرح سکھایا تھا۔ لیکن اب شام والے مجھے اس طرح قرأت کرنے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔

۹۴۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے عبد الرحمن بن زیاد نے بیان کیا کہ ہم نے حذیفہ (رضی اللہ عنہ) سے سنا کہ صحابہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عادات و اخلاق اور طرز و طریق میں سب سے زیادہ قریب کون صحابی تھے؟ تاکہ ہم ان سے سیکھیں۔ آپ نے فرمایا کہ اخلاق طرز و طریق اور سیرت و عادت میں ابن ام عبد سے زیادہ آگے حضور سے قریب اور کسی کو میں نہیں سمجھتا۔

۹۴۹۔ مجھ سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے کہا کہ مجھ سے اسود بن یزید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو موسیٰ اشعری (رضی اللہ عنہ) سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں اور میرے بھائی یمن سے (مدینہ منورہ) حاضر ہوئے اور ایک زمانہ تک یہاں قیام کیا ہم اس پورے عرصے میں یہی سمجھتے رہے کہ ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کے ایک فرد ہیں، کمونہ انھوں نے گھر میں عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) اور ان کی والدہ

مُقبلًا قَلَمًا وَنَا قُلْتُ أَرَحَبُوا أَنْ يَكُونَ اسْتِجَابَ قَالَ مِنْ أُمِّهِ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَفَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوَسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ الَّذِي أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّيَرِ الَّذِي لَا يَكُنُّ غَيْرُهُ كَيْفَ قَدَّ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارُ إِذَا تَجَلَّى وَ مَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى قَالَ اقْدَرَا فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاةً إِلَى فِيَّ فَمَا زَالَ هَلُولًا حَتَّى كَادُوا سِيرُ دُونِي ۝

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ سَأَلْنَا حَذِيفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيبٍ مِنَ النَّبِيِّ وَالْهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَأْخُذَ عَنْهُ فَقَالَ مَا أَعْرِفُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَذَلِكَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ ۝

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَسُوفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) يَقُولُ قَدَّرْتُ أَنَا وَآخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا جُنُودًا مَا نَرَى إِلَّا ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَيَّ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

باب ۱۳ ذکر معاویہ رضی اللہ عنہ

۹۵۰- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشِيرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيَةُ عَنْ عِثَانَ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ أَدْرَكَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بَرَكَةً وَعِنْدَهُ مَوْلَى لَاحِبِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ دَعُهُ فَإِنَّهُ صَحِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۹۵۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قِيلَ لَاحِبِ بْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَطْرَقَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ إِنَّهُ نَفِيبٌ ۝

۹۵۲- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي النَّبَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُزْرَانَ بْنَ أَبِيانٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا كُنْتُمْ لَتَصَلُّونَ صَلَاةً لَفَتْ صَاحِبُنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاكَ بِيَصْلِيَهُمَا وَلَفَتْ خَفَى عَنْهُمَا يَخْفَى رُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

باب ۱۴ مناقب فاطمة علیہا السلام
وقال النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة
سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۹۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْزُومٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

کی (بخیرت) اور گرفت ہم دیکھا کرتے تھے۔

۴۱۲- معاویہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

۹۵۰- ہم سے حسن بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے معافی نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن اسود نے اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد وتر کی صرف ایک رکعت منازہ پڑھی وہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ایک مولا (کریم) بھی موجود تھے، جب وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے (تو معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک ایک رکعت وتر کا ذکر کیا) اس پر آپ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے، (اور یقیناً ان کے پاس آل حضور کے قول و فعل میں سے کوئی چیز ہوگی)۔

۹۵۱- ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کی کیا فرمائش گئے انھوں نے وتر کی صرف ایک رکعت پڑھی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ فقیہ ہیں۔

۹۵۲- مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالنباہ نے بیان کیا، انھوں نے حمران بن ابان سے سنا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم لوگ ایک خاص نماز پڑھتے ہو، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور ہم نے کبھی آپ کو اس وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے تو ان سے منع فرمایا تھا، معاویہ رضی اللہ عنہ کی مراد عصر کے بعد دو رکعت نماز سے تھی (جسے اس زمانہ میں بعض لوگ پڑھتے تھے)۔

۴۱۳- فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی خواتین کی سردار ہیں۔

۹۵۳- ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عبیدہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسوود بن مخزوم رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا، غلط فہم میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے جو اسے ناراض کرے گا وہ مجھے ناراض کرے گا۔

۴۱۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

۹۵۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا یا عائشہ! یہ جبریل تشریف رکھتے ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں میں نے اس پر جواب دیا وعلیہ السلام وبراکاتہ، آپ وہ کچھ ملاحظہ فرماتے ہیں جو ہمیں غلط نہیں آتیں۔ آپ کی مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی۔

۹۵۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا (مصنف نے) اور ہم سے عمرو نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی انھیں عمرو بن مروہ نے انھیں مروہ نے اور انھیں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں قیامت سے کامل اٹھے لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران، بیوی اسیہ رضی اللہ عنہم کے سوا اور کوئی کامل پیدا نہیں ہوئی اور عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے شہید کی فضیلت بقیہ تمام کھانوں پر۔

۹۵۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا عائشہؓ کی فضیلت عورتوں میں ایسی ہے جیسے شہید کی فضیلت بقیہ تمام کھانوں پر۔

۹۵۷۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب بن عبد المجید نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار پڑیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہما عیادت کے لیے آئے عرض کی ام المؤمنین! آپ تو سچے جانے والے کے پاس جا رہی ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس۔

۹۵۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غفر نے حدیث

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فَاَطِئْتُهُ بِضَعَةِ مِثْقَالٍ فَسَنَ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَتِي

یا رسول اللہ! فضل عائشہ رضی اللہ عنہا

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابُو سَلَمَةَ اَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَلَكٌ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا اَرَى تُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو اَخْبَانَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرُو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَتْ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَكِنْ كَمِلْتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ وَآسِيَةَ امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ وَقَضِيَ عَائِشَةُ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الشَّهِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنْ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الشَّهِيدِ عَلَى الطَّعَامِ

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَشَارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنْ عَائِشَةَ اُسْتُتَلَّتْ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَعْدُ مَيِّتٌ عَلَى فَرْطِ صِدْقٍ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى اَبِيْ بَكْرٍ

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

شعبة عن الحكم سمعت ابا وائل قال لما بعث
عَلِيَّ عَمَّاسًا وَالْحَسَنَ ابْنِي الْكَوْفَةِ
لِيَسْتَنْصِرَ مُحَمَّدٌ خَطْبَ عَمَارِ فَقَالَ ابْنِي
لَا عِلْمَ لَنَا بِرُوحَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ وَ لَكِنِ اللَّهُ ابْتَلَاكُمْ
لِيَتَّبِعُوهُ أَوْ
يَا بَاهَا -

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَاوَتْ مِنْ أَسَاءَةِ قِلَادَةٍ
فَبَعَثَتْ فَارَسًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَسَاءَ مِنْ أَضْحَامِهِ فِي طَلَبِهَا
فَأَذَرَ كَتِفَهُ الصَّادُوقَ فَصَلُّوا بِغَيْرِ
وُضُوئٍ فَلَمَّا أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكُّوا ذَلِكَ إِلَيْهَا
فَنَزَلَتْ آيَةُ الْيَمِّ فَقَالَ أَسَيْدُ بْنُ
حُضَيْرٍ جَزَاكَ اللَّهُ مُخَيَّرًا فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِهِ
أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ نَكَبًا مِنْهُ فُخْرًا وَ حَجَلًا
لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرْكََةٌ -

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِي مَرْحَلَةٍ
جَعَلَ يَدُورُ فِي بَنَاتِهِ وَيَقُولُ
أَيْنَ عَذْرَاءٌ حَرَصًا عَلَى بَيْتِ عَائِشَةَ
فَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا كَانَ يَوْجِي
سَكَنَ -

بیان کی، ان سے شعر نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے اور انھوں نے
ابو وائل سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب علی رضی اللہ عنہ نے عمار اور
حسن رضی اللہ عنہما کو کوثر بھیجا تھا کہ وہاں کے لوگوں کو اپنی مدد کے لیے
تیار کریں تو عمار رضی اللہ عنہ نے انھیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا مجھے
بھی خوب معلوم ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ
میں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں آزمانا چاہتا ہے
کہ دیکھتے تم علی کا اتباع کرتے ہو (جو خلیفہ برحق ہیں یا عائشہ رضی اللہ عنہا کی)

۹۵۹۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان
سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ
میں جانے کے لیے) آپ نے (اپنی بہن) اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک
ہار عاریضہ لے لیا تھا، اتفاق سے وہ راستے میں کہیں گم ہو گیا آل حضورؐ نے
اسے تلاش کرنے کے لیے چند صحابہ کو بھیجا اس دوران میں نماز کا وقت ہو
گیا تو ان حضرات نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر جب آل حضورؐ کی خدمت
میں حاضر ہوئے تو آپ سے صورت حال کے متعلق عرض کی، اس کے بعد تیمم کی
آیت نازل ہوئی، اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا تمہیں اللہ خیر کا بدلہ
دے، خدا گواہ ہے کہ تم پر جب بھی کوئی مرحلہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے
نکلنے کی سبیل تمہارے لیے پیدا کر دی اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی اس
میں برکت پیدا فرمائی۔

۹۶۰۔ محمد سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ابواسامہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض الوفا میں بھی اندراجِ مطہرات کی باری کی پابندی
فرماتے رہے البتہ دریاقت فرماتے رہے کہ کل کس کے یہاں ٹھہرنا ہے؟
کیونکہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں کی باری کے خواہشمند تھے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میرے یہاں قیام کا دن آیا تو آپ کو
سکون ہوا۔

الحمد لله تفہیم البخاری کا چودھواں پارہ ختم ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پندرھواں پارہ

باب فضل عائشہ رضی اللہ عنہا۔

۹۶۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيهِ قَالِ كَانَتِ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِهَذَا أَيَا هُمْ كَيْدُ مَرْعَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَجْتَنَمَ صَوَاجِبِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ وَاللَّهِ إِنْ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ بِهَذَا أَيَا هُمْ كَيْدُ مَرْعَائِشَةَ وَأَنَا نَوِيدُ الْحَيَّوْكَ كَمَا تَرِيدُ عَائِشَةُ فَمَرِي دَسْلُ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَ النَّاسَ أَنْ يَهْدُوا إِلَى هَيْثُ مَا كَانَ وَحَيْثُ مَا دَا قَالَتْ فَنَزَلَتْ ذَلِكَ أَمْرُ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَلَمَّا عَادَ إِلَى ذِكْوَتِ لَهُ ذَاكَ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّلَاثَةِ ذَكْوَتِ لَهُ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تَوْدِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا نَزَلَ عَلَى الْوَحْيِ وَأَنَا فِي الْحَاظِ أُمُورًا مِّنْكُمْ غَيْرُهَا۔

• • •

باب مناقب آلِ نَسَارٍ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا

وَاللَّادِ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْهُمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا۔

۴۱۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

۹۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ صحابہؓ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا ہدیہ پیش کرنے کے لیے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر میری سونپیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں جمع ہوئیں اور کہا، اے ام سلمہ! بخدا لوگ اپنا ہدیہ بھیجنے کے لیے عائشہ کی باری کا انتظار کرتے ہیں اور جیسے عائشہ چاہتی ہیں ہم بھی چاہتی ہیں کہ ہمارے ساتھ بہتر معاملہ ہو اس لیے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے کے لوگوں سے فرما دیں کہ ہدیہ بھیجنے میں کسی خاص باری کے منتظر نہ رہا کریں۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق کہا ان کا بیان تھا کہ اس پر آنحضرت نے مجھ سے اعراض فرمایا۔ پھر جب آپ نے دوبارہ توجہ فرمائی تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا، آپ نے اس مرتبہ بھی اعراض فرمایا، تیسری مرتبہ جب میں نے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: اے ام سلمہ! عائشہ کے معاملہ میں مجھے اذیت نہ دو، اللہ گواہ ہے کہ تم میں سے کسی کے بستر پر مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی سوا عائشہ کے بستر کے (رضی اللہ عنہا)

۴۱۵۔ انصار رضوان اللہ علیہم کے مناقب اور ان لوگوں کا

رہی حق ہے جو دارالاسلام اور ایمان میں ان کے پہلے سے قرار پکڑے ہوئے ہیں، محبت کرتے ہیں اس سے جو ان کے پاس ہجرت کے کے آتا ہے اور اپنے دلوں میں کوئی رشک نہیں اس سے

جو کچھ انہیں ملتا ہے۔

۹۶۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے غیلان بن جریر نے حدیث بیان کی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا، انصار پانچ نام آپ حضرات نے خود اختیار کیا تھا قرآن مجید میں اس کے ذکر سے پہلے، یا آپ حضرات کا یہ نام اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا؟ آپ نے فرمایا نہیں، ہمیں یہ خطاب اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا تھا۔ وغیلان کی روایت ہے کہ ہم انسؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ہم انصار کے مناقب اور غزوات میں ان کی شرکت کے واقعات بیان کرتے تھے اور میری طرف یا انھوں نے اس طرح بیان کیا کہ قبیلہ ازد کے ایک شخص کی طرف متوجہ ہو کر فراتے، تمہاری قوم انصار نے فلاں فلاں مواقع پر فلاں فلاں کارنامے انجام دیئے ہیں۔

۹۶۳۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور اس سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بعثت کی جنگ کو دجا سلام سے پہلے اوس و خزرج میں ہوئی تھی، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہی مقرر کر رکھا تھا، چنانچہ جب آں حضور تشریف لائے تو مدینہ میں انصار کی جماعت افتراق و تشتت کا شکار تھی اور ان کے سردار قتل کیے جا چکے تھے یا زخمی کیے جا چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کو آنحضرتؐ سے پہلے اس لیے مقرر کیا تھا کہ انصار کا اسلام میں داخل ہونا مشکل نہ رہے

۹۶۴۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو التیاح نے بیان کیا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر جب آنحضرتؐ قریش کو دغزوہ خنین کی غنیمت کا زیادہ حصہ دیا تو اسلام میں نئے نئے داخل ہونے والے بعض انصار نے کہا، خدا کی قسم، یہ تو عجیب بات ہوئی، ابھی ہماری تلواروں سے قریش کا خون ٹپک رہا تھا اور ہمارا حاصل کیا ہوا مال غنیمت انھیں کو دیا جا رہا ہے، اس کی اطلاع جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے انصار کو بلایا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا، جو مجھے اطلاع ملی

۹۶۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِي بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عِيْلَاتُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِ أَدَأَيْتَ اسْمَ الْأَنْصَارِ كُنْتُمْ تَسْمَوْنَ بِهِ أَمْسَاكُمْ اللَّهُ قَالَ بَلَى سَمَانَا اللَّهُ كُنْتُمْ تَدْخُلُونَ عَلَى أَنْسٍ فَيُحَدِّثُنَا مَنَاقِبَ الْأَنْصَارِ وَمَشَاهِدَهُمْ وَيَقِيلُ عَلَيَّ أَوْ عَلَى رَجُلٍ مِنْ الْأَزْدِ فَيَقُولُ فَعَلْتُ قَوْمَكَ كَذَا أَوْ كَذَا أَوْ كَذَا۔

۹۶۳ حَدَّثَنَا عَبِيدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمَ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ افْتَرَقَ مَوَلَاهُمْ وَقَتَلَتْ سَرَدَاتُهُمْ وَجَرَحُوا فَقَدَّمَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْأَسْلَامِ۔

۹۶۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الشَّيْحِ تَابٍ سَمِعْتُ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَتْ الْأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَأَعْطَى قَرِيشًا وَاللَّهُ إِنْ هَذَا لَهَوٌ لَعَجَبٌ إِنْ سَيُوفُنَا تَفْطَرُونَ وَمَاءٌ قَرِيشٍ وَغَنَائِمًا تَرُدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمَ الْأَنْصَارَ تَابَ فَقَالَ مَا أَلَيْحَى بَلَّغَنِي عَنْكُمْ ذِكْرًا لَوْ أَلَا يَكُنْ بَوْنٌ فَقَالُوا هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ

۱۵ راوی کو شک ہے کہ ان دو جملوں میں سے غیلان رحمۃ اللہ علیہ نے کونسا جملہ کہا تھا؟ بہر حال دونوں کا مقصد ایک ہے اور دونوں سے مراد خود ان کی اپنی ذات ہے آپ قبیلہ ازد ہی کے ایک فرد تھے۔

میا وہ صحیح ہے؟ ظاہر ہے کہ انصار جوٹ نہیں بول سکتے تھے۔ انھوں نے عرض کر دیا کہ آنحضرتؐ کو اطلاع صحیح ملے ہے لیکن یہ انصار کی توفیر بود کو غلطی ہے اور صرف وقتی جوش کی وجہ سے اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کیا تم اس سے خوش اور راضی نہیں ہو کہ جب سب لوگ غنیمت کے مال لے کر اپنے گھروں کو واپس جا رہے ہونگے تو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیے اپنے گھروں کو جاؤ گے؟ انصار جس وادی یا گھاٹی میں چلیں گے تو یہ بھی انھیں کی وادی یا گھاٹی میں چلیں گا۔

۴۱۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ: اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کی طرف اپنے کو منسوب کرتا۔

اس کی روایت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۹۶۵۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یاروں بیان کیا، ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انصار جس وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انھیں کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد کہلوں پسند کرتا، ابو ہریرہؓ نے فرمایا، آنحضرتؐ پر میرے ماں باپ فلا ہوں آپ نے یہ کوئی غلط بات نہیں فرمائی تھی، انصار نے آپ کو اپنے یہاں ٹھہرایا تھا اور آپ کی مدد کی تھی، یا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کے علاوہ) اور کوئی دوسرا کلمہ کہا۔

۴۱۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخات قائم کرتے ہیں۔

۹۶۶۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ جب مہاجرین مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ کر دیا سعد رضی اللہ عنہ نے) عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں انصار کے سب سے دلتند افراد میں سے ہوں، اس لیے آپ میرا دھمال لے لیجئے۔ اور میری دو بیویاں میں آپ انھیں رکھ لیجئے اور جو آپ کو پسند ہو اس کے متعلق مجھے بتائیے۔

قَالَ اَوْلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِاَنفُسِهِمْ اِلَى بُيُوتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُولِ اللّٰهِ مَلًى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اِلَى بُيُوتِكُمْ لَوْ سَكَلْتُ الْاَنْصَارَ وَاَدِيًّا اَوْ شِعْبًا لَسَكَلْتُ وَاَدِيَّ الْاَنْصَارَ اَوْ شِعْبَهُمْ.

باب ۱۱۱ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ مِنَ الْاَنْصَارِ.

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ الْاَنْصَارَ سَكَلُوا وَاَدِيًّا اَوْ شِعْبًا لَسَكَلْتُ فِي وَادِي الْاَنْصَارِ وَلَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ مَا ظَلَمَ بِاَيِّ وَاحِدٍ اَوْ دَوْهٍ وَلَمْ يَرْوِهَ اَوْ كَلِمَةً اُخْرَى.

باب ۱۱۲ اخاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ.

۹۶۶ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ اَخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ اِنِّي اَكْثَرُ الْاَنْصَارِ مَا لَآ فَاَقْسِمُ مَا لِيْ بِصَفِيٍّ وَلِيْ امْرَاَتَانِ فَاَنْظُرَا عَجَبَهُمَا اِلَيْكَ فَسَيَمَاحُ

میں اسے طلاق دے دوں گا، عدت گزرنے کے بعد آپ اس سے نکاح کر لیں! اس پر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ آپ کے اہل اور مال میں برکت عطا فرمائے، آپ کا بازار کدھر ہے؟ چنانچہ بنی قینقاع کا بازار انھیں بتا دیا اور جب وہ وہاں سے واپس ہوئے (کچھ کاروبار کر کے) تو ان کے ساتھ کچھ پیسہ اور کھلی تھا پھر آپ اسی طرح روزانہ صبح سویرے بازار چلے جاتے اور کاروبار کرتے آخر ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو جسم پر خوشبو کی زردی کا اثر تھا۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا، یہ کیلہ؟ انھوں نے بتایا کہ میں نے شادی کر لی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا مہر کتنا ادا کیا؟ عرض کی کہ سونے کی ایک گٹھلی یا دیہ کہا کہ ایک گٹھلی کے وزن برابر سونا۔ ابراہیم کو شبہ تھا۔

۹۶۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ (مدینہ ہجرت کر کے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کر دیا۔ سعد رضی اللہ عنہ بہت دولت مند تھے، آپ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے فرمایا، انصار کو معلوم ہے کہ میں ان میں سب سے زیادہ مالدار ہوں، اس لیے میں اپنا مال آدھا آدھا اپنے اور آپ کے درمیان تقسیم کر دینا چاہتا ہوں اور میرے یہاں دو بیویاں ہیں جو آپ کو پسند ہوگی، میں اسے طلاق دے دوں گا، جب اس کی عدت گزر جائے تو آپ اس سے نکاح کر لیں۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ آپ کے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے، پھر وہ بازار سے اس وقت تک واپس نہیں آئے جب تک کچھ گھٹی اور پیسہ (نفع کا) بچا نہیں لیا۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جسم پر زردی کا نشان تھا۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا، یہ کیلہ؟ عرض کی کہ میں نے ایک خاتون سے شادی کر لی ہے، آنحضرت نے فریٹ فرمایا مہر کیا دیا؟ عرض کی ایک گٹھلی کے برابر سونا یا (یہ کہا کہ) سونے کی ایک گٹھلی، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا اب ولیمہ کرو۔ خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

۹۶۸۔ ہم سے ابوہام صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں

اُطْلِقَهَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَزَوَّجَهَا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ ابْنُ سُوَيْكَمٍ فَذَكَرُوا عَلَى سُوَيْكَمٍ بَنِي قَيْنِقَاعَ كَمَا انْقَلَبَ إِلَيْهِ وَمَعَهُ فُضْلٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْبٌ ثُمَّ تَابِعَ الْغَدَا وَشَرَّجَاءَ يَوْمًا وَبِهِمْ اشْرُصْفَرَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْمِمٌ قَالَ تَزَوَّجْتَ قَالَ كَمْ سَقْتِ إِلَيْهَا قَالَ بَعَوَاةٌ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ ذَنْتَ نَوَاةٌ مِنْ ذَهَبٍ شَلَّتْ إِبْرَاهِيمَ ۝

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ تَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَأَخِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيَّةً وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ عَلِمْتَ أَلَا نَصَارَ أَتَيْتُ مِنَ الْكُفَرِ مَا لِي سَأَسْأَلُ مَا لِي بِسَخِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَلِي أُمْرًا تَابَ فَانْظُرْ أُعْجِبَهُمَا إِلَيْكَ فَأُطْلِقَهُمَا حَتَّى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ فَلَمْ يَزِجْهُ يَوْمَئِذٍ حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْبٍ وَأَقِطٍ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَرَّ مِنْ مَفْرُوعَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْمِمٌ قَالَ تَزَوَّجْتَ أُمْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَا سَقْتِ فِيهَا قَالَ ذَنْتَ نَوَاةٌ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ ذَوَاةٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَوْ لَمْ ذَكَرْتُ بَشَاةً ۝

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا الْفَلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو مَهْمَمٍ

قَالَ سَمِعْتُ النُّعَيْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَتْ أَبَا الزُّنَادِ عَنْ أَبِي عُرْجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَيْسَ لَكُمْ دَرَجَاتٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ النَّحْلُ قَالَ لَا قَالَ تَكْفُونَا الْمُؤْنَةَ وَتَشْرِكُونَا فِي الشَّهِرِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

باب ۱۸۱۸ حُبُّ الْأَنْصَارِ

۹۶۹ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِثْمَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَائِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَبْرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْصَارَ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ وَابْغَضَهُ اللَّهُ وَمَنْ ابْغَضَهُمْ ابْغَضَهُ اللَّهُ۔

۹۷۰ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ الْبَغَائِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ۔

باب ۱۸۱۹ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِلْأَنْصَارِ أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ

۹۷۱ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كُوَيْلِبٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَبِبتُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ غَرِبَ نَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ قَالَهُمْ لَا وَرَأَى

۹۷۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ

نے مغیرہ بن عبد الرحمن سے سنا، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار نے کہا، یا رسول اللہ! کھجور کے باغات ہمارے اور مہاجرین کے درمیان تقسیم فرما دیجئے۔ آپ حضور نے فرمایا کہ میں ایسا نہیں کروں گا اس پر انصار نے مہاجرین سے کہا، پھر آپ حضرات یہ صورت اختیار کر لیں کہ کام ہماری طرف سے آپ کو دیا کریں اور کھجور کے پھلوں میں ہمارے شریک ہو جائیں مہاجرین نے کہا، ہم نے آپ حضرات کی بات سنی اور ہم ایسا ہی کریں گے۔

۲۱۸۸۔ انصار کی محبت

۹۶۹۔ ہم سے حجاج بن مہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی انھیں عدی بن ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، یا اس طرح بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار سے صرف مومن ہی محبت رکھ سکتے ہیں اور ان سے صرف منافق ہی بغض و دشمنی رکھ سکتے ہیں جو شخص ان سے محبت رکھے گا اس سے اللہ محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔

۹۷۰۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن جبر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان کی نشانی انصار کی محبت ہے اور نفاق کی نشانی انصار سے بغض رکھنا ہے۔

۲۱۸۹۔ انصار سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ تم

لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو۔

۹۷۱۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں اور بچوں کو غالباً کسی شادی سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور تین مرتبہ فرمایا، اللہ! تم لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو۔

۹۷۲۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے بہز بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورٍ إِلَّا نَصَارَ يَبْنُو النُّجَارَ ثُمَّ يَبْنُو عِبْدَ الْأَشْهَلِ ثُمَّ يَبْنُو عِبْدَ الْحَارِثِ بَنِ خَزْرَجٍ ثُمَّ يَبْنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورٍ إِلَّا نَصَارَ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ مَا أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ - وَقَالَ عَبْدُ الْقَسَمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ -

۹۷۶ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الْأَنْصَارِ أَوْ قَالَ خَيْرُ دُورٍ إِلَّا نَصَارَ يَبْنُو النُّجَارَ وَبَنُو عِبْدِ الْأَشْهَلِ وَبَنُو الْحَارِثِ وَبَنُو سَاعِدَةَ -

۹۷۷ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ قَالٍ حَدَّثَنَا ثُبَيْثُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ خَيْرَ دُورٍ إِلَّا نَصَارَ دَارِ بَنِي النُّجَارِ ثُمَّ عِبْدُ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورٍ إِلَّا نَصَارَ خَيْرٌ فَلَمَجِئْنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ إِلَّا نَصَارَ فَمَجِئْنَا أَحْيَرًا فَأَدْرَكَ سَعْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرُ دُورٍ إِلَّا نَصَارَ فَمَجِئْنَا أَحْيَرًا فَقَالَ أَوَلَيْسَ بِمُحْسِنٍ أَنْ تَكُونُوا نَوَاصِرَ الْحَيَارِ -

ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے ابواسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنونجار کا گھرانہ انصار میں سب سے بہتر گھرانہ ہے پھر بنو عبد الاشہل کا، پھر بنو الحارث بن خزرج کا، پھر بنو ساعدہ کا، اور خیر انصار کے تمام ہی گھرانوں میں ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے قبیلوں کو ہم پر ترجیح دی ہے۔ ان سے کہا بھی گیا کہ آپ کے قبیلہ پر بہت سے قبیلوں کو آنحضرت نے فضیلت دی ہے اور عبد الصمد نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے یہی حدیث بیان کی۔ (اور اس روایت میں یوں ہے کہ) سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا۔

۹۷۶ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے کہ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ مجھے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ انصار میں سب سے بہتر یا انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر، بنونجار، بنو عبد الاشہل، بنو حارث اور بنو ساعدہ کے گھرانے ہیں۔

۹۷۷ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیم بن قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن سہل نے اور ان سے ابوجہید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنونجار کا گھرانہ ہے پھر عبد اشہل کا، پھر بنی حارث کا، پھر بنی ساعدہ کا اور خیر انصار کے تمام گھرانوں میں ہے۔ پھر ہماری ملاقات سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو ابواسید رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، آپ کو معلوم نہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بہترین گھرانوں کی نشاندہی کی اور میں سب سے اخیر میں رکھا چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! انصار کے سب سے بہترین خانوادوں کا بیان ہوا اور ہم سب سے اخیر میں کر دیئے گئے آنحضرت نے فرمایا، کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں کہ تمہارا خانوادہ بھی بہترین خانوادہ ہے۔

باب ۲۲۲ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ أَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُنِي عَلَى الْحَوْضِ -
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۹۷۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حَضِيرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فَلَا تُؤَاوِئُنِي بَعْدَ حَيِّ أَشْرَثَ فَأَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُنِي عَلَى الْحَوْضِ -

۹۷۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ إِنْ كُنْتُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي حَيِّ أَشْرَثَ فَأَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُنِي وَتَوْعِدُكُمْ الْحَوْضِ -

۹۸۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى التَّوَلِيدِ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ إِلَى أَنْ يَقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا إِنْ لَمْ نَقْطَعْ لَوْحُوا نِجَامًا مِنَ الْكُفَرِ حِينَ مِثْلَهَا قَالَ إِنْ لَمْ نَقْطَعْ لَوْحَا حَتَّى تَلْقَوُنِي فَإِنَّكُمْ سَيُفْصَلُكُمْ بَعْدِي أَشْرَثَ -

باب ۲۲۳ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۲ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد انصار سے کہ ”صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض پر ملاقات کرو (قیامت کے دن)“
اس کی روایت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۹۷۸ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک انصاری صحابی نے عرض کی، یا رسول اللہ! اعلان شخص کی طرح مجھے بھی آپ عامل بنا دیجیے، آنحضورؐ نے فرمایا، میرے بعد دنیاوی معاملات میں، تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی، اس لیے صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آلو۔

۹۷۹ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا میرے بعد تم دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اس وقت تم صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے آلو، اور میری تم سے ملاقات حوض پر ہوگی۔

۹۸۰ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا جب وہ آپ کے ساتھ خلیفہ ولید بن عبد الملک کے یہاں جانے کے لیے سفر کر رہے تھے، انس رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر فرمایا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ بحرین کی اراضی انھیں عطا فرمادیں، انصار نے عرض کی ایسا نہیں ہو سکتا، جب تک آں حضورؐ ہمارے بجائی مہاجرین کو بھی اسی جیسی زمین نہ عطا فرمائیں ہم سے قبول نہیں کر سکتے، آں حضورؐ نے فرمایا جب آج انکار کیا ہے تو پھر میرے بعد بھی، صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے آلو، کیونکہ میرے بعد تم پر دوسروں کو ترجیح دی جایا کرے گی۔

۲۲۳ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کہ اے اللہ انصار

اور مہاجر پر اپنا کرم فرمائیے

۹۸۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی ذلیل توجہ انہیں پس انصار اور مہاجرین پر اپنا کرم فرمائیے اور فائدہ سے روایت ہے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی طرح انہوں نے بیان کیا پس انصار کی مغفرت کیجئے

۹۸۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ انصار غزوہ خندق کے موقع پر خندق کھودتے ہوئے (بیشعر پڑتے تھے) ہمیں وہ ہیں جنہوں نے محمد سے عہد کیا ہے جہاد کا، جب تک ہماری جان میں جان ہے، آنحضورؐ نے عہد سنا تو اس کا جواب یوں دیا: اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی قابل توجہ نہیں ہے۔ پس انصار و مہاجرین پر اپنا فضل کرم فرمائیے

۹۸۳۔ مجھ سے محمد بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے مکمل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی منتقل کر رہے تھے۔ اس وقت آنحضورؐ نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں، پس انصار اور مہاجرین کی آپ مغفرت فرمائیے

۲۲۲۔ اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں، اگرچہ خود فاقہ میں ہی ہوں۔

۹۸۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن عزیوان نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب (خود ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضورؐ نے انہیں ازواج مطہرات کے یہاں بھیجا تا کہ ان کی ضیافت کریں (ازواج

اصْلِحَ إِلَهُ نَصَارَةَ الْمُهَاجِرَةِ

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا إِدْمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو أَيَّاسٍ عَنْ أَكْبَبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَصْلِحَ إِلَهُ نَصَارَةَ الْمُهَاجِرَةِ وَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَكْبَبِ بْنِ الشَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ فَأَغْفِرْ لِلنَّصَارَةِ۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا إِدْمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ سَمِعْتُ أَكْبَبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ الْإِنْسَارُ يُؤْمَرُ الْخَنْدَقَ يَقُولُونَ

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

عَنِ الْجِهَادِ مَا حَيَيْنَا أَبَدًا

فَأَجَابَهُمْ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَكْرَمَ الْإِنْسَانَ الْمُهَاجِرَةَ۔

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْمَدُ اللَّهَ وَنُثَقِّلُ الثَّوَابَ عَلَى الْكُفَّاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالنَّصَارَةِ

باب ۲۲۲ دِيُونُ شُرُوقٍ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فَصِيلِ بْنِ عَزْوَانَ عَنْ ابْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِعَتْ إِلَيْنَا نِسَائِهِمْ فَقُلْنَا مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ

نے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا ان کی کون سی نیت کرے گا۔ ایک انصاری صحابی نے عرض کی کہ میں کروں گا چنانچہ وہ اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر تواضع کرو۔ بیوی نے کہا کہ گھر میں بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ جو کچھ بھی ہے اسے نکال دو اور چراغ جلا لو اور بچے اگر کھانا مانگتے ہیں تو انھیں سلا دو۔ بیوی نے کھانا نکال دیا اور چراغ جلا دیا اور اپنے بچوں کو دھوکا سلا دیا۔ پھر وہ دکھا تو یہ رہی تھیں جیسے چراغ درست کر رہی ہوں لیکن انھوں نے اسے بھجا دیا۔ اس کے بعد دونوں میاں بیوی مہمان پر یہ ظاہر کرنے لگے کہ گویا وہ بھی ان کے ساتھ کھا رہے ہیں (اندھیرے میں) لیکن ان دونوں حضرات نے اپنے بچوں سمیت، فاقہ سے گزر دی، صبح کے وقت جب وہ صحابی آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم دونوں میاں بیوی کے طرز عمل پر رات اللہ تعالیٰ مسکرا دیا دیہ فرمایا کہ اپنی کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **اور انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین**، اپنے سے مقدم رکھتے ہیں۔ **دوسرے صحابہؓ کو، اگرچہ خود فاقہ میں ہی ہوں اور جو اپنی طبیعت کے بغل سے محفوظ رکھا جائے تو ایسے ہی لوگ تو فلاح پانے والے ہیں۔**

۴۲۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ: **انصار کے**

نیکو کاروں کی تپریاٹی کرو اور ان کے خطا کاروں سے
درگزر کرو۔

۹۸۵۔ مجھ سے ابو علی محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدان سے بھائی شاذان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ بن حجاج نے خبر دی، ان سے ہشام بن زید نے بیان کیا کہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابوبکر اور عباس رضی اللہ عنہما انصار کی ایک مجلس سے گزرے، دیکھا کہ تمام اہل مجلس رو رہے ہیں، پوچھا، آپ حضرات کیوں رو رہے ہیں؟ اہل مجلس نے کہا کہ ابھی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کا ذکر کر رہے تھے جس میں ہم بیٹھا کرتے تھے دیہ آنحضرتؐ کے مرض الوفا کا واقعہ ہے) اس کے بعد یہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقد

نَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ يَهْمُهُ أَوْ يَفِيضُ هَذَا أَفْعَالُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا مَا تَطَلَّقَ بِهِ إِلَى أَسْرَائِهِمْ نَقَالَ أَكُونُ ضَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا إِلَّا تَوْتُ صَبْيَانِي نَقَالَ هِيَ طَعَامُكَ وَاصْبِرْ سِرَاجُكَ وَتَوَمَّحْ مِثْلَكَ إِذَا أَرَادَ عَمَلُ نَهْيَاتٍ طَعَامَهَا وَاصْبِرْ سِرَاجَهَا وَتَوَمَّحْ مِثْلَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّمَا تَصْلِحُ سِرَاجَهَا فَكَفَّ أَتَمُّه فَبَعَلَهُ يَرِيَانَهُ أَنَّهُمَا يَا كَلَانِ نَهَانَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِكٌ اللَّهُ الْبَلِيَّةُ أَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا فَأَنزَلَ اللَّهُ دُيُوشُودُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَكَوَاكِبُهُمْ خَمَاصَةٌ وَمَنْ يُوْقِي نَفْسَهُ نَفْسَهُ فَأَدْلَسَتْ نَفْسُ الْمُتَلَحُّوْنَ؛

منجمنہ

باب ۲۵ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَبْلَؤَ مِنْ مُحْسِنٍ وَلَا تَجَاوِزَ عَنْ مَسِيئَةٍ

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ أَبِي حَدَّثَنَا شَاذَانُ أَخُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدُ شَيْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَرَّ ابْنُ بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَ مَا يَبْكِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فَدَاخِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَمَّ بَدَلًا

کی اطلاع دی۔ بیان کیا کہ اس پر آنحضرتؐ باہر تشریف لائے ہر مبارک پر کپڑے کی ایک پٹی بندھی ہوئی تھی، بیان کیا کہ پھر آنحضرتؐ منبر پر تشریف لائے اور اس کے بعد پھر کبھی منبر پر آپ نہ تشریف لا سکے، آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ میرے جسم و جان میں، انھوں نے اپنی تمام ذمہ داریاں پوری کیں، لیکن اس کا بدلہ جو انھیں ملنا چاہیے تھا (جنت)، وہ ملنا ابھی باقی ہے اس لیے تم لوگ بھی اہل انصاریوں کی پذیرائی کرتا اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرتے رہنا۔

۹۸۶ ہم سے احمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن غیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے عکرمہ سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ اپنے دونوں فنانوں سے چار داڑھے ہوئے تھے اور ہر مبارک پر ایک سیاہ پٹی (بندھی ہوئی) تھی۔ آخر آپ منبر پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، ابا بعد اے لوگو! دوسروں کی تو بہت کثرت ہو جائے گی لیکن انصار کی تعداد بہت کم ہو جائے گی اور وہ ایسے ہو جائیں گے جیسے کھانے میں نمک ہونا ہے پس تم میں سے جو شخص بھی کسی ایسے معاملہ میں باختیار ہو جس کے ذریعہ کو نقصان و نقص پہنچا سکتا ہو تو اسے انصار کے نیکو کاروں کی پذیرائی کرنی چاہیے اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرنا چاہیے۔

۹۸۷ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غزیر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انصار میرے جسم و جان میں، ایک دور آئے گا کہ دوسرے لوگ تو بہت ہو جائیں گے لیکن انصار کم رہ جائیں گے اس لیے ان کے نیکو کاروں کی پذیرائی کیا کرو اور خطا کاروں سے درگزر کیا کرو۔

۲۲۶۔ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۸۸۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، کہا کہ میں نے براء بن عازبؓ

قَالَ فُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةً بَرْدًا قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ تَحْمِيدًا لِلَّهِ وَاتَّخَذَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَوْصِيكُمْ يَا آلَ نَصَارٍ فَإِنَّهُمْ كَرِهُوا وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوْا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَلَيَّي الَّذِي لَهُمْ فَأَقْبِلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَا وَذُؤَاعِي مَسِيئِهِمْ۔

۹۸۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْفَيْسَلِ سَمِعْتُ عَكْرَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلَى مَكْيَيسِهِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ وَسَمَاءٌ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ تَحْمِيدًا لِلَّهِ وَاتَّخَذَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْتُمُونَ وَيَقِلُّ الْإِنصَارُ حَتَّى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ دَلَّ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ نَفْعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَا وَذُؤَاعِي مَسِيئِهِمْ۔

۹۸۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَزِيرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِنصَارُ كَرِهُوا وَعَيْبَتِي وَالنَّاسُ سَيَكْتُمُونَ وَيَقِلُّونَ فَأَقْبِلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَا وَذُؤَاعِي مَسِيئِهِمْ۔

باب مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ
۹۸۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

يَقُولُ اَهْدِيْتْ لَنَسِيٍّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حُلَّةً حَرِيْرٍ فَجَعَلَ اصْحَابَهُ يَمْسُوْنَهَا
وَيُعْجِبُوْنَ مِنْ لَيْسَ فِيْهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ
لَيْسٍ هٰذَا لَمَّا دَلَّ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ خَيْرُ
مِنْهَا اِذْ اَلَيْسَ رَوَاهُ تَدَاوَعًا وَلَوْ هُوَ سَمِعَا
اَلَسَا عَنْ النَّسِيٍّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خبر بخبر

۹۸۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا فُضْلُ
ابْنُ مَسَاوِدٍ حَدَّثَنَا اِبْنُ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا اَبُو
عَوَانَةَ عَنْ اَلْاَعْمَشِ عَنْ اِبْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ
جَابِرِ بْنِ رَجْوٍ اَللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّسِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ
سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ وَعَنْ اَلْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا اَبُو
هَارِجٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّسِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لِّجَابِرٍ قَارِئُ الْبَرَاءِ
يَقُوْلُ اَهْتَزَّ السَّرِيْرُ فَقَالَ اِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ
الْحَيَاتَيْنِ صَعَابَيْنِ سَمِعْتُ النَّسِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اَهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ
ابْنِ مَعَاذٍ -

سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہر میں
ایک ریشمی حلہ آیا تو صحابہؓ اسے چھونے لگے اور اس کی نرمی اور نزاکت
پر حیرت کرنے لگے۔ اس حضورؐ نے اس پر فرمایا، تمہیں اس کی نرمی پر
حیرت ہے، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال (جنت میں) اس سے کہیں بہتر
ہیں یاد آپ نے فرمایا کہ اس سے کہیں زیادہ نرم و نازک ہیں۔ اس
حدیث کی روایت قتادہ اور زہری نے بھی کی ہے، انھوں نے انس
رضی اللہ عنہ سے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۹۸۹۔ مجھ سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ کے ۱۲۵
فضل بن مساور نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے
ابو سفیان نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ سعد بن معاذ
کی موت پر پریش ہل گیا۔ اور اعمش سے روایت ہے، ان سے ابو صالح
نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے حوالے سے اسی طرح۔ ایک صاحب نے جابر رضی اللہ عنہ سے
کہا کہ بڑا رضی اللہ عنہ تو اس طرح حدیث بیان کرتے ہیں کہ چار پائی
رجس پر معاذ رضی اللہ عنہ کی لعش رکھی ہوئی تھی، ہل گئی۔ جابر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا، ان دونوں قبیلوں (اوس اور خزرج) کے درمیان دشمنی تھی
(زمانہ جاہلیت میں) میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا
ہے کہ سعد بن معاذ کی موت پر پریش رحمان ہل گیا۔

۱۵ اس عداوت اور دشمنی کی طرف اشارہ ہے جو انصار کے دو قبیلوں، اوس و خزرج کے درمیان زمانہ جاہلیت میں تھی، لیکن ظاہر
ہے کہ اسلام کے بعد اس کے اثرات ایک فیصدی بھی باقی نہیں رہ گئے تھے، سعد رضی اللہ عنہ قبیلہ اوس کے سردار تھے اور بڑا رضی اللہ
عنہ کا تعلق خزرج سے تھا۔ جابر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہے کہ اس پرانی دشمنی کی وجہ سے انھوں نے حدیث پوری طرح نہیں بیان کی۔ یہ کلمات
صحابہؓ کے آپس میں ایک دوسرے کے متعلق ہیں وہ آپس میں معاشرے، مرتبہ میں بھی کوئی زیادہ فرق نہیں تھا اور سب حضرات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہوئے تھے اس لیے بشری تقاضوں کے ماتحت وہ ایک دوسرے کے متعلق بہت کچھ کہنے
کے مجاز ہو سکتے ہیں، لیکن ہم اس طرح کی کوئی بات زبان پر نہیں لاسکتے اور نہ ہمارے لیے یہ جائز ہے۔ علامہ اور شاہ صاحب
کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حدیث میں اس طرح کا تغیر و تبدل صحابہؓ کی شان سے قطعاً مستبعد ہے۔ وہ اس سے بہت
ارفع و اعلیٰ ہیں کہ ان کی ذات کے ساتھ اس طرح کا کوئی شبہ بھی ذہن میں لایا جائے۔ بہر حال حدیث دونوں طرح آتی ہے اور
دونوں صورتوں کی محدثین نے یہ تشریح کی ہے کہ اس میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات کو ایک اعظم اور ایک حادثہ عظیم بتایا
گیلے ہے۔ آپ کے مزہ کو گھٹانا کسی کے بھی پیش نظر نہیں تھا۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَنَا سَأَلْتُهُ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى خَيْرِكُمْ أَوْ سَيِّدِكُمْ فَقَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ هَذَا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَن تَقْتُلَ مَقَاتِلَهُمْ وَتُسَبِّحَ ذَرَارِيَّهُمْ قَالَ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ أَوْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ -

باب ۲۲ منقبۃ اسید ابن حفصیر و عباد بن بشر رضی اللہ عنہما۔

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَبَابٌ حَدَّثَنَا مَسْرُكٌ أَخْبَرَنَا مَا ذَكَرَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنَ عُسْفُورِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ لَيْلَتَهُ مَظْلَمَةً وَإِذَا نَزَرَا بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتَّى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ الشَّوَرُ مَعَهُمَا وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَسِيدَ ابْنَ حَفْصِيرٍ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ - وَقَالَ حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَسِيدَ ابْنَ حَفْصِيرٍ وَعَبَادُ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۲۳ مناقب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُنْدُ

۹۹۰۔ ہم سے محمد بن عوف نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک قوم (یہودی قرظیہ) نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو نالوث مان کر ہتھیار ڈال دیئے تو انھیں بلانے کے لیے آدمی بھیجا گیا اور وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب اس جگہ کے قریب پہنچے جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیام محاصرہ میں، نماز پڑھنے کے لیے منتخب کیا تھا تو ان نے فرمایا کہ اپنے سب سے بہتر شخص کے لیے یا آپ نے یہ فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ، پھر آپ نے فرمایا، اے سعد! انھوں نے آپ کو نالوث مان کر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان کے جو افراد جنگ کے قابل ہیں انھیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں، بچوں کو قید کر لیا جائے آنحضورؐ کے فرمایا کہ آپ نے اللہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا یا آپ نے یہ فرمایا کہ فرشتے کے حکم کے مطابق۔

۲۲۷۔ اسید بن حفصیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کی منقبت۔

۹۹۱۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے حباب نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، انھیں قتادہ نے خبر دی اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اٹھ کر دو صحابی ایک تاریکے رات میں (اپنے گھر کی طرف) جانے لگے تو ایک نور ان کے آگے آگے تھا۔ پھر جب وہ جدا ہوئے تو ان کے ساتھ ساتھ نور بھی الگ الگ ہو گیا اور عمر نے ثابت کے واسطے سے بیان کیا، ان سے ثابت نے، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ اسید بن حفصیر رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے انصاری صحابی رکے ساتھ یہاں پہنچ آیا تھا، اور حواد نے بیان کیا انھیں ثابت نے خبر دی اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ اسید بن حفصیر اور عباد بن بشر کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ کے ساتھ۔

۲۲۸۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

۹۹۲۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے

حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مروی ہے، ان سے ابوہم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا قرآن چار افراد ابن مسعود، ابوذر غفیر کے مولا سالم، ابی اور معاذ بن جبل رضوان اللہ علیہم اجمعین سے سیکھو۔

۴۲۹- سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی منقبت

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ اس سے پہلے مرد صالح تھے

۴۳۰- ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کا بہترین گھرانہ بنو نجار کا گھرانہ ہے، پھر بنو عبد الاشمل کا، پھر بنو عبد الحارث کا، پھر بنو ساعدہ کا اور خیر انصار کے تمام گھرانوں میں ہے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اور آپ اسلام میں بڑا سوخ رکھتے تھے کہ میرا خیال ہے، آں حضورؐ نے ہم پر دوسرے کو فضیلت دی ہے آپ سے کہا گیا کہ آں حضورؐ نے آپ پر بہت سے قبائل کو فضیلت دی ہے۔

۴۳۱- ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ کے

مناقب

۴۳۲- ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مروان، ان سے ابوہم نے، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ عائشہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس وقت سے ان کی محبت میرے دل میں جاگزیں ہو گئی ہے۔ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ قرآن چار اشخاص سے سیکھو، عبداللہ بن مسعود، آں حضورؐ نے انہما انھیں کے نام سے کی، اور ابو خذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولا سالم، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم۔

۴۳۵- مجھ سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے شعبہ سے سنا، انھوں نے قتادہ سے سنا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو سورۃ لم یکن اللہین

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو عَنْ إِسْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَقْرِلُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ أَهْلِ مَسْعُودٍ وَسَالِحٍ وَمُؤَلَّى ابْنِي حَدَّائِفَةَ وَأَبْنَى وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

باب ۲۹ منقبة سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

وَقَالَ عَائِشَةُ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا۔

۴۳۰ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو سَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَدْرِجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي سَلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ ذَا قَدَمٍ فِي الْأَرْضِ لَمْ ارَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَيُتَيْلَ لَهُ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى نَاسٍ كَثِيرٍ۔

باب ۳۱ مناقب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

اللہ عنہ

۴۳۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ إِسْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُودٍ قَالَ دَكِيذُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَلِكَ لِحَبْلٍ لَدُنَّا أَلَا أَحِبُّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَدِّثُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَمِنْكُمْ أَرْبَعٌ وَسَالِحٌ وَمُؤَلَّى ابْنِي حَدَّائِفَةَ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأَبْنَى بْنِ كَعْبٍ۔

۴۳۵ حَدَّثَنَا ثَنِيُّ مُحَمَّدٍ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ

قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بَيَّ رَأَتْ اللَّهُ أَمْرِي أَنْ أَقْرَأَ

کفر وہاں سناؤں، ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا اللہ تعالیٰ نے میری تعین بھی فرمائی ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، اس پر ابی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

۴۳۱- زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

۹۹۶- مجھ سے محمد بن ثار نے حدیث بیان کی، ان سے سہیل نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چار افراد اور ان سب کا تعلق قبیلہ انصار سے تھا، قرآن مجید پر سنہجھے جاتے تھے۔ ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابو زید اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم۔ میں نے پوچھا، ابو زید کون ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میرے ایک چچا۔

۴۳۲- ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۹۷- ہم سے ابو سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ احدی لڑائی کے موقع پر جب صحابہؓ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ادھر ادھر منتشر ہونے لگے تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت اپنی ایک ڈھال سے آنحضورؐ کی حفاظت کر رہے تھے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بڑے تیر انداز تھے اور خوب کھینچ کر تیر چلایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس دن دو باتیں کمائیں آپؐ نے توڑ دی تھیں اس وقت اگر کوئی مسلمان ترکش چلے ہوئے گذرنا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اس کے تیر ابو طلحہ کو دے دو آنحضورؐ صورت حال کا جائزہ لینے کے لیے آچک کہ دیکھنے لگتے تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے۔ یا نبی اللہ! آپ پر میرے باپ اور ماں فدا ہوں، آچک کہ ملاحظہ فرمائیں کہیں کوئی تیر ان حضورؐ کو نہ لگ جائے میرا مہینہ آنحضورؐ کے سینے کی ڈھال بنا رہے۔ اور میں نے عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیمہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو دیکھا کہ اپنا ازارا ٹھلٹھے ہوئے دغاڑیوں کی مدد میں بڑی مستعدی کے ساتھ مشغول تھیں۔ دہرہ دہا حکم نازل ہونے سے پہلے۔ رکڑا انھوں نے انا اٹھا رکھا تھا کہ میں ان کی پندریوں کے زیور دیکھ سکتا تھا۔ انتہائی سرعت کے ساتھ منگیلے اپنی بیٹیوں پر لیے ہوئے جاتی تھیں اور مسلمانوں کو پلا کہ واپس آتی تھیں اور پھر انھیں بھر کر لے جاتیں اور ان کا پانی مسلمانوں کو پلاتیں اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اس دن دو یا تین مرتبہ تلوار چھوٹ چھوٹ کر گر پڑی تھی۔

عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَ مَسَارِفٍ
كَانَ لَعْنَهُمْ ذَبْلَى۔

۴۳۱- مناقب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
۹۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَعَلَ
الْقُرَّانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَّلَ بَعْدَهُ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ بَنِي وَمَعَاذُ بَنِي حَبِيلٍ وَ
أَبُو زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قُلْتُ لِمَنْ مِنَ الْوَدَّيَيْنِ
كَانَ أَحَدُ عُمُو مَتَى۔

۴۳۲- مناقب ابی طلحہ رضی اللہ عنہ۔
۹۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو مُعْصِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا كَانَتْ
يَوْمَ أَحْمَدٍ لِنَهْزَمِ النَّاسَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّبٌ بِهِ بِحُفَّةٍ لَهُ وَ
كَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَأْمِيًا شَدِيدًا الْقَدِّ يَكْسِرُ
يَوْمَئِذٍ قَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ
مَعَهُ الْحُجْبَةُ مِنَ السَّبْلِ فَيَقُولُ الشُّرْكَاءُ لِي
طَلْحَةَ فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا لِي
أَنْتَ دَأْمِي لَا تُشْرِفْ يَصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سَهَامِ
الْقَوْمِ يَخْرِي دُونَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ
يُسْتِ ابْنِي بَكْرًا وَ أُمَّ سُلَيْمٍ وَ رَأَيْتُهَا لَمُسْمَرَةً تَابِ
أَدَى حُدْمٍ سَوَوْهُمَا مُقَرَّانِ الْقُرْبِ عَلَى
مُتَوْنِهِمَا تَقْرَعَانِهِ فِي أَكْوَالِ الْقَوْمِ ثُمَّ
تَرْجِعَانِ قَسْلًا لَهَا ثُمَّ يَجْعَلَانِ تَقْرَعَانِهِ
فِي أَكْوَالِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
مِنْ يَدِي ابْنِ طَلْحَةَ أَمَّا مَرَّتَيْنِ
أَمَّا ثَلَاثًا۔

۲۳۳۳- عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۹۸- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہہا کہ میں نے مالک سے سنا، وہ عمر بن عبید اللہ کے مولا ابو نصر کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے وہ عامر بن سعد بن ابی وقاص کے واسطے سے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی کے متعلق یہ نہیں سنا کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں۔ بیان کیا کہ آیت ”وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ“ الایۃ۔ انھیں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ راوی حدیث عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ آیت کے نزول کے متعلق مالک کا قول ہے یا حدیث میں اسی طرح تھا۔

۹۹۹- مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر سمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے محمد نے اور ان سے قیس بن عبادہ نے بیان کیا کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بزرگ داخل ہوئے جن کے چہرے پر خشوع و خضوع کے آثار نمایاں تھے۔ لوگوں نے کہا کہ یہ اہل جنت میں سے ہیں پھر انھوں نے دو رکعت نماز مختصر طریقہ پر پڑھی اور باہر نکل گئے، میں بھی ان کے پیچھے ہولیا اور عرض کی، جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ یہ بزرگ اہل جنت میں سے ہیں اس پر انھوں نے فرمایا خدا کی قسم کسی کے لیے ایسی بات زبان سے نکالنا مناسب نہیں ہے جسے وہ نہ جانتا ہو، اور میں تمہیں بتاؤں گا کہ ایسا کیوں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میں نے ایک خواب دیکھا اور آنحضرتؐ سے اسے بیان کیا میں نے خواب دیکھا تھا کہ جیسے میں ایک باغ میں ہوں، پھر آپ نے اس کی دعوت اور اس کے سبزو زاروں کا ذکر کیا، اس باغ کے درمیان میں لوہے کا ایک کھمبا ہے جس کا نیچا حصہ زمین میں اور اوپر کا آسمان پر، اور اس کی چوٹی پر ایک گھٹا درخت (العرۃ) ہے مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا کہ مجھ میں تو اتنی طاقت نہیں ہے اتنے میں ایک خادم آیا اور پیچھے سے میرے پیڑے اس نے اٹھائے تو میں چڑھ گیا۔ اور جب اس کی چوٹی پر پہنچ گیا تو میں نے اس گھٹے درخت کو کچڑ لیا مجھ سے کہا گیا کہ اس درخت کو پوری مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو۔ ابھی میں اسے اپنے ہاتھ سے پکڑے ہی ہوئے تھا کہ میری بیند کھل گئی۔ یہ خواب جب میں نے آنحضرتؐ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ جو باغ تم نے دیکھا وہ اسلام ہے اس میں ستون اسلام کا ستون ہے اور عروہ (گھٹا درخت) عروہ الوثقی ہے۔

باب ۳۳ مناقب عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ
۹۹۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسُفَ قَالَ سَمِعْتُ مَا يَكَهْ حَدَّثَتْ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلاَّ حَقًّا يَشْتَرِي عَلَى آلِهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلاَّ رَجُلًا اللَّهُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ فِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَشَهِدَ شَاهِدًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ الْآيَةُ قَالَ لَأُذَرِّجِي قَالَ مَالِكُ الْآيَةُ أَذْنِي الْحَدِيثِ۔

۹۹۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ سَمَانٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَشْوَالُ الْخَشَوُعِ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ تَبَعُوهُ فِيهَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَأَلَا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ قَالَ اللَّهُ مَا يُنَبِّئُنِي إِلاَّ حَدِيثٌ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُونَ وَأَخْبَرَنِي بِكَ دَاكُ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُكَ كَأَنِّي فِي رُؤْيَاكَ دَكْرٌ مِنْ سَعْتِهَا وَخَفَرْتُهَا وَسَطَهَا عُمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلَكَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَتَقِيلُ كُهُ أَرْقَهُ فَلَمَّا لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي مِنْهُمْ فَسَرَقَ نِيَابِي مِنْ خَلْفِي فَزَعَيْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهَا فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ لَكَ اسْتَمْسَكَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَرَأَيْتُهَا لَيْفًا بِيَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الْعُرْوَةُ الَّتِي سَلَّمَ وَذَلِكَ الْعُمُودُ الْإِسْلَامُ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى فَأَمَّا عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ

اس لیے تم اسلام پر موت تک قائم رہو گے۔ یہ بزرگ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے۔ منصفہ خادم کے بھلے وصف کا لفظ ذکر کیا۔

۱۰۰۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی بردہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو میں نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملنا کی، آپ نے فرمایا آؤ تمہیں میں سنو اور کھجور کھلاؤں گا اور تم ایک عظمت مکان میں داخل ہو گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس میں تشریف لے گئے تھے، پھر آپ نے فرمایا تمہارا قیام ایک ایسے ملک میں ہے جہاں سودی معاملات بہت عام ہیں، اگر تمہارا کسی شخص پر کوئی حق ہو اور پھر وہ تمہیں ایک تنکے جو کہ ایک دانے یا ایک گھاس کے برابر بھی ہدیہ دے تو اسے قبول نہ کرنا، کیونکہ وہ بھی سود ہے۔ نظرا بوداؤ داؤد اور وہب نے شعبہ کے واسطے سے راہی روایتوں میں البیت گھر کا ذکر نہیں کیا۔

۴۳۴۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح، اور آپ کی فضیلت۔

۱۰۰۱۔ مجھ سے محمد بن ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبادہ بن جریس، انھیں ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا اور مجھ سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبیدہ نے خبر دی انھیں ہشام سے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا، انھوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اپنے زمانہ میں) مریم علیہا السلام سب سے افضل خاتون تھیں۔ اور اس امت میں، خدیجہ سب سے افضل ہیں۔

۱۰۰۲۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہشام نے میرے پاس اپنے والد (عروہ) کے واسطے سے کچھ کہ بھیجا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی

عند اللہ بن سلام و قال لي خليفه حدثنا معاذ حدثنا ابن عوف عن محمد بن عيسى بن عمار عن ابن سلام قال وصيف مكان منصفه۔

منصفه

۱۰۰۰۔ احداثا سیمان بن حرب حدثنا شعبه عن سعيد بن أبي بردة عن أبيه أثبت المدينة فقلت عني الله بن سلام رضى الله عنه فقال ألا نجي فاطمك سولاً و سراً و تدخل في بيتي۔ ثم قال إنك ياد من السرابها فاشي إذا كان لك على رجل حق فاهدي إليك حمل شين أو حمل شعير أو حمل قيت فلا تأخذ به فإنه ربا و كم يدكر النفس و أبو داود و وهب عن شعبه البیت۔

باب ۴۳۴ تزويج النبي صلى الله عليه وسلم خديجة وفضلها رضي الله عنه۔

۱۰۰۱۔ احداثا محمد بن أبي هريرة عن عباد بن جريس عن أبيه عن جعفر بن عبد الله بن جعفر قال سمعت علياً رضي الله عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول حدثني صدقة أخبرنا عبيد الله بن هشام عن أبيه قال سمعت عبيد الله بن جعفر عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير نساءيها مريم و خير نساءيها خديجة۔

۱۰۰۲۔ احداثا سعيد بن عفيرة عن ليث عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت ما عورت على امرأة للنبي

کے معاملہ میں، میں نے اتنی غیرت نہیں محسوس کی جتنی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے معاملہ میں، میں محسوس کرتی تھی، آپ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں لیکن آنحضورؐ کی زبان سے میں ان کا ذکر براہِ برکتی رہتی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ کو حکم دیا تھا کہ انھیں (جنت میں) موتی کے ایک محل کی خوشخبری سنا دیں۔ آنحضورؐ کبھی کبھی ذبح کرتے تو ان سے میل محبت رکھنے والی خواتین کو اس میں سے اتنا ہدیہ بھیجتے جو ان کے لیے کافی ہوتا۔

۱۰۰۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے معاملہ میں جتنی غیرت میں محسوس کرتی تھی، اتنی کسی عورت کے معاملے میں نہیں کی، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر اکثر کیا کرتے تھے، انھوں نے بیان کیا کہ آنحضورؐ سے میرا نکاح ان کی وفات کے تین سال بعد ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا تھا یا جبریل علیہ السلام کے ذریعہ یہ پیغام پہنچایا تھا کہ آنحضورؐ جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت دیدی۔

۱۰۰۴۔ مجھ سے عمر بن محمد بن حسن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج میں جتنی غیرت مجھے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آتی تھی اتنی کسی اور سے نہیں آتی تھی۔ حالانکہ میں نے انھیں دیکھا بھی نہیں تھا۔ لیکن آنحضورؐ ان کا ذکر کجرت کیا کرتے تھے، اور اگر کبھی کوئی کبھی ذبح کرتے تو اس کے ٹکڑے کہہ کے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی لٹے والیوں کو بھیجتے تھے۔ میں نے اکثر آنحضورؐ سے کہا، جیسے دنیا میں خدیجہ کے سوا اور کوئی عورت ہے ہی نہیں! اس پر آنحضورؐ فرماتے کہ وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں، اور ان سے میرے اولاد ہے۔

۱۰۰۵۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے سہیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں جنت میں موتیوں کے ایک محل کی! جہاں نہ کوئی شور وغل ہوگا اور نہ ٹھکان ہوگی۔

مَنْ لَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَزَلَتْ عَلَى خَدِيجَةَ هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ وَخَدِيجَةُ لَمَّا كُنْتُ أَسْمَعُ يَدُ كُرْهًا وَآمَرَ اللَّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ لَيْسَ بِحَرِّ الشَّاةِ فَيُبَشِّرُ فِي حَلَا يَلِيهَا مِنْهَا مَا يَشْتَعُرُ۔

۱۰۰۳۔ أَحَدًا ثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمِيدُ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غُرِثَ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ دُكُرٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّاهَا قَالَتْ وَشَرَوْحَنِي بَعْدَهَا يَشْلَا نِسِيْنِ أَمَرَ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْحِجَةِ مِنْ قَصَبٍ۔

۱۰۰۴۔ أَحَدًا ثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حُفَظَةُ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غُرِثَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غُرِثَ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَكَوْنَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ ذِكْرَهَا وَرَبَّاءُ بَنِي السَّاءِ ثُمَّ يَقْطَعُهَا أَفْعًا ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدِ الثَّيِّ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةً إِلَّا خَدِيجَةَ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ۔

۱۰۰۵۔ أَحَدًا ثَنَا سَعْدُ بْنُ حَدَّادٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ قَالَ نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا مَخَافَ فِيهِ وَلَا نَصَبٍ۔

۱۰۰۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے، ان سے ابو زرعد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا، یا رسول اللہ! خدیجہؓ آپ کے پاس ایک برتن لیے آ رہی ہیں جس میں سالن دیا فرمایا، کھانا دیا فرمایا، پینے کی چیز ہے جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کے رب کی جانب سے انھیں سلام پہنچا دیجئے اور میری طرف سے بھی، اور انھیں جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت دیدیجئے۔ جہاں نہ شور و نہ گام نہ ہوگا اور نہ تکلیف و تھکن اور اسماعیل بن حلیل نے بیان کیا، انھیں علی بن مسہر نے خبر دی، انھیں ہشام نے انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ آنحضرتؐ سے اندرانے کی اجازت چاہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اجازت لینے کی ادایا آگئی، آپ چونک اٹھے اور فرمایا، خداوند! یہ تو ہالہ ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے اس پر بڑی غیرت آئی، میں نے کہا آپ قریش کی کس بوڑھی کا ذکر کیا کرتے ہیں جس کے مسوڑوں پر بھی صرف سرخی باقی رہ گئی تھی دانتوں کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے) اور جسے مرے ہوئے بھی ایک زمانہ گزر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو اس سے بہتر دے دیا ہے۔

۴۳۵۔ جریر بن عبد اللہ سیلی رضی اللہ عنہ کا ذکر۔

۱۰۰۷۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے کہ میں نے تیس سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب میں اسلام میں داخل ہوا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دھڑکے اندرانے سے اتہیں روکا۔ جب بھی میں نے اجازت چاہی اور جب بھی آنحضرتؐ مجھے دیکھتے تو مسکراتے۔ اور تیس کے واسطے سے روایت ہے کہ جریر بن عبد اللہ رضی اللہ

۱۰۰۶۔ احَدٌ ثَنَا ثَنِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي ذَرَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ جِبْرِيلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَا هَذَا خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا نَاءٌ فِيهِ إِذَا أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَأَقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنْكَ وَكَبِّرْهَا بِمَنْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا مَخْبَئَ فِيهِ وَلَا نَصَبٍ وَقَالَ إسماعيل بن حليل أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مِسْهَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَتَيْتُ أَهْلَ هَالَةَ بِنْتُ خَوْلِيدٍ أَحَبَّتْ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفْنَا أَنَّ خَدِيجَةَ قَدْ تَوَاعَى بِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالَةَ قَالَتْ فَخَرْتُ فَقُلْتُ مَا تَدْكُرُ مِنْ عَجْونٍ مِنْ عَجَائِزٍ قَدْ تَبَّ حَمَلُكِ الشَّيْءَ قَتَلْتِ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَجَلْتُكَ اللَّهُ تَحِيْرًا مِنْهَا۔

باب ۳۲ ذکری جریر بن عبد اللہ الجلیلی رضی اللہ عنہ۔

۱۰۰۷۔ احَدٌ ثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَتِيبِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ أَشْكَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا صَلَاحَكَ۔ وَعَنْ قَتِيبٍ عَنْ جَوَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ

۱۔ منہ احمد کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس بات پر اتنا غصے ہوئے کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا اس سے بہتر کیا چیز مجھے ملی ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہو گئیں اور اللہ کے حضور میں توبہ کی اور پھر کبھی اس طرح کی گفتگو آں حضور کے سامنے نہیں کی۔

عمر نے فرمایا، زمانہ جاہلیت میں سداً والخلصہ نامی ایک بت کردہ تھا۔ اسے
 ”الکعبۃ الیانیۃ یا الکعبۃ الشامیۃ“ بھی کہتے تھے۔ اس حضورؐ نے مجھ سے فرمایا
 ذی الخلقہ رکے وجود سے میں جس اذیت میں مبتلا ہوں، کیا تم مجھے اس کے
 نہات دلا سکتے ہو؟ انھوں نے بیان کیا، کہ پھر میں قبلہ جس کے ڈیر سو
 سواروں کو لے کر چلا، انھوں نے بیان کیا، اور ہم نے بت کردے کو سمار
 کر دیا اور اس میں جسے بھی پایا قتل کر دیا۔ پھر ہم آنحضرتؐ کی خدمت میں
 حاضر ہوئے اور آپ کو اطلاع دی تو آپ نے ہمارے لیے اور قبیلہ جس
 کے لیے وعاد فرمائی۔

۴۳۶- حذیفہ بن یمان مبنی رضی اللہ عنہ
 کا ذکر۔

۱۰۸- مجھ سے اسماعیل بن خلیل نے حدیث بیان کی، انھیں سلمہ بن رجاء نے
 خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ
 رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی میں جب مشرکین واضح طور پر شکست
 کھا چکے تھے تو ابلیس نے چلا کر کہا، اے اللہ کے بندو! پیچھے والوں کو قتل
 کر دیا ان کی مدد کرو، چنانچہ آگے کے مسلمان پیچھے والوں پر تیل پڑے
 اور انھیں قتل کرنا شروع کر دیا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جو دیکھا تو ان
 کے والد یدمان رضی اللہ عنہ بھی وہیں موجود تھے! انھوں نے باواز بلند کہا
 اے اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں۔ میرے والد! عائشہ رضی اللہ عنہا
 نے کہا کیا، ہوا، اس وقت تک لوگ وہاں سے نہیں ہٹے جب تک انھیں
 قتل نہ کر لیا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا کہا، اللہ تمہاری مغفرت
 کرے۔ ہشام نے بیان کیا کہ میرے والد نے بیان کیا، خدا گواہ ہے،
 حذیفہ رضی اللہ عنہ برابر یہ کلمہ دعا تبصرہ ذکر اللہ ان کے والد کے قاتلوں کی
 مغفرت کرے کہ محض غلط فہمی کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا تھا، کہتے ہیں
 تا آنکہ اللہ سے جلے۔

۴۳۷- ہند بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا
 کا ذکر۔

اور عبدان نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس
 نے خبر دی انھیں زہری نے، ان سے عروہ نے حدیث بیان

سلہ یعنی اوسفیان کی بیوی اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ۔ فتح مکہ کے بعد اسلام لائی ہیں۔ اوسفیان رضی اللہ عنہ بھی اس زمانہ میں اسلام لائے تھے۔

يَقَالَ لَهُ ذُو الْخُلَصَةِ كَانَ يَقَالَ لَهُ الْكَلْبَةُ
 الْيَمَانِيَّةُ أَوِ الْكَلْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ مَرِيحِي
 مِنْ ذِي الْخُلَصَةِ قَالَ فَفَرَسَتْ إِلَيْهِ فِي
 خَمْسِينَ وَبِأَيِّ قَارِبٍ مِنْ أَحْمَسَ قَالَ
 فَكُسِّرْنَا وَفَتَلْنَا مَرْتً وَجَدْنَا عَيْدًا
 فَأَتَيْنَاهُ نَاخِبُونَ لَا قَدَّ عَالَتْ وَلَا حَمْسٌ

باب ۴۳۶ ذِكْرُ حَدِيثِ يَمَانَ الْيَمَانِي
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

۱۰۸ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا
 سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ يَوْمَ مَرُوحٍ هَذِهِ
 الْمَشْرِكُونَ هَذِهِ بَيْتَةُ فَصَاحَ ابْلِسُ
 آيَ عِبَادَ اللَّهِ أَخْرَأَكُمْ فَكَرَجَعَتْ
 أَوْلَدَاهُمْ عَلَى أَخْرَأَهُمْ فَجِتَلَدَتْ
 أَخْرَأَهُمْ فَفَكَرَحَدِيَّةً فَإِذَا هُوَ
 يَا بَيْتُ نَدَى آيَ عِبَادَ اللَّهِ آيَ آيُ
 فَقَالَتْ قَوْلَ اللَّهِ مَا اخْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ
 فَقَالَ حَذِيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ
 آيُ كَوِ اللَّهُ مَا زِلْتِ فِي حَدِّ يَمَانَ مِنْهَا
 بَقِيَّةٌ خَيْرٌ حَتَّى لَقِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

باب ۴۳۷ ذِكْرُ هِنْدِ بِنْتِ عَتَبَةَ بِنِ رُبَيْعَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا۔

وَقَالَ عَتَبَةُ ابْنُ أَحْمَرَ نَاعِبًا لِلَّهِ أَخْبَرَنَا
 يُونُسُ بْنُ زَهْرِيٍّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ

ذِينَ بَنَیْهِمْ عَمْرٍو بْنِ نَفِیلٍ خَرَجَ إِلَى السَّامِ
 لَیْسَالُ عَنِ السَّیِّئِ وَیَلْبِغُهُ فَلَیْقَى عَالِماً
 مِنْ اَیْمَهُمْ وَفَسَاكَ عَنْ دِیْنِهِمْ فَقَالَ اِنِّیْ
 لَعَلِّیْ اَنْ اَدِیْنُ اَدِیْنَكُمْ فَاحْخَبْنِیْ فَقَالَ
 لَا تَكُوْنُ عَلٰی دِیْنِنَا حَتّٰی تَاْخُذَ بِمَصِیْدِیْ
 مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ - قَالَ ذَیْنُ مَا اَفَرُّ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ
 وَلَا اَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ شَیْئًا اَبَدًا وَاِنِّیْ
 اَسْتَطِیْعُ فَمَلَّ شَدَّ لَیْ عَلَى عَیْرِہ قَالَ مَا
 اَعْلَمُ اِلَّا اَنْ یَكُوْنُ حَنِیْفاً - قَالَ ذَیْنُ وَمَا
 الْغَنِیْفُ قَالَ دِیْنُ اِسْرَآءِیْمَ لَمْ یَكُنْ یَهُودِیًّا
 وَلَا نَصْرَانِیًّا وَلَا یَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ فَخَرَجَ
 ذَیْنُ فَلَیْقَى عَالِماً مِنَ التَّصَادِقِ فَمَّا كَرُمَتْهُ
 فَقَالَ لَنْ تَكُوْنُ عَلٰی دِیْنِنَا حَتّٰی تَاْخُذَ
 بِمَصِیْدِیْ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ قَالَ مَا اَفَرُّ اِلَّا مِنْ
 لَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا اَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا مِنْ
 غَضَبِ شَیْئٍ اَبَدًا وَاِنِّیْ اَسْتَطِیْعُ فَمَلَّ شَدَّ لَیْ
 عَلَى عَیْرِہ قَالَ مَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنْ یَكُوْنُ حَنِیْفاً
 وَقَالَ وَمَا الْغَنِیْفُ قَالَ دِیْنُ اِسْرَآءِیْمَ لَمْ یَكُنْ
 یَهُودِیًّا وَلَا نَصْرَانِیًّا وَلَا یَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ -
 فَلَمَّا رَامَ ذَیْنُ قَوْمَهُ فِیْ اِسْرَآءِیْمَ عَلَیْہِ
 السَّلَامَ خَرَجَ فَاَمَّا یَزْرَعُ فَمَّا یَدِیْہِ فَقَالَ
 اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْہَدُ اِنِّیْ عَلٰی دِیْنِ اِسْرَآءِیْمَ
 وَقَالَ اَللّٰیْتُ مَکْتُبَ اِلٰی ہِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ
 اَسْمَاعِلَ یُنْتِ اِلٰی بَسْرَہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا
 قَالَتْ رَاَیْتُ ذَیْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ لَفِیْلٍ
 قَاسِمًا مُسْنِدًا کَہْمَرًا اِلٰی الْکَلْبَةِ یَقُوْلُ
 یَا مَعَاشِرَ قَرِیْبِ وَاللّٰہِ مَا مِثْلُکُمْ عَلٰی دِیْنِ
 اِسْرَآءِیْمَ عَنِّیْ - وَكَانَ یُحِبُّی الْمَوْصُوْدَ
 یَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اِذَا ارَادَ اَنْ یَقْتَلَ ابْنَتَهُ

۱ کے واسطے بیان کی تھی کہ زید بن عمرو بن نفیل شام گئے، دین (خالص) کی تلاش جستجو میں! وہاں ان کی ایک یہودی عالم سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ان کے دین کے بارے میں پوچھا اور کہا، ممکن ہے میں تمہارا دین اختیار کر لوں، اس لیے تم مجھے اپنے دین کے متعلق بتاؤ۔ یہودی عالم نے کہا کہ ہمارے دین میں تم اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک اللہ کے عذاب کے ایک حصہ کے لیے (جو ایک مختصر مدت تک مرنے کے بعد ہوگا) تیار نہ ہو جاؤ۔ اس پر زید نے کہا کہ یہ سب کچھ تو میں اللہ کے عذاب ہی سے بچنے کے لیے کر رہا ہوں! اللہ کے عذاب کو برداشت کرنے کی میرے اندر ذرا بھی طاقت نہیں اور مجھ میں یہ طاقت ہو بھی کیسے سکتی ہے! کیا تم مجھے کسی دوسرے دین کے متعلق کچھ بتا سکتے ہو؟ عالم نے کہا کہ میری نظر میں تو صرف ایک "دین حنیف" ہے۔ زید نے پوچھا، دین حنیف کیا ہے؟ عالم نے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کا دین جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی، اور اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ زید وہاں سے چلے آئے اور ایک نصرانی عالم سے ملے۔ ان سے بھی اپنا مقصد بیان کیا، اس نے بھی یہی کہا کہ تم ہمارے دین میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اوپر اللہ کی لعنت کے ایک حصہ کے لیے تیار نہ ہو جاؤ، زید نے کہا میں اللہ کی لعنت ہی سے بچنے کے لیے تو یہ سب کچھ کر رہا ہوں اللہ کی لعنت کے تحمل کی مجھ میں قطعاً طاقت نہیں، اور میں اس کا تحمل کر بھی کس طرح سکتا ہوں! کیا تم میرے لیے اس کے سوا کسی اور دین کی نشاندہی کر سکتے ہو، اس نے کہا میری نظریں تو صرف ایک دین حنیف ہے انھوں نے پوچھا، دین حنیف سے آپ کی کیا مراد ہے؟ کہا کہ دین ابراہیم جو نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی اور اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ زید نے جب ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ان کی یہ رائے سنی تو وہاں سے روانہ ہوئے اور اس سرزمین سے باہر نکل کر اپنے ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی، اے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں ابراہیم پر ہوں۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھے ہشام نے نکھا اپنے والد کے واسطے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تھا کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو کعبہ سے اپنی بیٹھ لگائے ہوئے کھڑے ہو کر یہ کہتے سنا، اے معشر قریش! خدا کی قسم میرے سوا اور کوئی تھا کہ

كَانَ مِنْ شَأْنِ صَامَةٍ وَمَنْ شَاءَ لَا يَصُومُ -

۱۰۱۴۔ اَحَدٌ ثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَبُو سَيِّدٍ أَمْرًا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ الْفَجْرِ فِي الْأَرْضِ - وَكَانُوا يُسْتَوُونَ الْمَحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ السَّنَاءُ وَغَفَا الْكَوْخُ حَلَّتِ الْعُمَرَاءُ يَتَمَنُّونَ قَالَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْحَابُهُ رَابِعَةُ مَهْلِكِينَ بِالْحَجِّ أَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوا مَا عَمَرَهُ قَاتُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَى الْحَيِّ قَالَ الْحَيُّ سَلَّمَ -

۱۰۱۵۔ اَحَدٌ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَيُوقُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ حَيَاءُ سَيِّدٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ قَالَ سُنِّيَاتٌ وَيَقُولُونَ إِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ لَهُ شَأْنٌ

۱۰۱۶۔ اَحَدٌ ثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانَ أَبِي ثَبْرَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو سَيِّدٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْبٌ فَذَا هَا لَهُ تَكَلُّمٌ فَقَالَ مَا لَهَا لَا تَتَكَلَّمُ قَالَتْ أَحَبَّتْ مُصِيبَتَهُ قَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَإِنَّ هَذَا لَا يَجِلُّ هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ مَنْ أَنْتَ قَالَ أُمُّ دُرَّاءَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أَجَى الْمُهَاجِرِينَ قَالَ مِنْ كُرَيْشٍ قَالَتْ مِنْ

تو اس کے بعد حکم اس طرح باقی رہا کہ جس کا جی چلے عاشورا کا روزہ بھی رکھے اور اگر کوئی نہ رکھے تو اس میں بھی کوئی گناہ کی بات نہیں۔

۱۰۱۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیبی حدیث بیان کی ان سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بہت بڑا گناہ خیال کرتے تھے وہ محرم کو صفر کہتے تھے اور کہتے تھے کہ اونٹ کی پیٹھ کا زخم جب اچھا ہونے لگے اور حاجیوں کے نشانات قدم مٹ چکیں، پھر عمرہ کرنے والوں کا عمرہ جائز ہوتا ہے انھوں نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کو حج کا احرام باندھے ہوئے (دکھ) تشریف لائے تو آنحضرت نے صحابہ کو حکم دیا کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ سے تبدیل کر دیں (اور پہلے عمرہ کریں) صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! اس عمرہ اور حج کے دوران میں، کیا چیزیں حلال ہوں گی؟ آنحضرت نے فرمایا کہ تمام چیزیں اجوز احرام نہ ہونے کی حالت میں حلال تھیں۔

۱۰۱۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ عمرو بیان کرتے تھے کہ ہم سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا کے واسطے سے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت میں ایک مرتبہ ایسا سیلاب آیا تھا کہ دکھ کی، دونوں پہاڑیوں کے درمیان سب کچھ اس کے اندر ڈھک گیا تھا۔ سفیان نے بیان کیا کہ عمرو بن دینار بیان کرتے تھے کہ اس کا واقعہ بڑا بھیانک ہے۔

۱۰۱۶۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے بیان نے، ان سے ابوشمر نے اور ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ قبیلہ احمس کی ایک خاتون سے ملے۔ ان کا نام زنبب تھا رضی اللہ عنہا، آپ نے دیکھا کہ وہ بات ہی نہیں کرتیں، دریافت فرمایا کیا بات ہے، یہ بات کیوں نہیں کرتیں؟ لوگوں نے بتایا کہ مکمل خاموشی کیساتھ حج کر رہی ہیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا، بات کرو، اس طرح حج کرنا درست نہیں ہے کیونکہ یہ تو جاہلیت کا طریقہ ہے۔ چنانچہ انھوں نے بات کی اور پوچھا، آپ کون ہیں؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مہاجرین کا ایک فرد ہوں، انھوں نے پوچھا، کہ مہاجرین کے کس قبیلہ سے

آپ کا تعلق ہے؟ آپ نے فرمایا کہ قریش سے، انھوں نے پوچھا قریش کے کس خانوادہ سے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا، تم سوال بہت کرنے کی عادی معلوم ہوتی ہو، میں ابو بکر مومن، اس کے بعد انھوں نے پوچھا، جاہلیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں یہ دین حق عطا فرمایا ہے اس پر ہم (مسلمان) کس تک قائم رہ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا، اس پر تمھارا قیام اس وقت تک رہے گا جب تک تمھارے ائمہ (سربراہ) اسی پر قائم رہیں۔ خاتون نے پوچھا ائمہ کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، یہاں ہمارے قوم میں سردار اور اشراف نہیں تھے جو اگر انھیں کوئی حکم دیتے تھے تو وہ اس کی اطاعت کرتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ بخیر، آپ نے فرمایا، ائمہ کا معاملہ بھی تمام مسلمانوں کے ساتھ ایسا ہی ہوگا۔

۱۰۱۷۔ مجھ سے فروہ بن ابی المخرز نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن مسہر نے خبر دی، انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک حبشی خاتون جو کسی عرب کی باندی تھیں۔ اسلام لائیں اور مسجد میں ان کے رہنے کے لیے ٹھوڑی سی جگہ دیدی گئی۔ بیان کیا کہ وہ ہمارے یہاں آیا کرتی تھیں لیکن جب گفتگو سے فارغ ہو جائیں تو بہتی اور بار والا دن بھی ہمارے رب کی محبت میں سے ہے، کہ اسی نے کفر کے شہر سے مجھے نجات دی تھی۔

انھوں نے جب کئی مرتبہ یہ شعر پڑھا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے دریافت فرمایا کہ بار والے دن کا کیا قصہ ہے؟ انھوں نے بیان کیا کہ میرے مالکوں کے گھرنے کی ایک روکی عطرے کا ایک دھڑلے اور ہر صبح ہارن پہن کر گئی اور کہیں گم کر آئی۔ اتفاق سے ایک چیل کی اس پر نظر پڑی اور وہ اسے گوشت سمجھ کر اٹھانے لگی، گھر والوں نے مجھے اس کے لیے متہم کیا (کیونکہ انھیں اس طرح اس کے گم ہونے کا علم نہیں تھا) اور مجھے سزائیں دینے شروع کیں اور یہاں تک کہ میری شرمگاہ کی بھی تلاشی لی ابھی وہ میرے چاروں طرف ہی تھے اور میں اپنی مصیبت میں مبتلا تھی کہ چیل آئی اور ہمارے سروں کے بالکل اوپر لانے لگی پھر اس نے وہی ہار نیچے گرادیا۔ گھر والوں نے اسے اٹھالیا تو میں نے ان سے کہا، اسی کے لیے تو تم لوگ مجھے الزام دے رہے تھے، حالانکہ میں اس سے بری تھی۔

۱۰۱۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث

أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَالَ إِنَّكَ لَسَوْدٌ أَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَتْ مَا بَقَاءُنَا عَلَى هَذَا إِلَّا مِرَالٌ صَالِحٌ الَّذِي جَاءَهُ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ بَقَاءُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ يَدُكُمْ أَيْتُكُمْ قَالَتْ وَمَا لَدَيْكُمْ قَالَ أَمَّا سَكَاتٌ يَقُومُكَ دُونََ وَأَشْرَافٌ يَأْمُرُونَكُمْ فَيُطِيعُكُمْ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَمَنْ أَوْلَشِدْ عَلَى النَّاسِ

۱۰۱۷۔ اَحَدٌ ثَنَى فَرَدَوْهُ بَنِي إِلَى الْمُعَاذَةِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَتَلَمَعْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ لَبِئْسَ الْعَرَبُ وَكَانَ لَهَا حِفْظٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ كُنْتُ تَأْتِيَنِي فَتُحَوِّثُنِي عِنْدَنَا فَاذْفَرَعْتُ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ هـ

وَيَوْمَ الْيَوْمِ تَوَسَّحَ مِنْ تَعَجُّبٍ رَبَّنَا أَلَا إِنَّكَ مِنْ بَلَدَةٍ الْكُفْرِ نَجَائِي فَلَمَّا أَتَيْتُ قَالَتْ لِمَا عَائِشَةُ وَمَا يَوْمُ الْيَوْمِ قَالَتْ خَرَجْتُ مَجُوبِيَّةً لِبَعْضِ أَهْلِي وَعَلَيْهَا وَشَاخٌ مِنْ أَدَمٍ نَسَقَتْ مِنْهَا نَا تُحَطَّتْ عَلَيْهِ الْحَدْيَا وَهِيَ تَحْبِسُهُ لَحْمًا فَأَخَذَتْهُ فَاتَمَّوْنِي بِهِ فَعَدَّ بِيُونِي سَحَنِي بَكْرٍ مِنْ أَمْرِي أَنَّهُمْ طَلَبُوا فِي قُبُورِي بَيْتًا هَمَّ حَوِيٍّ وَكَانَ فِي كَرْنِي وَإِذَا أَتَيْتُ الْحَدْيَا حَتَّى كَانَتْ يَدِي وَسِنَانِي أَتَيْتُهُ فَأَخَذَتْهُ فَقُلْتُ كَهْمُ هَذَا الَّذِي أَتَمَّوْنِي بِهِ وَكَانَ مِنْهُ بَرِيَّةٌ

۱۰۱۸۔ اَحَدٌ ثَنَى تَابِيَةً حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ

بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں، اگر کسی کو قسم کھانی ہو تو اللہ کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے قریش اپنے آبا و اجداد کی قسم کھایا کرتے تھے تو انھوں نے انھیں فرمایا کہ اپنے آباؤ اجداد کے نام کی قسم نہ کھایا کرو۔

۱۰۱۹۔ مجھ سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمرو بن عروہ نے خبر دی، ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے حدیث بیان کی کہ قاسم بن جازہ کے آگے آگے چلا کرتے تھے۔ اور جازہ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے، عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے وہ بیان کرتے تھے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ جازہ کے لیے کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور اسے دیکھ کر دوسرے یہ کہتے تھے کہ، جس طرح اپنی زندگی میں اپنے گھروالوں کے ساتھ تھے اب بھی اسی طرح رہو گے۔

۱۰۲۰۔ مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک دھوپ شمیر پہاڑی پر نہ جاتی، قریش رجم میں، مزدلفہ سے نہیں نکلا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس طرز عمل کی مخالفت کی اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے آپ نے وہاں سے کوچ کیا۔

۱۰۲۱۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا، کیا آپ حضرات سے یحییٰ بن مہلب نے یہ حدیث بیان کی تھی کہ ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے (قرآن مجید کی آیت میں)، ”وَكَاسَا دَهَا ثَا“ کے متعلق فرمایا کہ معنی ہیں ابھر ہوا جام جس کا دوسرے مل چلے، عکرمہ نے بیان کیا، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے یہ سنا، وہ فرماتے تھے کہ زمانہ جاہلیت میں یہ لفظ استعمال کرتے تھے۔ استنسا کا سا دھا ثا۔

۱۰۲۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب بھی بات جو کوئی شاعر کہہ سکتا تھا وہ لبید (رضی اللہ عنہ) نے کہی ہے، ہاں، اللہ کے سوا ہر چیز

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا مَنَ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ نَكَاتُ قُرَيْشٍ يَحْلِفُ بِآبَائِهِمْ قَالُوا لَا تَحْلِفُوا يَا أَبَا بَكْرٍ۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَتَّبِعُنِي بَيْنَ يَدَيْ الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُومُ لَهَا وَيُحْمِلُونَ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُومُونَ لَهَا يَقُولُونَ إِذَا رَأَوْهَا كُنْتَ فِي أَهْلِكَ مَا أَنْتَ مَرْتَمٍ۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَمِيانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ رَأَى الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يَنْهَيْتُونَ مِنْ حَجِّهِمْ حَتَّى تَشْرِقَ الشَّمْسُ عَلَى نَبِيِّرٍ خَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَسَامَةَ حَدَّثَكَ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرَمَةَ وَكَاسَا دَهَا ثَا قَالَ مَتَابِعَةُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اسْتَنَسَا كَسَا دَهَا ثَا۔

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَمِيانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلُ كُلِّ كَلِمَةٍ قَالَهُمَا الشَّاعِرُ لَيْسَ إِلَّا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَقَ

اللہ بآلہ وکادامیۃ بن ابی الصلت ان یسلم۔
 ۱۰۲۳۔ اَحَدُنَا شَاعِرٌ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنِ
 سُلَیْمَانَ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الرَّحْمَنِ
 ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
 عَالِشَةَ رَضِیَ اللہ عَنْہَا مَا لَکَ كَانَ لِابْنِ بَكْرِ
 عَدَاوَةٌ یُخْرِجُ لَہُ الْخِزَاجَ وَكَانَ ابْنُ بَكْرِ
 یَأْكُلُ مِنْہُ نَجَاءَ یَوْمٍ یَنْتَحِیْ فَاَكَلَ مِنْہُ
 ابْنُ بَكْرِ فَقَالَ لَہُ الْعَدَاوَةُ سَدَرَنِیْ مَا هَذَا
 فَقَالَ ابْنُ بَكْرِ مَا مَوْتُكَ كُنْتُ تَكْفَهُتُ
 الْبُحَارَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَمَا احْسَنُ الْكَلَامَ اِلَّا
 اَنْیْ حَدَّثْتُهُ فَلَقِیْنِیْ فَاَعْطَانِیْ بِذَلِكَ
 فَمَهَذَا الَّذِیْ اَكَلْتُ مِنْہُ فَاَدَّ حُلَّ
 ابْنِ بَكْرِ یَدَا لَا فَقَاءَ كُلَّ شَیْءٍ فِی
 بَطْنِہِ۔

۱۰۲۴۔ اَحَدُنَا مَسَدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عَمْرِو بْنِ
 اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہ عَنْہُمَا قَالَ
 كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ یَسْبِیْ عَوْتَ لُحُومٍ الْجُرُودِ
 اِلَى حَبْلِ الْحَبَلَةِ قَالَ وَحَبْلُ الْحَبَلَةِ اَنْ تُشَدَّ
 الْمَنَاقِبَةُ مَا فِی بَطْنِہَا ثُمَّ تُحْمَلُ الَّتِیْ تُنَجِّثُ
 فَتُهَا مِمَّا لَشِیْءٍ صَلَّى اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم
 عَنْ ذَلِکَ۔

۱۰۲۵۔ اَحَدُنَا ابُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُمُوذِیٌّ قَالَ
 عَلِیُّ بْنُ حَبْرٍ رِکْنَا نَارِیْ اَلَسَ بِنْتُ مَا لَیْسَ
 فَمَحَبَّةً نَا عَنْ الدُّنْهَارِ وَكَانَ یَقُولُ لِیْ۔
 فَعَلْتُ قَوْمَکَ کَذَا اَوْ کَذَا اَیُّوْمَ کَذَا اَوْ کَذَا فَعَلْتُ
 قَوْمَکَ کَذَا اَوْ کَذَا اَیُّوْمَ کَذَا اَوْ کَذَا۔

بابُ الْقَسَامَةِ فِی الْجَاهِلِیَّةِ۔
 ۱۰۲۶۔ اَحَدُنَا ابُو مُعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا
 طَلْحَةُ ابُو الْهَیْثَمِ حَدَّثَنَا ابُو یَزِیدَ الْمَدَنِیُّ عَنْ عَمْرِو

بے حقیقت ہے اور قریب تھا کہ امیر بن صلت مسلمان ہو جاتا۔
 ۱۰۲۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے حدیث
 بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبدالرحمن بن
 قاسم نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان
 کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو روزانہ انھیں کچھ معمول دیا کرتا
 تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اسے اپنی ضروریات میں استعمال کرتے تھے داس
 اطمینان کے بعد کہ جائز ذرائع سے حاصل کیا گیا ہے، ایک دن وہ غلام
 کوئی چیز لایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسے استعمال کر لیا۔ پھر اس
 نے کہا آپ کو معلوم ہے، یہ کیا چیز ہے؟ آپ نے دریافت فرمایا کیا ہے؟
 اُس نے کہا میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لیے کہا نت کی تھی۔
 حالانکہ مجھے کہا نت نہیں آتی تھی، میں نے تو صرف اسے دھوکہ دیا تھا لیکن
 اتفاق سے وہ مجھے مل گیا اور اس نے یہ چیز مجھے دی ہے جواب آپ
 تناول بھی فرما چکے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ سنتے ہی اپنا ہاتھ منہ
 میں ڈالا اور پیٹ کی تمام چیزیں نئے کر کے نکال ڈالیں۔

۱۰۲۴۔ ہم سے مسد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی،
 ان سے عبید اللہ نے، انھیں نافع نے جرودی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ
 عنہما نے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ حبل الجملہ، تک ذمیت کی ادائیگی
 کے وعدہ پر اونٹ کا گوشت (وغیرہ) بیچا کرتے تھے آپ نے بیان کیا کہ حبل
 الجملہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی حاملہ اونٹنی اپنا بچہ جنے، پھر وہ نوزائیدہ بچہ
 (بڑھک) حاملہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی خرید و فروخت
 ممنوع قرار دی تھی۔

۱۰۲۵۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی نے حدیث
 بیان کی کہ غیلان بن جریہ نے بیان کیا کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت
 میں حاضر ہوتے تھے اور آپ ہم سے انصار کے متعلق بیان فرمایا کرتے تھے
 اور مجھ سے فرماتے تھے کہ تمھاری قوم نے فلاں موقع پر یہ کارنامہ انجام
 دیا، فلاں موقع پر یہ کارنامہ انجام دیا۔

۱۰۲۶۔ زمانہ جاہلیت میں قسامہ۔

۱۰۲۶۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث
 بیان کی، ان سے طعن ابو الہیثم نے، ان سے ابویزید مدنی نے، ان سے عکرمہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ أَوَّلَ صَامَةٍ
كَانَتْ فِي الْأَجْمَلِ لَيْسَتْ لَيْسَتْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ رَجُلٌ
مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ
فَحْدٍ أُخْرَى فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ رَجُلٌ
بِهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَقَدْ انْقَطَعَتْ عُرْوَةٌ جَوَالِقَةٍ
فَقَالَ أَغْشَى بِعَقَالٍ اسْتَدَّ بِه عُرْوَةً جَوَالِقَةٍ لَا
تُغْفِرُ الْإِبِلَ فَانْطَلَقَ مَعَهُ فَانْقَطَعَتْ عُرْوَةٌ
جَوَالِقَةٍ فَلَمَّا نَزَلُوا عَقَلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاجِدًا
فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَ مَا شَأْنُ هَذِهِ الْبَعِيرِ لَمْ
يُتْعَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عَقَالٌ قَالَ
فَأَيْنَ عَقَالُهُ قَالَ فَحَدَّثَ بِمَصْرُفٍ فِيهَا أَجَلُهُ
فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَسْرِ فَقَالَ أَكْثَمُ
الْمُؤْسِمِ قَالَ مَا أَشْهَدُ دَرَبًا شَهِدْتُهِ قَالَ مَنْ
أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي رِسَالَةَ مَرْثَةٍ مِنَ الْمَاءِ فَقَالَ
نَعَمْ قَالَ كُنْتُ إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ الْمُؤْسِمَ نَادَا
أَلْ قُرَيْشُ يَا ذَا أَجَابُوكَ فَنَادَا أَلْ بَنِي هَاشِمٍ
فَأَنْتَ أَجَابُوكَ فَسَلَّ عَنْ أَلِ طَالِبٍ فَاحْبِرْهُ إِنَّ
فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عَقَالٍ وَمَاتَ الْمُسْتَأْجَرُ فَلَمَّا
قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَ أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ
مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَأَحْسَنْتُ الْيَقَامَ
عَلَيْهِ فَوَلَّيْتُ دَمْنَهُ قَالَ قَدْ كَانَتْ أَهْلُ ذَاكَ
مِنْكَ فَمَكَتْ حِينًا ثُمَّ أَتَى الرَّجُلَ الَّذِي
أَوْطَى إِلَيْهِ أَنْ يُبَلِّغَ عَنْهُ وَفِي الْمُؤْسِمِ فَقَالَ
يَا أَلْ قُرَيْشُ فَقَالُوا هَذَا قُرَيْشٌ قَالَ يَا أَلْ
بَنِي هَاشِمٍ قَالُوا هَذَا بَنُو هَاشِمٍ قَالَ أَيْنَ
أَبُو طَالِبٍ قَالُوا هَذَا أَبُو طَالِبٍ - قَالَ أَمَرَنِي فُلَانٌ
أَنْ أُبَلِّغَكَ رِسَالَةَ أَنْ فُلَانًا قَتَلَكَ فِي عَقَالٍ فَاتَاهُ
أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ احْبِرْ مِنَّا أَحَدًا فُلَانٌ بَنِي
إِنَّ شِئْنُكَ أَنْ تُؤَدِّيَ بِأَمْرٍ مِنَ الْإِبِلِ فَانْكَرَ

نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، جاہلیت میں سب پہلا
قسمہ ہمارے ہی قبیلہ بنی ہاشم میں ہوا تھا۔ بنو ہاشم کے ایک شخص کو قریش
کی کسی دوسری شاخ کے ایک شخص نے مزدوری پر رکھا تھا، ہاشمی مزدور
اپنے مستاجر کے ساتھ ایلہ گیا۔ وہاں کہیں اس مزدور کے پاس سے ایک ہمارا
ہاشمی شخص گذرا، اس کی پوری کانہن ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے اپنے مزدور
بھائی سے کہا مجھے کوئی رستی دے دو جس سے میں اپنی پوری کامنہ باندھ
لوں اور میرا اونٹ بھی نہ بھاگ سکے۔ اس نے ایک رسی اسے دے دی
اور اس نے اپنی پوری کامنہ اس سے باندھ لیا (اور چلا گیا) پھر جب انھوں
دردور اور مستاجر نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو تمام اونٹ باندھے، لیکن
ایک اونٹ کھلا رہا جس نے ہاشمی کو مزدوری پر اپنے ساتھ رکھا تھا اس
نے پوچھا، یہ اونٹ دوسرے اونٹوں کے ساتھ کیوں نہیں باندھا گیا، کیا
باندھے؟ مزدور نے کہا کہ اس کی رسی موجود نہیں ہے۔ مالک نے پوچھا کیا
ہوئی اس کی رسی؟ بیان کیا کہ یہ کہہ کر چھڑی سے مالک نے اسے مارا
اور اسی میں اس مزدور کی موت مقدر تھی (مرنے سے پہلے) وہاں سے ایک
بینی شخص گذر رہا تھا، ہاشمی مزدور نے پوچھا کیا حج کے لیے اس سال
تم مکہ جاؤ گے اس نے کہا کہ ابھی ارادہ تو نہیں ہے۔ لیکن میں جاتا رہتا
ہوں۔ اس مزدور نے کہا جب بھی تم مکہ پہنچو کیا میرا ایک پیغام پہنچا دو گے؟
اس نے کہا کہ ہاں پہنچا دوں گا۔ اس نے کہا کہ جب بھی تم حج کے لیے جاؤ، تو
پکارنا، اے قریش! جب وہ تمہارے پاس جمع ہو جائیں تو پکارنا، اے بنی ہاشم!
جب وہ تمہارے پاس آجائیں تو ان سے ابو طالب کے متعلق پوچھنا اور انھیں
بتانا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک رسی کے بے تیل کر دیا ہے۔ اس وصیت کے
بعد مزدور مر گیا پھر جب اس کا مستاجر کہ آیا تو ابو طالب کے یہاں بھی آ گیا
جناب ابو طالب نے دریافت کیا، ہمارے قبیلہ کے جس شخص کو تم اپنے ساتھ
مزدوری پر لے گئے تھے اس کا کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ وہ بیمار ہو گیا تھا۔ میں
نے تیمارداری میں کوئی کسر ٹھانہ نہیں رکھی، (لیکن وہ مر گیا تو) میں نے اسے
دفن کر دیا ابو طالب نے کہا کہ تم سے اسی کی توقع تھی کچھ دنوں کے بعد وہی
بینی شخص جسے ہاشمی مزدور نے پیغام پہنچانے کی وصیت کی تھی موسم حج میں آیا
اور آواز دی اے قریش! لوگوں نے بتایا کہ یہاں ہیں قریش، اس نے آواز دی
اے بنی ہاشم! لوگوں نے بتایا کہ بنی ہاشم یہ ہیں۔ اس نے پوچھا ابو طالب کہاں ہیں

قَتَلَتْ مَا جَاءَهَا وَ إِن شِئْتَ لَكُلِّ خَمْسَةٍ
مِنْ قَوْمِكَ لَأَن تَكُ كَمَا تَقْسِمُكَ - كَانَ أَبِيتُ
قَتَلْتُكَ بِسْمِ كَأَنِّي قَوْمُهُ قَالُوا لَنَحْلِفُ
فَأَتَمَّهُ أَمْرًا ۖ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ
تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَدْ وُلِدَتْ لَهُ فَقَالَتْ
يَا أَبَا طَالِبٍ أَحَبُّ أَتِ تَجِيرَ ابْنِي هَذَا
بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِينَ وَلَا تُصْبِرْ يَمِينَهُ
حَيْثُ تُصْبِرْ أَوْ ذِي مَاتُ فَعَلَّ فَأَتَاهُ رَجُلٌ
مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَرَدْتَ خَمْسِينَ رَجُلًا
أَنْ يَحْلِفُوا مَكَاتٍ مَأْتٍ مِنَ الْوَيْلِ يُضَيِّبُ
كُلَّ رَجُلٍ بَعِيرًا مِنْ هَذَانِ بَعِيرَاتٍ فَأَتَيْتُهَا عَنِّي وَلَا تُضَيِّرْ
يَمِينِي حَيْثُ تُصْبِرْ أَوْ ذِي مَاتُ فَعَلَّهَا ۖ قَالَ
جَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَأَرَبَعُونَ فَحَلَفُوا ۖ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ قَوْلُ النَّبِيِّ لَيْسَ بِسِدِّهِ مَا
كَانَ الْحَوْلُ وَ مِنْ الثَّمَانِيَةِ وَأَرَبَعِينَ
عَشْرًا تَطْرَفُ -

لوگوں نے بتایا تو اس نے کہا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک پیغام پہنچانے کے لیے
کہا تھا کہ فلاں شخص نے اسے ایک رسی کی وجہ سے قتل کر دیا ہے۔ اب جناب
ابوطالب اس مستاجر کے یہاں آئے اور کہا کہ ان تین چیزوں میں سے کوئی
چیز پسند کر لو۔ اگر تم چاہو تو سوا اونٹ دیت میں دے دو کیونکہ تم نے ہمارے
قبیلہ کے آدمی کو قتل کیا ہے اور اگر چاہو تو تمہاری قوم کے پچاس افراد اس
کی قسم کھالیں کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا ہے اگر تم اس پر تیار نہیں ہو گئے تو
ہم تمہیں اس کے بدلے میں قتل کر دیں گے وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا تو وہ
اس کے لیے تیار ہو گئے کہ ہم قسم کھالیں گے۔ پھر بنو ہاشم کی ایک عورت
ابوطالب کے پاس آئی جو اسی قبیلہ کے ایک شخص سے بیاہی ہوئی تھی۔
اور اپنے اس شوہر سے اس کے ایک بچہ بھی تھا، اس نے کہا اے ابوطالب!
اگر آپ مہربانی کرتے اور میرے اس لڑکے کو ان پچاس آدمیوں میں سے
معاف کرتے اور جہاں تمہیں لی جاتی ہیں یعنی رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان
اس سے وہاں قسم نہ لیتے۔ جناب ابوطالب نے اسے معاف کر دیا۔ اس کے بعد
ان میں کا ایک اور شخص آیا اور کہا، اے ابوطالب! آپ نے سوا اونٹوں کی جگہ پچاس
آدمیوں سے قسم طلب کی ہے اس طرح ہر شخص پر سوا اونٹ پڑتے ہیں۔ یہ سوا اونٹ
میری طرف سے آپ قبول کر لیجئے۔ اور مجھے اس مقام پر قسم کے لیے مجبور نہ
کیجئے جہاں قسم لی جاتی ہے۔ جناب ابوطالب نے اسے بھی منظور کر لیا۔ اس
کے بعد یقینہ اڑتالیں شخص آئے اور انہوں نے قسم کھالی، ابن عباس رضی اللہ
عنه نے بیان کیا، اسی روایت کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے
ابھی اس واقعہ کو پورا سال بھی نہیں گزرا تھا کہ وہ اڑتالیں آدمی موت
کے گھاٹ اتر گئے۔

۲۷۰۔ أَحَدَثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ يَوْمَ بَعَثَ يَوْمَ
قَدْ مَلَ اللَّهُ رَسُولِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ افْتَرَقَ مِلَّتُهُمْ وَ قَتَلْتُ سَرًا وَأَتَمَّهُ

۱۰۲۷۔ محمد سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ
عنها نے بیان کیا کہ بعثت کی لڑائی اللہ تعالیٰ نے مصلحت کی وجہ سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہر ایک کو دی تھی، آپ حضور جب مدینہ شریف
لائے تو یہاں کا شیرازہ بکھر چکا تھا۔ ان کے سرواڑے مارے جا چکے تھے۔ اور زخمی
کسی محلے یا گاؤں وغیرہ میں کوئی شخص مقتول پڑا ہوا ملا، قاتل کا کچھ پتہ نہیں اور نہ اس سے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے کے ذرائع موجود ہیں۔
تو ایسی صورت میں اس محلہ کی ایک بڑی تعداد سے اس بات کی قسم لی جاتی ہے کہ ان کا اس قتل میں کوئی حصہ نہیں اور نہ وہ اس کے متعلق کوئی علم ہی
رکھتے ہیں۔ فساد کا جو طریقہ دور جاہلیت میں رائج تھا، اسلام نے اس میں کسی ترمیم کے بغیر اسے باقی رکھا۔ احناف کی یہی رائے ہے۔

ہو چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس لڑائی کو اس لیے پہلے برپا کیا تھا کہ مدینہ والے اسلام میں بسہولت داخل ہو جائیں اور ابن وہب نے بیان کیا انھیں عمرو نے خبر دی، انھیں بکیر بن اشج نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا کرب بن عباس نے ان سے حدیث بیان کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، صفا اور مروہ کی بطن وادی میں سعی سنت نہیں ہے، یہاں جاہلیت کے دور میں لوگ تیزی کے ساتھ دوڑا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تم تو یہاں سے بس جلدی ہی سے دوڑ کر گزرا کریں گے۔

۱۰۲۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھیں مطرف نے خبر دی، انھوں نے ابو السفر سے سنا، وہ بیلا کرتے تھے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے فرمایا، اے لوگو! میری باتیں سنو کہ میں تم سے کیا بیان کرتا ہوں اور رجو کچھ تم نے سمجھا ہے، وہ مجھے سناؤ، ایسا نہ ہو کہ تم لوگ یہاں سے اٹھ کر بغیر سمجھے پہلے جاؤ اور پھر کہنے لگو کہ ابن عباس نے یوں کہا۔ جو شخص بھی بیت اللہ کا طواف کرے تو اسے حلیم کے پیچھے سے طواف کرنا چاہیئے، اور اسے حلیم نہ کہا کہ و، کیونکہ زمانہ جاہلیت میں جب کوئی شخص قسم کھایا کرتا تو اپنا کوڑا، جوتا یا کمان یہاں ڈال جایا کرتا تھا۔

۱۰۲۹۔ ہم سے نعیم بن حمان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک بندر دیکھا اس کے چاروں طرف بہت سے بندر جمع ہو گئے تھے۔ اس بندر نے زمانہ کی تھی اس لیے سمجھوں نے مل کر اسے رجم کیا اور ان کے ساتھ میں نے بھی اس پر پتھر مارے۔

۱۰۳۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جاہلیت کی عادتوں میں سے نسب کے معاملے میں طعن زنی اور میت پر لو جھڑپ ہے، تیسری عادت کے متعلق (عبید اللہ) بھول گئے تھے اور سفیان نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ تیسری عادت نچھڑوں سے بارش مانگنا تھی۔

وَجَرَحُوا قَدَامَهُ اللَّهُ يَرْسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُو عَنْ بَكِيرِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ السَّعْيُ بِطَلَبِ الْوَادِعِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَنَةً إِنَّمَا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْعَوْنَهَا وَيَقُولُونَ لَا يَجُوزُ الْبَطْحَاءُ إِلَّا شَدًّا۔

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مَطْرَفٌ سَمِعْتُ أَبَا السَّفَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّي مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأَسْمَعُوا مِنِّي مَا يَقُولُونَ وَلَا تَكُنْ هَبْوَاقِفُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ كَانَتْ يَابُوتُ فَلْيَطُفْ وَنَ وَرَاءَ الْحِجْرِ وَلَا تَقُولُوا الْكَاطِمُ فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ قِيلَتِي مَسْطَةً أَوْ نَعْلَةً أَوْ قَوْسَةً۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَانَ حَدَّثَنَا هَشِيمٌ عَنْ حَصِينٍ عَنْ مَعْمَرٍ وَبْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِرَدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ قَدْ رَنَتْ فَزَجَمَتْهَا فَزَجَمَتْهَا مَعَهُمْ ۝

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَلَالُ بْنُ خَلَدٍ الْجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِي الْأَسْبَابِ وَالنِّسَابِ حَنْ وَنَسَبِ الثَّلَاثَةِ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُونَ إِنَّهَا إِذَا شَتَّقَتْ بِأَذَى لَوَايَ۔

۱۵ عرب کی عادت تھی کہ جب کسی اہم معاملہ میں ثبوت نہ ملتا اور قسم کھانی پڑتی تو یہیں آکر قسم کھایا کرتے تھے اور اس کے ثبوت کے طور پر کوئی چیز یہاں ڈال جایا کرتے تھے۔ اور اسے اس وقت تک نہیں اٹھانے تھے جب تک ان کی قسم صحیح ہونا نہ ثابت ہو جاتا۔ اور اسی لیے اس جگہ کو حلیم کہتے ہیں ابن عباس نے حلیم کی اسی مناسبت کے پیش نظر اسے حلیم کہنے سے منع کیا تھا لیکن امت نے اس سلسلے میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اتباع نہیں کی اور بغیر کسی نیکی کے اسے حلیم ہی کہتے چلے آئے ہیں۔

۲۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت۔

محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن كلاب بن مرہ بن كعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

عدنان۔

۱۰۳۱۔ ہم سے احمد بن ابی رجا نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چالیس سال کی عمر میں پہنچے تو آپ پر نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا، اس کے بعد آنحضورؐ نے تیرہ سال تک مکہ معظمہ میں قیام فرمایا، پھر آپ کو ہجرت کا حکم ہوا اور آپ مدینہ منورہ ہجرت کر کے چلے گئے وہاں دس سال آپ نے قیام فرمایا، اور پھر آپ نے وفات فرمائی، صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۲۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مکہ میں مشرکین کے ہاتھوں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

۱۰۳۲۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے بیان اور اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ ہم نے تم سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے جناب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ حاضر ہوا تو آپ کعبہ کے سامنے ملے چادر مبارک پر ٹیک لگاتے بیٹھے تھے مشرکین کہ سے ہمیں انتہائی شدید تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے آپ دعا کیوں نہیں فرماتے اس پر آنحضورؐ سیدھے بیٹھ گئے، چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں مسلمانوں پر اس طرح مظالم ڈھائے گئے کہ (کہ) لوہے کی گنگھن کو ان کے گوشت اور ہڈیوں سے گذار کر ان کی ہڈیوں تک پہنچا دیا گیا اور یہ معاملہ بھی ان کے دین سے نہ بچ سکا کسی کے سر پر آرا رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے اور یہ بھی ان کے دین سے

۲۲۲۔ مَبْعُوثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ابْنِ قُصَيِّ بْنِ كَلَابِ بْنِ مَرْثَدَةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ نَضْرَةَ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خَزِيمَةَ بْنِ مَدْرَكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نَزَارِ بْنِ مَعَدٍ بْنِ عَدْنَانَ۔

۱۰۳۱۔ أَحَدُنَا أَخْبَدَنَا ابْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ هِشَامَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ أَمَرَ بِالْهَجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشَرَ سِنِينَ ثُمَّ تَوَفَّيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۳۔ مَا لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ۔

۱۰۳۲۔ أَحَدُنَا أَخْبَدَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بَيَّانٌ وَاسْمَاعِيلُ قَالَا سَمِعْنَا قَيْسًا يَقُولُ سَمِعْتُ خُبَّابًا يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً لَا نَقْلُتُ إِلَّا شِدَّةً عَوَالَهُ فَقَعَدَا وَهُوَ مُحَمَّرٌ وَجْهُهُ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ عِظَامٌ مِمَّنْ لَحِمٌ أَوْ عَصَبٌ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِمْ وَ يُؤْهِمُهُمُ الْبَشَارُ عَلَى مَعْرِقِ رَأْسِهِمْ فَنَسُوا يَا سَنِينَ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ

پھر سکا، اس دین اسلام کو تو اللہ تعالیٰ خود ہی تمام و کمال تک پہنچائے گا کہ ایک سوار منہار سے حفز موت تک رہتا، جائے گا اور راستے میں، اسے اللہ کے سوا اور کسی کا خوف نہ ہوگا۔ بیان نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ سوا بھیڑیے کے کہ اس سے اپنی بکریوں کے معاملہ میں خوف ہوگا۔

۱۰۳۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے ان سے اسود نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی اور سجد کیا، اس وقت حضور اکرمؐ کے ساتھ تمام لوگوں نے سجد کیا صرف ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ اپنے اٹھیں اس نے نکل دیا اٹھا کہ اس پر اپنا سر رکھ دیا اور کہنے لگا کہ میرے لیے بس اتنا ہی کافی ہے میں نے پھر کبھی دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا۔

۱۰۳۴۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور اس سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوئے سجدہ کی حالت میں تھے۔ قریش کے کچھ افراد وہیں قریب میں موجود تھے ان میں عقبہ بن معیط اونٹ کی لوجھری لایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر ڈال دیا، اس کی وجہ سے آنحضورؐ نے اپنا سر نہیں اٹھایا۔ پھر فاطمہ علیہا السلام آئیں اور گندگی کو پشت مبارک سے ہٹایا اور جس نے ایسا کیا تھا اسے بد دعا دی، آنحضورؐ نے بھی ان کے حق میں بد دعا کی کہ اے اللہ! قریش کی اس جماعت کو پکڑ لیجئے، ابو جہل بن هشام، عقبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا امیہ کے بھائی آپ نے بد دعا، ابی بن خلف (کے حق میں فرمائی) شبہ راوی حدیث شعبہ کو تھا۔ (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) پھر میں نے دیکھا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر یہ سب قتل کر دیئے گئے تھے اور ایک کنویں میں انھیں ڈال دیا گیا تھا۔ سوا امیہ یا امی کے، کہ اس کا ایک ایک جوڑا الگ ہو گیا تھا۔ اس لیے کنویں میں نہیں پھینکا جاسکا۔

۱۰۳۵۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی یا منصور نے اس طرح بیان کیا کہ مجھے حکم نے حدیث بیان کی، ان سے

عَنْ دِينَيسَ وَ لَيْسَمَتَ اللّٰهُ هَذَا اِلَّا مَرَّ حَتَّى يَسِيرَ الذَّاكِرُ مِنْ مَتَعَا إِلَى حَضَرَتِ مَوْتِ مَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهُ ذَاذَ بَيَاتٍ وَاللَّيْلِ عَلَى عَنِيهِ۔

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي رَاسِحَاتٍ عَنْ أَبِي اسْوَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّحْمَةَ فَسَجَدَ فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ إِلَّا رَجُلًا رَأَيْتُهُ أَحَدًا كَفًّا مِنْ حَصَا فَرَفَعَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ وَ قَالَ هَذَا يَكْفِيَنِي فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ قَتْلِ كَافِرًا۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي رَاسِحَاتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ جَاءَ عَقْبَةُ بْنُ أَبِي مَعْطٍ بِسُكِيِّ جَزُودٍ رَفَعَهُ عَنْهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَهُ رَأَيْتُهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ هَنَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْكَافِرُ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلٍ بْنُ هَشَامٍ وَ عَقْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَ شُعْبَةَ بْنُ رَبِيعَةَ وَ أَمِيَّةَ بْنَ خَلْفٍ شُعْبَةَ الشَّامِ فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأَلْقَوْا فِي سُرْعِيْرٍ أَمِيَّةَ أَوْ ابْنِي تَقَطَّعَتْ أَوْ صَالَهُ فَلَمَّا بَلَغَ فِي الْبَيْتِ۔

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ أَوْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ

سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان دو آیتوں کے متعلق پوچھو کہ ان میں نفل کس طرح پیدا کی جاسکتی ہے (ایک آیت) "وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ" اور دوسری آیت "وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا أَفْضَلَتْ" میں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب سورۃ الفرقان کی آیت نازل ہوئی تو مشرکین کہنے لگے کہ ہم نے تو ان جانوں کا بھی قتل کیا ہے جن کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا تھا، ہم اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کی عبادت بھی کرتے رہے ہیں اور فواحش کا بھی ہم نے ازکاب کیلئے دھڑا سلام میں داخل ہو کر ہمیں کیا فائدہ پہنچ جائے گا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی کہ "إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ" وہ لوگ اس حکم میں مستثناء ہیں جو توبہ کر لیں اور ایمان لائیں، تو یہ آیت ان کے حق میں تھی۔ لیکن سورۃ النساء کی آیت اس شخص کے بارے میں ہے جو اسلام اور شرائع اسلام کی معرفت کے بعد کسی کو قتل کرے تو اس کی جزاء جہنم ہے۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کا ذکر مجاہد سے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ لیکن وہ لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جو توبہ کر لیں۔

۱۰۳۶۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی بکر تمیمی نے بیان کیا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا مجھے مشرکین کے سب سخت معاملے کے متعلق بتائیے جو مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا، آپ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے کہ عقیقہ بن ابی معیط آیا اور اپنا کپڑا حضور اکرم کی گدہ میں مبارک میں پھنسا کر زور سے آپ کا گلا گھونٹنے لگا۔ انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے اور انھوں نے بد سخت کا کندھا پکڑ کر آنحضرت کے پاس سے اسے ہٹا دیا اور کہا، کیا تم لوگ ایک شخص کو صرف اس لیے مار دانا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ آئیہ۔ اس روایت کی متابعت ابن اسحاق نے کی اور بیان کیا کہ مجھ سے یحییٰ بن عروہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عروہ نے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ اور عیدہ

قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ آيَتَيْنِ مَا أَمَرَهُمَا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا أَفْضَلَتْ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا أُزِيلَتْ الْآيَةُ فِي الْقُرْآنِ قَالَ مُشْرِكُوا أَهْلَ مَكَّةَ نَقَدْنَا نَفْسَ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَقَدْ أَتَيْنَا أَلْفًا وَاحِشًا فَأُزِيلَ اللَّهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ فَهُوَ رَءُوفٌ ذَلِيلٌ وَأَمَّا الْآيَةُ فِي النَّسَاءِ السَّجِّلُ إِذَا عَذَبَ الْإِسْلَامَ فَشَرَّاعَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَجَدَّارًا جَهَنَّمَ فَكَرِهْتُهِ لِمَجَاهِدٍ فَقَالَ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ

نَدِيمٌ

۱۰۳۷۔ ابْنُ تَائِبٍ عِيَّاشُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ آيَتَيْنِ مَا أَمَرَهُمَا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا أَفْضَلَتْ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا أُزِيلَتْ الْآيَةُ فِي الْقُرْآنِ قَالَ مُشْرِكُوا أَهْلَ مَكَّةَ نَقَدْنَا نَفْسَ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَقَدْ أَتَيْنَا أَلْفًا وَاحِشًا فَأُزِيلَ اللَّهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ فَهُوَ رَءُوفٌ ذَلِيلٌ وَأَمَّا الْآيَةُ فِي النَّسَاءِ السَّجِّلُ إِذَا عَذَبَ الْإِسْلَامَ فَشَرَّاعَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَجَدَّارًا جَهَنَّمَ فَكَرِهْتُهِ لِمَجَاهِدٍ فَقَالَ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ

پہلی آیت سے توبہ کے بعد معافی کا اور دوسری آیت سے سزا کا ثبوت ہوتا ہے، تو ان دونوں میں توفیق کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

۱۰۴۱۔ اَحَدُنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَنْهُ
ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي عَنِ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ كَانَ يَحْمِلُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَاوَا
يَوْمَ مَوْتِهِمْ وَحَاجَّتِهِمْ فَبَيْنَمَا هُوَ يَتَبَعُهُ بِهَا
فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ
أَبْنِي أَحْجَا دَا اسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَأْتِنِي
بِعَظْمٍ وَلَا بِرُذُوثَةٍ فَاتَّبَعَهُ بِأَحْجَا
أَحْمَلَهَا فِي طَرَفِ ثَوْبِي حَتَّى وَضَعْتُهَا
إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا مَرَعُ
مَشْيَةٍ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَرُذُوثَةٍ قَالَ
هَذَا مِنْ طَعَامِ الْحَيِّ وَارْتَدَّ أَنَا فِي وَفْدٍ
حِينَ نَفِثِينَ وَدَعَمَ الْحَيِّ نَسَاؤُ فِي الزَّادِ
فَدَا مَوْتَ اللَّهِ لَهْمُ أَنْ لَا يَمُرَّ وَابِعَظْمٍ وَلَا
بِرُذُوثَةٍ إِلَّا وَحْدَهُ دَا عَلَيْنَهَا طَعَامًا -

باب ۴۷۔ اِسْلَامِ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللہ عنہ

۱۰۴۲۔ اَحَدُنَا عُبَادُ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْدٍ حَدَّثَنَا اَلْثَّانِي عَنْ
أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَلَغَ
أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا رَحِيحَ ارْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَأَعْلِمَ
بِي عَلِمَ هَذَا الرَّجُلُ الْكِنِئِي يَزُورُكُمْ أَنَّهُ
نَبِيٌّ يَا بُنَيَّ االْحَبْرُ مِنَ السَّمَاءِ وَاسْمَعُ مِنْ
قَوْلِهِ ثُمَّ انْتَبَيْ فَا تَطْلُقْ إِلَهُ حَتَّى تَقْدِمَ وَسَمِعَ
مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعْ إِلَى الْوَادِي فَقَالَ لَهُ
رَأَيْتَهُ يَا مُوسَى مَا دِمَ الْوَادِي وَكَلَامًا
مَا هُوَ بِالشَّعْرِ فَقَالَ مَا شَفِيتَنِي مِنْهَا أَرَدْتِ
فَتَرَدَّدَ وَحَمَلَ سَنَةً لَهُ فِيهَا مَا مَكَحَتْ قَدَامَ
مَلَكَةٍ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۰۴۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن سہید
بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی اور انھیں ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وضو اور قضاء حاجت
کے لیے (پانی کا) ایک برتن لیے آنحضرت کے ساتھ تھے، آپ برتن لیے ہوئے
آنحضرت کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے کہ آنحضرت نے دریافت فرمایا کون چاہتا
ہے؟ بتایا کہ ابو ہریرہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ استنجہ کے لیے
چند پتھر تلاش کر لاؤ اور ہاں، ٹہری اور لید نہ لانا۔ پھر میں پتھر لے کر حاضر
ہوا، میں انھیں اپنے کپڑے میں رکھے ہوئے تھا اور لا کر آنحضرت کے قریب
لے رکھ دیا اور وہاں سے واپس چلا آیا۔ آنحضرت جب قضاء حاجت سے
فارغ ہو گئے تو میں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، ٹہری اور
لید کے لانے سے آنحضرت نے منع کیوں فرمایا تھا؟ فرمایا کہ اس لیے کہ وہ چنپن
کی خوراک ہیں، میرے پاس نصیبین کے جنوں کا ایک وفد آیا تھا، اور کیا ہی وہ
اچھے جن تھے! تو انھوں نے مجھے اپنی خوراک کے متعلق کہا، میں نے ان کے لیے اللہ
سے دعا کی کہ جب بھی ٹہری یا لید پران کی نظر پڑے تو وہ ان کے لیے ان کے
کھانے کی چیز بن جائے۔

۱۰۴۲۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ کا اسلام

۱۰۴۲۔ مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن مہر
نے حدیث بیان کی، ان سے ثنائی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جہرہ نے اور
ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ابو ذر رضی اللہ عنہ کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق معلوم ہوا تو انھوں نے اپنے
بھائی سے کہا، وادعی کہہ کے لیے سواری تیار کر لو اور اس شخص کے بارے
میں جو نبی ہونے کا دعویٰ کر رہے اور کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر
آتی ہے، میرے لیے معلومات حاصل کر کے لاؤ، اس کی باتوں کو خود غور سے
سننا اور پھر میرے پاس آنا، ان کے بھائی وہاں سے چلے اور مکہ حاضر ہو کر
آنحضرت کی احادیث خود سنیں پھر واپس ہو کر انھوں نے ابو ذر رضی اللہ
عنہ کو بتایا کہ میں نے انھیں خود دیکھا ہے وہ اچھے اخلاق و عادات کی باتیں
کرتے ہیں اور میں نے ان سے جو کلام سنا ہے (یعنی قرآن مجید) وہ شعر نہیں
ہے اس پر ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا جس مقصد کے لیے میں نے تمھیں بھیجا
تھا، مجھے اس سلسلہ میں پوری طرح تشفی نہیں ہوئی۔ چنانچہ انھوں نے خود

رخت سفر اندھا، پانی سے بھرا ہوا ایک مشکیزہ ساتھ لیا اور کہہ آئے مسجد الحرام میں حاضری دی اور یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا، ابوذر رضی اللہ عنہ، آنحضرت کو پہچانتے نہیں تھے اور کسی سے آنحضرت کے متعلق پوچھنا بھی پسند نہیں کرتے تھے ایک رات کا واقعہ ہے کہ آپ لیٹے ہوئے تھے، علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو اس حالت میں دیکھا اور سمجھ گئے کہ کوئی مسافر ہے، علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ میرے گھر چل کر آرام کیجئے، ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ کے پیچھے پیچھے چلے گئے لیکن کسی نے ایک دوسرے کے متعلق نہیں پوچھا جب صبح ہوئی تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے پھر اپنا مشکیزہ اور رخت سفر اٹھایا اور مسجد الحرام میں آگئے یہ دن بھی یونہی گذر گیا اور آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ سکے۔ شام ہوئی تو سونے کی تیاری کرنے لگے کہ علی رضی اللہ عنہ پھر وہاں سے گذرے اور سمجھ گئے کہ ابھی شخص اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکا آپ انھیں وہاں سے پھرانے ساتھ لے آئے اور آج بھی کسی نے ایک دوسرے کے متعلق کچھ نہیں پوچھا، تیسرا دن جب ہوا اور علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ یہی معاملہ کیا اور اپنے ساتھ لے گئے تو ان سے پوچھا کہ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ یہاں آپ کے آنے کا باعث کیا ہے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر آپ مجھ سے پختہ وعدہ کر لیں کہ میری رہنمائی کریں گے تو میں آپ سے سب کچھ بتا دوں علی رضی اللہ عنہ نے وعدہ کر لیا تو آپ نے انھیں صورت حال کی اطلاع دی علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ وہ حق پر ہیں اور اللہ کے رسول میں صلی اللہ علیہ وسلم، اچھا صبح کو آپ میرے پیچھے پیچھے میرے ساتھ چلیں اگر میں نے رستے میں کوئی ایسی بات محسوس کی جس سے مجھے آپ کے بارے میں کوئی خطرہ ہوا تو میں کھڑا ہو جاؤں گا کسی دیوار کے قریب، گو مجھے پشیماب کرنا ہے اس وقت آپ میرا انتظار نہ کریں اور جب میں پھر چلے لوں تو میرے پیچھے آ جائیں تاکہ کوئی سمجھ نہ سکے کہ دونوں حضرات ساتھ ہیں اور اس طرح جس گھر میں، میں داخل ہوں آپ بھی داخل ہوں۔ آپ بھی داخل ہو جائیں انھوں نے ایسا ہی کیا اور پیچھے پیچھے چلے آئے کہ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے، آنحضرت کی باتیں سنیں اور وہیں اسلام لائے پھر آنحضرت نے ان سے فرمایا، اب اپنی قوم میں واپس جاؤ اور انھیں میرے متعلق بتاؤ تاکہ جب ہمارے ظہور اور غلبہ کا علم ہو جائے تو پھر ہمارے پاس آ جاؤ، ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اس ذات کی

وَسَمِعَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَبِيرَةٌ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى آذَرَكَ بَعْضُ اللَّيْلِ فَأَضْطَجَعَ فَذَاكَ عَلَى فَعَرَفَ أَنَّكَ عَرِيبٌ فَلَمَّا رَأَى تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدًا مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قَوْبَتَهُ وَزَادَكَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَكْرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ مَعًا إِلَى مَسْجِدِهِمْ فَمَرَّ بِهِمْ عَلَى فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلِمَ مَنَزِلَهُ كَمَا قَامَ فَذَهَبَ بِهِمْ مَعَهُ لَا يَسْأَلُ وَاحِدًا مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا كَانَ الْيَوْمَ الثَّلَاثُ فَعَادَ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ كَمَا قَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا تَحَدَّثَنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ قَالَ لَنْ أُعْطِيَتَنِي عَمْدًا وَدَمِيتُنَا قَالَتْ رُسُلُهُ شَيْءٌ فَعَلْتُ فَعَلْتُ كَمَا خُيِّرْتُ قَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَا أَصْبَحْتُ فَاتَّبَعْتَنِي فَارْتَفَعْتُ إِذْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ فَحَمَمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ السَّمَاءُ فَإِنَّ مَضِيَّتْ فَاتَّبَعْتَنِي حَتَّى شَدَّ خُلْمُ مَدَنِيٍّ فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْتُودِي حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِمْ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا مَسْرُوحَتَ بِيَا بَيْنَ قَلْبِي وَبَيْنَهُمْ فَجَرَحَ حَتَّى آتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى يَا عَلِيُّ صَوْتِهِمْ أَشْهَلًا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ذَاتَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَفَضَّرُوهُ

حَتَّىٰ اصْجَعُوهُ ۖ وَآتَىٰ الْغَبَّاسُ
فَاَكْتَبَ عَلَيْهِ ۖ قَالَ ۚ يَكْلُمُ الْكَلْبُ
تَعْلَمُونَ اَنْتُمْ مِنْ غَفَارِ
وَ اَنْ كَلِمَتِيْ تَجَارِكُمْ رَاىَ
السَّامِ ۖ فَانْقَضَا مِنْهُمْ
ثُمَّ عَادَ مِنْ الْغَيِّ لِيُثْلِمَهَا
فَصَدَّ بَدُوًّا ۚ وَ تَادَّوَا لِكَيْفِ
فَاَكْتَبَ الْغَبَّاسُ
عَلَيْهِ

باب ۲۲۸ - اسلام سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۱۰۴۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
سَعِيْدَانٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ
سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ فِي
مَسْجِدٍ اَلْكُوفَةِ يَقُوْلُ ۚ وَاللّٰهُ لَعَنَ
رَايَسِيْ ۚ وَ اِنَّ عُمَرَ لَمُوْثِقُوْا عَلٰى الْاِسْلَامِ
قَبْلَ اَنْ يُسَلَّمَ عُمَرُو ۚ وَ كُوْا اَنْ اَحَدًا
اَرْضَقَنِيْ لِّلنَّبِيِّ ۚ مَنَعْتُمُوْهُ ثَمَانِ كَنَانِ -

باب ۲۲۹ - اسلام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۱۰۴۴ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَحْمَدٍ عَنْ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِيسٍ عَنْ قَيْسٍ
بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْتُ اَعُوْذُ مِنْكَ اَسْلَمَ عُمَرُو -
۱۰۴۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيْدَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
اَبُوْهُ وَ هَبٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُو بْنُ مَحْمَدٍ
فَاَخْبَرَنِيْ حَقِيْقِيْ زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ فِي السَّجْدِ خَائِفًا اِذْ

قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے میں ان قریشیوں کے مجمع میں بباگم ہوں
کلمہ توحید و رسالت کا اعلان کروں گا چنانچہ حضور کے یہاں سے واپس آپ مسجد حرام
میں آئے اور بلند آواز سے کہا کہ میں گوہری دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں
اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں سارا مجمع ٹوٹ پڑا اور اتنا مارا کہ آپ گر پڑے۔ اتنے
میں عباس (رضی اللہ عنہ) آگئے اور ابو ذر رضی اللہ عنہ کے اوپر اپنے کمال کر قریش سے
فرمایا، انھوں نے کہا تمہیں معلوم نہیں کہ اس شخص کا تعلق قبیلہ غفار سے ہے اور شام جانے والے
نہ تھا کہ تاجروں کا راستہ دھڑی سے پڑ گیا اس طرح ان سے آپ کو بچایا۔ پھر ابو ذر
رضی اللہ عنہ دو ستر دن مسجد حرام میں آئے اور اپنے اسلام کا اظہار کیا قوم بڑی طرح آپ
پر ٹوٹ پڑی اور مارنے لگے۔ اسی دن بھی عباس نے ہی آپ کو بچایا۔

۲۲۸ - سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا اسلام -

۱۰۴۳ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی، ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے کوفہ کی مسجد
میں سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے سنا، آپ بیان کہہ رہے تھے کہ ایک
وقت تھا جب عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے سے پہلے، مجھے اس وجہ سے
باز رکھا تھا کہ میں نے اسلام کیوں قبول کیا لیکن جو کچھ تم لوگوں نے منہ ان رضی
اللہ عنہ کے ساتھ کیا ہے انھیں قتل کر کے، اس کی وجہ سے انکا ہڈ ہاڑ بھی
اپنی جگہ چھوڑ دے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہیے۔

۲۲۹ - عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اسلام

۱۰۴۴ - مجھ سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں
اسماعیل بن ابی خالد نے، انھیں قیس بن ابی حازم نے اور ان سے عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کے بعد ہم
ہمیشہ غالب رہے۔

۱۰۴۵ - ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ان
کے دادا زید بن عبداللہ بن عمر نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے بیان
کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ اسلام لانے کے بعد قریش سے خوفزدہ ہو کر گھر

۱۵ - کہہ کیا حضرت سعید رضی اللہ عنہ انقلاب مانہ پر حیرت زدہ ہیں کہ ایک وقت تھا جب عمر رضی اللہ عنہ جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے، ایک مسلمان سے جو
ان کا عزیز و قریب بھی تھا اس طرح کا طرز عمل اختیار کرتے تھے۔ اور کیونکہ وہ کافر تھے اس وجہ سے ایک مسلمان کو انھوں نے خیرہ انتقام کی وجہ سے باز رکھا تھا۔ لیکن
اب کفر و اسلام کا سوال اٹھ گیا، خود مسلمانوں نے اسلام کے دعوے کے باوجود ایک مسلمان جلیل القدر صحابی مبشر بن الحنفیہ کو جو ان کا امیر بھی ہے کسی بیدار کی قتل کر ڈالا

میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابو عمرو عاص بن وائل سہمی اندر آیا، دھاری دار علمہ اور ریشمی گوٹ کی قمیص پہنے ہوئے تھا، اس کا تعلق قبیلہ بنو سہم سے تھا جو زمانہ جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے۔ عاص نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا بات ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہاری قوم میرے قتل پر غمی بیٹھی ہے کیونکہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اس نے کہا، تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، جب اس نے یہ کلمہ کہہ دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں بھی اپنے کو امان میں سمجھتا ہوں۔ اس کے بعد عاص باہر نکلا تو دیکھا کہ وادی میں انسانوں کا سمندر موجیں لے رہا ہے۔ اس نے پوچھا، کہ صحرارہ رخ ہے؟ انھوں نے کہا، اس ابن خطاب کی طرف جو بے دین ہو گیا ہے۔ عاص نے کہا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یہ سنتے ہی لوگ واپس ہو گئے۔

۱۰۴۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ کہا کہ میں نے عمرو بن دینار سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو لوگ آپ کے گھر کے قریب جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ عربیہ دین ہو گیا ہے میں ان دونوں پر غصا اور اس وقت اپنے گھر کی چھت پر چڑھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ ریشم کی قبا پہنے ہوئے۔ اس شخص نے لوگوں سے کہا، ٹھیک ہے عربیہ دین ہو گیا، لیکن یہ جمع کیسا ہے؟ میں اسے پناہ دے چکا ہوں، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، میں نے دیکھا کہ جمع اسی وقت چھٹ گیا میں نے پوچھا یہ کون صاحب تھے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عاص بن وائل۔

۱۰۴۷۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب بھی عمر رضی اللہ عنہ نے کسی چیز کے متعلق کہا ہو کہ میرا خیال ہے کہ یہ اس طرح ہے کہ وہ اسی طرح ہوئی جیسا وہ اس کے متعلق اپنا خیال ظاہر کرتے تھے ایک مرتبہ آپ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خوبصورت شخص وہاں سے گذر آپ نے فرمایا، یہ میرا خیال غلط ہے، یا یہ شخص اپنے جاہلیت کے دین پر اب بھی قائم ہے، یا زمانہ جاہلیت میں اپنی قوم کا کاہن رہا ہے۔ اچھا اس شخص کو میرے پاس بلاؤ وہ شخص بلایا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے بھی یہی بات دہرائی۔ اس پر اس نے کہا، ایک مسلمان ہے جس طرح کا سوال آج کیا جا رہا ہے میں نے

جاء في العام ثبوت وليل السهمي ابو عمرو
و عليه حكمة حكيمة وقصص مكفوف
يحريده هو من بني سهم وهم خلفاءنا
في الجاهلية فقال له ما بالك قال دعم
قومك انهم سيقتلوني ان اسلمت قال
لا سبيل اليك تجد ان قالها امنت
فخدر العام فلقى الناس قد سال
يهم الولوي فقال آيت سيدك قال فقال تريت
هذا ابن الخطاب الذي صبا قال لا سبيل
اليه فكثر الناس -

۱۰۴۶۔ احَدُ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانٌ قَالَ عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ قَالَ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ
بَابِهِ وَقَالُوا صَبَا عُمَرُو أَنَا غُلَامٌ كَوُفٍ
ظَهَرَ بَيْتِي فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ
دُمِيَّاجٍ فَقَالَ قَدْ صَبَا عُمَرُو فَكَذَاكَ فَأَنَّا
لَهُ جَادٌ قَالَ حَدَّثْتِ النَّاسَ تَصَدَّقُوا عَنْهُ
فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الْعَامُ بْنُ وَائِلٍ -

۱۰۴۷۔ احَدُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُو أَنَّ سَالِمًا
حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا سَمِعْتُ
عُمَرَ يُشِيرُ بِمِثْلِ لَيْلِي لَوْلَا ظَنُّهُ كَذَا لَإِذَا
كَانَ كَمَا يَلْقَى بَيْنَمَا عُمَرُو جَالِسٌ إِذْ مَرَّ بِهِ
رَجُلٌ كَجَمِيلٍ فَقَالَ لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي أَوْ إِنَّا
هَذَا عَلَى دِيْنِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ لَقَدْ كَانَ
كَاهِنَهُمْ عَلَى الرَّجُلِ فَدَعَا لِي لَهُ فَقَالَ لَهُ
ذَلِكَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ أُسْتَقْبِلَ
بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَارْتَحِلْ أَعِزُّمُ عَلَيْكَ

ایسا کبھی نہیں دیکھا! عرضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن میں تمہارے لیے ضروری قرار دیتا ہوں کہ تم مجھے اس سلسلے میں بتاؤ، اس نے اقرار کیا کہ میں جاہلیت کے زمانہ میں اپنی قوم کا کاہن تھا۔ عرضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا۔ غیب کی جو اطلاعات جنہیہ تمہارے پاس لائی تھی اس کی سب سے حیرت انگیز کوئی غیر سناؤ؟ شخص مذکور نے کہا کہ ایک دن میں بازار میں تھا کہ جلیہ میرے پاس آئی میں نے محسوس کیا کہ وہ گھرائی ہوئی ہے پھر اس نے کہا، جنوں کے متعلق تمہیں نہیں معلوم جب سے انھیں آسانی خروں کے سننے سے روک دیا گیا ہے، وہ کس درجہ مایوس اور خوفزدہ ہیں اور اب ان کی آمد و رفت بہتوں میں نہیں ہوگی، بلکہ انہوں کے ساتھ جنگل ہی رہیں گے۔ عرضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے سچ کہا، ایک مرتبہ میں ان کے بتوں کے قریب سویا ہوا تھا۔ ایک شخص ایک بچہ لایا اور بت پر اسے ذبح کر دیا اس پر کسی چغنے والے نے اتنی زور سے چیخ کر کہا کہ میں نے ایسی شدید چیخ کبھی نہیں سنی تھی اس نے کہا اے چیت و چالاک شخص! کامیابی کی طرف لے جانے والا ایک امر ظاہر ہونے والا ہے۔ ایک فصیح شخص کہے گا کہ ”تیرے سوالے اللہ کوئی معبود نہیں“ تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوئے میں نے کہا اب میں یہ معلوم کیے بغیر نہ رہوں گا کہ اس کے پیچھے کیا چیز ہے۔ اتنے میں پھر وہی آواز آئی۔ اے چیت و چالاک شخص! کامیابی کی طرف لے جانے والا امر ظاہر ہونے والا ہے، ایک فصیح شخص کہے گا کہ تیرے سوال کوئی معبود نہیں۔ اور میں بھی کھڑا ہو گیا، کچھ ہی دن گزرے تھے کہ کہا جانے لگا، نبی مبعوث ہو گئے ہیں۔

۱۰۴۸۔ مجھ سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ایک وقت تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ جب اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے تو مجھے اور اپنی بہن کو اس لیے باز دھر رکھا تھا کہ ہم اسلام کیوں لائے تم نے جو کچھ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ معاملہ کیا ہے۔ اگر اس پر اُحد پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہیے تھا۔

۴۵۰۔ شق قمر۔

۱۰۴۹۔ مجھ سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی مرودہ نے حدیث بیان کی،

إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي قَالَ كُنْتُ كَاهِنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَمَا أَجَبَ مَا جَاءَكَ بِمَجِيَّتِكَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا بِوَيْلِي السُّوقِ جَاءَ شَيْءٌ أَصْرَفَ فِيهَا الْفَزَعُ فَقَالَتْ أَلَمْ تَرَ الْحِجْتَ وَإِيَّاهُ سَمَا مِنْ بَيْتِ إِنْكَامِهَا وَلُحُوقِهَا بِالْقَلْبِ وَأَخْلَاهُ سَمَا قَالَ عَمَدٌ صَدَقَ بَيْنَكُمَا أَنَا عِنْدَ أَيْمَتِهِمْ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يُعِجِلُ فَنَذَرُهُ فَنَضْرُخُ بِهِ صَارِخٌ أَلَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُولُ يَا جَلِيلُخْ أَمْوًا نَحِيحُ رَجُلٌ فَصِيحٌ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَوَثَبَ الْقَوْمُ قُلْتُ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هَذِهِ أَمَّ نَادَى يَا جَلِيلُخْ أَمْوًا نَحِيحُ رَجُلٌ فَصِيحٌ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَقُلْتُ فَمَا نَشِئْنَا أَنْ قِيلَ هَذَا نَبِيٌّ

۱۰۴۸۔ أَحَدًا قُنِي مُحَمَّدُ بْنُ الثَّمَالِي حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِقَوْمٍ لَوْ رَأَيْتَنِي مَوْثِقِي عَمْرٍ عَلَى الْإِسْلَامِ أَنَا دَأُخْتُهِ وَمَا أَسْلَمَ وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا انْقَضَ لِمَا صَنَعْتُمْ يُعْثَمَانِ كَمَا مَحْقُوقًا أَنْ يُنْقَضَ۔

۴۵۰۔ انشقاق القمر۔

۱۰۴۹۔ أَحَدًا شَرِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا بِشَرُّ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْوَدَةَ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ
شَقَّتْ بَيْنَ حَتَّى رَأَوْا حِكْمَةً بَيْنَهُمَا -

۱۰۵۰ احَدًا ثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ
أَبِي مُشْرِ عَنْ إِسْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِشْتَقَّ الْقَمَرُ وَ
نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى
فَقَالَ اشْهَدُوا وَذَهَبَتْ بَرَقَةٌ مَحْوُ الْجَبَلِ
وَقَالَ أَبُو الْقُحَيْلِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
إِشْتَقَّ يَمَكَّةَ وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ
أَبْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ -

۱۰۵۱ احَدًا ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَكْرُبُ بْنُ مَعْرُ
قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُ جَعْفَرُ بْنُ رَيْبَعَةَ عَنْ عَدْلِكَ بْنِ
مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ
عَلَى زَمَانٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۰۵۲ احَدًا ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّ ثَنَا أَبُو مُشْرِ حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيْمُ
عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِشْتَقَّ الْقَمَرُ -

باب هجرة الحبشة

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ خُلٍّ
بَيْنِ الْأَبْتَيْنِ فَمَا جَدَ مَنْ هَاجَرَ قَبْلَ
الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَامَتَهُ مَنْ كَانَ هَاجِرًا
يَأْذِي الْحَبَشَةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَبَدَأَ
عَنْ أَبِي مُوسَى وَآسَمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ

ان سے متاثرہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ اہل مکہ نے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کا مطالبہ کیا تو آنحضرت نے چاند کے دو ٹکڑے کر
کے اللہ کے حکم سے دکھا دیئے وہ دونوں ٹکڑے اتنے فاصلہ پر ہو گئے
تھے کہ ہر ایک پہاڑ ان دونوں کے درمیان حاصل تھا۔

۱۰۵۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے
اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ابو معمر نے اور ان سے عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس وقت چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تھے
تو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منی کے میدان میں موجود تھے، آنحضرت
نے فرمایا تھا کہ گواہ رہنا، چاند کا ایک ٹکڑا دوسرے سے الگ ہو کر پہاڑ
کی طرف چلا گیا تھا۔ اور ابو القحیل نے بیان کیا، ان سے مسروق نے، ان سے
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ شق قمر کا معجزہ مکہ میں پیش آیا تھا
اس کی متابعت محمد بن مسلم نے کی ہے، ان سے ابو نعیم نے بیان کیا، ان
سے مجاہد نے، ان سے ابو معمر نے، اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۵۱۔ ہم سے عثمان بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے یکرُب بن معر نے حدیث
بیان کی، کہا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عداک بن
مالک نے، ان سے عبد اللہ بن عبّاس بن مسعود نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں شق قمر کا
معجزہ ہوا تھا۔

۱۰۵۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے والعد نے حدیث
بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی،
ان سے ابو معمر نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ چاند
کے دو ٹکڑے ہوئے تھے آنحضرت کے معجزہ کے طور پر۔

۴۵۱۔ حبشہ کی ہجرت۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ (خواب میں) دکھائی گئی
ہے وہاں کھجور کے باغات ہیں دو پتھر پلے میدانوں کے درمیان۔
چنانچہ جنہیں ہجرت کرنی تھی وہ مدینہ ہجرت کر کے چلے گئے، بلکہ
جو مسلمان حبشہ ہجرت کر گئے تھے، وہ بھی مدینہ واپس چلے آئے۔
اس باب میں ابو موسیٰ اور اسماء رضی اللہ عنہما کی روایات نبی کریم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۰۵۳ احَدًا ثَمَّكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَكَّمٍ الْجَعْفَرِيُّ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ
حَدَّثَنَا عَزْرَدٌ وَكَانَ بَيْنَ الزُّبَيْرِ أَتَى عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ عَبْدِ قَيْ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَنَا أَنَّ الْمُسَوِّدَ
ابْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْلِيِّ بْنَ الْأَسْوَدِ
ابْنَ عَبْدِ يَعْقُوثَ قَالَا لَهُ مَا لَا يَمْنَعُكَ أَنَّ
تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِي أَخِيهِ الْوَلِيدِ بْنِ
عَقْبَةَ وَكَانَ أَكْثَرُ النَّاسِ فِيْمَا فَعَلَ بِهِ - قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ فَإِنَّتَصَبْتُ لِعُثْمَانَ حِينَ خَوَّجَ
إِلَى الْقَلْوَةِ فَقُلْتُ لَهُ أَنْ لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ
وَهِيَ نَصِيحَتُهُ فَقَالَ أَيُّهَا الْمُسَوِّدُ أَعُوذُ
بِاللَّهِ مِنْكَ فَأَنْصَرَفْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْقَلْوَةَ
جَلَسْتُ إِلَى الْمُسَوِّدِ وَإِلَى ابْنِ يَعْقُوثَ
فَحَدَّثْتُهُمَا بِأَلَّذِي قُلْتُ لِعُثْمَانَ وَقَالَ
لِي فَقَالَ قَدْ قَضَيْتُ الَّذِي كَانَ عَلَيْكَ
فَبَيَّنَّهَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا إِذْ جَاءَ فِي رَسُولٍ
عُثْمَانَ فَقَالَ لِي قَدْ ابْتَلَاكَ اللَّهُ فَأَنْطَلَقْتُ
حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ الَّتِي
ذَكَرْتَ إِنَّمَا قَالَ فَتَشَهَّدْتَ ثُمَّ قُلْتُ إِنَّ
اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ
عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِنْ أَسْتَجَابَ لِلَّهِ وَ
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَنْتُ بِهِ وَ
هَاجَرْتُ إِلَيْهِ هَاجِرَتَيْنِ أَلَا ذُلَّيْنِ وَصَحْبَتِ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاتِ هَذِهِ
وَقَدْ أَكْثَرُ النَّاسِ فِي شَارِبِ الْوَلِيدِ بْنِ عَقْبَةَ
فَحَقَّ عَلَيْكَ أَنَّ تَقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ لِي يَا
ابْنَ أَخِي أَذْكَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَيَّ

صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہیں۔

۱۰۵۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفری نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے
حدیث بیان کی، انھیں معمر بن زہری، انھیں زہری نے ان سے عروہ بن زہیر
نے حدیث بیان کی انھیں عبید اللہ بن عدی بن خیاس نے زہری، انھیں مسور
بن محترمہ اور عبد الرحمن بن اسود بن عبد لیث نے کہ ان دونوں حضرات
نے عبید اللہ بن عدی بن خیاس سے کہا، آپ اپنے ماموں (امیر المؤمنین) عثمان
رضی اللہ عنہ سے ان کے بھائی ولید بن عقیقہ کے پاس میں گفتگو کیوں نہیں کرتے
ولید کی غلطیوں پر عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے گرفت نہ ہونے کی وجہ
سے لوگوں میں اس کا بڑا چرچا ہونے لگا، عبید اللہ نے بیان کیا، چنانچہ
جب عثمان رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے نکلے تو میں ان کے پاس گیا اور عرض
کی کہ مجھے آپ سے ایک ضرورت تھی، آپ کو ایک خیر خواہانہ مشورہ دینا تھا،
اس پر انھوں نے فرمایا، میں! تم سے تو میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں
میں وہاں سے واپس چلا آیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں مسور بن
محترمہ اور ابن عبد لیث کی خدمت میں حاضر ہوا اور عثمان رضی اللہ عنہ سے
جو کچھ میں نے کہا تھا اور انھوں نے اس کا جو جواب مجھے دیا تھا۔ سب میں
نے بیان کر دیا۔ ان حضرات نے فرمایا کہ تم نے اپنا حق ادا کر دیا ہے۔ ابھی میں
اسی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کا آدمی میرے پاس دہانے
کے لیے آیا۔ ان حضرات نے مجھ سے فرمایا تمہیں اللہ تعالیٰ نے امتحان میں ملو والا
ہے آخر میں وہاں سے چلا اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے
دریافت فرمایا، تم ابھی جس خیر خواہی کا ذکر کر رہے تھے وہ کیا تھی؟ انھوں نے
بیان کیا کہ پھر میں نے کلمہ شہادت پڑھ کر عرض کیا، اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی، آپ ان لوگوں
میں سے تھے جنھوں نے آنحضرت کی دعوت پر لبیک کہا تھا۔ آپ آنحضرت پر
ایمان لائے، دو ہجرتیں کیں ایک حبشہ کو دوسری مدینہ کو، آپ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہیں۔ اور آنحضرت کے طریقوں کو دیکھا ہے
ولید بن عقیقہ کے پاس میں لوگوں میں اب بہت چرچا ہونے لگا ہے اس کی
شراب نوشی کے سلسلے میں، اس لیے آپ کے لیے ضروری ہے کہ پوری طرح
شرعی ثبوت حاصل کر کے، اس پر حقائق قائم کریں عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا
ما جاز سے کیا تم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے

عرض کی کہ نہیں، لیکن آنحضورؐ کا علم اس طرح حاصل کیا جیسے کنواری لڑکی اپنی پرستے میں دامون و مغولہ پڑھتی ہے انھوں نے بیان کیا کہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی کلمہ شہادت پڑھ کر فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپؐ پر اپنی کتاب نازل کی۔ اور یہ بھی واقعہ ہے کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر راہِ ہدای میں، لبیک کہا تھا آنحضورؐ جس شریعت کو لے کر مبعوث ہوئے تھے، میں اس پر ایمان لایا، اور جیسا کہ تم نے کہا، میں نے دو ہجرتیں کیں، میں حضورؐ کی صحبت سے بھی فیضیاب ہوا اور آپؐ سے بیعت بھی کی، اللہ گواہ ہے کہ میں نے آپؐ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ کبھی کوئی خیانت کی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو وفات دے دی اور اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ اللہ گواہ ہے کہ میں نے ان کی بھی کبھی نافرمانی نہیں کی، اور نہ ان کے کسی معاملہ میں کوئی خیانت کی، ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ میں نے ان کی بھی کبھی نافرمانی نہیں کی اور نہ کبھی خیانت کی، اس کے بعد میں خلیفہ منتخب ہوا کیا اب میرا تم لوگوں پر وہی حق نہیں ہے جو ان حضرات کا مجھ پر تھا؟ عبید اللہ نے عرض کی یقیناً آپؐ کا حق ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا، پھر ان باتوں کی کیا حقیقت ہے جو تم لوگوں کی طرف سے مجھے پہنچ رہی ہیں؟ جہاں تک تم نے ولید بن عقبہ کے معاملے کا ذکر کیا ہے تو ہم انشاء اللہ اس معاملے میں اس کی گرفت حق کے ساتھ کریں گے۔ بیان کیا کہ آخر دو گواہی گزرنے کے بعد ولید بن عقبہ کے چالیس کوڑے لگائے اور علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کوڑے لگائیں۔ حضرت علیؓ نے وہی کوڑے لگا کر تے تھے اور یونس اور زہری کے بھتیجے نے زہری کے واسطے سے عثمان رضی اللہ عنہ کا قول اس طرح بیان کیا کہ کیا تم لوگوں پر میرا وہی حق نہیں ہے جو ان لوگوں کا تھا؟

۱۰۵۴۔ مجھ سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کرام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایک گرجا کا ذکر کیا جسے انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اس کے اندر تصویریں تھیں انھوں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی کیا تو آنحضورؐ نے فرمایا جب ان میں کوئی مرد صالح ہوتا اور اس کی وفات ہو جاتی تو اس کی

مِنْ عَلِيمٍ مَا خَلَصَ لِيَ الْعَدُوُّ فِي سِتْرِهَا
قَالَ فَتَشَهَّدَ عُثْمَانُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ
بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ
وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِنَ اسْتِجَابِ
لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنْتُ
بِمَا بَعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهَاجَرْتُ إِلَيْهِ مَجْدُوتَيْنِ أَوْ لَيْسَيْنِ كَمَا قُلْتُ
وَمُجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبَايَعْتُهُ وَاللَّهُ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا عَشَيْتُهُ حَتَّى
تَوَفَّاهُ اللَّهُ شَهِيدًا اسْتَحْلَمْتُ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ
فَدَوَّ اللَّهُ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا عَشَيْتُهُ شَهِيدًا اسْتَحْلَمْتُ
أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَكُمْ
عَلَيَّ قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا هِيَ إِذِ الْخَادِيثُ الَّتِي
تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ؟ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتُ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيِّ
ابْنِ عُقَيْبَةَ فَسَأَخُذُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
بِالْحَقِّ قَالَ فَجَلَدَ الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ
جَلْدًا وَآمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَجْلِدَهُ
وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُكَ وَقَالَ يُؤْتَسَّرُ
وَأَبْنُ أَرْحَى الزُّهْرِيِّ عَنِ
الزُّهْرِيِّ أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ
مِثْلُ الَّذِي لَدَيَّ
كَانَ لَكُمْ

۱۰۵۴۔ اَحَدَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسْتَكِنِ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَ أُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَا لِعِيسَى
رَأَيْتُمَا بِالْحَبَشَةِ فِيمَا نَصَا وَيُسْرَدَا كُتُورًا
لِلنَّحْيِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَوْلِيَّكَ
إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ كَمَا تَبْنُو

قبر پر وہ لوگ مسجد بناتے اور گرجوں میں اس طرح کی تصویریں رکھتے، یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بدترین مخلوق ہوں گے۔

۱۰۵۵۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید سعیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن کے والد نے ان سے ام خالد بنت خالد نے بیان کیا کہ میں جب حبشہ سے آئی تو بہت کم عمر تھی۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دھاری دار کپڑا عمامت فرمایا، اور پھر آپ نے اس کی دھاریوں پر اپنا ہاتھ پھر کر فرمایا، سناؤ سناؤ۔ حمیدی نے بیان کیا، یعنی حسن، حسن (یعنی عمرہ)

۱۰۵۶۔ ہم سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ راہبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوئے اور ہم آنحضورؐ کو سلام کرنے تو آپ جواب عنایت فرماتے تھے لیکن جب ہم نجاشی کے ملک حبشہ سے واپس مدینہ آگئے اور ہم نے نماز پڑھتے ہیں، آپ کو سلام کیا تو آپ نے جواب نہیں دیا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم پہلے آپ کو سلام کرتے تھے تو آپ جواب عنایت فرماتے تھے؟۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا، نماز میں مشغولیت ہوتی ہے (بارگاہ رب العزت میں حاضری کی)۔ سلیمان انش نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا ایسے موقع پر آپ کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میں دل میں جواب دے لیتا ہوں۔

۱۰۵۷۔ ہم سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نخعی نے حدیث بیان کی، ان سے ہریر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطلاع ملی تو ہم یمن میں تھے۔ پھر ہم کشتی پر سوار ہوئے اور آنحضورؐ کی خدمت میں پہنچنے کے لیے، لیکن اتفاق سے ہولنے ہماری کشتی کا رخ نجاشی کے ملک حبشہ کی طرف کر دیا۔ ہماری ملاقات وہاں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ہوئی (جو ہجرت کر کے وہاں موجود تھے) ہم انھیں کے ساتھ وہاں ٹھہرے پھر مدینہ کا رخ کیا اور آنحضورؐ سے اس وقت ملاقات ہوئی جب آپ خیر بنخ کہ چکے تھے۔ آنحضورؐ نے فرمایا، تم نے اسے کشتی والو! ڈو ہجرتیں کی ہیں۔

۲۵۲۔ نجاشی کی وفات

۱۰۵۸۔ ہم سے ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی

عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَمَسْجِدًا فِيهِ تَبَكُّؤُكَ الْقَوْدُ
أُذِلَّتْ مَنَازِلُ الْحَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -
۱۰۵۵. أَحَدُنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ
ابْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ
قَالَتْ قَدِمْتُ مِنَ الْأَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جَوْدِيَّةٌ
فَلَمَّا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِيمَةً لَهَا عِلَّةٌ مَرُّ
فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَحِّرُ آلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسِيرًا وَيَقُولُ سَنَاءَ سَنَاءَ قَالَ الْحَمِيدِيُّ بَعْثِي حَسَنَ حَسَنَ -
۱۰۵۶. أَحَدُنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَسَلِّمُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يُصَلِّيُ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ
النَّجَاشِيِّ سَكَنَّا عَلَيْهِ فَمَدِيرَةٌ عَلَيْنَا فَقُلْنَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَسَلِّمُ عَلَيْكَ
فَيَرُدُّ عَلَيْنَا كَمَا إِنَّا فِي الصَّلَاةِ
شُعْلَةٌ فَقُلْتُ لَهُ بِرَأْسِهِ كَيْفَ تَصْنَعُ أَتَيْتُ
قَالَ أَرَدْتُ فِي لَفْظِي -

۱۰۵۷. أَحَدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ
حَدَّثَنَا بِرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَلَّغْنَا مُحَمَّدَ بْنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَنَّتْ يَأْتِيهِمْ فَرَكِبْنَا
سَفِينَةً فَأَلْفَتْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ يَأْتِيهِمْ
فَوَاقِعًا جَعَفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَأَقْبَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا
فَوَاقِعًا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَقْبَحَ حَيْبَرُ
نَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ أَشْتَرُ يَا
أَهْلَ السَّفِينَةِ هِيَ هَجْرَتُكُمْ -

۲۵۲. مَوْتِ النَّجَاشِيِّ -

۱۰۵۸. أَحَدُنَا الرَّبِيعُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ عَنْ ابْنِ

ان سے ان جرحہ کرنے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس دن نجاشی (حبشہ کے بادشاہ) کی وفات ہوئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج ایک مرد صالح اس دنیا سے اٹھ گیا، الطوار اپنے بھائی احمد بن نجاشی کا نام، ان کی نماز جنازہ پڑھو۔

۱۰۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی، اور ان سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے جنازہ کی نماز پڑھی تھی اور ہم صف باندھ کر آنحضور کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

۱۰۶۰۔ مجھ سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سلیم بن حیان نے، ان سے سعید بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احمد بن نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی، اور چار مرتبہ آنحضور نے نماز میں بکیر کہی اس روایت کی متابعت عبد الصمد نے کی۔

۱۰۶۱۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن براء نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور ابن مسیب نے حدیث بیان کی اور انھیں ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی موت کی اطلاع اسی دن صے دی تھی جس دن ان کا انتقال ہوا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کی مغفرت کے لیے دعا کرو۔ اور صالح سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور انھیں ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ کے لیے (یعنی مدینہ سے باہر جہاں عید کی نماز پڑھی جاتی تھی) میں صحابہ کو صف بستہ کھڑا کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ نے چار مرتبہ بکیر کہی تھی۔

۴۵۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشرکین

کا عہد و بیمان

۱۰۶۲۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے

مُجَرِّحٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ السَّيِّئُ مَاتَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقَدْ مَدَّ فَصَلُّوا عَلَى أَحَبِّكُمْ أَصْحَمَةَ -

۱۰۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَنَفَا وَرَأَوْهُ فَنُكْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي

أَوِ الثَّلَاثِ

۱۰۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سُلَيْمٍ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِسْنَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ السَّيِّئَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَتَبَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ -

۱۰۶۱ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَاهُمَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِرَأْسِهِ وَنَحَى صَالِحٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَاهُمَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَتَبَ أَرْبَعًا -

باب ۲۵ تَقَاتُ سُمُ الْمُشْرِكِينَ عَلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۰۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي

بیان کی ان سے ابن الہاد نے، ان سے عبداللہ بن جباب نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ کی مجلس میں آپ کے بھائی کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا، ممکن ہے قیامت کے دن انھیں میری شفاعت کام آجائے اور انھیں صرف ٹخنوں تک جہنم میں رکھا جائے جس سے ان کا دماغ کھوئے گا۔

۱۰۶۶م سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی حازم اور وارود نے حدیث بیان کی، یزید کے واسطے سے سابقہ حدیث کی طرح۔ البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ جباب ابوطالب کے ناغ کا بھیجہ اس سے کھولے گا۔

۲۵۵ - حدیث المعراج

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”و پاک ذات ہے وہ اپنے بندہ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا“

۱۰۶۷م سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوسعید بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ جب قریش نے مجھے جھٹلایا (معراج کے واقعہ کے سلسلہ میں) تو میں حجروں کھڑا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے کردی اور میں اسی کی تمام جزئیات قریش سے بیان کرنے لگا، دیکھ دیکھ کر۔

۲۵۶ - معراج

۱۰۶۸م سے ہریر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شب معراج کا واقعہ بیان کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا، میں حطیم میں بیٹھا ہوا تھا، بعض اوقات قتادہ نے حطیم کے بجائے حجر بیان کیا کہ میرے پاس ایک صاحب درجہ (علیہ السلام) آئے اور چاک کیا، قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ یہاں سے یہاں تک، میں نے جارود سے، جو میرے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے، پوچھا کہ

اَللّٰیثُ حَدَّثَنَا اَبْنُ اِلْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبَابٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخَدْرِیِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ عِنْدَهُ عَنْهُ فَقَالَ لَعَلَّكَ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَجْعَلَ فِيْ مَحْضَفٍ مِّنَ الْمَنَادِ يَبْلُغُ كَعْبِيْرٍ يَّجْعَلِيْ مِنْهُ دَمَاعًا۔

۱۰۶۶م حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا اَبْنُ اَبِي حَازِمٍ وَارْوَدُ وَحَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بِهَذَا وَقَالَ تَعْنِيْ مِنْهُ اُمٌّ دَمَاعًا۔

۲۵۵ - حدیث المعراج

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی مُبَحَّانَ الَّذِيْ اَسْرَى بِعَبْدٍ لَا يَلِيْلَ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْقُدْسِ۔

۱۰۶۷م حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كُنَّا كُنَّا فِيْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِمْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ۔

۲۵۶ - المعراج

۱۰۶۸م حَدَّثَنَا هُدَيْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اَسْرِيَ بِهِ تَالِ يَتَيْنَا اَنَا فِي الْحُطَيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحَجْرِ مَطْلُجًا اِذَا تَأْتَى اِلَيْ قَمَدٍ تَالٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ كُنْتُ مَابَيْنَ هَذِهِ اِلَى هَذِهِ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ وَهُوَ اِلَى جَنْبِيْ مَا يَتَّبِعِيْ بِهِ قَالَ مِنْ تُعْرَى لَا تُحْرَى اِلَى

انس رضی اللہ عنہ کی اس لفظ سے کیا مراد تھی؟ تو انھوں نے کہا کہ خلق سے ناف تک (دقتادہ نے بیان کیا کہ) میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان فرما رہے تھے کہ آنحضرت کے سینے کے اوپر سے ناف تک (چاک کیا) پھر میرا دل نکالا اور ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان سے لبریز تھا اس سے میرا دل دھویا گیا اور پہلے کی طرح رکھ دیا گیا اس کے بعد ایک جانور لایا گیا جو گھوڑے سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اور سید! جارود نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ابو حمزہ! کیا وہ براق تھا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کا ہر قدم اس کے منہائے نظر پر پڑتا تھا۔ (آنحضرت کے فرمایا کہ) مجھے اس پر سوار کیا گیا اور جبریل علیہ السلام مجھے لے کر چلے۔ آسمان دیا پر پہنچے تو دروازہ کھلایا، پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ جبریل، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ آپ نے بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا، کیا انھیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا ہاں۔ اس پر آواز آئی خوش آمدید! کیا ہی مبارک آنے والے ہیں وہ۔ اور دروازہ کھول دیا۔ جب میں اندر گیا تو میں نے وہاں آدم علیہ السلام کو دیکھا۔ جبریل علیہ السلام نے فرمایا، یہ آپ کے جد امجد آدم ہیں۔ انھیں سلام کیجئے میں نے آپ کو سلام کیا اور آپ نے سلام کا جواب دیا، اور فرمایا، خوش آمدید صالح بیٹے اور صالح نبی، جبریل علیہ السلام اوپر چڑھے اور دوسرے آسمان پر گئے۔ وہاں بھی دروازہ کھلایا۔ آواز آئی کون صاحب ہیں۔ بتایا کہ جبریل پوچھا گیا۔ آپ کے ساتھ اور کوئی صاحب بھی ہیں؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا کیا آپ کو انھیں بلانے کے لیے بھیجا گیا تھا؟ پھر آواز آئی، انھیں خوش آمدید، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ۔ پھر دروازہ کھلا اور میں اندر گیا تو وہاں عیسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام موجود تھے۔ دونوں حضرات خالہ لہو بھائی ہیں جبریل علیہ السلام نے فرمایا عیسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام ہیں انھیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا اور ان حضرات نے میرے سلام کا جواب دیا، اور فرمایا، خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی! یہاں سے جبریل علیہ السلام مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے کر چلے اور دروازہ کھلایا، پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ جواب دیا گیا جبریل، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا کیا انھیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں۔ اس پر آواز آئی۔

شَعْرَتِهِمْ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مِنْ رَقَصِهِمْ إِلَى شَعْرَتِهِمْ
فَاَسْتَحْزَجَ قُلُوبِي ثُمَّ اُتَيْتُ بِطَلَسْتِ مِنْ
ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ اِيْمَانًا فَفُصِّلَ قُلُوبِي ثُمَّ حُشِيَتْ
ثُمَّ اُتَيْتُ بِكَ اَيَّةٍ دُونَ الْبَعْلِ وَ قُوقِ الْحَمْدِ
اَبِيْنُ فَقَالَ لَهُ الْجَادُ وَ هُوَ الْبَرَاءُ يَا حَمْدَةَ
قَالَ اَنْتُ لَعَمْرِي فَصَحَّ طَوَافُ عَيْنَا اَقْصَى طَوَافِهِمْ
فَحَمِلْتُ عَلَيْهِ فَتَطَلَّعْتُ لِي جِبْرِيلُ حَتَّى اَتَى السَّمَاءَ
الْاُثْنَيْنِ فَاسْتَفْتَحَ قَيْلٌ مِّنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ
قَيْلٌ وَ مِّنْ مَّعَكَ قَالَ مَحَمَّدٌ قَيْلٌ وَ قَدْ
اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ لَعَمْرِي قَيْلٌ مَّرْحَبًا بِمَنْ
اَلْبَحِيْ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ كَاذِبِيْهَا اَدَمُ
فَقَالَ هَذَا اَبُوْلَكَ اَدَمُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَكَرَدَ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا لَوْ
الْقَارِجِ وَ النَّبِيِّ الْقَارِجِ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى اَتَى
السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قَيْلٌ مِّنْ هَذَا قَالَ
جِبْرِيلُ قَيْلٌ وَ مِّنْ مَّعَكَ قَالَ مَحَمَّدٌ قَيْلٌ
وَ قَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ لَعَمْرِي قَيْلٌ مَّرْحَبًا بِمَنْ
فَنَبَعًا اَلْبَحِيْ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا اَبِيْجِي
وَ عِيْسَى وَ هُمَا ابْنُ الْخَالَةِ قَالَ هَذَا اَبِيْجِي وَ عِيْسَى
فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَكَرَدَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا
يَا لَوْ جِ الْقَارِجِ وَ النَّبِيِّ الْقَارِجِ ثُمَّ صَعِدَ لِي
اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قَيْلٌ مَا هَذَا
قَالَ جِبْرِيلُ قَيْلٌ وَ مِّنْ مَّعَكَ قَالَ مَحَمَّدٌ
قَيْلٌ وَ قَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ لَعَمْرِي قَيْلٌ مَّرْحَبًا
بِمَنْ فَنَبَعًا اَلْبَحِيْ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا
يُوسُفُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَكَرَدَ ثُمَّ
قَالَ مَرْحَبًا يَا لَوْ اَخِي الْقَارِجِ وَ النَّبِيِّ الْقَارِجِ
ثُمَّ صَعِدَ لِي حَتَّى اَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ --
فَاَسْتَفْتَحَ قَيْلٌ مِّنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَيْلٌ

انھیں خوش آمدید کہا، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ، دروازہ کھلا اور جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں یوسف علیہ السلام موجود تھے جبریل علیہ السلام نے فرمایا، یہ یوسف علیہ السلام ہیں، انھیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا تو انھوں نے جواب دیا اور فرمایا، خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی! پھر جبریل علیہ السلام مجھے لے کر اوپر چڑھے اور چوتھے آسمان پر پہنچے دروازہ کھلایا تو پوچھا کیا کون صاحب ہیں؟ بتایا کہ جبریل! پوچھا کیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا کیا انھیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، کہا کہ انھیں خوش آمدید، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ! اب دروازہ کھلا، جب میں وہاں اور یوسف علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ، یہ اور یوسف علیہ السلام ہیں۔ انھیں سلام کیجئے میں نے انھیں سلام کیا اور انھوں نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید، صالح بھائی اور صالح نبی! پھر مجھے لے کر پانچویں آسمان پر آئے اور دروازہ کھلایا، پوچھا کیا کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ جبریل، پوچھا کیا آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا کیا انھیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، آپ آواز آئی خوش آمدید، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ۔ یہاں جب میں ہارون علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ آپ ہارون ہیں۔ انھیں سلام کیجئے میں نے انھیں سلام کیا۔ انھوں نے جواب کے بعد فرمایا، خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی، یہاں سے لے کر مجھے آگے بڑھے اور چوتھے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلایا۔ پوچھا کیا کون صاحب؟ بتایا کہ جبریل آپ کے ساتھ کوئی دوسرا صاحب بھی ہیں؟ جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا کیا انھیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، پھر کہا انھیں خوش آمدید، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ! میں جب وہاں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں انھیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا اور انھوں نے جواب کے بعد فرمایا، خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بھائی۔ جب میں آگے بڑھا تو وہ روئے لگے کسی نے پوچھا آپ رو کیوں رہے ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا میں اس پر روبرو ہوں کہ یہ لوط کا دادا حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے بعد نبی بنا کر بھیجا گیا۔ لیکن جنت میں اس کی امت کے افراد میری امت سے زیادہ داخل ہوں گے۔ پھر جبریل علیہ السلام مجھے لے کر ساتویں آسمان کی

وَمِنْ مَّكَاتٍ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبِيلُ أَذْهَبَ أَرْسِلْ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَبِيلُ مَرْحَبًا بِهِمْ فَنِعِمَّ الْمُبْعَى جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى إِدْرِيسَ قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَكَرَّرَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا ذَا خِ الْقَالِحِ وَالنَّبِيِّ الْقَالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّامِنَةَ فَاسْتَفْتَحَ قَبِيلُ مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَبِيلُ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيلُ وَقَدْ أَرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَبِيلُ مَرْحَبًا بِهِمْ فَنِعِمَّ الْمُبْعَى جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَادُوثٌ قَالَ هَذَا هَادُوثٌ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَكَرَّرَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا ذَا خِ الْقَالِحِ وَالنَّبِيِّ الْقَالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قَبِيلُ مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَبِيلُ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبِيلُ وَقَدْ أَرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِمْ فَنِعِمَّ الْمُبْعَى جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى قَالَ هَذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَكَرَّرَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا ذَا خِ الْقَالِحِ وَالنَّبِيِّ الْقَالِحِ فَلَمَّا نَجَّاهُ وَرَفَعَهُ بَنِي قَبِيلُ لَكَ مَا يَبْكِيكَ قَالَ ابْكِي لِأَنَّ غَدًا مَا بَعِثَ بَعْدِي نَبِيًّا مِنْ حُلَمَاءِ الْبَجَّةِ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِنْ يَدِ حُلَمَاءِ وَمِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قَبِيلُ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَبِيلُ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ بَعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِمْ فَنِعِمَّ الْمُبْعَى جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ هَذَا الْبُذْءُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ قَالَ كَسَلْتُ عَلَيْهِ فَكَرَّرَ السَّكْرَمَ قَالَ مَرْحَبًا يَا ذَا نَبِيٍّ الْقَالِحِ وَالنَّبِيِّ الْقَالِحِ

طرف گئے اور دروازہ کھلوا یا۔ پوچھا کیا کون صاحب اجواب دیا کہ جبریل پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا کیا انھیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، کہا کہ انھیں خوش آمدید کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ۔ میں جب اندر گیا تو ابراہیم علیہ السلام تشریف رکھتے تھے جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آپ کے جدا مجدد ہیں، انھیں سلام کیجئے۔ فرمایا کہ میں نے آپ کو سلام کیا تو انھوں نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بیٹے پھر سدرۃ المنتہی کو میرے سامنے کزدیا گیا میں نے دیکھا کہ اس کے پھل مقام حجر کے ٹھکان کی طرح (بڑے بڑے پتے اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کان کی طرح تھے جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ سدرۃ المنتہی ہے وہاں میں نے چار نہریں دیکھیں دو باطنی اور دو ظاہری۔ میں نے پوچھا، اے جبریل! یہ کیا ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ جو دو باطنی نہریں ہیں وہ جنت سے تعلق رکھتی ہیں اور دو ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر میرے سامنے بیت المعمور کو لایا گیا۔ وہاں میرے سامنے ایک گلاس میں شراب، ایک میں دودھ اور ایک میں شہد لایا گیا میں نے دودھ کا گلاس لے لیا تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہی فطرت ہے اور آپ اس پر قائم ہیں اور آپ کی امت بھی! پھر مجھ پر روزانہ پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں میں واپس ہوا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو انھوں نے پوچھا کہ کس چیز کا آپ کو حکم ہوا، میں نے کہا کہ روزانہ پچاس وقت کی نمازوں کا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا لیکن آپ کی امت میں انہی طاقت نہیں ہے۔ اس سے پہلے میرے سابقہ لوگوں سے پڑچکا ہے اور بنی اسرائیل کا مجھے تلخ تجربہ ہے۔ اس لیے آپ اپنے رب کے حضور میں دوبارہ جاسیے اور اپنی امت پر تخفیف کے لیے عرض کیجئے۔ چنانچہ میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوا اور تخفیف کے لیے عرض کی تو دس وقت کی نمازیں کم کر دی گئیں پھر جب میں واپس ملیں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو انھوں نے پھر وہی سوال کیا۔ میں دوبارہ بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا اور اس وقت بھی دس وقت کی نمازیں کم ہوئیں پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو انھوں نے وہی مطالبہ کیا میں نے اس مرتبہ بھی بارگاہ رب العزت میں حاضر ہو کر دس وقت کی نمازیں کم کرائیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا اور اس مرتبہ بھی انھوں نے اپنی پہلی رائے کا اظہار کیا۔ پھر بارگاہ رب العزت میں حاضر

ثُمَّ رُفِعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِيُّهَا
مِثْلُ قِلَافٍ مَجْدٍ وَإِذَا وَرَثَتُهَا مِثْلُ
مِثْلِ آذَانِ الْقَيْسِ قَالَ هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى
وَإِذَا أَزْبَعَتْ أَهْلَهَا فَهَذِهِ بَابُهَا وَهَذِهِ
ظَاهِرُهَا فَقُلْتُ مَا هَذَانِ يَا جَبْرِيلُ قَالَ
أَمَّا الْبَابُ فَهَذِهِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرُ
فَالْيَسِيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ إِلَى الْمَبِيتِ
الْمَعْمُورِ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ حَمْدِ
إِنَاءٍ مِنْ كَبَرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ
الَّذِينَ نَقَالَ هِيَ الْفَيْطَرَةُ أَنْتَ عَلَيْهِمَا وَ
أَمْتِكَ ثُمَّ فَرَضْتُ عَلَى الْمَسْلُوكِ خَمْسِينَ
صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ فَخَرَجْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى
مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتُ قَالَ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ
صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أَمْتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ
خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ
جَرَيْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ
أَشَدَّ الْمَعَالِجَةِ فَأَذِجْ إِلَى رَبِّكَ نَأْسَلُهُ
التَّخْفِيفَ لِأَمْتِكَ فَخَرَجْتُ فَوَضَعْتُ عَيْنِي
عَشْرًا فَخَرَجْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلُهُ
فَخَرَجْتُ فَوَضَعْتُ عَيْنِي عَشْرًا فَخَرَجْتُ إِلَى
مُوسَى فَقَالَ مُوسَى مِثْلُهُ فَخَرَجْتُ فَوَضَعْتُ
عَيْنِي عَشْرًا فَخَرَجْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ
مِثْلُهُ فَخَرَجْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ
كُلَّ يَوْمٍ فَخَرَجْتُ فَقَالَ مِثْلُهُ فَخَرَجْتُ
فَأُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ
فَخَرَجْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتُ
قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ
قَالَ إِنَّ أَمْتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَوَاتٍ
كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَيْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ

ہوا تو مجھے دس وقت کی نمازوں کا حکم ہوا میں واپس ہونے لگا تو آپ نے پھر وہی کہا۔ اب بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا تو روزانہ صرف پانچ وقت کی نمازوں کا حکم باقی رہا رسولی علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو آپ نے دریافت فرمایا اب کیا حکم ہوا؟ میں نے بتایا کہ روزانہ پانچ وقت کی نمازوں کا حکم ہوا ہے فرمایا کہ آپ کی امت اس کی استطاعت بھی نہیں رکھتی۔ میرا سابقہ آپ سے پہلے لوگوں سے پرہیز کیا ہے اور نبی امراء کا مجھے بڑا تلخ تجربہ ہے۔ آپ رب کے دربار میں پھر حاضر ہو کر تخفیف کے لیے عرض کیجئے۔ اُن حضور نے فرمایا کہ اللہ رب العزت سے بہت سوال کر چکا اور اب مجھے شرم آتی ہے۔ اب میں اسی پر راضی اور خوش ہوں، آنحضرت نے فرمایا کہ پھر جب میں وہاں سے گزرنے لگا تو نرا آتی ہیں نے اپنا فریضہ نافذ کر دیا۔ اور اپنے بندوں پر تخفیف کر چکا۔

وَعَالَجْتُ نَبِيَّ إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ
الْمَعَالَجَةِ فَأَذِجْتُهُ إِلَى رَبِّكَ
فَأَسْأَلُكَ التَّخْفِيفَ لِامْتِنِكَ قَالَ
سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَ
لَكِنْ أَرْضُكَ وَأَسَلْتُ قَالَ فَلَمَّا
حَاوَزْتُ نَادَى مِنَّا
أَمْضَيْتُ
فَرَيْضَتِي
وَوَخَّفْتُ
عَنْ عِبَادِي -

۱۰۶۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عرو نے حدیث بیان کی، ان سے مکرمر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا مَا جَعَلْنَا السُّورِيَا أَلَيَّ أَمِينًا إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ دُورِيَا عَيْنٍ أُدِيمَهَا دَسُورُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْلَةً أُسْرِي بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ وَالشَّجَرَةُ... الْمَلْعُونَةُ فِي الْفُتْرَانِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّكَاةِ -

باب ۲۵۴ وَفُودُ آلِ نَصَارٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةُ الْعُقَبَةِ -

۱۰۷۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے رح۔ اور ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عتبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن کعب نے، جب کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے۔ تو آپ ہی چلنے پھرنے میں ان کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ تفصیل کے ساتھ غزوہ تبوک میں شریک نہ ہو سکے کا واقعہ بیان کرتے تھے۔ ابن بکیر نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عقبہ کی رات میں حاضر تھا جب ہم نے اسلام کی حمایت کا عہد کیا تھا میرے نزدیک دلیل عقبہ کی بیعت

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ يَكُومَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا السُّورِيَا أَلَيَّ أَمِينًا إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ دُورِيَا عَيْنٍ أُدِيمَهَا دَسُورُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْلَةً أُسْرِي بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ وَالشَّجَرَةُ... الْمَلْعُونَةُ فِي الْفُتْرَانِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّكَاةِ -

باب ۲۵۴ وَفُودُ آلِ نَصَارٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةُ الْعُقَبَةِ -

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ مَالِكِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ كَانَ يَأْتِي كَعْبَ بْنَ جَحْنٍ عَمِّي قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِطَوْلُذٍ قَالَ ابْنُ بَكِيرٍ فِي حَدِيثِهِمْ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعُقَبَةِ حِينَ تَوَافَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أَحْبَبْتُ أَنَّ لِي بِهِمَا مَشْهَدٌ

بدر کی لڑائی میں حاضری سے بھی زیادہ اہم ہے اگرچہ لوگوں کی زبانوں پر بدر کا چرچا اس سے زیادہ ہے۔

۱۰۶۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ عمرو کہا کرتے تھے کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میرے دو ماموں مجھے بھی بیعت عقبہ میں ساتھ لے گئے تھے۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ ابن عیینہ نے بیان کیا، ان میں سے ایک جابر بن معروف رضی اللہ عنہ تھے۔

۱۰۶۳۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، ان سے عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں، میرے والد اور میرے دو ماموں بیعت عقبہ کرنے والوں میں سے تھے۔

۱۰۶۴۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی، ان سے ان کے بھتیجے ابن شہاب نے، ان سے ان کے چچا نے بیان کیا اور انھیں ابو ادریس عابد اللہ نے خبر دی کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ان صحابہ میں تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی اور عقبہ کی رات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا تھا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس وقت آپ کے پاس صحابہ کی ایک جماعت تھی، اگر آپ مجھ سے اس بات کا عہد کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے، چورہی کا ارتکاب نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے، اپنی طرف سے گھر گھر کسی پر تہمت نہ لگاؤ گے اور اچھی باتوں میں میری نافذانی نہ کرو گے پس جو شخص اس عہد پر قائم رہے گا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو کوئی اس میں کوتاہی کرے گا بدھنطیکہ شریک کا ارتکاب نہ کیا ہو اور دنیا میں اسے اس کی سزا بھی مل گئی ہو تو اس کے لیے کفارہ بن جائے گی، اور جس شخص نے اس میں سے کچھ کمی کی اور اللہ تعالیٰ نے اسے پوشیدہ رکھے دیا تو اس کا معاملہ اللہ کی راہ ہے۔ چاہے تو اس پر سزا دے اور چاہے معاف کر دے، عبادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا چنانچہ میں نے آنحضور سے ان امور پر بیعت کی۔

۱۰۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابو انجیر نے، ان سے صنابہ نے، اور

بندر دَرَاتِ کانتَ بَدْرًا اَدَّ کُوفِي النَّاسِ مِنْهَا۔

۱۰۶۲۔ اَحَدًا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ قُتَيْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ شَهِدْتُ خَالِدِي الْعُقَيْبَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَ عَيْنَيْنِ أَحَدًا هُمَا الْبَرَاءَةُ ابْنُ مَعْرُوفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

۱۰۶۳۔ اَحَدًا ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْرٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَنَا وَآلِي وَخَالَتِي مِنْ أَصْحَابِ الْعُقَيْبَةِ۔

۱۰۶۴۔ اَحَدًا ثَنَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَحْمَدَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو اِدرِيسَ عَابِدُ اللَّهِ أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِينَ شَهِدُوا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةَ الْعُقَيْبَةِ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ وَصِصَابَةُ مِنْ أَصْحَابِهِ تَعَالَوْا مَا يَعْزُؤُنِي عَلَى أَنَّ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُشْرِكُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلَا ذَكُّكُمْ وَلَا تَأْتُونَ بِبَهْمَاتٍ تَفْشُرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَحْضُرُونِي فِي مَعْرُوفٍ قَمْتُ دُونِي مِنْكُمْ فَأَجْرُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَرَّكَ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنَّ شَاءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ قَبَا يَعْتَمِدُ عَلَى ذَلِكَ۔

۱۰۶۵۔ اَحَدًا ثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْكِثْبِيُّ عَنْ بَزْزِيَّةَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ اَلْخَيْثَرِ عَنْ

سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان فقہوں میں سے تھا جنہوں نے (عقیقہ کی رات میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی آپ نے بیان کیا کہ ہم نے انھوں کو اس کا عہد کیا تھا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، چوری نہیں کریں گے، زنا نہیں کریں گے کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کریں گے جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو۔ روٹ مار نہیں کریں گے اور نہ اللہ کی مافوقی کریں گے حیثیت کے بدلے میں، اگر ہم اس عہد میں پورے اترے۔ لیکن اگر ہم نے اس میں کچھ کوتاہی کی تو اس کا فیصلہ اللہ پر ہوگا۔

۴۵۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح

آپ کی مدنیہ تشریف آوری اور رخصتی۔

۱۰۶۶۔ مجھ سے فروہ بن ابی المغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مبہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح جب ہوا تو میری عمر چھ سال کی تھی۔ پھر ہم مدینہ (ہجرت کر کے) آئے اور بنی حارث بن جریج کے یہاں قیام کیا۔ یہاں آگے مجھے بخاری چڑھا اور اس کی وجہ سے میرے بال گرنے لگے اور بہت تھوڑے سے رہ گئے۔ پھر میری والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا آئیں۔ اس وقت میں چند سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی۔ انھوں نے مجھے پکارا تو میں حاضر ہو گئی مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ میرے ساتھ ان کا کیا ارادہ ہے۔ آخر انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھر کے دروازے کے پاس کھڑا کر دیا اور میرا سانس پھولا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر میں جب مجھے کچھ سکون ہوا تو انھوں نے تھوڑا سا پانی لے کر میرے مونہ پر اور میرے پھر اور گھر کے اندر مجھے لے گئیں۔ وہاں انھار کی چند خواتین موجود تھیں جنہوں نے مجھے دیکھ کر کہا، خیر و برکت اور اچھا نصیب لے کر آئی ہو میری والدہ نے مجھے انھیں کے سپرد کر دیا اور انھوں نے میرا سنگار اور آرائش کی، اس کے بعد دن چڑھے اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور انھوں نے مجھے سلام کیا میری عمر اس وقت نو سال تھی۔

۱۰۶۷۔ ہم سے معی نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی،

ان سے ہشام بن عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے حجرات میں بہت کم عمر میں بالغ ہو جاتی ہیں، اس لیے عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے وقت صرف نو سال کی عمر پر تعجب نہ ہونا چاہیے۔ جو ممالک سرحدیں ان میں بلوغ کی عمر ہندوستان سے زیادہ ہے۔

الْمَنَابِجِي عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي مِنَ التَّقِيَّةِ الْأَيَّتِ بَالِغُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَالِغُنَا عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَلَا نَتَّبِعَ وَلَا نَتَّبِعَ يَا لِحَسَنَةِ إِنَّ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنْ عَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ۔

باب ۴۵۸ تزويج النبي صلى الله عليه وسلم

وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَقَدْ ذَمَّهَا الْمَدِينَةُ وَبَنَاتُهَا۔

۱۰۶۶ أَحَدٌ ثَنَا عَنْ فُرَّوَةَ بْنِ أَبِي الْمَغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَأَلَّثَ تَزْوِجِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

أَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ فَقَدْ مَنَّ اللَّهُ بِمِائَةٍ كَفَرْنَا

فِي بَيْتِ الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ فَوَعِدْتُ فَمَتَرَنِي سَعْدُ

كَوْنِي جَمِيعَةً فَأَتَيْتُ أَبِي أَمَّ رُؤْمَانٍ وَارْتِي

لَيْتِي أَرْجُو حَتَّى وَصَلَنِي صَوَاحِبُ بَيْتِ كَعْبٍ حَتَّى رَأَيْتُ

كَاتِبَتَهَا لَدَا رُحَى مَا تَوَسَّيْتُ لِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي

حَتَّى أَذْ قَعْتَنِي عَلَى بَابِ الْمَدِينَةِ وَارْتِي لَدَى كَعْبٍ

حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفْسِي ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ

مَاءٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهِ وَجْهِي وَكَاسَيْتِي ثُمَّ أَذْ حَلَسَنِي

السَّادَ فَإِذَا لَيْسَ مِنِّي لَدَى صَارِي فِي الْبَيْتِ

فَقُلْتُ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبُرْكَ عَلَى خَيْرِ طَائِفَةٍ فَاسْتَمْنَيْتُ

إِلَيْهِمْ فَأَمَلْتُهُمْ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَزِغْنِي إِلَّا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَحَّى فَاسْتَمْنَيْتُ إِلَيْهِ

وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ۔

۱۰۶۷ أَحَدٌ ثَنَا مَعْلَى حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ

ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ فِي بَيْتِ الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ

وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ فَوَعِدْتُ فَمَتَرَنِي سَعْدُ

كَوْنِي جَمِيعَةً فَأَتَيْتُ أَبِي أَمَّ رُؤْمَانٍ وَارْتِي

لَيْتِي أَرْجُو حَتَّى وَصَلَنِي صَوَاحِبُ بَيْتِ كَعْبٍ حَتَّى رَأَيْتُ

كَاتِبَتَهَا لَدَا رُحَى مَا تَوَسَّيْتُ لِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي

حَتَّى أَذْ قَعْتَنِي عَلَى بَابِ الْمَدِينَةِ وَارْتِي لَدَى كَعْبٍ

حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفْسِي ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ

أَنْ نَعْلِيَّ ذَا سَهٍّ وَنَجْعَلْ عَلَى
رَجُلَيْهِ شَيْئًا مِمَّا إِذْ خَرَّ وَمِنَّا
مَنْ آيَسَعَتْ لَهُ كُفْرَتُهُ فَمَوَّ
يُحْيِيهَا -

وقت جب ہم ان کی اس چادر سے ان کا سر ڈھکتے تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکتے تو
سر کھل جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا کہ ان کا سر ڈھک دیں اور پاؤں پر
اڈ خرگھاس ڈال دیں (تاکہ چھپ جائے) اور ہم میں بہت سے ایسے بھی ہیں کہ داس دنیا میں
بھی ان کے اعمال کا پھل انھیں ملا اور وہ اس سے نفع اندوز ہو رہے ہیں۔

۱۰۸۰۔ **أَحَدُ ثَنَاءِ مُسَدَّدٍ حَتَّى تَنَالُوا هُوَ ابْنُ زَيْدٍ**
عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَرْزَاءٍ عَنْ عُلْفَةَ
ابْنِ دَقَائِسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
أَلَا عَمَّالٌ بِالْزَيْتِ نَمَنَ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى
دُنْيَا يَصِيبُهَا أَوْ أَمْرًا لَا يَتَرَدُّ جُحْمًا نَمَجْرَتُهُ
إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى
اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى
اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۰۸۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی
آپ زید کے صاحبزادے ہیں، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد بن ابی براء نے، ان سے محمد بن ابی ہریرہ نے ان
سے علفہ بن وقاص نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں
نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے
کہ اعمال نیت پر موقوف ہوتے ہیں پس جس کا مقصد ہجرت سے دنیا ہوگا۔
وہ اپنے اسی مقصد کو حاصل کر سکے گا یا مقصد ہجرت سے کسی عورت سے خدای کرنا
ہوگا تو وہ بھی اپنے اسی مقصد تک پہنچ سکے گا۔ لیکن جن کا ہجرت سے مقصد اللہ
اور اس کے رسول ہوں گے تو اسی کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے
سمجھی جائے گی۔

۱۰۸۱۔ **أَحَدُ ثَنَاءِ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ الدَّاشَقِيِّ حَدَّثَنَا**
يَحْيَى بْنُ حَزَنَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُمَرَ وَالْأَوْزَاعِيُّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مَجَاهِدِ بْنِ جَبْرِ لَمْ يَكُنْ
أَنْ عَيْنَ اللَّهِ بَيْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَتْ
يَقُولُ لَا وَهْجَرَهُ بَعْدَ الْفَتْحِ -

۱۰۸۱۔ مجھ سے اسحاق بن یزید دمشقی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن
حمزہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو عمر واوزاعی نے حدیث بیان کی،
ان سے عبدہ بن ابی لبابہ نے، ان سے مجاہد بن جبر مکی نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ عنہما فرمایا کہ تھے کہ فتح مکہ کے بعد مکہ سے مدینہ کی ہجرت باقی
نہیں رہی۔

۱۰۸۲۔ **أَحَدُ ثَنَاءِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ**
قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْيَشْكِي
فَسَأَلْنَاَهَا عَنِ الْهَجْرَةِ الْيَوْمَ قَالَتْ كَانَ الْمُؤْمِنُونَ
يَقْبِضُونَ أَحَدَهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَإِلَى رَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ
عَلَيْهِمْ كَمَا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ
وَالْيَوْمَ يَقْبِضُ رَبُّهُ حَيْثُ شَاءَ وَالْكَرْبُ
جَهَادٌ وَنَيْتٌ -

۱۰۸۲۔ مجھ سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن ابی رباح
نے بیان کیا کہ عبید بن عمیر یثربی کے ساتھ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت
میں حاضر ہوا اور ہم نے آپ سے فتح مکہ کے بعد ہجرت کے متعلق پوچھا؟
انھوں نے فرمایا کہ ایک وقت تھا جب مسلمان اپنے دین کی حفاظت کے لیے
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف راہ فرار اختیار کرتے تھے کفر کی آبادیوں
سے، اس خطہ کی وجہ سے کہ یہیں وہ فتنہ میں نہ پڑ جائے۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ
نے اسلام کو غالب کر دیا ہے اور آج (مصر میں عرب ہیں) انسان جہاں بھی چاہے
اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے (اس لیے ہجرت کی کوئی وجہ نہیں) البتہ غلوں
نیت کے ساتھ جہاد کا ثواب باقی ہے۔

۱۰۸۳۔ **أَحَدُ ثَنَاءِ زَكْرِيَّا بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ**
نُمَيْرٍ قَالَ هِشَامٌ فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

۱۰۸۳۔ مجھ سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن نمیر نے حدیث
بیان کی کہ ہشام نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ

رضی اللہ عنہا نے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ! تو جاننا ہے کہ اس سے زیادہ مجھے اور کوئی چیز پسندیدہ نہیں کہ تیرے رشتے میں، میں اس سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی اور انہیں (ان کے وطن مکہ سے) نکالا، اے اللہ! لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی کا سلسلہ ختم کر دیا ہے اور اب ان میں یزید نے بیان کیا، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ یہ الفاظ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمائے تھے، **مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا نَبِيَّكَ فَخَرَجُوهُ مِنْ قَرْيَتِهِ**۔

۱۰۸۴۔ ہم سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں رسول بنایا گیا تھا، پھر آپ پر مکہ معظمہ میں قیام کے دوران تیرہ سال تک وحی آتی رہی۔ اس کے بعد آپ کو ہجرت کا حکم ہوا اور آپ نے ہجرت کی حالت میں دس سال گزاریے جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تیرہ سیکڑے سال کی تھی۔

۱۰۸۵۔ مجھ سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمپیں تیرہ سال قیام کیا رندول وحی کے سلسلے بعد اور جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تیرہ سیکڑے سال کی تھی۔

۱۰۸۶۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن عبید اللہ کے مولا ابو النضر نے، ان سے عبید بنی بن حنین نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے پھر فرمایا، اپنے ایک ہندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ دنیا کی نعمتوں میں سے جو وہ چاہے اسے اپنے لیے پسند کر لے۔ یا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے (آخرت میں) اسے پسند کر لے۔ اس ہندے نے اللہ تعالیٰ کے یہاں لٹنے والی چیز کو پسند کر لیا، اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی، ہمارے ماں باپ آنحضرت پر فدا ہوں، ہمیں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے

اللَّهُ عَمَّا أَنْتَ سَعْدُ قَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّكَ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَجَامِيَةٍ هُمْ يَبْغُونَ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ وَقَالَ آيَاتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا نَبِيَّكَ وَأَخْرَجُوهُ مِنْ قَرْيَتِهِ۔

۱۰۸۴۔ **أَحَدًا ثَنَا مَطْرِبْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا دَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَكْرِيمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَازِئِ بْنِ سَنَةَ فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحِي إِلَيْهِ شِعْرًا مِرًّا بِالْهَجَرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ**۔

۱۰۸۵۔ **أَحَدًا ثَنَا ذَكْرِيَاءُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً وَتَوَخَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ**۔

۱۰۸۶۔ **أَحَدًا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّظْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ حَنْظَلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَمَّةَ أَخِيْرَةَ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الْقَمِيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَكَ فَاحْتَارَ مَا عِنْدَكَ فَابْتَكَى الْوَيْلُ فَقَالَ كَذَبْتَ لَكَ يَا بَائِسًا دَا مَهَاتِنَا فَعَجِبْنَا**۔

كَذَلِكَ قَالَ النَّاسُ انْفِرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يَجْعَلُ رَسُولًا
لِللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ؕ اللّٰهُ يَتْلُو
اَنْ يُؤَيِّدَ بَيْنَهُمْ زُبُرًا مِّنْ ذُرِّيَّتِهِ السَّائِيَةِ وَبَيْنَهُ مَا عَشَرَ
وَهُوَ يَقُولُ كَذِبًا اِنَّكَ يَا اَبَانَا وَآمَنَّا جَنَانًا فَكَانَ
رَسُولًا لِلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَ
كَانَ اَبُو بَكْرٍ هُوَ اَعْلَمُنَا بِهِ - وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِثْرَ النَّاسِ عَلَيَّ
فِي مَعْتَبَرٍ وَمَالِهِمْ اَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مَتَّحِدًا اَخِيْلًا
مِنْ اُمَّتِي لَمْ تَتَّخِذْ اَبَا بَكْرٍ اِنَّهُ هَلَّلَنِي اِسْلَامًا
لَمْ يَعْصِيَنِي فِي الْمَسْجِدِ خَوْفًا اِلَّا خَوْفَهُ
اَبُو بَكْرٍ -

۱۰۸۷۔ اَحَدًا ثَلَاثًا يَحْيَىٰ بَنَ مَكِّيٍّ حَدَّثَنَا اَللَّبَّثُ عَنْ
مُقَيْلٍ قَالَ اَتَيْتُ شِهَابَ بْنَ خُبْرَةَ فِي عُرْوَةٍ بَنَ
السُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا رَوَتْ جِرَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَقْبَلْ اَبُو بَكْرٍ
قَطْرًا اِلَّا وَهَمًا يَسُوِيَانِ السَّائِيَةِ وَكَمْ يَمُرُّ
عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَابَتْ بَيْنَا فِيهِ رُسُلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفِي النَّهْدُ بَكْرًا وَعَشِيَّةً
فَلَمَّا اُبْتُ إِلَى الْمُسْلِمِينَ خَوَّجَ اَبُو بَكْرٍ مَسَاجِدَهُمْ
نَحْوَ اَذْيَنِ الْعَبْشَةِ حَتَّى بَلَغَ بَرَكَةَ الْغِمَاذِ لَقِيَهُ
ابْنُ السَّائِيَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْمَقَادِرِ فَقَالَ ابْنُ تَوَيْلَةَ
يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ اَخْرَجْنِي قَوْمِي فَاَرَدِيَهُ
اَنْ اَسْبَحَ فِي الْاَذْيَنِ وَاعْبُدَ رُبِّي قَالَ ابْنُ
السَّائِيَةِ اَغْنِيكَ فَاَنْتَ مِثْلُكَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَا يَخْجُرُ
لَا يَخْجُرُ اِنَّكَ تَكْسِبُ الْبُيُوتَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ
وَتَحْمِلُ الْكُلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى
كَوَائِبِ الْحَيِّ فَاَنَا لَكَ بَجَارُ اَرْجِعْ وَعَبْدُكَ
بِكَوْنِكَ وَادَّ تَحْلُ مَعَهُ بَنُ السَّائِيَةِ غِنَى تَطَا
ابْنُ السَّائِيَةِ غِنَى عَشِيَّةً فِي اَسْوَافِ قُرَيْشٍ

اس طرز عمل پر حیرت ہوئی بعض لوگوں نے کہا، ان بزرگوں کو دیکھئے،
آنحضرتؐ تو ایک بندے کے متعلق اطلاع دے رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے
دنیا کی نعمتوں اور جو اللہ کے پاس ہے اس میں سے کسی کے پسند کرنے کا
اختیار دیا تھا اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آنحضرتؐ پر فدا ہو
لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو ان دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار
دیا گیا تھا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب زیادہ اس سلسلے میں باخبر تھے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لوگوں میں سب زیادہ اپنی محبت
اور مال کے ذریعہ مجھ پر احسان کرنے والے ابو بکر ہیں، اگر میں اپنی امت میں
سے کسی کو اپنا خلیل بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا۔ البتہ اسلامی تعلق ان کے ساتھ کافی
ہے مسجد میں کوئی دروازہ اب کھلا ہوا باقی نہ دکھا جائے سوا ابوبکر کے گھر کی
طرف کھلنے والے دروازہ کے۔

۱۰۸۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان
کی ان سے عقیل نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی،
اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا
کہ جب میں نے ہوش سنبھالا تو میں نے اپنے والدین کو دین اسلام کا بیج پالیا۔
اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں
صبح و شام دونوں وقت تشریف نہ لاتے ہو۔ پھر جب مکہ میں مسلمانوں کو ستایا جائے
لگا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کر کے نکلے جب مقام برک
الغماذ پر پہنچے تو آپ کی ملاقات ابن الدغنه سے ہوئی۔ وہ قبیلہ تارہ کا سردار تھا
اس نے پوچھا، ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ میری قوم نے مجھے
نکال دیا ہے۔ اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ ملک ملک کی سیاحت کروں گا۔ اور
آزادی کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کروں گا ابن الدغنه نے کہا، لیکن ابوبکر!
تم مجھے انسان کو اپنے وطن سے نہ خود نکالنا چاہیے اور نہ اسے نکالنا چاہیے
تم محتاجوں کی مدد کرتے ہو، صدمہ جی کرتے ہو، بے کسوں کا بوجھ اٹھاتے ہو، مہمان نوازی
کرتے ہو اور حق پر قائم رہنے کی وجہ سے کسی پرانے والی مصیبتوں میں اسکی مدد کرتے
ہو میں تمھیں پناہ دیتا ہوں، واپس چلو اور اپنے شہر ہی میں اپنے رب کی عبادت کرو۔

چنانچہ آپؐ واپس آ گئے اور ابن الدغنه بھی آپ کے ساتھ واپس آیا، اس کے بعد ابن الدغنه
قریش کے تمام سرداروں کے یہاں شام کے وقت گیا اور سب سے اس نے کہا کہ ابوبکرؓ جیسے
شخص کو نہ خود نکالنا چاہیے اور نہ اسے نکالنا چاہیے، کیا تم ایک ایسے شخص کو نکالو گے

قَالَ لَمَّا رَأَىٰ أَنَّهُ لَا يَخْرُجُ مِثْلَهُ وَلَا
يُخْرِجُ أَخْرَجُوهُ رَجُلٌ يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ
وَيَهْلِكُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكُلَّ وَيُفَرِّقُ الْقَبِيلَ
وَيُعِينُ عَلَىٰ كَوْنِ الْإِيْبِ لِحَقِّ قَلَمٍ مُّكَدِّبٍ قَوْلَيْنِ
يَجْعَلُ ابْنُ السَّيِّئَةِ وَكَأَلُوا ابْنُ السَّيِّئَةِ مَوْكَابًا
فَلْيُعْصِدْ دَبَّهَ فِي دَارِهِ فَلْيُفَصِّلْ فِيهِمَا وَالْبَيْتُ
مَا سَاءَ وَلَا يُوَدِّعُ ذِيْنَا بَدَالِكَ وَلَا يَشْتَعْلُونَ بِهِ فَإِنَّا
نَخْشَىٰ أَن يَفْتِنَ كَسَاءَنَا وَآبَاءَنَا قَالُوا ذَلِكَ
ابْنُ السَّيِّئَةِ لَا يَدْخُلُ بَيْتَكَ فَلْيُثَرِّبْ بَيْتَكَ
يُعْصِدْ دَبَّهَ فِي دَارِهِ وَلَا يَشْتَعْلُونَ بِصَلَةِ تَمَّ وَلَا
يُقَرِّأُ فِي عَمِيرٍ دَارِهِ شَرَّ بَدَا إِلَٰهِي بَكْرٍ فَابْتَدَىٰ
مَسْجِدًا يَقْنَاءُ دَارِهِ وَكَانَ يُفَصِّلُ فِيهِ وَ
يُقَرِّأُ الْقُرْآنَ فَيُنْقِذُ عَلَيْهِ نِسَاءَ الْمُشْرِكِينَ
وَآبَاءَهُمْ وَهُمْ يَعْبُدُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ
إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّامًا لَا يَجْعَلُ
عَيْنَيْهِ إِذَا كُرِّأَ الْقُرْآنَ وَافْتَرَىٰ ذَلِكَ أَشْرَافُ
قَوْلَيْنِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَذْ سَلُّوا إِلَىٰ ابْنِ السَّيِّئَةِ
نَقْدًا عَلَيْهِمْ قَالُوا إِنَّا كُنَّا أَجْدَا أَبَا بَكْرٍ يَخْرُجُ إِلَيْنَا
عَلَىٰ أَن يَعْصِدَ دَبَّهَ فِي دَارِهِ فَقَدْ جَاءَ ذَلِكَ
فَابْتَدَىٰ مَسْجِدًا يَقْنَاءُ دَارِهِ فَكَانَ يُفَصِّلُ فِيهِ
الْقُرْآنَ فِيهِ وَرَأَيْنَا قَدْ خَشِينَا أَن يَفْتِنَ نِسَاءَنَا
وَآبَاءَنَا قَالُوا نَحْنُ قَاتِلُ أَكْبَرِ أَن يُفْتَمِرَ عَلَىٰ أَن
يُعْصِدَ دَبَّهَ فِي دَارِهِ فَعَلُوا إِلَٰهِي إِلَّا أَن
يُفَصِّلُ بَدَالِكَ فَأَسْأَلُهُ أَن يَسُودَ إِلَيْنَا دَمَتَكَ
فَأَنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَن نَخْشَوْكَ وَلَسْنَا مُقَرِّبِينَ إِلَيْنَا
بَكْرٍ لَّيْ شَتِغَلَانِ قَالَتْ عَائِشَةُ قَاتِي ابْنُ السَّيِّئَةِ
إِلَىٰ إِلَٰهِي بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ إِلَٰهِي مَا قَدَّمْتُ لَكَ
عَلَيْهِ فَإِنَّمَا أَن تَقْتَمِرَ عَلَىٰ ذَلِكَ وَإِنَّمَا أَن تَرْجِعَ
إِلَىٰ ذِمَّتِي قَاتِي لَا أَحِبُّ أَن تَسْمَعَ الْعَوْبَ إِلَٰهِي

جو محتاجوں کی मदد کرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، بے کسوں کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ مہمان
نوازی کرتا ہے اور حق کی وجہ کسی پرانے والی مصیبتوں میں اسکی مدد کرتا ہے قریش
نے ابن الرغنه کی پناہ سے انکار نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ ابو بکر سے کہہ دو کہ اپنے رب
کی عبادت اپنے گھر کے اندر ہی کیا کریں، وہیں نماز پڑھیں اور جو جی چاہے ہیں
پڑھیں، اپنی ان عبادت سے ہمیں تکلیف نہ پہنچائیں اس کا اظہار و اعلان نہ کریں
کیونکہ ہمیں اس کا خطرہ ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے اس فتنہ میں نہ مبتلا ہو
جائیں، یہ باتیں ابن الرغنه نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بھی آکر کہیں، کچھ دنوں تک
تو آپ اس پر قائم رہے اور اپنے گھر کے اندر ہی اپنے رب کی عبادت کے رہے
نہ نماز برسر عام پڑھتے تھے اور نہ اپنے گھر کے سوا کسی اور جگہ تلاوت قرآن کرتے تھے
لیکن پھر انھوں نے کچھ سوچا اور اپنے گھر کے سامنے نماز پڑھنے کے لیے ایک جگہ بنائی
جہاں آپ نے نماز پڑھنی شروع کی اور تلاوت قرآن بھی وہیں کرنے لگے۔ نتیجہ یہ
ہوا کہ وہاں مشرکین کی عورتوں اور بچوں کا جمع ہونے لگا۔ وہ سب حیرت و پسندیدگی
کے ساتھ انھیں دیکھتے رہا کرتے تھے، ابو بکر رضی اللہ عنہ بڑے نرم دل تھے۔ جب
قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو آنسوؤں کو روک سکتے تھے۔ اس صورت حال میں مشرکین
قریش کے سردار گھبرا گئے اور انھوں نے ابن الرغنه کو بلا بھیجا جب ابن الرغنه گیا تو انھوں
نے اس سے کہا کہ ہم نے ابو بکر کے لیے تمھاری پناہ اس شرط کے ساتھ تسلیم کی تھی کہ اپنے
رب کی عبادت وہ اپنے گھر کے اندر کیا کریں گے لیکن انھوں نے شرع کی خلاف ورزی
کی ہے اور اپنے گھر کے سامنے نماز پڑھنے کے لیے ایک جگہ بنا کہ برسر عام نماز پڑھنے
اور تلاوت قرآن کرنے لگے ہیں۔ ہمیں اس کا ڈر ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے
اس فتنہ میں نہ مبتلا ہو جائیں۔ اس لیے تم انھیں روک دو اگر انھیں یہ منظر منظور ہو کہ
اپنے رب کی عبادت صرف اپنے گھر کے اندر ہی کیا کریں تو وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ لیکن
اگر وہ اعلان و اظہار پر مصر ہیں تو ان سے کہو کہ تمھاری پناہ واپس دے دیں۔ کیونکہ
ہمیں یہ پسند نہیں کہ تمھاری دی ہوئی پناہ میں ہم دخل اندازی کریں لیکن ہم ابو بکر
کے اس اعلان و اظہار کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ
پھر ابن الرغنه ابو بکر رضی اللہ عنہ کے یہاں آیا اور کہا کہ جس شرط کے ساتھ میں نے آپ
سے عہد کیا تھا وہ آپ کو معلوم ہے اب آپ اس شرط پر قائم رہیں یا پھر میرے عہد کو
واپس کیجئے کیونکہ مجھے یہ گوارا نہیں کہ عرب کے کانوں تک یہ بات پہنچے کہ میں نے ایک
شخص کو پناہ دی تھی لیکن اس میں (قریش کی طرف سے) دخل اندازی کی گئی اس پر ابو بکر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمھاری پناہ واپس کرتا ہوں اور اپنے رب عز و جل کی پناہ

پر راضی اور خوش ہوں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مکہ میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ تمہاری ہجرت کی جگہ مجھے (خواب میں) دکھائی گئی ہے وہاں کھجور کے باغات ہیں اور دو پتھر بڑے میدانوں کے درمیان میں واقع ہے چنانچہ جنہیں ہجرت کرنا تھی انھوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور جو حضرات مرز میں حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے تھے وہ بھی مدینہ واپس چلے آئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی مدینہ ہجرت کی تیاری شروع کر دی، لیکن آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا کہ کچھ دنوں کے لیے توقف کرو، مجھے توقع ہے کہ ہجرت کی اجازت مجھے بھی مل جائے گی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا واقعی آپ کو بھی اس کی توقع ہے، میرے باپ آپ پر فدا ہوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ کی رفاقت سفر کے شرف کے خیال سے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا اور دو اڑتھنوں کو جو ان کے پاس تھیں لیکر کے پتے کھلا کر تیار کرنے لگے، چار چھپے تک۔ ابن شہاب نے بیان کیا ان سے عروہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ایک دن ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر بیٹھے ہوئے تھے، بھری دوپہر کسی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر پہ رمال ڈالے تشریف لارہے ہیں۔ آنحضرتؐ کا معمول تھا کہ یہاں اس وقت آنے کا نہیں تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بڑے آنحضرتؐ پر میرے ماں باپ فدا ہوں ایسے وقت میں تو آپ کسی خاص وجہ سے ہی تشریف لائے ہوں گے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر آنحضرتؐ تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ ابو بکر نے آپ کو اجازت دی تو آپ اندر داخل ہوئے۔ پھر آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا اس وقت یہاں سے تھوڑی دیر کے لیے سب کو اٹھا دو۔ (ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یہاں اس وقت تو سب گھر کے ہی افراد ہیں، میرے باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! آنحضرتؐ نے اس کے بعد فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت دیدی گئی ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے باپ آنحضرتؐ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! کیا مجھے رفاقت سفر کا شرف حاصل ہو سکے گا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر فدا ہوں، ان دونوں میں سے ایک اڑتھن آپ سے لیجئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، لیکن قیمت سے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم جلدی جلدی ان کے لیے تیاریاں شروع کر دیں اور کچھ زاد سفر ایک تھیلے میں رکھ دیا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے اپنے پیسے کے ٹکڑے کر کے تھیلے کا منہ اس سے باندھ دیا اور اسی وجہ سے ان کا نام ذات النطاق رکھنے والی پڑ گیا، عائشہ رضی

اُخْبِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنِّي أُرَدُّ إِلَيْكَ جَوَادَكَ وَأَرْضِي بِجَوَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مِثْنٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ إِنِّي أُرِيدُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ تَحْلٍ سَعِي لَا تَبَيِّنْ وَهُمَا الْخَرَّتَانِ فَهَاجِرٌ قَبْلَ الْمَيَاتَةِ وَدَجَمَ عَامَّةٌ مِنْ كَانَ هَاجِرًا يَأْذِي الْحَبَشَةَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَتَجَهَّدَ أَبُو بَكْرٍ قَبْلَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسَالِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهَلْ تَزُجُّوْا ذَلِكَ بِأَيِّ أَمْتٍ قَالَ لَعَنَ نَعَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُضَحِّبَهُ وَكَفَّتْ دَاخِلَتِي كَأَنَّا عَيْدٌ لَا وَدَقَ الشَّعْرُ وَهُوَ الْخَبْطُ أَذْبَعَةُ أَشْهُرٍ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمَ مَا جَلُوسٌ فِي بَيْتٍ إِلَى بَكْرٍ فِي غَيْرِ الْغُلَامَةِ قَالَتْ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَرِّبًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِيْنَا فِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدَاؤُكَ لَهُ إِنِّي دَأْتِي وَدَأْتِي وَدَأْتِي مَا جَاءَ بِهِمْ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَوَازَنَ لَهُ فَمَا حَلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخِي جِرْ مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ يَا بِي أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي أُرَدُّ لِي فِي الْغَدِ وَجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعَا بَابِي أَمْتٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَخَذَّ بِأَيِّ أَمْتٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدِي دَاخِلَتِي هَاتِيْنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَيْتَنِي كَالْتِ عَائِشَةُ فَجَهَّدْنَا هُمَا أَحَدُ الْجَهَادِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي حِجَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بَيْتَ أَبِي بَكْرٍ

اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جبل ثور کے غار میں پڑاؤ کیا اور تین راتیں وہیں گزاریں، عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ رات وہیں جا کر گزارا کرتے تھے، یہ توجران لیکن بہت سمجھدار تھے اور وہیں پناہ تھا، سحر کے وقت وہاں سے نکل آتے تھے اور صبح اتنی سویرے مکہ پہنچ جاتے جیسے وہیں رات گزاری ہو۔ پھر جو کچھ بھی یہاں سننے اور جس کے ذریعہ ان حضرات کے خلاف کارروائی کے لیے کوئی تدبیر کی جاتی تو اسے محفوظ رکھتے اور جب اندھیرا چھا جاتا تو تمام اطلاعات یہاں آکر پہنچاتے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مولا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ آپ حضرات کے لیے قریب ہی دودھ دینے والی بکری چرایا کرتے تھے اور جب کچھ رات گزر جاتی تو اسے غار میں لٹے تھے آپ حضرات اسی پھر رات گزارتے۔ اس دودھ کو گرم لوہے کے ذریعہ گرم کر لیا جاتا تھا۔ صبح منہ اندھیرے ہی عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ غار سے نکل آتے تھے ان تین راتوں میں روزانہ کان کا یہی دستور تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی الدلیل جو نبی عبد بن عدی کی شاخ تھی، کے ایک شخص کو راستہ بتانے کے لیے اجرت پر اپنے ساتھ رکھا تھا۔ شخص راتوں کا بڑا ماہر تھا۔ آل عاص بن دائل سمی کا یہ حلف بھی تھا اور کفار قریش کے دین پر قائم تھا، ان حضرات نے اس پر اعتماد کیا۔ اور اپنے دونوں اونٹ اس کے حوالہ کر دیئے۔ فرار یہ پایا تھا کہ تین راتیں گزار کر یہ شخص غار ثور میں ان حضرات سے ملاقات کرے۔ چنانچہ تیسری رات کی صبح کو وہ دونوں اونٹ لے کر آگیا، اب عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور یہ راستہ بتانے والا، ان حضرات کو ساتھ بیکر روانہ ہوئے، ساحل کے راستے سے ہوتے ہوئے۔ ابن شہاب نے بیان کیا اور مجھے عبد الرحمن بن مالک مدنی نے خبر دی، آپ سراقہ بن مالک بن جشم کے بھتیجے ہیں۔ کہ ان کے والد نے انھیں خبر دی اور انھوں نے سراقہ بن مالک بن جشم کو یہ کہتے سنا کہ ہمارا پاس کفار قریش کے قاصد آئے اور یہ پیش کش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اگر کوئی شخص قتل کر دے یا قید کر لے تو ہر ایک کے بدلے میں اسے سوا اونٹ دیئے جائیں گے میں اپنی قوم بنی مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان کا ایک آدمی سامنے آیا اور ہمارا قریب کھڑا ہو گیا۔ ہم ابھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا، سراقہ! ساحل پر میں ابھی چند سائے دیکھ کر آ رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور ان کے ساتھی ہی ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ و آلہٖ و بارک وسلم سراقہ نے کہا، میں سمجھ گیا کہ اس کا خیال صحیح ہے۔ لیکن میں نے اس سے کہا کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں، میں نے فلاں فلاں کو دیکھا ہے۔

تَلْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا قَتَلْتُ بِهَا عَلَى فَمِ الْخَبَرِ فَبَدَأَتْ
تَمَيَّيْتُ ذَاتِ الْبَقَاعِ قَالَتْ ثُمَّ لَحْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بَعَارَ فِي جَبَلٍ تَوَدَّ كَلَمَنَا
فَبَدَأَتْ لِيَالٍ بَيْتٍ عِنْدَ هَمَّا عِنْدَ اللَّهِ بَنِي أَبِي بَكْرٍ
وَهُوَ غَلَامٌ شَابٌ ثَقِفْتُ لَقْنُ فَيَدْرِي مِنْ عِنْدِ هَمَّا
يَسْجِدُ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِكَلَّةٍ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ
أَسْرًا يَكْتَلُ ذَاتِ يَمِ الْأَدْعَاءُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بَحْرُ حَمِينٍ
يَحْتَلِطُ الْتَلَا مَ وَيُرْطَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ
مَوْطِ أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيَرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ
تَدَاهَبُ سَاعَةً مِنَ الْبَقَاعِ فَيَبْئُتَانِ فِي رَسُولٍ وَ
هُوَ كَبِيرٌ وَمِنْحَتُهُمَا وَرَضِيصُهُمَا حَتَّى يَنْعَقَ بِهَا
عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَغْلَسُ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ
مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ
بَنِي الدَّيْلِ وَهُوَ مِنْ عُبَيْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا حَتَّى يَتَنَا
وَالْخَبَرِ بَيْنَ الْأَمَامَةِ بِالْمَدِينَةِ قَدْ فُتِسَ حِلْفًا
فِي الْإِلْعَابِ ابْنِ دَائِلِ السَّجْمِيِّ وَهُوَ عَلَى دِينِ
كُفَّارٍ قُرَيْشِيٍّ فَأَمَّا مَا قَدْ كَفَّارُ الْبَرِّ رَاحِلَتِي هَمَّا وَ
وَأَعْلَا الْأَعْدَاءُ تَوَدَّ بَعْدَ تَلَا ثِ لِيَالٍ بِرَاحِلَتِي هَمَّا مَبْعُ
تَلَا ثِ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالْدَّيْلِ
فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَابِلِ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْمَدَنِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي
سَرَاقَةَ ابْنِ مَالِكٍ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْأَخْبَرِ
أَنَّهُ سَمِعَ سَرَاقَةَ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ جَاءَنَا رَسُولُ
كُفَّارٍ قُرَيْشِيٍّ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَائِي بَكْرٍ دَبِيرَةً كَلَّ حِدًا مِنْهُمَا مَنْ قَتَلَهُ
أَوْ أَسْرَهُ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ
تَوَدَّ بَنِي مُدَلِّجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ
عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ سَرَاقَةُ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ

اِنَّا اسْوَدَّهٖ يَاسَاجِلُ اَزَا هَا مُحَمَّدًا وَاَفْعَابَهُ قَالَ
سُرَاةً فَعَرَفْتُ اَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لِمَ اَتَيْتُمُو ابِيهِمْ
وَاللَّيْلُ رَابِتٌ فَلَا نَاوَ وَلَا نَا اَنْطَلَقُوا يَا عِبْنَا نَمْلَيْتُ
فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَاَمَرْتُ جَارِيَتِي
اَنْ تَخْدُمَ بِكَرْسِيِّ وَهِيَ مِنْ وَدَايَ الْكَمَةِ فَتَحْبِسَهَا
عَلَيَّ وَاَخَذْتُ دُمُجِي فَخَرَجْتُ بِهَا مِنْ ظَهْرِ الْمَسِيَّتِ
فَحَطَطْتُ بِوُجْهِ الْاُذُنِ وَخَفَضْتُ عَالِيَةَ حَتَّى اَتَيْتُ
كَرْسِيَّ فَزَكَيْتُهَا فَزَعَمْتُهَا تَقَرَّبَ بِي حَتَّى دَنُوتُ
مِنْهُمُ فَعَلَوْتُ بِي كَرْسِيَّ فَخَوَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَاهْوَيْتُ
بِي وَجْهِ اِلَى كَنَفَتِي فَاسْتَخَرْتُ مِنْهَا الْاُذُنَ دَلَامَ ...
فَاَسْتَقْسَمْتُ بِمَا اَقْرَبُهُمْ اَمَرَ لَوْ خَدَجَ الْاُذُنِ الْكُذُ
فَزَكَيْتُ كَرْسِيَّ وَعَقَبْتُ الْاُذُنَ دَلَامَ تَقَرَّبَ بِي حَتَّى اِذَا
سَمِعْتُ قِرَاعَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
لَمْ يَلْقَيْتُ وَ اَبُو بَكْرٍ يَكُونُ اِلَى لَيْقَابِ سَاخَتْ يَدَا
كَرْسِيَّ فِي الْاُذُنِ حَتَّى بَلَغَا الْاُذُنَ بَيْنَ فَعَرَضْتُ عَنْهَا
ثُمَّ رَجَعْتُهَا فَتَمَضَّتْ كُلَّمَا يَكُونُ تَخْرُجُ يَدَايَاهَا فَكُنَا
اَسْتَوَتْ قَائِمَةً اِذَا اِلَى كُورِيَّةٍ بَيْنَاهُمَا عَنَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ
مِثْلُ السَّحَابِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْاُذُنِ لَمْ يَخْرُجَ الْاُذُنِ
اَلْكُورَةُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْاُذُنِ مَا نَفَعُنَا فَزَكَيْتُ كَرْسِيَّ
حَتَّى جُثِمَ لَهُمْ وَ قَعُ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ
مِنَ الْحَيِّ عَمُّمُ اَنْ سَيَطُرَ اَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِمَ اَنْ قَوْمُكَ قَدْ جَعَلُوا اِيْنِكَ
الْيَدِيَّةَ وَ اَخْبَرْتُهُمْ اَخْبَادَ مَا يَسْرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ وَ
عَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَ الْبَتَاخَ فَلَمْ يَبُذُّا فِيَّ وَ لَمْ
يَسْأَلَا فِيَّ اِلَّا اَنْ قَالَ اَخْفِ عَنَّا فَسَأَلْتُهُ اَنْ يَكْتُبَ
لِي كِتَابًا مِنْ قَامَرٍ عَامِرٍ مِنْ قَهْمَرَةٍ فَكَلَّمَنِي فِي دُعَايَ

ہمارے سامنے سے اسی طرف گئے ہیں اس کے بعد میں مجلس میں تھوڑی دیر
اور بیٹھا رہا اور پھر اٹھتے ہی گھر گیا اور اپنی باندی سے کہا کہ میرے گھوڑے کو
لے کر بیٹے کے پیچھے چلی جائے اور وہیں میرا انتظار کرے، اس کے بعد میں نے
اپنا نیزہ اٹھایا اور گھر کی پشت کی طرف سے باہر نکل آیا میں نبیؐ کی نوک سے
زمین پر بیکر کھینچتا چلا گیا اور اوپر کے حصے کو چھپاتے ہوئے تھا، میں گھوڑے
کے پاس آکر اس پر سوار ہوا اور صیاد قناری کے ساتھ لے کر چلا، یعنی سرعت
کے ساتھ بھی میرے لیے ممکن تھا آخر الامر میں نے ان حضرات کو پا ہی لیا، اسی
وقت گھوڑے نے صوکر کھائی اور مجھے زمین پر گر دیا۔ لیکن میں کھڑا ہو گیا اور
اپنا دایاں ہاتھ ترکش کی طرف بڑھایا اس میں سے تیر نکال کر میں نے فال نکالی
کہ آیا میں انھیں نقصان پہنچا سکتا ہوں یا نہیں، فال اب بھی وہ نکل جیسے میں
پسند نہیں کرتا تھا، یعنی میں انھیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکوں گا، لیکن میں دوبارہ
اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور تیروں کے فال کی پرواہ نہیں کی، پھر میرا گھوڑا
مجھے انتہائی تیزی کے ساتھ دوڑائے لیے جا رہا تھا۔ آخر جب میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت سنی، آنحضرتؐ میری طرف کوئی توجہ نہیں کر رہے تھے
لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ بار بار مڑ کر دیکھتے تھے تو میرے گھوڑے کے آگے
کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے، جب وہ ٹخنوں تک دھنس گیا تو میں اس
کے اوپر گر پڑا اور اسے اٹھنے کے لیے ڈانٹا میں نے اسے اٹھانے کی کوشش
کی، لیکن وہ اپنے پاؤں زمین سے نہیں نکال سکا، بڑی مشکل سے جب اس نے
پوری طرح کھڑے ہونے کی کوشش کی تو اس کے آگے کے پاؤں سے منتشر سا
غبار اٹھ کر دھوئیں کی طرح آسمان کی طرف چڑھنے لگا، پھر میں نے تیروں سے
فال نکالی، لیکن اس مرتبہ بھی وہی فال آئی جسے میں پسند نہیں کرتا تھا اس وقت
میں نے ان حضرات کو امان دینے کے لیے پکارا۔ میری آواز پر وہ لوگ کھڑے
ہو گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا۔ ان تک بڑے
ارادے کے ساتھ پہنچنے سے جس طرح مجھے روک دیا گیا تھا اسی سے مجھے یقین ہو
ہو گیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت غالب آکر رہے گی، اس لیے میں
نے آنحضرتؐ سے کہا کہ آپ کی قوم نے آپ کے لیے سوا وٹوں کے انعام کا اعلان کیا

یہ سب کاروائی اس لیے کی جا رہی تھی تاکہ کسی کو شبہ نہ ہو جائے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فداہی و احمی کا پیچھا کیا جا رہا ہے اور یہ کہ آنحضرتؐ کو داعی
ساحل کے راستے سے مدینہ کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں، کیونکہ اگر کوئی اور جان جاتا اور ساتھ ہو لیتا تو انعام کی تقسیم ہو جاتی اور پورا حصہ ان صاحب کو نہیں
مل سکتا تھا دوسری روایتوں میں ہے کہ اس نے روانگی سے پہلے بھی جاہلیت کے ستور کے مطابق فال نکالی تھی، اور ہر مرتبہ کی فال کا نتیجہ یہی نکلتا تھا کہ اس ارادہ کو ترک کر
دینا چاہیے۔

پھر میں نے آپ کو قریش کے ارادوں کی اطلاع دی۔ میں نے ان حضرات کی خدمت میں کچھ توشہ اور سامان پیش کیا لیکن آنحضرتؐ نے اسے قبول نہیں کیا۔ مجھ سے کسی اور چیز کا مطالبہ بھی نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ ہمارے متعلق زار واری سے کام لینا لیکن میں نے عرض کی کہ آپ میرے لیے ایک امن کی تحریر لکھ دیجئے۔ آنحضرتؐ نے عامر بن فہیر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انھوں نے چڑے کے ایک رقعہ پر تحریر میں لکھ دی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے، ابن شہاب نے بیان کیا اور انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات زبیر رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو مسلمانوں کے ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ شام سے واپس آ رہے تھے۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سفید پوشاک پہنی کی۔ اور مدینہ میں بھی مسلمانوں کو آنحضرتؐ کی مکہ سے ہجرت کی اطلاع ہو گئی تھی اور یہ حضرات روزانہ صبح کو مقام حروہ تک آتے تھے اور آنحضرتؐ کا انتظار کرتے رہتے، لیکن دوپہر کی گھم کی وجہ سے دوپہر کو انھیں واپس ہو جانا پڑتا تھا۔ ایک دن جب بہت طویل انتظار کے بعد سب حضرات واپس آ گئے اور اپنے گھر پہنچ گئے تو ایک یہودی نے اپنے ایک قلعہ سے غور سے جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کے ساتھ نظر آئے، اس وقت آپ سفید کپڑا زیب تن کیے ہوئے تھے اور بہت دور تھے۔ یہودی بے اختیار چلا اٹھا کہ اے معشر عرب! تمھارے بزرگ آ گئے جن کا تمہیں انتظار تھا۔ مسلمان ہتھیار لے کر دوڑ پڑے اور حضور اکرمؐ کا مقام حروہ پہنچنے سے پہلے استقبال کیا۔ آپ نے ان کے ساتھ داہنی طرف کا راستہ اختیار کیا اور بنی عمرو بن عوف میں قیام کیا۔ یہ ربیع الاول کا مہینہ تھا اور یہی کا دن۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے۔ انھار کے جن افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نہیں دیکھا تھا وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو سلام کر رہے تھے لیکن جب حضور اکرمؐ پر دھوپ پڑنے لگی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا، اس وقت لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا۔ حضور اکرمؐ نے بنی عمرو بن عوف میں تقریباً دس دن تک قیام کیا اور وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر قائم ہے (قرآن کے بیان کے مطابق) وہ اسی زمانہ میں تعمیر ہوئی اور حضور اکرمؐ نے اس میں نماز پڑھی۔ پھر آنحضرتؐ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور صحابہ بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ آخر آنحضرتؐ کی سواری مدینہ منورہ میں اس مقام پر کہ

مِنْ اَدِيمٍ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقِي الدُّبَيْرَ فِي ذِكِّهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَأَنَّهُ يُجَادُّ قَائِلِينَ مِنَ الشَّامِ نَكَسَا الدُّبَيْرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا سَيْفٍ نَبِيَّابَ بِيَاهِمْ وَ سَمِعَ الْمُسْلِمُونَ يَا لِمَا يَسْتَحْجِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوا يَغْدُوْنَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ فَيَسْتَطِرُّوْنَ لَهُ حَتَّى يَرَوْهُمُ حَتَّى تَطْلُعَ الْبُحُورُ فَاَتَلَبَّوْا أَبَدُومَ بَعْدَ مَا أَطْلَلُوا اِئْتِظَادُهُمْ فَلَمَّا أَوْدَا إِلَى بَيْوتِهِمْ أَوْ فِي رَجُلٍ مِنْ يَهُودٍ عَلَى أَطْرِمٍ مِنْ أَطْرِمِهِمْ لَمْ يَسْطِرُّ إِلَيْهِمْ فَبَصُرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَبْصُطِينَ يَرَوْنَ بِهِمُ السَّوَابَ فَلَمْ يَلِكِ إِلَيْهِمْ وَفِي أَنْ قَالَ يَا عَلِيُّ صَوِّبْ يَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ هَذَا جَدُّكَ الَّذِي تَسْتَظِرُّوْنَ فَادَّاءِ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السَّلَاةِ فَكَانُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْهَرُ الْحَرَّةَ نَعْدَالٍ بِهِمْ فَاتِ ابْنَيْنِ حَتَّى تَذَلَّ بِهِمْ فِي بَيْتِ عُمَيْرٍ وَابْنِ عَدِيٍّ وَذَلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ الْاَوَّلِ قَامَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَتَا وَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ التَّكَلُّافِ مَتَنَ كَمَيَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجِيئِي أَبِي بَكْرٍ حَتَّى أَصَابَتْ الشَّمْسُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى طَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشَاءَ ذَلِكَ فَكَيْفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عُمَيْرٍ وَابْنِ عَدِيٍّ يَضَعُ عَشْرَةَ لَيْلَةٍ وَأَسَسَ الْمَسْجِدَ الَّذِي أَسَسَ عَلَى التَّحْوِيٍّ وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَكِبَ رَاجِلَةً فَسَادَ يَمِينُهُ مَعَهُ النَّاسُ حَتَّى بَوَّكْتَ عِندَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لِمَا يَسْتَحْجِرُ وَهُوَ يَصِلُ ذِيئِرَ بَدْوٍ مِثْلِ

بیٹھ گئی، جہاں اب مسجد نبوی ہے اس مقام پر چند مسلمان ان دنوں نماز ادا کیا کرتے تھے یہ جگہ سہل اور سہل رضی اللہ عنہا، دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی اور کھجور کا یہاں کھانا لگتا تھا۔ یہ دونوں بچے سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی پرورش میں تھے جب انہی دوں بیٹھ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انشاء اللہ یہی قیام کی جگہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے دونوں یتیم بچوں کو بلایا اور ان سے اس جگہ کا معاملہ کرنا چاہا، تاکہ وہاں مسجد تعمیر کی جاسکے، دونوں بچوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! ہم یہ جگہ آپ کو ہبہ کریں گے لیکن آنحضورؐ نے ہبہ کے طور پر قبول کرنے سے انکار کیا۔ بلکہ زمین قیمت ادا کر کے لی اور وہیں مسجد تعمیر کی۔ اس کی تعمیر کے وقت خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کے ساتھ انیسویں کے دھوئے میں شریک تھے، انیس دھوئے وقت آنحضورؐ یہ فرماتے جاتے تھے کہ ”یہ بوجھ خیبر کے بوجھ نہیں ہیں“، بلکہ اس کا اجر و ثواب اللہ کے یہاں باقی رہنے والا ہے اور اس میں بہت زیادہ طہارت اور پاکیزگی ہے اور آنحضورؐ فرماتے تھے، اے اللہ! اجر تو بس آفت ہی کا اجر ہے۔ پس آپ انصار اور مہاجرین پر اپنی رحمت نازل فرمائیے، اس طرح آپؐ نے ایک مسلمان شاعر کے شعر کو استعمال کیا جو کا نام مجھے معلوم نہیں۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ احادیث سے ہمیں یہ اب تک معلوم نہیں کہ آنحضورؐ نے اس شعر کے سوا کسی بھی شاعر کے پورے شعر کو کسی موقع پر استعمال کیا ہو۔

۱۰۸۸۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد اور فاطمہ نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مدینہ ہجرت کا ارادہ کیا تو میں نے آپ حضرات کے لیے ناشتہ تیار کیا میں نے اپنے والد ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرے بچے کے سوال اور کوئی چیز اس وقت میرے پاس ایسی نہیں جس سے میں اس ناشتہ کو یا فزہ دوں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ پھر اس سے دو ٹکڑے کر لو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اسی وقت میرا نام ذات اللہ تین روٹوں ٹکڑوں والی، ہڑ گیا۔

۱۰۸۹۔ ہم سے محمد بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی،

اسی طرف اشارہ ہے کہ وہاں کے باغات کے مالک جو پھل اور تاج وہاں سے اٹھا اٹھا کر لاتے ہیں اور اپنے تئیں خوش ہوتے ہیں یہ بوجھ اس سے کہیں زیادہ بہتر اور پاک ہے کہ اس کی قیمت اور اس کا بدلہ اللہ دے گا جو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

رَبَّائِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ مِنْهُمْ ابْنُ مَرْثَدٍ الْغَزَلِيُّ وَ سَهْلٌ غُلَامٌ مِّنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ زَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَدَأْتُمْ دَلِجَتُهُ هَذَا إِنِّ شَاءَ اللَّهُ الْمَرْثَدُ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَادَ مَعَهُمَا ابْنُ مَرْثَدٍ لِيَتَجِدَا مَشِجَدًا فَقَالَا بَلْ تَهْبِيهِ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلَهُمَا هَبْ حَتَّى ابْنَعَهُمَا شَعْبَةً بَنَاهُ مَشِجِدًا وَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَهُمَا الَّذِينَ فِي بُيُوتِهِمْ وَيَقُولُ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُ هَذَا الْجَمَانُ لَا حِمَالُ خَصِرَ - هَذَا ابْنُ زَيْنَا وَأَطْمَهُوْا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا أَجْرُ أَجْرِ الْخِدَّةِ فَارْحَمْنَا لَمَّا دَاوْنَا وَابْتَلَا جَعَلْنَا فَمَثَلُ بَشِيرٍ وَرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَسْمَعْ لِي - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الْإِسْلَامِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بَيْتِ شَعْبٍ تَأْتِي عَنِّي هَذَا الْبَيْتُ -

۱۰۸۸۔ احَدًا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَفَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَنَعْتُ سَفَرَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ بَكْرِ حِينَ أَرَادَ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لِي فِي مَا أَجَدْتُهُمَا أَرْبَطُهُ إِلَّا نِكَاحِي قَالَ فَشَقِيصٌ فَقَعَلْتُ فَسَيِّئَتُ ذَاتِ الْبَطَانِينَ -

۱۰۸۹۔ احَدًا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا

ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے برابر بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے لیے روانہ ہوئے تو مسقر قدین ماکن بن جثم نے آپ کا پیچھا کیا۔ حضور اکرم نے اس کے لیے بد دعا کی تو اس کے گھوڑے (کا پاؤں) زمین میں دھنس گیا۔ اس نے عرض کی کہ میرے لیے اللہ سے دعا کیجئے کہ اس مصیبت نجات دے، میں آپ کو کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کروں گا آنحضرت نے اس کے لیے دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ پیاس محسوس ہوئی۔ اتنے میں ایک چرواہا گذرا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بھڑ میں نے ایک پیالہ لیا اور اس میں ریڑھ کی ایک کجڑی کا تھوڑا سا دودھ دودھ دودھ دودھ میں سے حضور اکرم کی خدمت میں لاکر پیش کیا جسے آپ نے نوش فرمایا اور مجھے دلی مسرت حاصل ہوئی۔

۱۰۹۰۔ مجھ سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان کے بیٹے میں تھے، انھیں دنوں جب حمل کی مدت بھی پوری ہو چکی تھی، میں مدینہ کے لیے روانہ ہوئی، یہاں پہنچ کر میں نے قیام کیا اور یہیں عبداللہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے پھر میں انھیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کی گود میں رکھ دیا۔ آنحضرت نے ایک کھجور طلب فرمائی اور اسے چبا کر آپ نے عبداللہ کے منہ میں لے رکھ دیا۔ چنانچہ سب پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ حضور اکرم کا مبارک تھوک تھا اس کے بعد آنحضرت نے ان کے لیے دعا کی اور اللہ سے ان کے لیے برکت طلب کی۔ عبداللہ سب پہلے مولود میں جن کی ولادت ہجرت کے بعد ہوئی۔ اس روایت کی متابعت خالد بن خالد نے کی، ان سے علی بن مسہر نے بیان کیا، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسامہ رضی اللہ عنہما نے کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کے لیے نکلیں تو حاملہ تھیں۔

۱۰۹۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے، ان سے ہشام بن عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سب سے پہلے مولود جن کی ولادت اسلام ہجرت کے بعد ہوئی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں انھیں لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے تو آنحضرت نے ایک کھجور لے کر اسے چایا پھر ان کے منہ میں اسے ڈال دیا چنانچہ سب سے پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں گئی وہ حضور اکرم کا مبارک تھوک تھا۔

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَبِعَهُ مُسَرًّا كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ جُعْشَمٍ قَدْ عَا عَلِيَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُذْتُ يَمَ فَوَسُّهُ قَالَ ادْعُ اللَّهَ لِي وَلَا أَمْسُوكَ كَذَا عَاكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذْتُ قَدْ خَالَجَلْتُ فِيهِ كَثْمَةً مِنْ لَبَنِ كَأَيْشُهُ فَشَرِبَ حَتَّى دَضِيتُ -

۱۰۹۰۔ احکام ثانی زکریا بن یحییٰ عن ابی اسامہ عن ہشام بن عروہ عن ابیہ عن اسماء رضی اللہ عنہما انکما حملت بعد اللہ بن الزبیر قالت فخرجت وانا ميمر فاتيتم المدينة فاولت بعباد فولدته بعباد ثم اتيت به النبي صلى الله عليه وسلم فوضعت في حجره ثم دعا بتمرة فوضعها ثم نعل في فيه فكان اول شئ دخل جوفه ربي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم حنكه بتمرة ثم دعا له وبورك عليه وكان اول مولود ولد لي في الاسلام كما بعث خالد بن خالد عن علي بن مسهر عن هشام عن ابیہ عن اسماء رضي الله عنهما انهما هاجرت الى النبي صلى الله عليه وسلم وهى حبلى -

۱۰۹۱۔ احکام ثانی قتیبہ عن ابی اسامہ عن ہشام بن عروہ عن عائشہ رضي الله عنها قالت اول مولود ولد لي في الاسلام عبد الله ابن الزبير انما بهم النبي صلى الله عليه وسلم فاحد النبي صلى الله عليه وسلم ثموة فلاكها ثم اكلها في فيه فاول ما دخل بطنه لبن النبي صلى الله عليه وسلم -

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صَهْبِيبٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَبِيلُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُرَدِفٌ أَبَا بَكْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يَعْرِفُ وَنَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَابٌ لَا يَعْرِفُ قَالَ فَيَكُنُّ الرَّجُلُ أَبَا بَكْرٍ فَيَقُولُ يَا أَبَا بَكْرٍ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الْإِنْسَانِ بَيْنَ يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَذَا الرَّجُلُ يَهْدِي السَّبِيلَ قَالَ فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيقَ وَإِنَّمَا يَعْنِي سَبِيلَ الْخَيْرِ فَالْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ يَا رَسُولُ اللَّهِ هَذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا فَالْتَفَتَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اضْرَعْهُ فَضْرَعَهُ الْفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ تُحَمِّمُهُمْ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَرَفٍ بِحَشَشْتِ قَالَ فَوَقَفْتُ مَكَانَكَ لَا تَسْتَوِيَنَّ أَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا قَالَ كُنَّا نَوَلِّ النِّهَارَ جَاهِدًا عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَخْرَجَ النِّهَارَ مَسْلُوحَةً لَهُ فَانْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ الْحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَاءُوا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلِمُوا عَلَيْهِمَا وَقَالُوا ارْكَبَا أَمْسَيْنِ مَطَا عَيْنٍ قَرَّبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَحَفَوا وَدَتِمَا بِالسَّلَاحِ فَقِيلَ فِي الْمَدِينَةِ جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْرَفُوا

۱۰۹۲۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے (ہجرت کر کے) تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی سواری پر بیٹھے بیٹھے ہوئے تھے، ابو بکر عمر رسیدہ معلوم ہوتے تھے۔ اور آپ کو لوگ عام طور سے پہچانتے تھے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی نوجوان سلیم ہوتے تھے اور آپ کو لوگ عام طور پر پہچانتے بھی نہ تھے۔ بیان کیا کہ اگر راستے میں کوئی شخص متا اور پوچھتا کہ اے ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ تو آپ جواب دیتے کہ آپ مجھے راستہ بتاتے ہیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مراد خیر اور بھلائی کے راستے سے ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک سوار نظر آیا جو ان کے قریب بس پہنچے ہی والا تھا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ سوار آگیا اور اب ہمارے قریب پہنچے ہی واللہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے مراد کر دیکھا اور دعا کی کہ اے اللہ! اسے گمراہی سے بچا کر گھوڑا اسے کمزین پر لگ گیا، پھر جب وہ پہنچتا ہوا اٹھا تو سوار (مرقا) نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اور دیکھو کسی کو ہماری طرف نہ آنے دینا بیان کیا کہ وہی شخص جو صبح آپ کے خلاف کوششیں کر رہا تھا۔ شام جب ہوئی تو آپ کا حاجتی تھا اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب اترے اور انعام کے پاس آدمی بھیجا۔ حضرات انصار و نواں اللہ علیہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں حضرات کو سلام کیا اور عرض کی، آپ حضرات سوار ہو جائیں، آپ کی حفاظت اور اطاعت و فرمانبرداری کی جاسے گی چنانچہ انھوں نے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سوار ہو گئے اور ہتھیار بند حضرات انصار نے آپ دونوں کو اپنے حلقہ میں لے لیا، اتنے میں مدینہ میں بھی سب کو سلام ہو گیا کہ ان حضور تشریف لائے ہیں، سب لوگ آپ کو دیکھنے کے لیے مدینہ پر چڑھ گئے اور کہنے لگے کہ اللہ کے نبی آگئے، اللہ کے نبی آگئے۔ آنحضرت مدینہ کی طرف چلتے رہے اور مدینہ

لے حضور اکرم، ابو بکر رضی اللہ عنہ دو سال کئی مہینے عمر میں ہوتے تھے، لیکن اس وقت تک آپ کے بال سیاہ تھے، اس لیے معلوم ہوتا تھا کہ آپ نوجوان ہیں، لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ کی داڑھی کے بال کافی سفید ہو چکے تھے۔ راوی نے اس کی تعبیر کی ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ چونکہ تاجروں اور اکثر اطراف عرب کا سفر کرتے رہتے تھے، اس لیے لوگ آپ کو جانتے پہچانتے تھے۔

اگر تم نے فرمایا، اگر وہ اسلام لائیں پھر تمہارا کیا خیال ہوگا کہنے لگے۔ اللہ ان کی حفاظت کرے وہ اسلام کیوں لانے لگے حضور کریم نے فرمایا، ابن اسلام! اب ان کی سامنے آ جاؤ۔
عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر آ گئے مگر قریب کے سے کمرے سے جس میں آپ اس لئے بیٹھے تھے، یہاں پہنچا کہ آپ کو دیکھ نہ سکیں، اور کہا، اے حضور یہودیوں کے لئے اس اللہ کی قسم جس سے سو اور کوئی معبود نہیں تمہیں خوب معلوم ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ آپ حق کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں یہودیوں نے کہا تم جو بیٹے ہو پھر آنحضرتؐ نے ان سے باہر بیٹھ جانے کیلئے فرمایا۔

۱۰۹۳۔ ہم سے ابن مسعود بن موی نے حدیث بیان کی انہیں مہشام نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عمر نے خبر دی، انہیں نافع نے یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آپ نے تمام مہاجرین اور ان کا ذلیقہ (اپنے عہد خلافت میں) چار چار ہزار مقرر کر دیا تھا، لیکن ابن مسعود کا ذلیقہ ساڑھے تین ہزار تھا اس پر آپ سے پوچھا گیا کہ ابن عمر بھی مہاجرین میں سے ہیں پھر آپ انہیں چار ہزار سے کم کیوں دیتے ہیں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں ان کے والدین ہجرت کر کے لائے تھے۔ اس لئے وہ ان حضرات مہاجرین کے برابر نہیں ہو سکتے جنہوں نے خود ہجرت کی تھی۔

۱۰۹۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی انہیں اعمش نے، انہیں ابو داؤد نے اور ان سے جناب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔

۱۰۹۵۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے بیان کیا، انہوں نے شعیب بن مسلمہ سے سنا، کہا کہ ہم سے جناب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی، تو ہمارا مقصد صرف اللہ کی رضا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا اجر بھی ضرور دے گا۔ پس ہم میں سے بعض تو پہلے ہی اس دنیا سے اٹھ گئے۔ اور یہاں اپنا کوئی اجر انہوں نے نہیں پایا۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں سے ہیں۔ اُحد کی لڑائی میں آپؐ نے شہادت پائی تھی، اور ان کے کفن کیلئے ہمارے پاس ایک کبیل کے سردار اور کچھ نہیں تھا۔ اور وہ بھی ایسا کہ اگر اس سے ہم ان کا سر چھپاتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے۔ اور اگر پاؤں چھپاتے تو سر کھلا رہ جاتا۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ آپ کا سر چھپا دیا جائے اور کوزہ گرگھاس سے چھپا دیا جائے اور ہم میں بعض وہ ہیں جنہوں

ماکان لیسلم قتال یا ابن سلام
أَخْرَجَ عَلَيْهِمْ فَخْرَجَ فَقَالَ
يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ اتَّقُوا اللَّهَ فَوَاللَّهِ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ
لَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ آتَى جَاءَ
بِحَقِّ فَقَالُوا كَذِبَت فَاجْرَجَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۹۳۔ حَقَّقْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ مَوْحِلَةَ أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ
عَمْرِ عَنْ نَافِعٍ يَعْنِي عَنْ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فَوْضٌ لِلْمُهَاجِرِينَ الْإِلَافَ
وَلَيْنَ أَرْبَعَةَ الْآلَافِ فِي أَرْبَعَةِ دَفَنٍ رَضِيَ
لَا بِنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ الْآلَافِ وَخَمْسِينَ فَقِيلَ
لَهُ هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلَمْ تَقْصُصْهُ
مِنْ أَرْبَعَةِ الْآلَافِ فَقَالَ إِنَّمَا هَاجَرِيهِ
أَبَوَاهُ يَقُولُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ.

۱۰۹۴۔ حَقَّقْنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ
عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ خُبَّابِ
قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْأَعْمَشِ
قَالَ سَمِعْتُ شُعَيْبَ بْنَ سَلْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
خُبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبُذْنِي وَوَجَّهَ اللَّهُ وَوَجِبَ أَجْرُنَا
عَلَى اللَّهِ فِيمَا مِنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرٍ شَيْئًا
مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ
أَحْسٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا تَكْفِنُهُ فِيهِ
إِلَّا نَمَةً كُنَّا إِذَا أُعْطِينَا بِهَا سَهْ خَرَجَتْ جِلْدَةً
فَإِذَا أُعْطِينَا جَلِيهٌ خَرَجَ سَهْ فَأَمْرًا رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَعْطِيَ سَهْ

کے پاس آیا اور آپ کو حضور اکرمؐ کے بیدار ہونے کی اطلاع دی اس کے بعد ہم بڑی تیزی کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں تفریباً دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے عمر رضی اللہ عنہ اندر گئے۔ اور آنحضرتؐ سے بیعت لی۔ اور میں نے بھی دودھ باہر بیعت کی۔

۱۰۹۸۔ ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوسحاق نے بیان کیا۔ کہ میں نے بلال بن عازب رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی۔ آپ بیان کرتے تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عازب رضی اللہ عنہ دیرار رضی اللہ عنہ کے والد سے ایک کپا وہ خریدی۔ اور میں آپ کے ساتھ اسے اٹھا کر پہنچانے لایا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عازب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کے متعلق پوچھا تو آپ نے بیان فرمایا کہ چونکہ ہماری ٹنگری تھی اس لیے ہم دنار سے رات کے وقت ماہر آئے۔ اور پوری رات اور دن بہت تیزی کے ساتھ چلتے رہے۔ جب دوپہر کا وقت ہوا تو ہمیں ایک چٹان دکھائی دی۔ ہم اس کے قریب پہنچے۔ تو اس کا تصور اسایہ بھی موجود تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک پوستین بچھا دی۔ جو میرے ساتھ تھی۔ آنحضرتؐ اس پر لیٹ گئے اور میں قرب وجوار کی دیکھ بھال کرنے لگا اتفاق سے ایک چرواہا نظر پڑا جو اپنی بکریوں کے مختصر سے ریڑھ کے ساتھ اسی چٹان کی طرف آ رہا تھا۔ اس کا بھی مقصد اس چٹان سے وہی تھا۔ جس کیلئے ہم یہاں آئے تھے۔ (یعنی سایہ حاصل کرنا) میں نے اس سے پوچھا۔ لو کے! تمہارا تعلق کس سے ہے؟ اس نے بتایا کہ فلاں سے۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کیا تمہاری بکریوں سے کچھ دودھ حاصل ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا کیا تمہیں مالک کی طرف سے اس کے دودھ کو مسافروں کو دینے کی اجازت ہے؟ اس نے اس کا بھی جواب اثبات میں دیا۔ پھر وہ اپنے ریڑھ سے ایک بکری لایا تو میں نے اس سے

فَاَخْبَرْتُهُ اَنْتَ قَدْ اسْتَيْقَظْتَ فَانْطَلَقْنَا اِلَيْهِ فَغَرَّوْا هُنَّ وَلَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ ۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَزَاءَ يَحْتَدِثُ قَالَ ابْتَسَحَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ مَاحِلًا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ قَالَ كَسَا لَمَعَانِيَّ عَنْ مَسِيرَةٍ سُورِلَ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجِدُ عَلَيْنَا بَا الرُّصْدِ فَجَرَجْنَا لِيْلًا فَاحْتَسْنَا لَيْلَتَنَا وَبِئْنَا حَتَّى قَامَ قَابُ رُمِّ الظَّهِيْرِ ثُمَّ رَمَعْتُ لَنَا صَحْرَةً فَاتَيْتَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِنْ جِلٍّ قَالَ فَفَرَسْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْدَةً مَبْعِي ثُمَّ اضْجَعْتُ عَلَيْهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ انْقُصَ مَا حَوْلَهُ فَاِذَا اَنَا بِرَاحٍ تَدَا اَقْبَلَ فِي عَيْنِيَّةٍ يَبْرِئِي مِنَ الصَّخْرِ مِثْلَ الذِّئِ اَرَادَنَا فَسَأَلْتُهُ لِمَنْ اَنْتَ يَا غَلَامُ فَقَالَ اَنَا لِفُلَانٍ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَهُ هَلْ اَنْتَ جَالِبٌ قَالَ نَعَمْ فَاَحَدٌ شَاؤُهُ مِنْ غَنَمِهِ فَقُلْتُ لَهُ اَلْنَفِصُ الصَّخْرُ قَالَ فَكَلَبْتُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَبْعِي اِذَا دَوَّهٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهَا حُرْقَةٌ قَدْ

حاشیہ ۱: کیونکہ اس سے جزوی طور پر آپ کی اور آپ کے والد عمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اس لیے اگر کوئی اس طرح کی کوئی بات کہتا تو آپ غصے ہو جایا کرتے۔

حاشیہ ۲: یعنی حقیقت صرف اتنی ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے بیعت ہجرت کے بعد عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے کر لی تھی۔ اور اس کی صورت یہ پیش آتی تھی۔ ورنہ ظاہر ہے کہ ہجرت تو اپنے والدین کے ساتھ ہی کی تھی۔

رَدُّ أَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّيْتُ
عَلَى اللَّيْلِ حَتَّى بَرَدَا أَسْقَلْنِي ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَيْتُ أَشْرَبَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَضِيَتْ ثُمَّ ارْتَضَى
تَحَلُّنَا وَالطَّلَبُ فِي إِشْرَانَا قَالَ الْبَرَاءُ
مَنْ خَلَّتْ مَعَ ابْنِي بَكْرٍ عَلَى أَهْلِهِ
فَإِذَا عَاشَتْهُ أَيْتُهُ مُضْطَجِعَةً قَدْ
أَمَّا يَتَهَا حَتَّى قَرَأْتُ أَبَاهَا فَقَبِلَ حَتَّى
وَقَالَ كَيْفَ أَنْتِ يَا مَرْيَمَةُ ؟

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيزٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ
عُقْبَةَ بْنَ دَسَاجٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِيمٌ أَنْتِ قَتْلِي
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ فَيُرَى
أَبِي بَكْرٍ فَعَلَفَهَا بِالْحِجَابِ وَالْكَتَمِ وَقَالَ جَعِمُ
حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا
أَبُو عَبِيدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ دَسَاجٍ
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَدِيمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُبِينَةُ فَكَانَ اسْتِخْفَا بِهَ أَبُو بَكْرٍ فَعَلَفَهَا
بِالْحِجَابِ وَالْكَتَمِ حَتَّى قَتَلُونَهَا .

۱۱۰۰۔ احْتَقَتْ ثَمًّا أَصْبَغُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ
يُوثُنَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ
الرَّيْبِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كُلْبٍ يَقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا
هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ لَمَلَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا
هَذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هَذِهِ الْقَصِيدَةُ
عَنْ كُفَّاءٍ قَرَيْتُ

کہا کہ پہلا اس کا تھن جھاڑ لو۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر اس کو کچھ دودھ دوا، میرے
ساتھ پانی کا ایک برتن تھا۔ اس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ یہ پانی میں نے حضور
اکرم کے لئے ساتھ لے رکھا تھا۔ وہ پانی میں نے دودھ دے کر بنون، پرہیا
اور حب دودھ کے نیچے تک ٹھکانا ہو گیا۔ تو میں اسے آنحضرت کی خدمت میں لے
کر حاضر ہوا اور عرض کی تو فرمایا: یا رسول اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسے نوش فرمایا۔ جس سے مجھے انتہائی مسرت و محوشی حاصل ہوئی۔ اس کے بعد
ہم نے پھر کوچ شروع کیا۔ اور گمانتے ہماری تلاش میں تھے۔ براہِ رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ جب میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر میں داخل ہوا
تو آپ کی صاحبزادی عائشہ رضی اللہ عنہا ایلیٰ ہوئی تھیں۔ انہیں ہمارا راز تھا کہ میں نے
ان کے والد کو دیکھا کہ آپ نے ان کے رخصت پر ہوسہ دیا۔ اور دیاقت فرمایا علیٰ طبیعت کیسی ہے؟
۱۰۹۹۔ ہم سے سلیمان بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن حمیر نے
حدیث بیان کی۔ ان سے ابو نعیم بن ابی عبد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقبہ بن دساج
نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ابوبکر رضی
اللہ عنہ کے سہرا اور کوئی آپ کے اصحاب میں ایسا نہیں تھا جس کے مال سفید ہو
رہے ہوں۔ اس لئے آپ نے مہندی اور کتم کا خضاب استعمال کیا اور جیم نے
بیان کیا۔ ان سے ولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی۔
ان سے ابو عبید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقبہ بن دساج نے اور ان سے انس بن
مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ تو آپ کے اصحاب میں سب سے زیادہ عمر ابوبکر رضی
اللہ عنہ کی تھی۔ اس لئے انہوں نے مہندی اور کتم کا خضاب استعمال کیا جس سے
آپ کے بالوں کا رنگ سترح ہو گیا۔

۱۱۰۰۔ ہم سے اصبیغ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی
ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے، ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنو کلب کی ایک عورت
ام بکر نامی سے شادی کر لی تھی۔ پھر جب آپ نے ہجرت کی۔ تو اسے طلاق دے
آئے۔ اس عورت سے پھر اس کے چچا زاد بھائی نے شادی کر لی تھی۔ یہ شخص اس
تھا۔ اور اسی نے یہ مشہور مرثیہ کفار بنی سہل کے بارے میں کہا ہے۔ (دیکھ جاہگ
میں ان کی شکست اور قتل کئے جانے پر) ہر مقام بدر کے کنوؤں کو میں کیا کہوں

کہ انہوں نے ہمیں درخت شیز کے بڑے بڑے پیالوں سے
مخمر کر دیا جو کبھی ادھک کے کوہان کے گونت سے مزین ہوا
کرتے تھے۔ میں بدر کے کنوؤں کو کیا کہوں! کہ انہوں نے ہمیں
گانے والی باندیوں اور معزز بادہ نوشوں سے مخمر کر دیا۔

ام بکر مجھے سلامتی کی دعائیں دیتی رہی۔ لیکن میری قوم کی
بربادی کے بعد میری سلامتی کا کیا سوال باقی رہ جاتا ہے یہ رسول
ہیں دوبارہ زندگی کا یقین دلاتا ہے۔ مبعلا بتاؤ تو سہی! ان
بن جانے کے بعد پھر زندگی کس طرح ممکن ہے؟

۱۱-۱۔ ہم سے مولیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہمام نے
حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قنار
میں تھا۔ جس نے جو سراٹھایا تو قوم کے چند افراد کے قدم دبا کر، نظر اٹے
میں نے کہا اے اللہ کے نبی! اگر ان میں سے کسی نے بھی مجھے جھک کر دیکھ لیا۔
تو وہ ہمیں مردہ دیکھ لے گا حضور اکرم نے فرمایا ابوبکر! عاشق رہو، میرے لیے وہیں کھڑے رہنا ہے

۱۱-۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ولید بن مسلم نے حدیث
بیان کی۔ ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی۔ اور محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ
ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا
کہ مجھ سے عثمان بن یزید لینی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوسعید رضی اللہ عنہ
نے حدیث بیان کی، کہا کہ ایک اطرابلسی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے۔ اور آپ سے ہجرت کے متعلق پوچھا آنحضرتؐ نے فرمایا، افسوس، ہجرت تو
بہت بڑی چیز ہے۔ تمہارے پاس کچھ ادھک بھی ہیں! انہوں نے کہا کہ جی ہاں
ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم اس کا ذکر نہ کرو بھی ادا کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کی
ادا کرتا ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ او شیئوں کا دودھ دوسرے مختابوں
کو بھی دوہنے کیلئے دے دیا کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ ایسا بھی کرتا ہوں
آپ نے دریافت فرمایا۔ انہیں گھٹا پر لے جا کر مختابوں کے لئے، دوہتے ہو
انہوں نے عرض کی کہ ایسا بھی کرتا ہوں۔ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پھر تم سات
سمندر پار عمل کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارا کوئی عمل بھی ضائع جانے نہیں دے گا۔

۶۴۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی

مدینہ میں آمد۔

وَمَا ذَا بِالْقَلْبِ قَلْبِي بِكَ
مَنْ الشَّيْزِي تَزَيَّتْ بِالسَّنَا
وَمَا ذَا بِالْقَلْبِ قَلْبِي بِكَ
مَنْ الْقِيَامَاتِ وَالشَّعْبِ الْكَرَمِ
تَحْيِي بِالسَّلَامَةِ أَمْ بَكْرٍ
وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلَامٍ
يَحْيَا تَنَا الرَّسُولُ يَا نَسْحَتَا
وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءِ وَهَامِ

۱۱-۱۔ حَدَّثَنَا مُوَيْسُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْقَنْارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ
يَا نَسْحَتَا اللَّهُ لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ لَمْ يَلَمْ بِصَدْرِهِ أَنَا قَالُ
أَفْسُكْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَمَانِ اللَّهُ تَالِشَهُمَا ۝

۱۱-۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ
بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ
حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي
عَلَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو
سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ عُرَاقِي إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَجْرَةِ
قَالَ وَيَعْلَمُ أَنَّ الْمَجْرَةَ شَانَهَا شَدِيدٌ
فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطَى
صَدَقَتُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ تَمْتَمُ مِنْهَا قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَتَحْلِبُهَا يَوْمَ وَبَرْدِهَا قَالَ
فَا عَمَلٌ مِنْ وَسَائِرِ الْبَحَارِ
فَارِثٌ ۝ اللَّهُ لَنْ يَشْرَكَكَ مِنْ عَمَلِكَ
شَيْئًا ۝

باب ۴۶۔ مُقَدِّمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةِ ۝

۱۱۰۳۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہہا کہ میں ابواسحاق نے خبر دی۔ انہوں نے براہِ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے ہجرت کر کے، ہمارے یہاں مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما آئے، پھر عمار بن یاسر اور بلال رضی اللہ عنہما آئے۔

۱۱۰۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا۔ اور انہوں نے براہِ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے ہمارے یہاں مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما آئے۔ یہ دونوں حضرات دیگر مسلمانوں کو قرآن پڑھنا سکھاتے تھے۔ اس کے بعد بلال، سعد اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم آئے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرم کے نبی صہابہ کو ساتھ لے کر آئے۔ اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ مدینہ کے لوگوں کو جتنی خوشی اور مسرت حضور اکرم کی تشریف آوری سے ہوئی، میں نے کبھی انہیں کسی باپ پر اس قدر مسرور اور خوش نہیں دیکھا۔ لڑکیاں بھی دغوشی میں کہنے لگیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو اس سے پہلے میں مفصل کی دوسری چند سورتوں کے ساتھ حج اسم ربک الاعلیٰ، بھی سیکھ چکا تھا۔ اور ان مجاہدین سے جو پہلے ہی قرآن سکھانے کیلئے مدینہ آگئے تھے،

۱۱۰۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں ہشام بن عروہ نے۔ انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما کو بجا چڑھ آیا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کی۔ والد صاحب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ انہوں نے بیان کیا: آپ کی طبیعت کیسی ہے! حضرت بلال آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جب بجا چڑھنے تو یہ شعر پڑھنے لگے۔ دن و رات ہر شخص اپنے گھر والوں کے ساتھ صبح کرتا ہے۔ اور رات تو جیل کے تسے سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور بلال رضی اللہ عنہ کے بخار میں جب کچھ تخفیف ہوتی تو زور زور سے روتے اور یہ شعر پڑھتے: دکاش فیہ یہ معلوم ہو جانے کہ میں ایک رات بھی دوا کی کمیز گزار سکوں گا۔ جب کہ میرے ارد گرد دغوشی دار گھاس، الاغیر اور جلیل ہوں گی۔ اور کیا ایک دن بھی فیہ ریال سکے گا۔ جب میں مقامِ حجاز کے پانی پر جاؤں گا۔ اور کیا شامہ اور فقیل کی بہاڑیاں ایک نظر دیکھ سکوں گا؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں حضور اکرم کی خدمت حاضر ہوئی اور آپ کو اس کی

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
أَبْنَانَا أَبُو اسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلَ
مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مَصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ
ثُمَّ قَدِمَ عُمَارُ بْنُ يَاسِرٍ وَبَلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ
ابْنَ عَارِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلَ مَنْ قَدِمَ
عَلَيْنَا مَصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَا
يُفَرِّغَانِ النَّاسَ قَدِمَ بَلَالٌ وَسَعْدُ وَعُمَارُ بْنُ
يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عَشْرِينَ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَارَا بِنْتُ أَهْلِ الْبَيْتِ
فَرَحَوْنَ بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلَ الْإِمَامُ يَقُولُ قَدِمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَقْدَمٌ حَتَّى
قَرَأَتْ سَبْعَ لِسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُورَةِ الْمُفْصِلِ
۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ دَعَا ابْنُ بَكْرٍ وَبَلَالٌ
قَالَتْ فَدَعَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ
وَيَا بَلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ فَكَانَ ابْنُ بَكْرٍ إِذَا أَخَذَ
شَاءَ الْحُثِّي يَقُولُ

كُلُّ أَمْرِي مَصْرَبٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَذْنِي مِنْ شَرِّهِ نَعْلِمُ
وَكَانَ بَلَالٌ إِذَا قَلَعَ عَنْهُ الْحُثِّي يَرْفَعُ عَقْبَتَهُ
وَيَقُولُ

أَلَا كَيْتَ شَعْرِي هَلْ أَرَبَيْتَنِي لَيْلَةً
بِعَادٍ وَحَوْلِي إِذَا خَرَّ وَجَدَيْتَنِي

الطاح وی تو آپ نے دعا دی۔ اے اللہ مدینہ کی محبت ہمارے دل میں اتنی پیدا کر دیجیے جتنی کمرہ کی تھی۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ، یہاں کی آب و ہوا کو صحت بخش بنا دیجئے۔ ہمارے لیے یہاں کے صابح اور مد (صبح و شام) کے پیمانے) میں برکت عنایت فرمائیے اور یہاں کے بخار کو مقام جعفر میں کر دیجئے۔

۱۱۰۶۔ محمد سے عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ انہیں عمر نے خبر دی۔ انہیں زہری نے ان سے عروہ نے حدیث بیان کی انہیں عبید اللہ بن عدی نے خبر دی۔ کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور بشر بن شعیب نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی۔ اور انہیں عبید اللہ بن عدی بن خیبار نے خبر دی۔ کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد فرمایا: اے ابوعبید! کوئی شک و شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر راندی وہی میں، لیکر کہا تھا۔ اور ان تمام چیزوں پر ایمان لائے تھے جنہیں نے کراخضر سے میں نے بیعت کی۔ خدا کو اہمہ کہ میں نے آپ کی نہ کبھی نافرمانی کی اور کبھی لاگ لپیٹ سے کام لیا۔ یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اس روایت کی متابعت اسحاق کلبی نے کی۔ ان سے نہ ہی نے حدیث بیان کی۔ اسی طرح۔

۱۱۰۷۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ۶۔ اور مجھے یونس نے خبر دی۔ ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ کہ عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ میں اپنے اپنے چیمے کی طرف واپس آ رہے تھے۔ یہ عمر رضی اللہ عنہ کے آخری کچ کا واقعہ ہے۔ تو ان کی فوج سے ملاقات ہو گئی۔ آپ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ حاجین کو خطا کرنے والے تھے، اس لئے، میں نے عرض کی کہ امیر المؤمنین، ہوسم حج میں ہر طرح کے معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ اپنا ارادہ ملتوی کر دیں۔ اور مدینہ پہنچ کر خطاب فرمائیں، کیونکہ وہ دار الحجۃ اور دار السنۃ ہے۔ اور وہاں ابن فقر، معزز اور صاحب رائے اصحاب رہتے ہیں۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ٹھیک کہتے ہو، مدینہ پہنچتے ہی سب سے پہلی فرصت میں لوگوں کو خطاب کروں گا۔

وَهَلْ يَسْتَدْرِكُنِي شَأْمَةٌ وَلَقِيلٌ
وَقَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَالْتَبَسْتُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحَبِّبْنَا مَكَّةَ
۱۱۰۶. حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ
وَقَالَ يَشْرِبُنِي شُعْبَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ابْنُ أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ
حَدَّثَنَا كُنَى عُرْوَةَ الزُّبَيْرِيُّ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ
بَنِي خَيْبَرَ أَخْبَرَنَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَدَّدَ ثُمَّ
قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ
لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَآمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ هَجْرَتَيْنِ وَنَلْتُ
سَهْمًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ
فَوَاللهُ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَيْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاكَ اللَّهُ تَابَعَهُ
إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ
۱۱۰۷. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ
وَهْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ شَهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ
وَهُوَ بِمِثْلِي فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِي فَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْمَوْسِمَ
يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا النَّاسَ وَإِنِّي أُرَى أَنْ كُنْهُمْ حَتَّى
تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهَجْرَةِ
وَالسَّنَةِ وَتَخْلُصُ لِأَهْلِ الْفَقْهِ وَالْشَّرَافِ
النَّاسِ وَذَوِي السَّهْمِ قَالَ عُمَرُ لَاؤُمِّنُ
فِي أَدَلِّ مَقَامٍ وَأَقْتُو مَنَةً
بِالْمَدِينَةِ

۱۱۰۸۔ حَتَّى تَنَا مَوْسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
 اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْجَانَ
 بْنِ عَبْدِ بْنِ نَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ بَنِي
 بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ
 عُثْمَانَ بْنَ مَخْضُومٍ لَمَّا رَأَاهُ فِي الشَّكْرِ جِئْتُ
 اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ
 أُمُّ الْعَلَاءِ فَأَشْتَكِي عُثْمَانَ مِنْكَ نَأْمُرُ شُتْهُ حَتَّى
 تَوَفِّي وَجَعَلْنَا فِي أَثْوَابِهِ مَدَّخَلَ عَلَيْنَا
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْتُ رَحْمَةً
 اللَّهُ عَلَيَّكَ يَا الشَّامِبِ شَهِادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ
 أَكْرَمَ اللَّهُ قَتَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَمَا يَذْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ قَالَتْ قُلْتُ
 لَا أَذِيرُ بَابِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ؟
 قَالَ أَمَّا هُوَ فَكَذَّ جَاءَ اللَّهُ الْبَقِيَّةُ دَلِمَ
 إِنِّي لَا رُجُوعَ إِلَيْهِ الْغَيْرُ وَمَا أَذِيرُ دَلِمَ دَنَا سُو
 اللَّهُ مَا يَفْعَلُ بِي قَالَتْ قَوْلَ اللَّهِ لَا أُنْزِلُ كِي أَحَدًا
 بَعْدَهُ قَالَتْ فَأَحْزَنَنِي ذَلِكَ فَمَنْتُ
 فَأَيَّائِكَ لِعُثْمَانَ بْنَ مَخْضُومٍ عَيْنًا جَرِي
 فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذَلِكَ
 عَمَلُهُ ۝

۱۱۰۹۔ حَتَّى تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
 أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بَعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَّ يَمِينَهُ وَقَدَّ
 افْتَرَقَ مَلَكُوهَهُ وَقِيلَتْ سِرَاتُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ
 ۱۱۱۰۔ حَتَّى ثَنَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَنْ
 حَتَّى تَنَا شُعْبَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ لِبَابِ

۱۱۰۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن سعد
 نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابن شہاب نے خبر دی۔ انہیں عرجانہ بن نابت
 رضی اللہ عنہ نے کہ ان کی والدہ ام اعلیٰ رضی اللہ عنہا۔ ایک انصاری خاتون جنہوں
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ نے انہیں خبر دی کہ جب انصار نے
 مہاجرین کی میزبانی کیلئے قرعہ اندازی کی۔ تو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ان کے
 گھرانے کے حصے میں آئے تھے۔ ام اعلیٰ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر عثمان رضی اللہ
 عنہ ہمارے یہاں بیمار پڑ گئے۔ میں نے ان کی پوری طرح تیمارداری کی۔ لیکن وہ
 جانبر نہ ہو سکے۔ ہم نے انہیں ان کے کپڑوں میں لپیٹ دیا تھا۔ اتنے ہی نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے۔ تو میں نے کہا ابوسائب عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت
 تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ میری تمہارے متعلق گوہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں انعام
 واکرام سے نوازا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا تمہیں یہ کیسے معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے
 انہیں انعام واکرام سے نوازا ہے کہ میں نے عرض کی مجھے علم تو اس سلسلہ میں کون ہے؟
 میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ یا رسول اللہ! لیکن اور کسے اللہ تعالیٰ نوازے گا۔
 آنحضرتؐ نے فرمایا اس میں واقعی کوئی شک و شبہ نہیں کہ ایک یقینی امر موت سے
 وہ دوچار ہو چکے ہیں۔ خدا گواہ ہے۔ کہ میں بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے خبر
 ہی کی توقع رکھتا ہوں۔ لیکن میں حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ خود اپنے متعلق
 نہیں کہہ سکتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہو گا۔ ام اعلیٰ رضی اللہ عنہا نے عرض کی پھر
 خدا کی قسم! اس کے بعد میں اب کسی کا بھی تذکرہ نہیں کر دوں گا۔ انہوں نے بیان
 کیا کہ اس واقعہ پر مجھے بڑا رنج ہوا۔ پھر میں سو گئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ
 عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے لئے ایک ہنڈی بوجھ رہا ہے۔ میں آنحضرتؐ کی خدمت
 حاضر ہوئی۔ اور آپ سے اپنا خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل تھا۔

۱۱۰۹۔ ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابواسامہ نے حدیث
 بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا
 نے بیان کیا کہ بعاث کی لڑائی کو انصار کے قبائل اوس و خزرج کے درمیان
 اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی تمہید کے طور پر پرپا
 کر دیا تھا۔ چنانچہ جب آل حضورؐ مدینہ تشریف لائے تو انصار کا شہزادہ بکر بڑا تھا۔
 اور ان کے سردار قتل ہو چکے تھے۔ یہ کہو یا ان کے اسلام میں داخل ہونے کی تمہید تھی۔
 ۱۱۱۰۔ مجھ سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی۔ ان سے غندر نے حدیث بیان کی
 ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے

دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا
يَوْمَ فَخْرٍ أَوْ أَضْحَى وَعِنْدَهَا قَيْسَتَانِ تَغْتَمِيَانِ
بِمَا خَفَا قَتْلَ الْأَنْصَارِ يَوْمَ بَعَاثَ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ مِمَّا رَأَى الشَّيْطَانُ مَوْتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ
لَكَ قَوْمًا عَجِيدًا إِذَا رَأَتْ عَيْشَتَنَا هَذَا الْيَوْمَ ۖ

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّامِدِ
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَحْدِثُ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّيْخِ يَزِيدُ
بْنُ حَمِيْدٍ الصَّبْعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ فِي عُلُوِّ الْمَدِينَةِ فِي
حَتَّى يَقَالَ لَهُمْ بَنُو عُمَرَ وَبَنُ عَوْفٍ قَالَ فَأَقَامَ فِيهِمْ
أَرْبَعَةَ عَشَرَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ سَلَّ إِلَى مَدِينَةِ بَنِي النَّجَّارِ
قَالَ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِينَ سَبِيحُوهُمْ قَالَ وَكَأَنِّي
أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
مَا أَجَلَّتْهُ وَأَبُو بَكْرٍ رُدُّهُ وَمَلَأَ مِنْهُ النَّجَّارُ
حَوْلَهُ حَتَّى أَكْفَى جَفَاءً أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَكَانَ
يَعْمَلُ حَيْثُ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ وَيَصِلُ فِي مَرَاثِلِ
الْعُغْمِ قَالَ ثُمَّ رَأَتْهُ امْرَأَتُهُ الْمُسْجِدَ فَأُتِيَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءُوا فَقَالَ يَا بَنِي
النَّجَّارِ تَأْمِنُونِي حَاطَ ظَلَمُ هَذَا فَقَالُوا لَا
وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ قَالَ فَكَانَ فِيهِ
مَا أَقُولُ لَكُمْ كَأَنْتُمْ فِيهِ قَبُولُ الْمُشْرِكِينَ وَ
كَأَنْتُمْ فِيهِ خَرَبٌ وَكَانَ فِيهِ نَحْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبُولِ الْمُشْرِكِينَ
فَنُبِشَتْ وَبِالْخَرَبِ فَسَوِيَتْ وَبِالنَّحْلِ
فَقُطِعَ قَالَ فَصَقُّوا النَّحْلَ قَبْلَةَ الْمَسْجِدِ قَالَ
وَجَعَلُوا عَصَاً تَبِيَهُ حِجَابُهُ قَالَ جَعَلُوا يَنْقُلُونَ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے یہاں آئے تو نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تشریف رکھتے تھے۔ عید الفطر یا عید الضحیٰ کا موقع
تھا۔ دو لڑکیاں یوم بعثت سے متعلق۔۔۔ وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جنہیں
انصار کے شعرا نے اپنے مفاخر میں کہے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ شیطان
گائے بجانے دو مرتبہ (آپ نے یہ جملہ دہرایا، لیکن آنحضرتؐ نے فرمایا، ابو بکر انہیں
پڑھنے دو، ہر قوم کی عید ہوتی ہے۔ اور یہ ہماری عید ہے۔

۱۱۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی
اور ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبدالصمد نے خبر دی کہ
کہ میں نے اپنے والد کو حدیث بیان کرتے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابوالقاسم
یزید بن حمید صبیعی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ محمد بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے
حدیث بیان کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ حبیب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف
لائے۔ تو مدینہ کے بالائی علاقہ کے ایک قبیلہ میں آپؐ نے (سب سے پہلے) قیام کیا
جنہیں بنی عمرو بن نوف کا بھانا تھا بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے وہاں چودہ دن قیام
کیا۔ پھر آپؐ نے قبیلہ بنی النجار کے پاس اپنا آدمی بھیجا۔ بیان کیا کہ انصار بنی النجار
آپؐ کی خدمت میں ظہار میں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے۔ انہوں نے بیان کیا گویا
اس وقت بھی وہ منظر میری نظروں کے سامنے ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
سوارہی پر سوار ہیں۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس سوارہی پر آپؐ کے پیچھے سوار ہیں
اور بنی النجار کے انصار آپؐ کے چاروں طرف حلقہ بنائے ہوئے ہیں۔ آخر آپؐ ابو
الوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے قریب اتر گئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ انھی
تک جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا وہیں آپؐ نماز پڑھ لیتے تھے۔ بکریوں کے
ریوڑ جہاں رات کو باندھے جاتے تھے۔ وہاں بھی نماز پڑھ لی جاتی تھی۔ بیان کیا
کہ پھر آنحضرتؐ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ آپؐ نے اس کے لئے قبیلہ بنی النجار کے افراد
کو بلا بھیجا۔ وہ حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا اے بنو النجار! اپنے اس بارے کی جو سے
قیمت ملے کہ لو جہاں مسجد بنانے کی تجویز تھی، انہوں نے عرض کی، نہیں، قصا
غلوہ ہے۔ ہم اس کی قیمت اللہ کے رسول اور کسی سے نہیں لے سکتے انہوں نے
بیان کیا کہ اس بارے وہ چیزیں تھیں جو میں تم سے بیان کر دوں گا۔ اس میں مشرکین
کی قبریں تھیں اس میں دیوانہ تھا۔ اور چند کھجور کے درخت کا ٹہلے دیئے گئے۔ بیان کیا
کہ کھجور کے تنے مسجد کے قبیلہ کی طرف ایک قطار میں کھڑے کر دیئے گئے۔ دیوار کا
کام دینے کے لئے، اور اس میں دروازہ بنانے کے لئے پتھر رکھ دیئے اس رضی اللہ عنہ

نے بیان کیا کہ صحابہؓ جب پتھر منتقل کر رہے تھے تو رجز پڑھتے جاتے تھے
حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ تھے۔ اور آپ فرماتے جاتے
تھے کہ اے اللہ! آخرت ہی کی خیر خبر ہے پس آپ انصار اور مہاجرین
کی مدد فرمائیے۔

۳۶۱۔ حج کے افعال کی ادائیگی کے بعد مہاجر کا مکہ میں قیام؟

۱۱۱۲۔ محمد بن ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حاتم نے حدیث بیان
کی۔ ان سے عبدالرحمن بن حمید نہری نے بیان کیا۔ انہوں نے خلیفہ عمر بن
عبدالعزیز سے سنا۔ آپ نہرکندی کے بھانجے سائب بن یزید سے دریافت
کر رہے تھے۔ کہ آپ نے مکہ میں مہاجر کی، اقامت کے سلسلے میں کیا سنا ہے؟
انہوں نے بیان کیا کہ میں نے علان بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ بیان
کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہاجر کو درج میں، طوان
صدر کے بعد تین دن کی اجازت ہے۔

۳۶۲۔ مسند کی ابتداء کب سے ہوئی؟

۱۱۱۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز نے حدیث
بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔
کلاسہ ہجری ۱۰۱ شمار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے سال سے ہوا اور آپ
کی وفات کے سال سے۔ بلکہ اس کا شمار مدینہ کی ہجرت سال ہوا۔

۱۱۱۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان
کی۔ ان سے معمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے نہری نے، ان سے عروہ نے اور ان
سے حاتم رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ دہیسے، نماز صرف دو رکعت فرض ہوئی
تھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی۔ تو وہ فرض کرغیں چار ہوگئیں۔
البتہ سفر کی حالت میں نماز اپنی پہلی ہی حالت پر باقی رکھی تھی۔ اس روایت
کی متابعت عبدالرزاق نے معمر کے واسطے سے کی ہے۔

۳۶۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کہ اے اللہ! میرے

اصحاب کی ہجرت کی تکمیل فرما دیکھے اور جو مہاجر کہ میں انتقال کر گئے
ان کے لئے آپ کا اظہار رنج و الم۔

۱۱۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزعمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان
کی۔ ان سے نہری نے، ان سے عامر بن سعد بن مالک نے اور ان سے ان کے والد
دعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع

ذَاكَ الصَّخْرَ وَمَعَهُمْ يَزُتْ حِزْوَنَ وَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ
يَقُولُونَ اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْأَخِرَةِ
فَأَنْصُرُوا الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ ۝

باب ۳۶۱ اقامۃ المہاجر بمکہ بعد تملک مکہ
۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا
حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُسْأَلُ السَّائِبَ
ابْنَ أُخْتِ التَّجَرِّمِ سَمِعْتُ فِي سَكْنَى مَكَّةَ قَالَ
سَمِعْتُ الْأَعْلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ فِي قَالَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ
لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الْعَدَا ۝

باب ۳۶۲ مَنَى أَرْحَى النَّاسِ
۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ
مَا عُدُّوا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
لَا مِنْ وَقَاتِهِ مَا عُدُّوا الْأَمِنْ مَقْدِمِهِ الْمُدِينَةَ ۝
۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ
حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرِضَتْ
أَرْبَعًا وَتَرَكْتُ صَلَاةَ السَّفَرِ عَلَى الْأُولَى تَابِعَهُ
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ ۝

باب ۳۶۳ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُمَّ أَصْغِرْ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَمُرْتَبَتَهُ
لِمَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ ۝

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ
عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَدَاَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَرَضٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمُؤْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغْ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِيضُنِي إِلَّا ابْنَةُ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِخَلْقِي مَالِي قَالَ لَا قَالَ فَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ أَلْتَلِثُ يَا سَعْدُ أَلْتَلِثُ كَثِيرٌ أَتَاكَ أَنْ تَدَّارَ وَرَبِّكَ أَغْنِيَا عَنِّي مَنْ أَنْ تَدَّارَ هُمَا لَعَنَ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنْ تَدَّارَ رِبَاكَ وَلَسْتُ بِنَافِي حَقِّكَ تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ الْآخِرَ اللَّهُ حَتَّى الْقَمَةِ تَجْعَلَهَا فِي إِمْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَفْتُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَخْلَفَ فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَذْذْتُ بِمِ دَرَجَةٍ وَبِإِنْفَعَةٍ وَلَعَلَّكَ تَخْلَفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيَحْزَنَ بِكَ آخِرُونَ اللَّهُمَّ أَمُضْ لِأَصْحَابِي هَجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَهْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَائِسَ سَعْدُ بْنُ عَوْلَةَ يَزِيحُ ذِي رَسُولٍ اللَّهُ مَكَةَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَوَفِّي بِمَكَّةَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمَوْطِئِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنْ تَدَّارَ وَرَبِّكَ :

يَا سَعْدُ كَيْفَ أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَقَالَ أَبُو جَحِيْفَةَ أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلِمَانَ وَأَخِي وَأَخِي السَّهْدَاءِ :

کے موقع پر میری عیادت کیلئے تشریف لائے۔ اس مرض میں میرے بچنے کی کوئی امید باقی نہیں رہی تھی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مرض کی شدت آپ خود ملاحظہ فرمائیے۔ میرے پاس مال و دولت کافی ہے۔ اور صرف میری ایک لڑکی پس ماندگان میں ہے۔ تو کیا میں اپنے دونوں مال کا صدقہ کر دوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ نہیں۔ میں نے عرض کی، پھر آدھے کا کر دوں؟ فرمایا کہ سعد ابس ایک تنہائی کا کر دو۔ یہ بھی بہت ہے۔ اگر تم اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے، کہ انہیں محتاج چھوڑو، اور وہ لوگوں کے سامنے ماتھے پھیلاتے پھریں۔ احمد بن یونس نے بیان کیا، ان سے ابراہیم نے کہ، تم اپنی اولاد کو چھوڑ کر۔ اور جو کچھ میری جائز طریقہ پر خرچ کر گئے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر دے گا، اللہ تمہیں اس نعمت پر بھی اجر دے گا۔ جو تم اپنی بیوی کے مزید رکھو گے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے بھی رہ جاؤں گا؟ ادیبیں کہیں بیماری کی وجہ سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پیچھے نہیں رہو گے۔ بہر حال تم جو بھی عمل کر دو گے۔ اور اس سے مقصود اللہ تعالیٰ کی تو تمہارا مزید اس کی وجہ سے بلند ہوتا رہے گا۔ اور شاید تم بھی اور زندہ رہو گے۔ تم سے بہت سے لوگوں کو درمسلانوں کو نفع پہنچے گا۔ اور بہتوں کو (غیر مسلموں کو) نقصان۔ اے اللہ! میرے صحابہؓ کی ہجرت کی تکمیل کر دیجئے، اور انہیں اللہ پاؤں واپس دیکھئے، ذکر وہ ہجرت کو چھوڑ کر اپنے گھروں کو واپس آجائیں۔ لیکن قابل رحم تو سعد بن خولہ ہیں! آنحضرتؐ ان کے لئے لہار رخس و الم کر رہے تھے، کیونکہ ان کی وفات کر میں ہو گئی تھی۔ حالانکہ وہ مجاہد تھے، رضی اللہ عنہ، اور احمد بن یونس اور مرویس نے بیان کیا اور ان سے ابراہیم نے کہ، تم اپنے ورثہ کو چھوڑو، اپنی اولاد و ذریت، کو چھوڑو کے بجائے،

۳۶۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کے درمیان بھائی چارہ کس طرح کرایا تھا؟ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ ہجرت کر کے آئے تو آنحضرتؐ نے میرے اور سعد بن ربیع الفہاری رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کرایا تھا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے حضرت سلمان فارسی اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ کرایا تھا۔

۱۱۱۶۔ حَتَّىٰ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَمِيْعٌ
عَنْ حَمِيْدِ بْنِ اَلنَّسْرِ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ
الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَبِيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ اَلْاَنْصَارِيَّتِ
فَعَرَضَ عَلَيْهِ اَنْ يُّبَايَعَهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ فَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اَللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَ
مَالِكَ وَلَكِيْ عَلَى السُّوْقِ فَارْبَعٌ شَيْئًا مِنْ اَقْبَلِ وَثْنِ
فَرَا اَللَّهَ النَّبِيَّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَيَّامٍ وَعَلَيْهِ
وَصُفْرَةٌ صُفْرَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَهْمُ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ يَا رَسُولَ اَللّٰهِ تَزَوَّجْتُ
امْرَاَتًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ فَمَا سَقَتْ فِيْهَا فَقَالَ وَزَنَ
تَوَاظِعًا مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ وَلِيْنَا
۱۱۱۷۔ اَحَدٌ ثَنِيْ حَامِدُ بْنُ عَمَرَ عَنْ بَشَرَ
بْنِ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حَمِيْدٌ حَدَّثَنَا اَلنَّسْرُ اَنَّ
عَبْدَ اَللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ
اَشْيَاءَ فَقَالَ اِنِّيْ سَأَلْتُ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ
اَلْاَنْبِيَاءُ مَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّلَاطَةِ وَمَا اَوَّلُ لِحَافِ
يَا كَلْمَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يُنْزَعُ اِلَى اَبِيْهِ
اَوْ اِلَى اُمِّهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهِ جِبْرِيلُ اِنَّمَا قَالَ ابْنُ
سَلَامٍ ذَاكَ عَدُوُّ الْبَيْهَوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ
اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّلَاطَةِ فَنَازَلَتْ خَشْرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ
اِلَى الْمَغْرِبِ وَامَّا اَوَّلُ لِحَافٍ يَا كَلْمَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ
فَسِدِّ يَادَةُ كَيْسِ الْحَوْتِ وَامَّا الْوَلَدُ وَادَّسَبَقَ
مَاءُ الرَّجُلِ مَاءُ الْمَرْءَةِ نَزَعَ الْوَلَدُ وَادَّسَبَقَ
مَاءُ الْمَرْءَةِ مَاءُ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدُ قَالَ
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَللّٰهُ وَ اَنْتَ يَا رَسُولَ اَللّٰهِ
۱۱۱۸۔ قَالَ يَا رَسُولَ اَللّٰهِ اِنَّ الْبَيْهَوْدَ
قَوْمٌ بَهْتٌ فَاَسْأَلُهُمْ عَنِّيْ تَنْبَلُ اَنْ

۱۱۱۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی: ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمید اور ان سے رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے آئے تو آنحضرت نے ان کا بھائی چارہ سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر لیا تھا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں پیشکش کی کہ ان کے اہل و مال میں سے آدھا وہ قبول کر لیں۔ لیکن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے آپ تو مجھے بڑا کاراستہ بتا دیں چنانچہ اچھوتی تجارت شروع کر دی۔ اور پچھلے دن، انہیں کچھ نفع اور کچھ نفع میں ہا چند دنوں کے بعد انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا۔ کران کے کپڑے پر خوشبو کی زردی کا اثر ہے۔ تو آپ دریافت فرمایا عبدالرحمن! یہ کیا ہے؟ آپ نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا کہ انہیں مہر میں تم نے کیا دیا؟ انہوں نے بتایا کہ ایک گٹھی بڑبڑ سونا۔ ان حضور نے فرمایا اب دلیہ کرو۔ خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

۱۱۱۷۔ اہمیر سے حامد بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشر بن مفضل نے، ان سے حمید نے حدیث بیان کی۔ امدان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ جب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ آنے کی اطلاع ہوئی تو آپ آنحضرت سے چند امور کے متعلق سوال کرنے کیلئے آئے۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں گا۔ جنہیں نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا، قیامت کی پہلی نشانی کیا ہوگی؟ اہل جنت کی ضیافت سب سے پہلے کس کھانے سے کی جائے گی؟ اور یہ کیا بات ہے کہ کچھ کبھی باپ پر جاتا ہے اور کبھی ماں پر؟ آنحضرت نے فرمایا کہ جواب ابھی مجھے جبریل علیہ السلام نے آکر بتایا ہے۔

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ملائکہ میں یہودیوں کے دشمن ہیں آنحضرت نے فرمایا قیامت کی پہلی علامت ایک آگ ہے۔ جو انسانوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ جس کھانے سے سب سے پہلے اہل جنت کی ضیافت ہوگی وہ چھلی کی کھجی کا وہ ٹھیکڑا ہوگا۔ جو کھجی کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ اور سچے باپ کی صورت پر اس وقت جاتا ہے جب عورت کے پانی پر بڑکاپانی غالب آجائے اور جب مرد کے پانی پر عورت کا پانی غالب آجاتا ہے۔ تو کچھ ماں پر جاتا ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ

اَنْعَمُوا بِاَسْلَافِي فَجَاءَتْ يَهُودُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ بَيْنَ سَلَامٍ
فِيكُمْ قَالُوا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا
وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَا أَيُّكُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ
بَيْنَ سَلَامٍ قَالُوا أَعَادَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ
فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا مِثْلَ
ذَلِكَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ
فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا اشْرِكْنَا وَابْنُ
شَيْءٍ نَاوْتَقْصُصُ قَالَ هَذَا أَكُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
۱۱۱۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو سَمِعَ أَبَا الْمُنْهَالِ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ بَاعَ شَوْكِي عَلَى دِرَاهِمٍ
فِي الشُّوقِ نَسِيئَةً فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ
أَيُّكُمْ هَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ
لَكَؤِ بَعْتُهُمَا فِي الشُّوقِ نَمَاعِيَهُ أَحَدٌ
فَسَأَلْتُ الْبُرَاءَةَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مُتَبَايِعٌ
هَذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدَا بَيْعِي
فَلَيْسَ بِهِ يَأْمِسُ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلَا
يُصْلِحُ وَلَا لِقَاءَ بَيْنَ مَنْ أَرْقَمَ فَاسْأَلَهُ
فَأَيْتَهُ كَانَ أَغْلَمَنَا تَجَارَةً فَسَأَلْتُ نَائِيَةً
ابْنِ أَنْ رَقَمَ فَقَالَ مِثْلَهُ - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً
فَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ مُتَبَايِعٌ فَقَالَ
نَسِيئَةً إِلَى الْمَوْسِمِ وَالْحَمْدُ -

کہ آپ اللہ کے رسول ہیں پھر آپ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ یہودی
بڑے افترا پرداز لوگ ہیں۔ اس لئے آپ اس سے پہلے کہ میرے اسلام کے
بائے میں انہیں کچھ معلوم ہو۔ ان سے میرے متعلق دریافت فرمائیں چنانچہ
چند یہودی آئے تو آنحضرت نے ان سے دریافت فرمایا کہ تمہاری قوم میں
عبداللہ بن سلام کون صاحب ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ ہم میں سب سے بہتر
اور سب سے بہتر کے بیٹے، ہم میں سب سے افضل اور سب سے افضل کے
بیٹے، آنحضرت نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ اسلام لائیں؟ وہ کہنے لگے
اس سے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی پناہ میں رکھے۔ آنحضرت نے دوبارہ ان سے یہی
سوال کیا۔ اور انہوں نے یہی جواب دیا۔ اس کے بعد عبداللہ بن سلام رضی
اللہ عنہ باہر آئے۔ اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں۔ اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اب وہ کہنے لگے یہ تو ہم میں سب
بدترین فرد ہے۔ اور سب سے بدترین کا بیٹا، فوراً تحقیق شروع کر
دی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ اسی کا حقے ڈر تھا۔

۱۱۱۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث
بیان کی۔ ان سے عمرو نے۔ انہوں نے ابو منہال سے سنا اور ان سے عبدالرحمن
بن مطعم نے بیان کیا کہ میرے ایک ساتھی نے بازار میں ادھا رچند درہم فروخت
کئے۔ میں نے اس سے کہا۔ سبحان اللہ کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے کہا سبحان
اللہ خدا گواہ ہے۔ کہ میں نے بازار میں اسے بیچا تو کسی نے بھی قابل گرفت
نہیں سمجھا۔ میں نے بلال بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تو
آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حبس دھرت کر کے، تشریف لائے
تو ہم اس طرح خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ خرید و فروخت
کی۔ اس صورت میں اگر معاملہ دست بدست (نقد) ہو تو کوئی مضائقہ نہیں
لیکن اگر ادھا رچند معاہدہ کیا۔ تو پھر یہ صورت جائز نہ ہوگی۔ اور زید بن ارقم
رضی اللہ عنہ سے بھی تم مل کر اس کے متعلق پوچھ لو۔ کیونکہ وہ ہم سب سے
بڑے تاجر تھے۔ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے بھی
یہی فرمایا۔ سفیان نے ایک مرتبہ یوں حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم حبس ہمارے یہاں مدینہ تشریف لائے تو ہم اس طرح کی خرید و فروخت
کیا کرتے تھے۔ اور بیان کیا کہ ادھا رچند معاہدہ کے لئے یا دیوں بیان کیا،
کہ حج تک کیلئے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰتٰیَ الْیَهُودَ النَّبِیَّ
صَلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ حِیْنَ قَدِمَ الْکُتُبَۃُ
ہَاذِہٖا مَآءٌ وَّ اَیُّہُودَ . وَ کَمَا قَوْلُہٗ هٰذَا
تَبَّآ . ہَا جِدُّ تَابِثٌ .

۱۱۱۹۔ حَقٌّ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبِرَہِیْمَ حَدَّثَنَا
قُرَیْبٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ عَنْ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ لَوْ اَمِنَ رِجْلُ
عَشْرَ کَافٍ مِنَ الْیَهُودِ لَا مَنَ رِجْلُ الْیَهُودِ .

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَدَمَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدِ اللّٰہِ
الْعَدَنِ رِیْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اُسَامَۃَ اَخْبَرَنَا
اَبُو عَیْنِیْسٍ عَنْ تَبِیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَلْحَارِثِ
بْنِ شَہَابٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ الْمَدِیْنَةَ
وَ اِذَا اُنَاسٌ مِنَ الْیَهُودِ یُعَظِّمُوْنَ عَاشُوْرَہٗ
وِ یَصُومُوْنَہَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ
نَحْنُ اَحَقُّ بِصَوْمِہٖ فَاَمَرَ بِصَوْمِہٖ .

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا زَیَادُ بْنُ اَبِیْوَابٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ
حَدَّثَنَا اَبُو بَیْشَرَ عَنْ سَعْدِیْنِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ بَنِیْ عَتَّاسٍ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَجَدَ الْیَهُودَ یَصُومُوْنَ
عَاشُوْرَہٗ فَسَبَّحُوْا عَنْ ذٰلِکَ فَقَالُوْہُ الْیَوْمَ
الَّذِیْ اَلْخَفَرُ اللّٰہُ فِیْہِ مَوْتُہٗ وَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ
عَلٰی فِرْعَوْنَ وَ نَحْنُ نَصُومُہٗ تَعْظِیْمًا لَّہٗ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نَحْنُ
اَوَّلٰی بِمَوْتُہٗ مِنْکُمْ ثُمَّ اَمَرَ بِصَوْمِہٖ .

۱۱۲۲۔ حَقٌّ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ حَدَّ ثَنَا عَبَّادُ اللّٰہِ
عَنْ یُوْنُسَ بْنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنُ عَبَّادٍ اللّٰہُ بَنْ عُبَیْدَہٗ عَنْ عَبَّادِ اللّٰہِ بْنِ
عَتَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ

۴۶۶۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے
تو آپ کے پاس یہودیوں کے آنے کی تفصیلات (قرآن مجید میں)
ہاڈوا کے معنی ہیں کہ یہود ہوتے لیکن ہڈی نا، تبنا کے
معنی میں ہے دم نے توبہ کی، ہاڈی جمع معنی تائب۔

۱۱۱۹۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمرو نے حدیث
بیان کی۔ ان سے محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، اگر دس یہود کے اجداد علماء، چھ پر ایمان لائیں۔ تو تمام
یہود مسلمان ہو جائیں۔

۱۱۲۰۔ محمد بن احمد بن محمد بن عبید اللہ غزالی نے حدیث بیان کی ان سے
حماد بن امامہ نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابو عیسیٰ نے بخاری۔ انہیں تیس بن
مسلم نے۔ انہیں طارق بن شہاب نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ تو آپ نے
ملاحظہ فرمایا کہ یہودی عاشورہ کے دن کی تعظیم کرتے ہیں۔ اور اس دن روزہ
رکھتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ہم اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا
کہ ہم اس دن روزہ رکھنے کے زیادہ شغورہ ہیں چنانچہ آپ نے اس دن کے
روزے کا حکم دیا۔

۱۱۲۱۔ ہم سے زیاد بن ابیوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشیم نے حدیث بیان
کی۔ ان سے ابوشیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔ کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔
اس کے متعلق ان سے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ
تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنو اسرائیل کو فرعونوں پر نفع عنایت فرمائی
تھی۔ چنانچہ ہم اس دن کی تعظیم میں روزہ رکھتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ
ہم موسیٰ علیہ السلام سے تمہاری نسبت زیادہ قریب ہیں۔ اور آپ نے اس دن
روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۱۱۲۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی
ان سے یونس نے، ان سے زہری نے بیان کیا۔ انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبیدہ
نے بخاری۔ اور انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سر کے بال کو پیشانی پر لٹکا دیتے تھے۔ اور منکر سن مانگ نکالتے تھے اہل

کتاب بھی اپنے مردوں کے بال لٹکے رہنے دیتے تھے جن امور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوحی کے ذریعہ کوئی حکم نہیں ہوتا تھا۔ آپ ان میں اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے پھر بعد میں آنحضرت بھی مانگ نکالنے لگے تھے۔

۱۱۲۳۔ مجھ سے زیادہ بن ابیوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابولشتر نے خبر دی۔ انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ وہ اہل کتاب ہی تو ہیں جنہوں نے آسمانی صحیفہ کے جیسے بخرے کر دیئے۔ اور بعض پر ایمان لائے اور بعض کا کفر کیا۔
۳۶۷۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ایمان۔

۱۱۲۴۔ مجھ سے حسن بن عمر بن شقیق نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر نے حدیث بیان کی۔ کہ میرے والد نے بیان کیا۔ ج۔ اور ہم سے ابو سفیان نے حدیث بیان کی۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ آپ تقریباً دس ماگوں کے قبضہ میں تبدیل ہوئے تھے۔

۱۱۲۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عوف نے ان سے ابو عثمان نے بیان کیا۔ کہ میں نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ بیان کرتے تھے۔ کہ میں رام ہرمز دھارس میں ایک مقام) کا رہنے والا ہوں۔

۱۱۲۶۔ مجھ سے حسن بن بدرک نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابولحانہ نے خبر دی۔ انہیں عاصم احول نے، انہیں ابو عثمان نے اور ان سے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ سو سال کی مدت ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشَدُّ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يُفَرِّقُونَ بَرَدُ سَهْمِهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يُسَبِّحُونَ لَوْنِ رَدْوَسِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مِرَاقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يَوْمَرْ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ ذَرَفُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَهُ ۖ ۱۱۲۳ حَدَّثَنَا ثَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

أَخْبَرَنَا أَبُو لُشَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ هَلْ هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَاءُ ۖ أَجْزَاءً فَأَمَّنُو بَعْضَهُمْ وَكَفَرُوا بَعْضَهُمْ ۖ

بَابُ ۳۶۷ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۱۱۲۴ حَدَّثَنَا ثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ أَبِي ج۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّهُ تَنَادَلَهُ بِضَعَّةٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ إِلَى رَأْسِهِ ۖ

۱۱۲۵ حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا ثَنِي سَفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّا مِنْ رَامِ هَرْمَزٍ ۖ

۱۱۲۶ حَدَّثَنَا ثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُذَرِّجٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ فَشَرَحَ بَيْنَ عِيسَى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْمَانَةَ سَنَةٍ ۖ

الحمد لله تفہیم البخاری کا پندرھواں پارہ مکمل ہوا

۱۔ خود سلمان فارسی رضی اللہ کی عمر ساڑھے عین سو سال ہے۔ اور آپ کی ملاقات عیسیٰ علیہ السلام کے وہی سے ثابت ہے فطرت کا راز یہاں آپ نے چھ سو سال بتایا۔ لیکن محققین نے لکھا ہے کہ ساڑھے پانچ سو ہے۔ بیان میں اتنی مدت کا فرق ضمنی اور قری سال کے حساب کے فرق کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہدایت میں منزلات ہدایت ۲ جلد	مولانا محمد رفیع عثمانی، اہل سنت و جماعت بنابر مولانا ماری
تفسیر مظہری اردو	۱۲ جلدیں
قصص القرآن	۳ حصے ۲۸ جلدیں مکمل
تاریخ ارض القرآن	مولانا سید سلیمان ندوی
قرآن اور ماحولیات	انجینئر شفیق میر دلش
قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن	ڈاکٹر مفتی فیاض قادری
لغات القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن	قاضی زین العابدین
قاموس الفاظ القرآن الکبیر (عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرحمن ندوی
ملکت الیقین فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	حسان چیرس
احسن قرآنی	مولانا اشرف علی تھانوی
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۳ جلد	مولانا محمد رفیع عثمانی، اہل سنت و جماعت بنابر مولانا ماری
تفسیر مسلم	۲۰ جلد	مولانا زکریا آقبال، فاضل دارالعلوم کراچی
جامع ترمذی	۲۶ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
سنن ابوداؤد و شریف	۳۰ جلد	مولانا سراج احمد صاحب، مولانا خورشید عالم صاحب، فاضل عربیہ
سنن نسائی	۳۰ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	۳ جلد ۷ حصے مکمل	مولانا محمد رفیع عثمانی، اہل سنت و جماعت بنابر مولانا ماری
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات	۳ جلد	مولانا محمد رفیع عثمانی، اہل سنت و جماعت بنابر مولانا ماری
رباع الصالحین مترجم	۲ جلد	مولانا خلیل الرحمن صاحب، اہل سنت و جماعت بنابر مولانا ماری
الادب المفرد	۱ جلد مترجم و شرح	از امام بخاری
مطالعہ حق جدید شریف مشکوٰۃ شریف	۵ جلد مکمل	مولانا عبدالحق بنوری، فاضل عربیہ
تقریر بخاری شریف	۳ حصے مکمل	حضرت مولانا محمد زکریا صاحب
تجربہ بخاری شریف	۱ جلد	مولانا حسین بنی مبارک، زبیدی
تکلیف الاشتمات	شرح مشکوٰۃ اردو	مولانا ابوالحسن صاحب
شرح الیقین نووی	ترجمہ و شرح	مولانا مفتی عاشق الدین بنوری

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور۔ پاکستان۔ فون: ۳۷۸۸۲۱۱ (۲۱۱)۔
دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں لیکن ان کے کتب خانے انتظام سے بہت کم کتب دستیاب ہیں۔